تسہیلات

اُردو شرح

سبع المعلّقات

شارح: مولانا محمد ناصر صاحب عفا اللہ عنہ

مکتبہ رحمانیہ
اِقرا سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار، لاہور
فون: 042-7224228-7221395

تسہیلات

اردو شرح

سبع المعلّقات

شارح: مولانا محمد ناصر صاحب عفا اللہ عنہ

مکتبہ رحمانیہ
اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7221395
MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: ---------------- تسہیلات اردو شرح سبع المعلقات

شارح: ---------------- مولانا محمد ناصر صاحب عفا اللہ عنہ

ناشر: ---------------- مکتبہ رحمانیہ

مطبع: ---------------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکرگزار رہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

مقدمہ ---------- ۵
امرؤ القیس بن حجر بن عمرو الکندی ---------- ۷
لطرفۃ بن العبد البکری ---------- ۴۱
زھیر بن ابی سلمی ---------- ۷۸
حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللّٰہ عنہ ---------- ۱۰۰
عمرو بن کلثوم التغلبی ---------- ۱۳۲
عنترہ بن شداد العبسی ---------- ۱۶۵
حارث بن حلزہ الیشکری ---------- ۱۹۰

مقدمہ

ادب اوراس کی مختلف تعریفیں

’’ادب‘‘ کیا ہے اس کا جواب مختلف علماء مختلف پہلوؤں سے دیتے چلے آئے ہیں، پہلے سمجھا جاتا تھا کہ ادب نام ہے ایک امیزہ کا جس میں زبان سے متعلق جملہ علوم ہو مثلاً صرف ونحو، معانی و بیان و بدیع، لغت و اشتقاق، خط وتحریر، عروض وقافیہ، شعرو نثر وغیرہ۔

لیکن علماء عرب کا ایک گروہ ادب کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ان تمام علوم ومعارف اور جملہ معلومات پر حاوی ہے جو انسان تعلیم وتدریس کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور اس میں صرف ونحو، علوم و بلاغت، شعر ونثر، امثال وحکم، تاریخ وفلسفہ، سیاسیات واجتماعیات سب ہی کو شامل کیا ہے۔

ابن قتیبہ نے ’’ادب الکاتب‘‘ میں ادیب کے لئے ریاضیات اور دیگر صنعتیں جاننے کی بھی شرط لگائی ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا لفظ نہیں جس کے معنی معین ومحدود ہو، بلکہ اس کا اطلاق ہر اس لفظ پر ہو جاتا ہے جس کے ذریعے انسان اخلاق وآداب سیکھے، تعلیم وتربیت حاصل کر کے اپنے نفس کو شائستہ بنا کر کردار کی بلندی پیدا کرے۔

صاحب تاج العروس ادب کی بحث میں رقمطراز ہے کہ یہ لفظ علوم عربیہ کے معنوں میں بعد کی پیداوار ہے یعنی عہد اسلام میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال کیا جانے لگا آگے لکھتا ہے کہ عجمیوں سے اختلاط کے باعث اس لفظ کو مسلم قوم نے وسیع مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا کہ ’’ادب‘‘ کا اطلاق جہاں علوم واخلاق، فنون وصنعت پر ہوتا ہے وہاں اس لفظ کا اطلاق موسیقی، شطرنج، طب، انجینئری، فوجی علوم نیز دیگر علوم وادب کے سوا گفتگو کے اقتباسات، کہانیوں اور مجلسی باتوں پر بھی ہو جاتا ہے۔

علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں ادب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ادب سے مراد ہے زبان کا خلاصہ اور اس کا نچوڑ۔ نیز اسالیب عرب کے مطابق نظم ونثر میں عمدگی پیدا کرنا، آگے چل کر وہ لکھتا ہے کہ جب عرب اس فن کی معین تعریف کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ادب ’’عربوں کی شاعری اور ان کی تاریخ واخبار کو حفظ کرنے نیز ہر علم میں سے کچھ حصہ اخذ کرنیکا کا نام ہے۔‘‘ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ دراصل اس علم سے عرض یہ ہے کہ عربی عبارت اور اس کے اسالیب سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے تاکہ جب کلام عرب سامنے آئے تو اس کا کوئی پہلو نگاہوں سے اوجھل نہ رہ سکے۔ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے اثنائے درس میں اپنے

اساتذہ کی زبانی سنا ہے کہ اس فن کے اصول وارکان چار کتابوں میں جمع ہیں اور وہ ابن القتیبہ کی ''ادب الکاتب'' مبرد کی ''الکامل'' جاحظ کی ''البیان والتبیین'' اور ابوعلی قالی کی ''کتاب النوادر'' ہیں۔

کشف الظنون میں ادب کی تعریف کے تحت لکھا ہے ''ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطیوں سے محفوظ رہ جائے۔

علامہ جرجانی نے اپنی تعریفات میں لکھا ہے: ''یہ لفظ ان تمام معلومات پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے ہر قسم کی خطا سے محفوظ رہا جاسکے۔ (ماخوذ از تاریخ الادب الاعربی)

ان تمام تعریفات کو مدنظر رکھتے ہوئے آدمی اس حقیقت کو پہنچ جاتا ہے کہ ادب علوم وفنون کی روح، ہماری زندگیوں کا ماحاصل، ہمارے افکار و جذبات واحساسات کا خلاصہ اور انسانی عقول ونفوس اور قلوب واجسام پر حکمرانی کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

امرؤ القیس کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

امرؤ القیس کا شمار زمانہ جاہلیت کے نامور شعراء میں ہوتا ہے جب بھی اس زمانہ کے مشہور و معروف اور قادر الکلام شعرا کا ذکر ہوتا ہے تو امرؤ القیس کا نام سرفہرست ہوتا ہے ان تمام باتوں کے باوجود اس شخص کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”اشعر الشعراء وقائد ھُم اِلی النارِ“ (او کمال قال) یعنی تمام شاعروں سے اچھا شاعر ہے اور ان سب کو آگ کی طرف لے جانے والا ہے۔

پیدائش اور زندگی کے حالات

اصل نام ذوالقروح حندج بن حجر کندی ہے کنیت ابوالحرث اور لقب ملک الضلیل ہے ملکِ الضلیل لقب رکھنے کی دو وجوہات منقول ہیں۔

(۱) چونکہ یہ بادشاہ کا بیٹا تھا اور اپنے باپ کی شہنشاہی کو اپنے شراب وشباب میں غرق رہنے کی وجہ سے برباد کر دیا تھا۔

(۲) یا تو اس لئے کہ اس کے اندر حسن پرستی بہت زیادہ تھی اور حسین وجمیل عورتوں کی عشق کی گمراہی ہر وقت اس کے دل و دماغ میں چھائی رہتی تھی۔

ان وجوہات کی بنا پر اس کو اس لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ بہر حال یہ معزز خاندان کا نجیب الطرفین بچہ تھا اس کا باپ قبیلہ بنو اسد کا بادشاہ اور شاہان کندہ کی نسل سے تھا، ماں کلیب ومہلہل کی بہن تھی، بچپن نہایت ناز ونعمت میں گزرا۔ سرداری کے ماحول میں بڑھا۔ لیکن جیسے ہی جوانی میں قدم رکھا اس کی عادتیں بگڑ گئیں اور شراب نوشی، عشق بازی، کھیل کود اور شعر وشاعری میں لگ گیا۔ آوارگی ودل لگی بازی اپنا شیوہ بنالیا اور مجد وسروری کے بلند کاموں میں حصہ لینے سے گریز کرنے لگا۔ باپ کے سمجھانے اور ہزار نصیحتوں کے باوجود یہ اپنے غلط کاریوں سے باز نہیں آیا۔ تو باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔ وہ اپنے باپ کا سب سے چھوٹا لڑکا تھا۔ گھر سے نکلنے کے چند ہی دنوں بعد ناز ونعمت سے پلا ہوا یہ شہزادہ دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو گیا اور یوں اس نے آوارہ گردوں اور اوباشوں کے گروہ میں شرکت کرلی۔ جو چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار کے ساتھ ساتھ باغوں اور تالابوں کی تلاش میں پھرتے تھے، جہاں تالاب ملتا وہاں خیمہ ڈال دیتے کھیلتے کودتے، شراب کا دور چلاتے، شکار کرتے اور جب پانی خشک ہو جاتا، گھاس ختم ہو جاتی تو وہ بھی دوسرے علاقہ کا رخ کرلیتے۔ اپنے انہیں ڈھنگوں میں وہ یمن کے ایک علاقہ ‘‘دمّون’’ میں پہنچا، یہاں ایک دن اپنے خلقہ احباب میں بیٹھا حوادثات زمانہ سے مطمئن مے نوشی میں مصروف تھا کہ اپنے باپ کے قتل ہونے کی اندوہناک خبر اس کو ملی، جس کو بنو اسد نے اس کے ظالمانہ رویے کی بناء پر قتل کرڈالا تھا۔ اپنے باپ کی موت کی خبر سن کر امرؤ القیس نے کہا

’’میرے باپ نے کم سنی میں تو مجھے گھر سے نکال دیا اور بڑا ہونے پر اپنا خون مجھ سے اٹھوایا۔ آج ہوش نہیں اور کل کا نشہ نہیں۔ آج شراب اور کل معاملے کی بات۔‘‘ پھر قسم کھائی کہ جب تک اپنے باپ کے عوض بنواسد کے سو آدمیوں کو قتل نہ کرلوں اور سو کے سر مونڈ کران کو ذلیل نہ کرلوں اس وقت تک نہ گوشت کھاؤں گا، نہ شراب پیوں گا، نہ سر میں تیل ڈالوں گا۔

اگلے روز اس نے اپنے منصوبے کی تکمیل کیلئے اپنے ننھیالی خاندان بنو بکر و بنی تغلب سے مدد مانگی اور اسد کی طرف کوچ کیا اور ان پر ہلہ بول دیا اس پر بنواسد نے اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے باپ کے عوض ان میں سے سو معزز آدمی بطور فدیہ قبول کرلے۔ لیکن وہ نہ مانا اور جنگ پر مصر رہا۔ تب بنو تغلب اور بنو بکر نے بھی اس کی مدد چھوڑ دی۔ ادھر منذر بن ماء السماء نے اپنی دیرینہ عداوت کی وجہ سے ایک بھاری لشکر کے ساتھ امرؤ القیس پر حملہ کردیا۔ جس پر اس کی حامی جماعتیں جو اس کے ساتھ دیتے چلے آرہے تھے وہ منذر کے ڈر سے منتشر ہوگئیں اور امرؤ القیس بے یار و مددگار عرب کے مختلف قبائل میں مدد مانگنے کیلئے پھرنے لگا۔ لیکن اسے کہیں بھی پناہ نہ مل سکی، بالآخر اس نے سموٴل بن عادیاء کی پناہ لی۔ اس کے پاس اپنی جنگی ساز و سامان امانت رکھوائیں اور اس سے شمر غسانی کے نام سفارشی خط لکھوایا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچادے۔ اس زمانے میں قیصر روم مقام قسطنطنیاں میں تھا۔ جب امرؤ القیس اس کے پاس پہنچا۔ تو اس نے نہایت گرم جوشی اور احترام سے اس کو خوش آمدید کہا۔ قیصر کا خیال تھا کہ اس کو اپنا بنالے۔ اس کے بعد عربوں میں وہ اپنی قوت بڑھا کر ایرانی حکومت کا زور توڑ سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا لشکر امرؤ القیس کے ساتھ روانہ کردیا لیکن بعد میں خیال بدل جانے کی وجہ سے قیصر نے اس لشکر کو واپس بلالیا۔ اس اثناء میں امرؤ القیس کسی جلدی بیماری میں مبتلا ہوگیا۔ جس کی وجہ سے اس کے بدن پر زخم پڑ گئے اور گوشت گل گیا۔ مؤرخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جب امرؤ القیس لشکر لیکر چلا گیا تو طماح اسدی نے قیصر سے اس کے خلاف شکایتیں کی اور قیصر کو اس کے خلاف ورغلایا، تاکہ اس طرح طماح اسدی امرؤ القیس سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے سکے، چنانچہ قیصر نے امرؤ القیس کو ایک زہر آلود پوشاک بھیجا امرؤ القیس اس وقت انقرہ پہنچ چکا تھا اور اس جوڑے کے پہننے کے بعد اس کی وہ حالت ہوئی جو اوپر بیان کی گئی۔

موت کی مدہوشی میں اس کی زبان پر یہ کلمات رواں تھے، کتنے لبریز پیالے، نیزوں کے تیز طعنے اور فصیح و بلیغ خطبے کل انقرہ میں رہ جائیں گے۔‘‘ پھر اس نے جان دیدی اور جبل عسیب میں دفن ہوا۔

امرؤ القیس کی شاعری

امرؤ القیس گو یمنی تھا، لیکن اس کی تربیت و پرورش نجد میں ہوئی تھی۔ وہ خاندان بنواسد کے خالص عربی ماحول میں پروان چڑھا اور جوان ہوا۔ اس نے شعر سنے اور ان کی روایت کی۔ اسے شعر و شاعری سے بڑا شغف اور شاعروں سے مقابلہ کرنے کا بھی شوق تھا۔ بچپن ہی سے شعر کہنے لگا تھا۔ طبیعت کا تیز اور ذہین تھا، اس کی شاعری میں الفاظ کی شوکت، مشکل الفاظ کی کثرت، شعروں کی عمدہ بندش، اور حسن تشبیہ پائی جاتی ہے۔ مسلسل سفروں، خطرات کے مقابلوں اور مختلف معاشروں میں اختلاط نے اس

کے دماغ کو کھول کر تیز کر دیا تھا چنانچہ وہ نئے نئے معانی و مضامین پیدا کرنا۔ انوکھے اور جدید اسالیب اختیار کرتا۔ اس کی شہرت و برتری، غیر معمولی ذہانت اور بلند مرتبہ کی وجہ سے اس کے زمانہ کے بہت سے دوسرے لوگوں کے اشعار بھی اس کی شاعری میں جگہ پا گئے ہیں کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا شاعر ہے جس نے لبوب کے کھنڈروں پر کھڑے ہونے اور رونے کی رسم ایجاد کی، شاعری میں عورتوں سے عشق کیا، انہیں نیل گایوں اور ہرنیوں سے تشبیہ دی۔ پیہم سفروں اور گھوڑے کی سواری کرتے رہنے کی وجہ سے اس نے رات اور گھوڑے کا وصف نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے۔ آپ کو اس کی شاعری میں اس کی پوری زندگی اور اس کے اخلاق عادات کی زندہ تصویر نظر آئے گی۔ اس میں شاہی شوکت و سطوت، فقیرانہ تواضع و مسکنت، قلندرانہ مستی، بپھرتے شیر کی حمیت، آوارگی کی ذلت و بے حیائی زخم خوردہ کے شکوے اور نالے سب ہی یک جا ملیں گے۔ امرؤ القیس کے متعلق تمام راویوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ مذکورہ وجوہ کی بنا پر تمام جاہلی دور کے شاعروں کا امام و قائد تھا۔

☆☆☆

١

قال امرؤ القیس بن حُجُر بن عمرو الکِنْدي:

(١) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلٖ   بِسِقْطِ اللِّوٰى بَيْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ: (اے دونوں دوستو!) ٹھہرو تا کہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کو یاد کر کے رولیں جو ریت کے ٹیلہ کے آخر پر (مقام) دخول اور حومل کے درمیان واقع ہے۔

حلِ عبارت: (قِفَا) امر حاضر صیغہ تثنیہ مصدر وُقُوفًا سے بمعنی ٹھہرنا۔ (نَبْكِ) صیغہ متکلم از بَكٰى، يَبْكِي، بُكَاءً، بمعنی رونا (سِقْطٌ) قاف کے سکون اور سین حرکات ثلاثہ کے ساتھ، السِقْطُ عَنْ كلِ شي بمعنی ہر چیز کا کنارہ جمع، اِسْقَاطٌ، ریت کا پتلا سرایا کنارہ (لِوَی) مڑا ہوا یا بل کھاتا ہوا ریت یا ریت کا کنارہ، جمع اَلْوَاءٌ (دخول اور حومل) جگہوں کے نام ہیں۔

تشریح: امرأ القیس کو جب وہ کھنڈرات نظر آئے جہاں اس کی محبوبہ رہا کرتی تھی، تو اسے محبوبہ یاد آ گئی اور اس نے خود بھی رونا شروع کر دیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ اس غم میں شریک ہونے کو کہا۔

(٢) فَتُوْضِحُ فَالْمَقْرَاةِ، لَمْ يَعْفُ رَسْمُهَا   لِمَا نَسَجَتْهَا مِنْ جُنُوْبٍ وَّشَمْأَلِ

ترجمہ: اور توضح اور مقراۃ کے درمیان واقع ہے جس کے نشانات اس وجہ سے نہیں مٹے کہ اس پر جنوبی اور شمالی ہوائیں (برابر) چلتی رہیں۔

حلِ عبارت: (توضح اور مقراۃ) جگہوں کے نام ہیں (يَعْفُ) عَفْوٌ و عُفُوًّا و عُفَاءً سے بمعنی مٹنے کے۔ (رِسْمٌ) بمعنی نشان جمع: رُسُومَاتٌ وَ رَوَاسِمُ (نَسَجَتْ) واحد مؤنث غائب از نَسَجَ، يَنْسُج، نَسْجًا بمعنی بُننا یہاں مراد ہواؤں کا چلنا ہے۔

تشریح: اگر باد جنوبی کچھ مٹی اڑا کر لے جاتی تھی تو باد شمالی پھر اس مٹی کو وہاں لا کر ڈال دیتی تھی۔ اس وجہ سے وہ آثار قائم رہے۔

(٣) تَرٰى بَعْرَ الاٰرَامِ فِي عَرَصَاتِهَا   وَقِيْعَانِهَا كَاَنَّهَا حَبُّ فِلْفِلِ

ترجمہ: سفید ہرنوں کی مینگنیاں اس (مکان) کے میدانوں اور ہموار زمینوں میں تو ایسی (پڑی) دیکھے گا جیسے سیاہ مرچ کے دانے۔

حلِ عبارت: (اَرَامٌ) رِيْمٌ کی جمع: خالص سفید رنگ کا ہرن (البَعْرُ) البَعْرَةُ ایک مینگنی، جمع: بَعْرَاتٌ اتی ہے

(عَرَصَات) یاعِرَاصُ، عَرْصَةٌ کی جمع: (ا) گھر کا صحن (۲) گھروں کے درمیان کشادہ کھلی جگہ جس میں عمارت نہ ہو۔ (قِيْعَانٌ) قَاعٌ کی جمع ہے بمعنی ہموار زمین (فِلْفِلٌ) فُلْفُلٍ، جمع: فُلْفُلَةٌ کی بمعنی مِرچ (حَبٌّ) حَبَّةٌ کی جمع: بمعنی ایک دانہ، ایک عدد (حَبُّ فُلْفُلٍ) سیاہ مرچ کے دانے۔

تشریح: شاعر دیار محبوبہ کے اجاڑ ہوجانے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معشوقہ کے کوچ کر جانے کی وجہ سے وہ مکانات وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے ہیں چنانچہ کسی جگہ وحشی جانوروں کی مینگنیوں کا پایا جانا اس کے ویران ہو جانے کی ظاہر دلیل ہے اور ارام تخصیص اس لئے کہ سفید ہرن بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ویرانہ میں رہتا ہے۔

(۴) كَأَنِّيْ غَدَاةَ الْبَيْنِ يَوْمَ تَحَمَّلُوْا　　لَدٰى سَمُرَاتِ الْحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلِ

ترجمہ: یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (معشوقہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے ببول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔

حل عبارت: (غَدَاة) صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَوَاتٌ ہے (الْبَيْنُ) جدائی، فاصلہ (تَحَمَّلُوْا) جمع مذکر غائب باب تفعّل سے تَحَمُّلٌ بمعنی لادنا، کوچ کرنا (لَدٰى) بمعنی عند، لدی کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب چیز پاس موجود ہو اور یہ اسم جامد ہے (سَمُرَات) واحد سَمُرَةٌ بمعنی ببول کا درخت، جمع: سَمُرٌ و أَسْمُرٌ (حَيٌّ) بمعنی قبیلہ، محلّہ جمع: اَحْيَاءُ (نَاقِفُ) نَقِفُ مصدر سے اسم فاعل، توڑنے والا۔ (حَنْظَلٌ) اندرائین، اندرائین کا درخت جس کا پھل نارنگی جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تشریح: اس تشبیہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ فراق محبوبہ میں بے اختیار آنسو جاری تھے جیسا کہ حنظل توڑنے والے کی آنکھ سے بے اختیار پانی جاری ہوتا ہے۔

(۵) وُقُوْفًا بِهَا صَحْبِيْ عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ　　يَقُوْلُوْنَ لَاتَهْلِكْ اَسًى وَتَجَمَّلِ

ترجمہ: (میں رو رہا تھا) اور احباب میرے پاس ان میدانوں میں اپنے سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (غم فراق سے) ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

حل عبارت: (وُقُوْفًا) وَقَفَ، يَوْقِفُ، وُقُوْفًا سے بیٹھے ہوئے کا کھڑا ہونا، چلنے کے بعد کھڑا ہونا، ٹھہرنا (صَحْبٌ) ہم نشین ساتھی، جمع: صَاحِبٌ (مَطِيٌّ) ومَطَايَا جمع مَطِيَّةٌ کی بمعنی سواری یا سواری کا جانور (لَاتَهْلِكْ) نہی حاضر، هَلَاكًا وَهُلُوْكًا و مَهْلِكًا سے، مرجانا، فنا ہونا، ہلاک ہونا۔ (اَسًى) بمعنی غم کرنا، رنجیدہ ہونا۔ (تَجَمُّلٌ) از باب تَفَعُّلٌ مصدر تجمُّلٌ سے مصائب پر صبر کرنا، صبرِ جمیل سے مزیّن ہونا۔

تشریح: شاعر فراق محبوب کی وجہ سے آنسو بہا رہا تھا اور شاعر کے ہمراہی بھی اپنی اپنی سواریوں کو وہاں روکے ان کو صبر جمیل کی تلقین کر رہے تھے۔

(٦) وَاِنَّ شِفَائِیْ عَبْرَۃً مُهْرَاقَةً فَهَلْ عِنْدَرَسْمٍ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلِ

ترجمہ: (جواباً کہتا ہے کہ میں رونے سے کیسے باز آسکتا ہوں جبکہ) میری شفا یہی بہے ہوئے آنسو ہیں۔ (پھر ذرا ہوش میں آکر کہتا ہے کہ) کیا ان مٹے ہوئے نشانوں کے پاس کوئی قابل اعتماد (فریادرس) ہے؟ (نہیں ہے تو رونا بھی بے سود ہے۔)

حلِ عبارت: (عَبْرَۃً) عَبِرَ، یَعْبَرُ، عَبْرًا سے کسی کی آنکھ میں آنسو آنا، اسی سے عَبْرَۃٌ بمعنی ایک آنسو، جمع عِبَرٌ (مُهْرَاقَةٌ) اصل میں "مُرَاقَةٌ" ہے کیونکہ اس کی مصدر 'اِرَاقَةٌ' آتی ہے۔ بمعنی بہانا (دَارِسٍ) دَرَسَ، یَدْرُسُ، دَرْسًا و دُرُوسًا سے، معنی نشانوں کا مٹنا، نام ونشان مٹ جانا، کپڑے وغیرہ بوسیدہ اور پرانا ہونا، اسی سے دَارِسٌ مٹا ہوا (مَعَوَّلٌ) بھروسہ، قابل اعتماد "مُعَوَّل علیه"، جس پر دارومدار ہو۔

تشریح: یہ کہ فراق محبوبہ کی وجہ سے میری جو حالت ہوئی ہے۔ میری اس حالت پر میرے دوست رحم کھائے اور مجھے سہارا دے۔

(۷) کَدَأبِكَ مِنْ اُمِّ الْحُوَیْرِثِ قَبْلَهَا وَجَارَتِهَا اُمِّ الرَّبَابِ بِمَاسِلِ

ترجمہ: (تیری عادت عنیزہ کے عشق میں ٹھیک) اس عادت کے مانند ہے جو اس سے پہلے ام الحویرث اور اس کی پڑوسن ام رباب کے ساتھ (کوہ) ماسل میں تھی۔

حلِ عبارت: (دَأْبٌ) باب فتح دَأَبَ، یَدْأَبُ، دَأْبًا سے بمعنی جانفشانی سے کام کرنا، "دَأَب الشیُٔ دَأْبًا" عادت بنالینا (اُمِّ الْحُوَیْرِث) حارث بن حصین کلبی کی بیٹی کی کنیت ہے۔ (جَارَۃٌ) همسائی (اُمِّ الرَّبَابِ) قبیلہ بنی طے کی ایک خاتون (مَاسِلُ) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: عشق کی ان پہلی داستانوں کو ذکر کرنے سے شاعر کا مقصد اپنے رنج کو ہلکا کرنا ہے۔

(٨) اِذَا قَامَتَا تَضَوَّعَ الْمِسْكُ مِنْهُمَا نَسِیْمَ الصَّبَا جَاءَتْ بِرِیَّا الْقَرَنْفُلِ

ترجمہ: جب وہ دونوں (ام حویرث اور ام رباب مستانہ انداز سے) کھڑی ہوتی تھیں تو ان دونوں سے مشک (کی خوشبو) ایسی مہکتی تھی گویا بادِ صبا لونگ کی خوشبو لئے آتی ہے۔

حلِ عبارت: (قَامَتَا) صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، بمعنی کھڑی ہوتی تھیں (تَضَوَّعَ) مصدر تضوُّعٌ سے بمعنی خوشبو کا مہکنا، پھیلنا۔ (الْمِسْكُ) (مذکر) ہرن کے ناف سے نکلنے والا خوشبودار مادہ، جمع: مِسَكٌ اسے مؤنث بھی کہا گیا ہے کہ یہ مِسْكَةٌ کی جمع ہے۔ نَسِیْمٌ دھیمی ہوا جس سے نہ نشان مٹے اور پتہ ہلے، لطیف وخوشگوار ہوا۔ (صَبَا) وہ ہوا جو مشرق سے مغرب کی طرف چلے (رِیًّا) بمعنی خوشبو (قَرَنْفُل) قَرَنْفُلَةٌ کی جمع بمعنی لونگ۔

تشریح: یعنی وہ دونوں خواتین اتنی نفاست پسند تھیں کہ ہر وقت خوشبو میں بسی رہتی تھیں۔

(۹) فَـفَـاضَـتْ دُمُـوعُ الـعَيْـنِ مِنِّـي صَـابَـةً عَـلَـى الـنَّـحْـرِ حَتّـٰى بَـلَّ دَمْعِيْ مَحْمَلِي

ترجمہ: پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو یہاں تک سینہ پر بہے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ کو تر کر دیا۔

حل عبارت: (فَاضَتْ) فَاضَ، فَيْضًا و فُيُوْضًا سے بمعنی کثرت سے بہنا، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (دُمُوْعٌ) دَمْعٌ کی جمع بمعنی آنسو (صَبَابَةٌ) سوزش، عشق، شوق، گرویدگی، عشق ومحبت (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (مَحْمَلُ) تلوار کا پرتلہ، تلوار لٹکانے کا پٹا یا پٹی، جمع: حَمَائِلُ۔

تشریح: یہ ہے کہ شدت عشق میں اس قدر رویا کہ سیل اشک نے میرے سینہ اور میرے تلوار کے ہرتلہ کو بھی تر کر دیا۔

(۱۰) اَلَارُبَّ يَـوْمٍ كَـانَ مِـنْهُـنَّ صَـالِـحٍ وَلَا سِيَّـمَـا يَـوْمٌ بِدَارَةِ جُلْـجُلِ

ترجمہ: سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں) کی جانب سے بہت اچھے تھے، خصوصاً وہ دن جو دارہ جلجل میں گزرا۔

حل عبارت: (رُبَّ) حرف جر جو صرف نکرہ کو مجرور کرتا ہے زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے۔ کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا کبھی اسے مخفف بھی کر دیا جاتا ہے۔ شاید، ممکن ہے، بعض اوقات، جیسے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (لاسِیَّمَا) برائے استثناء خصوصی طور پر۔ سِیَّ کے بعد ما زائدہ ہے اس لئے یہ مضاف ہوگا یا موصولہ اور سِیَّ مبتدا اور ما کا مابعد خبر ہے۔ اس پر اعراب اس صورت میں ضمہ ہوگا۔ (دارة جُلْجُلْ) حوض کا نام ہے۔

تشریح: شاعر چونکہ پہلے دردِ عشق کی داستان بیان کر چکا ہے۔ اس لئے بمقتضائے ''حکایت درد تا کے'' اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ ایام گزشتہ کے عیش کا ذکر کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ امرو القیس! اگر تجھے ان دوستوں سے رنج وغم پہنچا تو کیا مضائقہ انہی سے بہت سی مرتبہ تو مسرت وصال بھی حاصل کر چکا ہے۔ خاص کر دارۃ جلجل میں وہ دن بہت کیف افزا گزرا۔ دارۃ جلجل میں یوں واقعہ پیش آیا تھا کہ امرو القیس کی چچا کی ایک بیٹی عنیزہ نامی تھی جس پر فریفتہ تھا اور ہر وقت اس کوشش میں رہتا کہ اس سے کچھ لمحے ملاقات کے میسر آ جائیں۔ وہاں کے لوگ ہر سال یوم غدیر کے نام سے جشن منانے کے لئے آبادی سے دور چلے جاتے اور صرف چھوٹے بچے اور خواتین باقی رہ جاتیں اور اس دن خواتین ''دارۃ جلجل'' نامی حوض جو آبادی سے کچھ فاصلہ پر تھی جا کر نہاتیں۔ چونکہ وہاں مردوں کے آنے کا تو خطرہ نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ خواتین سارے کپڑے اتار کر پوری آزادی کے ساتھ گھٹنوں پانی میں نہاتیں۔ تو اس دن امرؤ القیس کہیں چھپ گیا اور خواتین کے حوض پر جانے کا انتظار کرنے لگا۔ جب سب مرد جا چکے تو خواتین اطمینان کے ساتھ اس حوض کی طرف روانہ ہوگئیں جن میں عنیزہ بھی شامل تھی۔ ادھر امرء القیس بھی اپنی اونٹنی پر ان کے پیچھے جا پہنچا اور چھپ کر بیٹھ گیا۔ ان عورتوں نے جیسے ہی کپڑے اتار کر کنارے پر رکھے تو یہ آگے بڑھ کر سب کے کپڑے سمیٹ کر اپنے قبضے میں لے لئے اور ان عورتوں سے کہا کہ تم سب ننگی باہر آؤ اور اپنے اپنے کپڑے لیتی جاؤ اور کسی صورت کپڑے دینے کے لئے تیار نہ تھا تو مجبوراً ایک ایک نے نکلنا شروع کر دیا اور یہ ان کے کپڑے ان کو دیتا رہا۔ سب کے آخر میں عنیزہ نکلی جس کا اسے انتظار تھا۔

جب وہ آئی تو امرء القیس نے اسے پوری طرح بے لباس دیکھ کر اپنی بھوکی آنکھوں کی پیاس بجھائی۔ اس لئے ''دارۃ جلجل'' میں گزرنے والا یہ دن اس کے لئے تاریخی بن گیا۔ اس کے بعد ان عورتوں نے اس سے کہا کہ تو نے آج بہت بری حرکت کی ہے۔ تیری وجہ سے آج ہمیں دیر ہوگئی ہے اور بھوک نے ہمیں نڈھال کر دیا ہے۔ یہ سن کر امرء القیس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اپنی اونٹنی ذبح کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اگلے اشعار میں اپنے اس ایثار کا ذکر کرتا ہے۔

(۱۱) وَيَـوْمَ عَـقَـرْتُ لِـلْـعَذَارٰى مَـطِيَّـتِـي فَيَـا عَـجَـبًـا مِـنْ كُـوْرِهَـا الْـمُـتَـحَـمَّـلِ

ترجمہ: اور (یہ وہ) دن تھا کہ جب میں نے دوشیزہ لڑکیوں کے لئے اپنی ناقہ ذبح کر دی تھی تو اے لوگو! میری حیرت کو دیکھو جو اس (ناقہ) کے (اس) کجاوے سے (پیدا ہوئی) جو دوسری ناقہ پر لدا ہوا تھا۔

حلِ عبارت: (عَـقَـرْتُ) عَقَرَ، يَعْقِرُ، عَقْرًا سے بمعنی اونٹ کو بوقت ذبح قابو میں کرنے کیلئے ایک ٹانگ کاٹ دینا تا کہ وہ گر جائے۔ (عَذَارِی) عَذْرَاءُ کی جمع ہے بمعنی باکرہ عورت (مَطِيَّةٌ) سواری (مذکر و مونث) جمع: مَطَايَا و مَطِيٌّ (كُوْرٌ) کاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی پالان، کجاوہ، جمع: اَكْوَارٌ (مُتَحَمَّلٌ) از باب تَفَعُّلٌ سے اسم مفعول مصدر تَحَمُّلٌ بمعنی لادنا یعنی لدا ہوا۔

تشریح: دارۃ جلجل میں امرء القیس نے جب اپنی ناقہ دوشیزہ لڑکیوں کے لئے ذبح کر دی تو اس کا کجاوہ لڑکیوں کے ایک اونٹ پر لادا گیا اور اس کی محبوبہ عنیزہ نے بمجبوری امرء القیس کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا۔ آگے اسی کا ذکر ہے۔

(۱۲) فَـظَـلَّ الْـعَذَارٰى يَـرْتَـمِـيْـنَ بِـلَـحْـمِـهَـا وَشَـحْـمٍ كَـهُـدَّابِ الـدِّمَـقْـسِ الْـمُـفَـتَّـلِ

ترجمہ: یعنی وہ دوشیزہ عورتیں اس کے گوشت اور اسی چربی کو جو بٹے ہوئے ریشم کی جھالر کی طرح تھی، آپس میں ایک دوسرے پر پھینکنے لگے۔

حلِ عبارت: (ظَـلَّ) ، يَظَلُّ، ظَلاًّ سے کرتے رہنا جیسے کہا جاتا ہے "ظَـلَّ عَـلٰى مَوْقِفِهٖ" وہ اپنے موقف پر جما رہا۔ (يَـرْتَـمِيْنُ) باب افتعال مصدر إِرْتِـمَاءٌ سے ایک دوسرے پر، پھینکنا (شَحْمٌ) بمعنی چربی (هُدَّابٌ) هُدْبَةٌ کی جمع بمعنی، پھندنا یعنی کپڑے کا جھالر (دِمَـقْـسٌ) سفید ریشم (مُـفَـتَّـلٌ) فَتَـلَ، يَـفْـتِـلُ، فَتْلاً سے اسم مفعول، بمعنی رسی، کوڑا وغیرہ کو بٹنا، بل دے کر مضبوط کرنا۔

تشریح: یعنی وہ لڑکیاں بغایت سرور اونٹ کے گوشت کو ایک دوسرے کے اوپر اس طرح پھینک رہی تھیں جیسے بٹے ہوئے ریشم کے جھالر۔

(۱۳) وَيَـوْمَ دَخَـلْـتُ الْـخِـدْرَ خِـدْرَ عُـنَـيْـزَةَ فَـقَـالَـتْ لَكَ الْـوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُـرْجِـلِـيْ

ترجمہ: اور جس دن کہ میں ہودج میں یعنی عنیزہ کے ہودج میں داخل ہوا، تو اس نے مجھ سے کہا تیرا برا ہو تو مجھے پیادہ پا کرنے

والا ہے۔

حلِّ عبارت: (خِدْرٌ) بمعنی کجاوہ، پالکی، جمع: خُدُوْرٌ (عُنیزہ) اس لڑکی کا نام ہے جس پر یہ فریفتہ تھا۔ (وَیْلٌ) اہل عرب بدعا کیلئے استعمال کرتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں تائے تانیث بھی داخل کر دیا جاتا ہے۔ تب اس کی جمع "وَیْلَاتٌ" آتی ہے (مِرْجَلِ) رَجِلَ، یَرْجَلُ، رَجْلاً سے پیادہ کرنے والا۔

تشریح: یعنی میری ناقہ دو سواریوں کا بوجھ نہ برداشت کر سکے گی اور اس کی کمر زخمی ہو جائیگی تو مجبوراً پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۴) تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الغَبِيطُ بِنَامَعًا عَقَرْتَ بَعِيرِيْ يَاامْرَأَ القَيْسِ فَانْزِلِ

ترجمہ: درانحالیکہ، ہودج ہم دونوں کو جھکائے دے رہا تھا۔ وہ کہنے لگی اے امرو القیس! تو نے میرے اونٹنی کی کمر لگا دی، پس تو اتر پڑ۔

حلِّ عبارت: (مَالَ) مَالَ، یَمِیْلُ، مَیْلاً و مَیَلَانًا سے ایک طرف مائل ہونا، جھکنا، ٹیڑا ہونا، سیدھا نہ ہونا۔ (غَبِیطُ) بمعنی کجاوہ، جمع: غُبُطٌ (عَقَرْتَ) عَقَرَ، یَعْقِرُ، عَقْرًا و عُقْرًا سے کمر کو زخمی کرنا۔ عَقَرْتَ تو نے میرے اونٹ کی کمر زخمی کر دی۔ (بَعِیرُ) بمعنی اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے قابل ہو۔ جمع: بُعْرَانُ و اَبَاعِرُو اَبَاعِیْرُ۔

تشریح: یعنی جب وہ کجاوہ ہم دونوں سمیت جھکتا تھا تو وہ کہتی کہ اے امرو القیس! تیری وجہ سے میری اونٹنی زخمی ہو رہی ہے لہٰذا تو اتر جا ورنہ مجھے بھی پیدل چلنا پڑے گا۔

(۱۵) فَقُلْتُ لَهَا: سِيْرِي وَأَرْخِي زِمَامَهُ وَلَا تُبْعِدِيْنِيْ مِنْ جَنَاكِ المُعَلَّلِ

ترجمہ: میں نے اس سے کہا کہ چلی چل اور اونٹ کی مہار کو ڈھیلی چھوڑ اور مجھ کو اپنے مکرر چنے ہوئے میوہ سے دور نہ کر۔

حلِّ عبارت: (سِیْرِی) سَارَ، یَسِیْرُ، سَیْرًا وَسِیَرَۃً سے چلنا، چالو ہونا، جانا، حرکت کرنا وغیرہ (اَرْخِی) مصدر اِرْخَاءٌ سے بمعنی ڈھیلا چھوڑنا (زِمَامَۃٌ) مہار، لگام (جَنَا) پھل، میوہ (المُعَلَّلِ) جسے دوبارہ پانی پلایا گیا ہو۔ عَلَّلَ النفسُ بکذا۔ دل بہلانا۔

تشریح: یعنی جب عنیزہ نے مجھ کو اتر جانے کیلئے کہا تو میں نے التجا کی کہ ایسا نہ کر اور مجھ کو بہلانے والے میوے یعنی بوس و کنار سے لطف اندوز ہونے دے۔

(۱۶) فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوَلِ

ترجمہ: تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں۔ جن کے پاس میں رات کے وقت گیا اور ان کو تعویذ والے یک سالہ بچہ سے غافل بنا دیا۔

حلِّ عبارت: (فَمِثْلِكِ) یہاں فا کے بعد رُبَّ مقدر ہے۔ اس لئے معنی ہوگا بہت سی، تجھ جیسی وغیرہ (حُبْلَى) بمعنی حاملہ

جمع: حَبالَى (طَرَقْتُ) طَرَق، يَطْرُقُ، طُرُوْقًا سے بمعنی رات کونمودار ہونا۔ واحد متکلم، رات کو ایا میں (اَلْهَيْتُهَا) مصدر الهَآءٌ سے واحد متکلم، اعراض کرنا۔ لَهِی فلانًا عنِ الشئي لَهِيًّا و لِهُيَانًا، غافل کرنا، ذکر چھوڑنا، کسی چیز سے توجہ ہٹانا (تَمَائِمُ) تِمِيْمَةُ کی جمع بمعنی تعویذ (مُحْوَل) ایک سالہ بچہ۔

تشریح: یہ ہے کہ عنیزہ کے کنارہ کش ہونے پر اپنی بڑائی جتلاتے ہوئے اور معشوقہ کو غرور حسن سے باز رکھنے کیلئے کہتا ہے کہ میں نے حاملہ اور مرضعہ تک کو جو جماع سے متنفر ہوتی ہیں۔ اپنی طرف مائل کر لیا۔ عنیزہ کی حاملہ اور مرضعہ سے مشابہت حاملہ اور مرضعہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں جو خوبصورتی اور حسن و جمال میں عنیزہ کے مثل ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ اور مرضعہ بھی تھیں۔

(۱۷) اِذا مَابَكىٰ مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهٗ   بِشِقٍّ و تَحْتِي شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلِ

ترجمہ: جب وہ اس کے پیچھے رونے لگتا تھا تو وہ اپنے ایک حصہ کو اس کی طرف پھیر دیتی تھی اور ایک حصہ میرے نیچے رہتا تھا جو نہیں پھیرا جاتا تھا۔

حل عبارت: (اِذَامَا) میں مَا زائدہ ہے (اِنْصَرَفَت) باب انفعال سے انْصِرَافٌ مصدر، صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی، پھیرنا (شِقٌّ) بمعنی آدھا حصہ، جمع: شُقُوْقٌ (يُحَوَّلِ) حَوْلاً سے بمعنی بدل جانا ایک حال سے دوسرے حال میں، پھیرنا یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

تشریح: یعنی جب اس کا بچہ رونے لگتا تھا تو بدن کا بالائی حصہ دودھ پلانے کیلئے بچہ کی جانب پھیر لیتی تھی اور زیرین حصہ مجھ سے غایت الفت کی بنا پر نہیں ہٹاتی تھی۔

(۱۸) وَيَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ الْكَثِيْبِ تَعَذَّرَتْ   عَلَيَّ وَاٰلَتْ حَلْفَةً لَمْ تَحَلَّلِ

ترجمہ: اور ایک روز اس نے ایک ریت کے ٹیلے پر مجھ سے سختی کی اور ایسی قسم کھائی جس میں کوئی استثناء نہ تھا۔

حل عبارت: (ظَهْرُ) بمعنی پیٹھ، زمین کا ابھرا ہوا حصہ، بالائی حصہ (كَثِيْبُ) فَعِيْلُ کے وزن پر بمعنی ریت کا ٹیلہ، ریت کا لمبا ڈھیر، جمع: اَكْثِبَةُ و كُثُبُ و كُثْبَانٌ (تَعَذَّرَتْ) باب تفعل سے معذرت کرنا، لیکن جب اس کا صلہ علیٰ آجائے تو سختی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (اٰلَت) مصدر اِيْلَآءٌ سے جھوٹی قسم کھانا۔ (حَلْفَةً) یہ، اٰلَتْ، کا مفعول مطلق مِنْ غیر لفظه ہے بمعنی قسم کھانا (تَحَلَّلِ) مصدر تَحَلُّلٌ سے قسم کو حرف استثناء کے ذریعے کفارے سے بچنے کیلئے استعمال کرنا۔ یعنی مشروط قسم کھانا، جس کے خلاف سے کفارہ واجب نہ ہو۔

تشریح: یہ ہے کہ عنیزہ کے اس وقت سختی کرنے پر شاعر کو اس کی وہ پرانی سختی بھی یاد آ گئی جو کسی ٹیلہ پر اس کے ساتھ کی تھی۔ قسم غیر محلل کا معنی یہ ہیں کہ وہ قطعی قسم تھی جس میں انشاء اللہ وغیرہ نہیں کہا گیا تھا اور جس سے گریز کی کوئی شکل نہ تھی۔

(۱۹) آفَاطِمُ مَهلاً بَعْضَ هٰذَا التَدَلُّلِ وَاِن كُنْتِ قَدْ اَزْمَعْتِ صَرْمِي فَاَجْمِلِي

ترجمہ: اے فاطمہ! اس ناز وانداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو بھل ہنسی کے ساتھ کر۔

حل عبارت: (فَاطِمُ) فاطمہ کا مرخم ہے (مَهْلاً) مصدر اِمْهَالٌ سے بمعنی چھوڑنا (تَدَلَّلَ) بمعنی ناز وانداز تَدَلَّلَتِ المَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا" عورت کا اپنے خاوند کو نخرے دکھانا، ناز کرنا۔ (اَزْمَعْتِ) باب افعال مصدر اِزْمَاعٌ سے کسی چیز کا پختہ ارادہ کرنا (صَرْمُ) صَرَمَ، يَصْرِمُ، صَرْمًا سے صَرَمَ وَصْلَهُ بمعنی قطع تعلق کرنا۔ صَرْمُ، کاٹنا صَرَمَ فُلَانًا، چھوڑ دینا۔ (اَجْمِلِيْ) اِجْمَال مصدر سے بمعنی اچھی طرح عمدگی کے ساتھ کام کرنا۔

تشریح: یہ ہے کہ شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اپنے بے جا ناز وانداز میں کمی کر کیونکہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اس حد تک اس کو برداشت کیا جاسکتا ہے اور اگر اس سے تیرا مقصود قطع تعلق کرنا ہے تو وہ بھی بھلائی کے ساتھ اچھی طرح ہونا چاہئے۔

(۲۰) آغَرَّكِ مِنِّي اَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِي وَاَنَّكِ مَهْمَا تَأْمُرِي الْقَلْبَ يَفْعَلِ

ترجمہ: یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھمنڈ ہوگیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کئے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ کریگا۔

حل عبارت: (آغَرَّكِ) میں ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ غَرَّ، يَغُرُّ غُرًّا و غُرُوْرًا سے بمعنی دھوکہ دینا، بہکانا۔ (مَهْمَا) جو بھی جو کچھ بھی، جب بھی۔ یہ اسم شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس مَا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ (تَأْمُرِي) تو حکم دیگی (قَلْبُ) بمعنی دل، جمع: قُلُوْبٌ

تشریح: چونکہ تجھ کو میری مجبوری عشق کا پوری طرح احساس ہوگیا ہے اس لئے تو نے اور زیادہ ستانا شروع کردیا ہے۔

(۲۱) وَاِنْ تَكُ قَدْ سَآءَتْكِ مِنِّي خَلِيْقَةً فَسُلِّي ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكِ تَنْسُلِ

ترجمہ: اور اگر میری کوئی عادت تجھ کو بری معلوم ہوتی ہے تو اپنے کپڑوں (یا اپنے دل) کو میرے کپڑوں یا میرے دل سے کھینچ لے تاکہ جدا ہو جائے۔

حل عبارت: (تَكُ) اصل میں تَكُنْ تھا لفظ اِن داخل ہونیکی وجہ سے نون گر گیا۔ تو تَكُ ہوگیا۔ (سَاءَتْ) سُوْءٌ مصدر سے بمعنی برا لگنا۔ (خَلِيْقَةٌ) طبعی عادت، فطرت، جمع: خَلِيْقٌ (سُلِّي) سَلًّا سے کھینچ کر نکالنا، امر حاضر معروف واحد مؤنث کا صیغہ، کھینچ لے۔ (تَنْسُل) مصدر نَسُوْلٌ سے جدا ہونا۔

تشریح: ثیاب سے جامہ اور دل دونوں مراد ہوسکتے ہیں جیسا کہ عنترہ نے اس میں ثیاب سے دل مراد لیا ہے۔ فَشَكَكْتُ بِالرُّمحِ الاَصَمِّ ثِيَابَهُ۔ لَيْسَ الكَرِيْمُ على القَنَا لمحرم۔ خلاصہ یہ کہ میں ہر حال میں تیرا مطیع ہوں اگر تو جدائی پسند کرتی

ہے تو میں بھی راضی ہوں اگر چہ وہ میرے لئے ہلاکت کا سبب ہے۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(٢٢) وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكِ إِلَّا لِتَضْرِبِيْ بِسَهْمَيْكِ فِي أَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ

ترجمہ: تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لئے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو میرے شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔ (یا)

تیری دونوں آنکھوں نے صرف اس لئے آنسو بہائے تا کہ تو اپنے دونوں تیروں یعنی معلّٰی اور رقیب کو میرے ٹکڑا دل کے دسوں حصوں پر مار کر پورے دل کی مالک بن جائے۔

حلِ عبارت: (ذَرَفَتْ) ذَرَفَ، يَذْرِفُ، ذَرْفًا و ذُرُوْفًا سے بمعنی آنسو بہانا (سَهْمٌ) بمعنی تیر یا تیر کا نشان جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جمع اَسْهُمٌ وَ سِهَامٌ (اَعْشَارُ) عَشْرٌ کی جمع ہے بمعنی ٹکڑے، کہا جاتا ہے۔ قِدْرٌ اَعْشَارٌ ٹوٹ کر دس ٹکڑے ہو جانے والی ہانڈی وغیرہ۔ دسواں حصہ (مُقَتَّلٌ) اسم مفعول مصدر تَقْتِيْلٌ سے بمعنی ٹکڑے۔ "قَلْبٌ مُقَتَّلٌ"، یعنی عشق سے پارہ پارہ ہو جانے والا دل۔

تشریح: مردوں کو قابو میں کرنے کیلئے عورتوں کے پاس ایک حربہ ہوتا ہے جب اور حربے ناکام ہوتے ہیں تو عورت یہ حربہ استعمال کرتی ہے اور وہ حربہ ہے رونا اور یہ عموماً کامیاب رہتا ہے شاعر اپنی محبوبہ کے اس حربے کا ذکر کر کے یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ آنسو بہا کر میرے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا دستور تھا کہ قمار بازی یا جوا بازی کے وقت وہ لوگ اونٹ ذبح کر کے اس کے گوشت کے دس حصے کر لیتے اور جوئے کے تیر بھی دس ہوتے ہیں جن کے الگ الگ نام ہیں ان ناموں میں غالباً تیسرے کا نام رقیب اور ساتواں حصہ کا نام معلّٰی ہے تو جس خوش قسمت کے تیر معلّٰی اور رقیب نکل آئے تو وہ گوشت کے دسوں حصوں کا مالک بن جاتا اور پورا اونٹ اس کے قبضہ میں چلا جاتا۔ اسی سے استعارہ کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ تو بھی اپنی آنکھوں کے دو تیر معلّٰی اور رقیب کے ذریعے میرے پورے دل پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اور شاعر کے خیال میں یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا محبوب اس کے قریب ہوتا ہے۔

(٢٣) وَبَيْضَةُ خِدْرٍ لَا يُرَامُ خِبَاءُهَا تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلِ

ترجمہ: اور بہت سی پردہ نشین عورتیں ہیں جن کے خیمہ کا (بھی) قصد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے بہت دیر اُن کی دل لگی سے فائدہ اٹھایا۔

حلِ عبارت: (واوَ) رُبّ کے معنی میں ہے (بَيْضَةُ) خود، باعصمت گوری یعنی سفید عورت، انڈا، انڈے جیسی سوجن (الخِدْرُ) ہر وہ چیز جو چھپا لے جیسے گھر، پردہ، خاتون کی خلوت گاہ، یہاں "بِيضَةُ خِدْرٍ" کا معنی کرینگے۔ خوبصورت پردہ نشین عورتیں۔ (لَا يُرَامُ) قصد نہیں کیا جاتا (خِبَاءُ) پشم یا اون یا بالوں کا خیمہ جو دو یا تین ستونوں پر لگایا جاتا ہے۔ جمع: أَخْبِيَةٌ۔ یہ اصل

میں أَخبِئةُ تھا۔ تخفیف کے لئے ہمزہ کی تسہیل کردی گئی۔ (تَمَتَّعتُ) میں نے فائدہ اٹھایا۔ (لَهَوْ) لَهْوًا سے بمعنی کسی چیز سے کھیلنا، دل بہلانا، تفریح کرنا، مانوس اور فریفتہ ہونا۔

تشریح: یہ ہے کہ بہت سی حسین وجمیل اور پردہ نشین عورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کے خیموں کے پاس سے گزر جانے کی کسی کو ہمت نہیں ہوتی تو میں ایسی عورتوں سے بھی دل لگی کی ہے اور ان سے اپنے دل کو بہلایا ہے۔

(۲۴) تَجَاوَزْتُ اَحْرَاسًا اِلَيْهَا و مَعْشَرًا عَلَيَّ حِرَاصًا لَوْ يُسِرُّوْن مَقْتَلِيْ

ترجمہ: ایسے نگہبانوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے متعلق اس کے خواہشمند تھے کہ کاش وہ پوشیدہ طور سے مجھ کو قتل کر ڈالیں۔

حل عبارت: (تَجَاوَزْتُ) تَجَاوُزٌ مصدر سے واحد متکلم کا صیغہ ہے بمعنی گزر جانا (اَحْرَاسًا) نگہبان، محافظ۔ حَرَس، يَحْرُسُ حَرْسًا سے حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، اسی سے اسم فاعل۔ حَارِسٌ حفاظت کرنے والا، نگہبانی کرنے والا۔ (مَعْشَرًا) گروہ، جماعت، ایک طرز کے لوگ جن کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہو، جمع: مَعَاشِرُ (حِرَاصًا) حَرِيصٌ کی جمع بمعنی حرص کرنا۔ لالچ، بدنیتی (يُسِرُّوْنَ) باب افعال مصدر اسرارٌ سے پوشیدہ رکھنا، خفیہ رکھنا۔ (مَقْتَلِي) مصدر میمی معنی قتل کرنا۔

تشریح: شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ان پردہ نشین عورتوں کی حفاظت ایسے بہادر محافظ اور نگہبان کرتے ہیں جو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن میں پھر بھی ایسے محافظوں سے نکل کر ان تک جا پہنچتا ہوں اور پوشیدہ طور پر قتل کی تمنا اس لئے کرتے ہیں کہ یہ شہزادہ تھا جس کو علی الاعلان نہیں قتل کیا جا سکتا تھا۔

(۲۵) اِذا مَا الثُّرَيَّا فِی السَّمَآءِ تعَرَّضَتْ تَعَرُّضَ اَثْنَاءِ الوِشَاحِ المُفَصَّلِ

ترجمہ: (میں ان کے پاس ایسے وقت پہنچا) جب کہ ثریّا کے کنارے آسمان پر اس طرح ظاہر ہو گئے تھے جیسے کہ (تھوڑے تھوڑے) فصل سے ہروے ہوئے موتیوں کے ہار کے کنارے۔

حل عبارت: (اِذَامَا) میں اِذَا حرف شرط اور مَا زائدہ ہے (ثریّا) چند ستاروں کے مجموعہ کو عربی زبان میں ثریّا اور اردو میں ہرنیاں کہتے ہیں۔ (۲) جھاڑ فانوس جو زینت کے لئے اویزان کیا جاتا ہے۔ (تَعَرَّضَتْ) باب تفعل مصدر تَعَرُّضٌ سے بمعنی ظاہر ہونا (اَثْنَاءُ) ثِنيٌ کی جمع: بمعنی لڑی (وِشَاحُ) بمعنی دولڑکیوں کا جوہری ہار، جواہرات سے آراستہ وہ پیٹی جسے عورت کوکھ سے گزار کر کندھے پر ڈالتی ہے۔ جمع: وُشُحٌ وَوَشَائِحُ (المُفَصَّلُ) وہ ہار جس کے ہر دو مہروں کے درمیان الگ قسم کا مہرہ ہو۔

تشریح: وشاح مفصل سے وہ ہار مراد ہے جس میں آبدار موتیوں کے درمیان سیاہ یوتھ کے دانے پرو دیئے گئے ہوں۔ ثریا کی تشبیہ ایسے ہار سے نہایت لطیف ہے کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے ستاروں کے درمیان تاریکی حائل ہوتی ہے۔

(۲۶) فَجِئْتُ وَقَدْ نَضَتْ لِنَوْمٍ ثِيَابَهَا لَدَا السِّتْرِ اِلَّا لِبَسَةَ الْمُتَفَضِّلِ

ترجمہ: میں اس کے پاس ایسے وقت میں پہنچا جب کہ وہ چلمن کے پاس جامہ خواب کے علاوہ سونے کیلئے اپنے سب کپڑے نکال چکی تھی۔

حل عبارت: (جِئْتُ) جَآءَ، یجیئُ سے واحد متکلم، انا (نَضَتْ) نَضْوًا سے صیغہ واحد مونث غائب بمعنی کپڑے اتار کر ڈال دینا۔ (لِبسَةٌ) با کے کسرہ کے ساتھ بمعنی لباس، پہننے کا انداز و طریقہ، (مُتَفَضِّلُ) اسم فاعل باب تفعّل سے مصدر تَفَضُّلُ بمعنی زائد بِسَكَ المتفضل کا مرادی معنی ہوگا۔ شب خوابی کا لباس۔

تشریح: یعنی جب میں رات ڈھلے چھپتے چھپاتے اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا تو وہ چلمن کے پاس میرے انتظار میں تھی اور کپڑے محض اہل قبیلہ کو یہ جتانے کے واسطے اتار دیئے تھے کہ سونے کا ارادہ کر رہی ہے۔

(۲۷) فَقَالَتْ: يَمِيْنُ اللّٰهِ مَالَكَ حِيْلَةٌ وَمَا اِنْ اَرَىٰ عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَنْجَلِي

ترجمہ: تو وہ بولی خدا کی قسم تیرے لئے اب کوئی عذر نہیں ہے اور میں نہیں خیال کرتی کہ تجھ سے یہ (عشق کی) گمراہی زائل ہو جائیگی۔

حل عبارت: (حِيْلَةً) اپنے کاموں میں حیلہ اور تدبیر سے کام لینا (غِوَايَةَ) از باب ضَرَبَ بمعنی گمراہ ہونا، گمراہی میں آگے بڑھنا۔ اس سے مراد عشق کی گمراہی ہے۔ جمع: غُوَاةٌ (تَنْجَلِي) مصدر اِنْجلاءٌ سے دور ہونا۔

تشریح: مَالَكَ حِيْلَةٌ کا ایک یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اب میرے پاس تجھے ٹلانے کا کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں ہے۔ کیونکہ تو اتنے خطرے مول لیکر یہاں پہنچ گیا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر تو اس وقت یہاں گرفتار ہو گیا اور اہل قبیلہ جاگ اٹھے تو اپنے یہاں آنے کا یا بچنے کا حیلہ و تدبیر نہیں کر سکے گا۔ یہ شعر شاعر کے بہترین اشعار میں سے سمجھا گیا ہے۔ اس قصیدہ میں بھی اس کی نظیر نہیں۔

(۲۸) خَرَجْتُ بِهَا اَمْشِي تَجُرُّ وَرَآءَنَا عَلٰى آثَرَيْنَا ذَيْلَ مِرْطٍ مُرَحَّلِ

ترجمہ: میں اس کو ایسے حال میں لے کر نکلا کہ وہ چل رہی تھی اور ہم دونوں کے نشانات (قدم) پر ہمارے پیچھے منقش چادر کے دامن کو کھینچ رہی تھی۔

حل عبارت: (أَمْشِي) مَشِيَ، يَمْشِيُ، مَشْيًا سے واحد متکلم بمعنی چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ (تَجُرُّ) جَرَّ، يَجُرُّ، جَرًّا سے جَرَّالشي بمعنی کھینچنا، گھسٹینا (آثَرُ) بمعنی قدم کے نشانات، جمع: آثَارُ (ذَيْلُ) دُم، ہر چیز کا آخری حصہ، کنارہ، کپڑے کا دامن اور یہی مراد ہے، جمع: اَذْيَالٌ و ذُيُوْلٌ (مِرْطٌ) اون یا ریشم کی چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے۔ خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ جمع: مُرُوْطٌ (مُرَحَّلُ) منقش: یعنی وہ کپڑا جس پر کجاووں کی تصویریں ہو۔

تشریح: یعنی وہ محبوبہ اپنی چادر کے پلّوں کو زمین پر گھسیٹتی ہوئی چل رہی تھی تا کہ کوئی ہمارے پیروں کے نشانات سے پتہ نہ لگا لے۔ اس لئے کہ عرب علم قافیہ میں کمال رکھتے تھے۔

(۲۹) فَلَمَّا اَجَزْنَا سَاحَةَ الْحَيِّ وَانْتَحٰی بِنَا بَطْنُ خَبْتٍ ذِی حِقَافٍ عَقَنْقَلِ

ترجمہ: پس جب ہم قوم کی آبادی سے نکل گئے اور ایک وسیع ریگستان کے درمیان میں جو ٹیلوں والا تھا پہنچے۔

حلِ عبارت: (آجِزْنَا) مصدر اجَازۃ سے بمعنی بڑھ جانا (سَاحَة) صحن، آبادی، جمع: سَاحَاتٌ (الحيِّ) بمعنی قبیلہ، محلّہ، جمع: احیآءُ (انتحیٰ) باب افتعال سے مصدر افتحَآءٌ بمعنی قرار پکڑنا ٹھہرنا۔ (بَطْنُ) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی حصہ، مراد اس سے زمین کا وہ پست حصہ جس کے چاروں طرف اونچائی ہو۔ جمع اَبْطَنُ و بُطُوْنٌ و بُطْنَانٌ (الْخَبْتُ) مِنَ الارض بمعنی پست و کشادہ زمین، نشیبی زمین جس میں ریت ہو، جمع: خُبُوْتٌ و اَخْبَاتٌ (حِقَاف) مفرد حِقْفٌ بمعنی خم دار اور لمبا ریت کا سلسلہ جمع: اَحْقَافٌ وَحُقُوْفٌ ”ذِی حِقَافٍ“ کا معنی ہوگا ٹیلوں والا (عَقَنْقَلُ) (۱) وسیع و عریض وادی (۲) تہ بہ تہ ریت کا ٹیلہ۔

تشریح: یہ ہے کہ میں رات کو اپنی محبوبہ کے پاس پہنچا اور محافظوں یعنی پہریداروں اور قبیلہ کے لوگوں کی آنکھوں سے بچ کر ہم قوم کی آبادی سے دور ایسی جگہ آ گئے۔ جو ہموار اور نشیبی زمین تھی جس کے چاروں طرف ریت کے اونچے اونچے ٹیلے تھے۔ یعنی وہاں ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

(۳۰) هَصَرْتُ بِفَوْدَیْ رَأسِهَا فَتَمَایَلَتْ عَلَیَّ هَضِیْمُ الْکَشْحِ رَیَّا الْمُخَلْخَلِ

ترجمہ: تو میں نے اس کی دو زلفوں کے ذریعہ (اس کو اپنی طرف) جھکایا۔ چنانچہ وہ باریک کمر، گداز پنڈلی والی (معشوقہ) میری طرف جھک آئی۔

حلِ عبارت: (هَصَرْتُ) هَصِرَ، یَهْصَرُ، هَصْرًا و هَصُوْرًا سے واحد متکلم بمعنی نرم شاخ کا موڑنا، جھکانا۔ (فَوْدَیْ) تثنیہ مفرد فَوْدٌ بمعنی کنپٹی کے بال یہ دونوں کانوں کے پاس ہوتے ہیں، گندھی ہوئی زلفیں، جمع: اَفْوَادٌ (هَضِیْمُ) پتلی، باریک۔ هَضِمَ، یهضَمُ، هَضْمًا سے پتلی کمر اور نازک کوکھ والا ہونا۔ (الکشح) بمعنی کمر، پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، جمع: کَشُوْحٌ (رَیَّا) موٹی، تازہ، خوشگوار (مُخَلْخَلِ) پنڈلی، پنڈلی کا وہ حصہ جس پر پازیب پہنتے ہیں۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میں نے اس کی دونوں زلفوں کے ذریعہ اس محبوبہ کو اپنی طرف جھکایا تو وہ بلا عذر میری طرف کھیچ آئی۔ باریک کمر اور گداز پنڈلی ہونا عورت کی بہترین خوبیوں میں ہے۔

(۳۱) مُهَفْهَفَةٌ بَیْضَآءُ غَیْرُ مُفَاضَةٍ تَرَائِبُهَا مَصْقُوْلَةٌ کَالسَّجَنْجَلِ

ترجمہ: وہ معشوقہ نازک کمر، خوبرو، سُتے ہوئے بدن کی ہے اس کا سینہ آئینہ کی طرح درخشان ہے۔

حلِ عبارت: (مُهَفْهَفَةُ) پتلی کمر والی، پتلا دبلا، چھریرے بدن کا (بَیْضَآءُ) سفید رنگ والی (مُضَاضَةٍ) ڈھیلے گوشت والی (تَرَائِبُ) تُرِیبَةُ کی جمع ہے بمعنی سینہ کا بالائی حصہ، سینہ کی ہڈی، (مَصْقُوْلَةٌ) اسم مفعول بمعنی چمکایا ہوا، چکنا (سَجَنْجَلُ) آئینہ، سونا، چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے (رومی لفظ ہے اور معرب ہے)

تشریح: یہ ہے کہ عاشق اپنی معشوقہ کے بدن میں پائے جانے والے حسن کی خوبیوں اور لوازم حسن کو ثابت کرتا ہے اور تَـرَائِبُ کو بلفظ جمع لانے سے مقصود سینہ کے وسعت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

(۳۲) كَبِكْرِ الْمُقَانَاةِ الْبَيَاضِ بِصُفْرَةٍ غَذَاهَا نَمِيرُ الْمَاءِ غَيْرُ الْمُحَلَّلِ

ترجمہ: وہ اس موتی کی طرح ہے۔ جس میں زردی اور سفیدی ملی ہوئی ہو جس کو (ایسے) صاف پانی سے سیراب کیا ہو جس پر لوگ نہ اترے ہوں۔

حل عبارت: (بِكْرُ) اچھوتا کام جس کی نظیر نہ گزری ہو۔ نایاب چیز، اس سے مراد وہ موتی ہے جس میں سوراخ نہ کیا ہو (الْمُقَانَاةُ) بمعنی مخلوط کہتے ہیں "قَانَى الشَّيْءُ الشَّيْءَ" ایک چیز کا دوسرے میں ملنا (صُفْرَةٌ) زردی (غَذَا) مصدر غَذْوٌ سے پرورش کرنا، مرادی معنی سیراب کرنا (نَمِيْرُ) صاف وشفاف پانی جو آب پاشی کیلئے مفید ہو (مَحَلَّلُ) وہ جگہ جہاں لوگ بکثرت قیام کرتے ہو۔

تشریح: چونکہ عورتوں میں سفید رنگ جو زردی کی طرف مائل ہو زیادہ پسند ہے۔ اس وجہ سے محبوبہ کو ایسے موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ "نمیر المآءِ غیر محلل" کی تخصیص اس بنا پر ہے کہ رنگ کی خوبی میں صاف پانی کو بہت زیادہ دخل ہے اگر گدلا پانی لیا جائے تو رنگ نہیں نکھرتا۔

(۳۳) تَصُدُّ وتُبْدِى عَنْ أَسِيْلٍ و تَتَّقِى بِنَاظِرَةٍ مِن وَحْشِ وَجْرَةَ مُطْفِلِ

ترجمہ: وہ اعراض کرتی ہے اور ایک دراز رخسار ظاہر کرتی ہے اور مقام وجرہ کے بچہ والے وحشی (ہرن) کی آنکھ کے ذریعے بچتی ہے۔

حل عبارت: (تَصُدُّ) صَدًّا و صُدُودًا سے واحد مؤنث غائب بمعنی اعراض کرنا۔ (تُبْدِى) باب افعال مصدر اِبْدَآءٌ سے بمعنی ظاہر کرنا (اَسِيْلُ) نرم، چکنا ہموار مراد دراز رخسار (تَتَّقِي) باب افعال مصدر اِتِّقَآءٌ سے بچنا۔ (نَاظِرَةُ) بمعنی دیکھنے والی۔ مراد آنکھ۔ جمع: نَظَّارٌ (وَجْرَة) ایک وادی کا نام ہے۔ (مُطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ جمع مَطَافِلُ۔

تشریح: جب وہ ہم سے روگردانی کرتی ہے تو اس کا ایک حسین وجمیل نرم اور ہموار رخسار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنی مست نگاہوں کے ذریعے ہمیں محو حیرت بنا کر اپنے دیدار سے محروم کر دیتی ہے۔ معشوقہ کی مست نگاہوں کو مقام وجرہ کے وحشی ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجرہ کے ہرن عموماً حسین ہوتے ہیں اور بڑی آنکھوں والی ہوتی ہیں اور پھر جب کہ ہرن بچہ والی ہو اور اپنے بچہ کو دیکھے تو اس کی آنکھ میں ایک خاص کیفیت محسوس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے ان قیودات کا اضافہ کیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اردو کے شاعر نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

او نشیلی آنکھ والے تیری آنکھیں دیکھ کر
خود بتا دے اس بھری محفل میں کس کو ہوش ہے

(۳۴) وَجَيِّدٍ كَجَيْدِ الرِّئْمُ لَيْسَ بِفَاحِشٍ إِذَاهِيَ نَصَّتْهُ وَلَا بِمُعَطَّلِ

ترجمہ: اور ایک گردن (کو ظاہر کرتی ہے) جو گردنِ آہو کی مثل ہے جب کہ وہ اس کو بلند کرے تو لمبی (بے ڈول) اور بے زیور نہیں ہے۔

حل عبارت: (جِيْدُ) گردن، گردن کا اگلا حصہ جہاں ہار پہنا جاتا ہے۔ جمع: أَجْيَادُ و جُيُودٌ (الرِّئْمُ) سفید ہرن، ہرن کا بچہ، جمع: أَرْآمٌ و آرامٌ (مؤنث) (الرِّئْمَةُ) بمعنی ہرنی، حسین وجمیل عورت کو حسن ونزاکت میں اس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ (فَاحِشُ) مذموم، بدصورت، بد، برا، وغیرہ معنوں میں مستعمل ہے۔ (نَصَّتْ) از باب نَصَرَ سے نَصًّا مصدر بمعنی اوپر اٹھانا، ظاہر کرنا، نمایاں کرنا۔ نَصَّتِ الظَّبْيَةُ جِيدَهَا" ہرنی نے اپنی گردن اوپر اٹھائی۔ (مُعَطَّلِ) مِعْطَالُ بمعنی عادۃً بے زیور ہونے والی عورت۔

تشریح: ہرن کی گردن کے ساتھ محبوبہ کی گردن کو تشبیہ دینے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا۔ اس کو "ليس بِفَاحِشٍ" اور "لابمعطل" کے ذریعہ سے دور کر دیا۔ یعنی میری محبوبہ کی گردن مناسب درازی اور زیور سے مزین ہے۔

(۳۵) وَفَرْعٍ يَزِينُ الْمَتْنَ أَسْوَدَ فَاحِمٍ اَثِيْثٍ كَقِنْوِ النَخْلَةِ الْمُتَعَثْكَلِ

ترجمہ: اور ایسے بال جو کمر کو زینت دیتے ہیں۔ سخت سیاہ ہیں۔ اتنے گھنے ہیں جیسے پھلدار کھجور کا خوشہ۔

حل عبارت: (فَرْعُ) بمعنی پورے بال، بال، جمع فُرُوعٌ، فَرِعَ، يَفْرَعُ فَرْعًا، بہت بالوں والا ہونا۔ (يَزِيْنُ) زَانَ، يَزِيْنُ، زَيْنًا سے سجانا، آراستہ کرنا، حسین وخوبصورت بنانا۔ (مَتْنُ) بمعنی کمر، پیٹھ (مذکر ومؤنث دونوں کیلئے) جمع: مِتَانٌ و مُتُونٌ (فَاحِمٍ) شدید سیاہ، سیاہ فام (اَثِيثٍ) و اَثَّ ای اَثَّ الشَعْرُ، گھنا اور لمبا ہونا، جمع اِثَاثٌ (قِنْوٌ) قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی پختہ کھجور سے بھرا ہوا گچھا، جمع اَقْنَاءُ و قِنُوَانٌ، قرآن پاک میں ہے۔ "وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ" خوشہ (مُتَعَثْكَلُ) گتھا ہوا، کھجوروں یا انگوروں کا گچھا۔

تشریح: شاعر ان اشعار میں اپنی محبوبہ کے بالوں کی تین صفتیں بیان کی ہے اور بالوں میں یہ تین صفتیں نہایت حسن افزا ہوتی ہیں اور وہ تین صفتیں یہ ہیں بالوں کا دراز ہونا، سیاہ ہونا اور گھنے ہونا۔

(۳۶) غَدَائِرُهُ مُسْتَشْزِرَاتٌ اِلَى الْعُلَا تَضِلُّ الْعُقَاصُ فِي مُثَنًّى و مُرْسَلِ

ترجمہ: اس کی مینڈھیاں اوپر کو چڑھی ہوئی ہیں۔ جوڑا گندے ہوئے اور چھوٹے ہوئے بالوں میں غائب ہو جاتا ہے۔

حل عبارت: (غَدَائِرُ) غَدِيْرَةٌ کی جمع بمعنی بالوں کا جوڑا، گندھے ہوئے بال یا چٹیا (مُسْتَشْزِرَات) باب استفعال سے مصدر اِسْتِشْزَارٌ۔ اسم فاعل، لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے بمعنی اٹھنا (تَضِلُّ) ضَلَّ، يَضِلُّ، ضَلًّا و ضَلَالًا وَضَلَالَةً سے پوشیدہ ہونا، غائب ہو جانا (عُقَاصُ) عَقَصَ، يَقِصُ، عَقْصًا سے بالوں کی چوٹی بنانا، بالوں کو گوندھنا،

بالوں کو سر کے اوپر اکٹھا کر کے باندھنا۔ (مُرْسَلٍ) اگلے حصے کے لمبے اور گھنے بال۔

تشریح: عورتیں عموماً بالوں کو تین حصوں میں منقسم کرتی ہیں۔ سر کے اگلے چھوٹے چھوٹے بالوں کو بٹ لیتی ہیں جن کو "غدائر" کہا جاتا ہے اور سر کے اگلے لمبے بال مرسل کہلاتے ہیں۔ پچھلے بڑے بڑے بالوں کا جوڑا باندھا جاتا ہے۔ جس کو عقیصہ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سر کے اگلے بال گندھے اور بلا گندھے۔ اس قدر کثرت سے ہیں کہ جب محبوبہ ان کو سر کے پچھلے حصہ پر ڈالتی ہے تو جوڑا غائب ہو جاتا ہے۔

(۳۷) وَكَشْحٍ لَطِيْفٍ كَالجَدِيْلِ مُخَصَّرٍ وَسَاقٍ كَانْبُوبِ السَقِيِّ المُذَلَّلِ

ترجمہ: اور ایسی نازک کمر جو (شتر) کی مہار کی طرح ہے اور پنڈلی جو نرم اور تر بانسی کی پوری کی طرح ہے (دکھاتی ہے)۔

حل عبارت: (كَشحٍ) پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، کمر جمع: كُشُوحٌ (لَطِيْفٌ) نازک اور پیاری (جَدِيْلٌ) چمڑے کی بٹی ہوئی لگام، اون کی بٹی ہوئی لگام، جمع: جُدُلٌ (مُخَصَّرٌ) باریک کمر والا (سَاق) پنڈلی (أُنْبُوبٌ) پوری، نلکی، پائپ، نے جمع: أَنَابِيبُ۔ (السَّقِيُّ) فَعِيلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ سیراب کیا ہوا۔ (مُذَلَّلٌ) ہموار۔

تشریح: محبوبہ کی کمر کو مہار شتر اور پنڈلی کو سبز و شاداب نے یا گنے سے تشبیہ دی ہے جو عرب کے ذوق کے موافق نہایت خوب ہے۔

(۳۸) وَتُضْحِي فَتِيْتُ المِسْك فَوْقَ فِرَاشِهَا نَؤُمُ الضَّحٰى لَمْ تَنْتَطِقْ عَنْ تَفَضُّلِ

ترجمہ: وہ (سوتے سوتے) دن چڑھا دیتی ہے۔ درآنحالیکہ مشک کے ٹکڑے اس کے بستر پر پڑے ہوتے ہیں۔ چاشت کے وقت تک خوب سونے والی ہے اور اس نے (کام دھندے کیلئے) معمولی کپڑے پہننے کے بعد پٹکا نہیں باندھا۔

حل عبارت: (تُضْحِي) باب افعال سے مصدر إِضْحَاءٌ بمعنی نصف النہار کا قریبی وقت ہونا۔ یہاں چاشت کے وقت تک سونے کا بیان ہے۔ (فَتِيْتُ) الفُتوتُ بمعنی گر کر ریزہ ریزہ ہو جانے والی چیز۔ (نَؤُمُ الضُحٰى) بمعنی خوب سونے والی چاشت کے وقت تک۔ جب فعول کا صیغہ فاعل کے معنی میں ہو تو پھر یہ مؤنث مذکر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہاں نؤُوم میں ہے تائے تانیث کی ضرورت نہیں رہی۔ (تَنْتَطِقْ) باب افتعال سے مصدر انتطَاقٌ بمعنی نطاق پہننا اور نطَاق کہتے ہیں۔ کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا کو۔ پٹکا یا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کیلئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ (تفضُّل) کام کاج کا معمولی کپڑا پہننا۔

تشریح: یہ ہے کہ زیادہ دیر تک سوتے رہنا یہ بھی ایک ریاست کی شان ہے۔ مشک کے ریزوں کا بستر پر ہونا ناز و نعمت میں زندگی گزارنے کی علامت ہے اور آخری مصرعے میں بھی اسی کا اثبات مقصود ہے کیونکہ میلے لباس پر پٹکا خدام باندھتے ہیں نہ کہ مخدوم۔

(۳۹) وَتَعْطُوْ بِرَخْصٍ غَيْرِ شَثْنٍ كَأَنَّهُ   اَسَارِيْعُ ظَبْيٍ أَوْ مَسَاوِيكُ إِسْحَلِ

ترجمہ: وہ ایسی نرم ونازک (انگلیوں) سے (چیزیں) پکڑتی ہے گویا کہ وہ (انگلیاں) مقام ظبی کے کینچویں یا اسحل (درخت) کی مسواکیں ہیں۔

حلِّ عبارت: (تَعْطُو) پکڑتی ہے (رَخْصٌ) نرم ونازک، بنانٌ رَخْصٌ، نازک انگلیاں۔ غُصْنٌ رَخْصٌ۔ تر وتازہ شاخ (شَثْنٌ) موٹا، کھردرا۔ "رَجُلٌ شَثْنُ الاَصَابِعِ" موٹی اور کھردری انگلیوں والا۔ (اَسَارِيْعُ) اُسْرُوعٌ کی جمع ہے بمعنی سرخ سر کے سفید کیڑے جن سے عورتوں کی انگلیوں کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ (مَسَاوِيْكُ) مسواک کی جمع ہے۔ (اِسْحِلٌ) وہ درخت جس کی مسواک بنائی جاتی ہے۔

تشریح: اس شعر میں امرؤالقیس اپنی محبوبہ کی انگلیوں کو مقام ظبی کے کیڑوں سے تشبیہ دی۔ جن کے سر سرخ اور بقیہ جسم سفید ہوتا ہے اور اسحل کی مسواکوں کو بھی نعومت ونرمی میں ان کا مشبہ بہ قرار دیا۔ گویا کہ اپنی معشوقہ کی انگلیوں کی مختلف انداز میں تعریف کی ہے۔

(۴۰) تُضِيْءُ الظَّلَامَ بِالْعَشِيِّ كَأَنَّهَا   مَنَارَةُ مُمْسٰى رَاهِبٍ مُتَبَتِّلِ

ترجمہ: (حسین چہرے کے ذریعے) شام کے وقت تاریکی کو روشن کر دیتی ہے گویا کہ وہ تارک الدنیا راہب کا شام کا چراغ ہے۔

حلِّ عبارت: (تُضِيْءُ) أَضَاءَ سے روشن کرنا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ "يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ" قریب ہے اس کا تیل کہ روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگی ہو اس میں آگ، (ظَلَّامٌ) ظُلْمَةٌ کی جمع بمعنی تاریکی (عِشَاءٌ) عَشِيٌّ سے رات (مَنَارَةٌ) مَنَائِرُ و مَنَاوِرُ کی جمع ہیں۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر چراغ جلایا جاتا ہے لیکن یہاں مرادی معنی چراغ ہے۔ (رَاهِبٌ) اسم فاعل بمعنی خدا سے ڈرنے والا۔ مراد عیسائی عابد، جمع: رَهْبَانٌ (مُتَبَتِّلٌ) تبتُّلٌ مصدر باب تفعُّلٌ سے تارک دنیا۔

تشریح: اس زمانے میں راہب لوگ رات کے وقت کسی بلند جگہ پر آگ روشن کر دیتے تھے تاکہ گم گشتہ راہ مسافروں کی رہنمائی ہو۔ شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو اس چراغ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴۱) إِلٰى مِثْلِهَا يَرْنُو الْحَلِيْمُ صَبَابَةً   اِذَا مَا اسْبَكَرَّتْ بَيْنَ دِرْعٍ وَمِجْوَلِ

ترجمہ: اس جیسی محبوبہ کی طرف بردبار (انسان) بھی عشق کی وجہ سے نظر جما کر دیکھتا ہے جبکہ وہ قمیص پہننے والی (عورتوں) اور کرتی پہننے والی (بچیوں) کے درمیان کھڑی ہو۔

حلِّ عبارت: (يَرْنُوا) رُنُوًّا و رَنْوًا سے ٹکٹکی باندھنا، لگاتار دیکھنا (حَلِيْمٌ) بردبار شخص دانش مند جمع: حُلَمَاءُ

(صَبَابَةٌ) شورش عشق (اِسْبَكَرَّتْ) باب استفعال سے مصدر اسبِكْرَار بمعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ (دِرْعٌ) بمعنی، ذرہ (مونث اور مذکر دونوں کیلئے) عورت کی قمیص جمع: اَدْرُعٌ (مَجْوَلُ) گھریلو کرتا۔ جیسا کہ حدیث عائشہؓ میں ہے۔ "کان النبیؐ اِذا دَخَلَ عَلَيْنَا لَيْسَ يجْوَلاً، جمع: مَجَاوِلٌ۔ بریزر، سینہ بند، بلاغت کے قریب لڑکیاں استعمال کرتی ہیں۔ ان تمام معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

تشریح: محبوبہ کا حسن و جمال اتنا تقوی شکن ہے کہ عقلمند سے عقلمند انسان بھی اس کو دیکھ کر محو تماشا ہو جاتا ہے۔ ثانی مصرعہ کی غرض یہ ہے کہ محبوبہ کا سن موزوں و متوسط ہے۔ نہ کامل السّن عورتوں کی صف میں داخل ہے اور نہ بالغ بچیوں کی، بلکہ اس کی ابھرتی جوانی ہے۔ اسی مضمون کو ایک ہندی شاعر بیان کرتا ہے۔

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو
یار ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

(۴۲) تَسَلَّتْ عَمَايَاتُ الرِّجَالِ عَنِ الصِّبَا   وَلَيْسَ فُؤَادِي عَنْ هَوَاكِ بِمُنْسَلِ

ترجمہ: لوگوں کی نوخیز عمر کی (عاشقانہ) گمراہیاں زائل ہوگئیں (مگر اے محبوبہ!) میرا دل تیری محبت سے جدا ہونے والا نہیں ہے۔

حلِ عبارت: (تَسَلَّتْ) بمعنی دور ہونا، زائل ہونا (عَمَايَات) عَمَايا کی جمع ہے، بمعنی گمراہی (عَنْ) بُعد کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (هَوًا) محبت عشق (مُنْسَلُ) جدا ہونے والا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر محبت عشق میں اپنی مستقل مزاجی کو بیان کر رہا ہے۔ اس کو ایک ہندی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

مرکر بھی ہمارا دل بے تاب نہ ٹھہرا
کشتہ بھی ہوا تِسپہ یہ سیماب نہ ٹھہرا

(۴۳) أَلَارُبَّ خَصْمٍ فِيكَ أَلْوَى رَدَدْتُهُ   نَصِيحٍ عَلَى تَعْذَالِهِ غَيْرَ مُؤْتَلِ

ترجمہ: سن! تیرے (عشق کے) معاملے میں بہت سے مخالف سخت جھگڑالو اپنی ملامت گری میں خیر خواہ (بننے والے) اور کوتاہی نہ کرنے والے (ایسے ہیں کہ) میں نے ان کو (ناکام) واپس لوٹا دیا (اور ان کی ایک نہ سنی)

حلِ عبارت: (خَصْمُ) بمعنی مقابل، مخالف، جھگڑالو (تثنیہ، جمع اور مونث کیلئے بھی مستعمل ہے، قرآن پاک میں ہے "وهَلْ اَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُو الْمِحْرَاب" کبھی تثنیہ اور جمع بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کہ قرآن پاک میں ہے۔ "هٰذَانِ خَصْمَانِ اختَصَمُوا فی رَبِّهِمْ" جمع: خَصُومٌ (اَلْوٰى) ناقابل شکست، بہت جھگڑالو (رَدَدْتُهُ) واحد متکلم کا صیغہ رَدَّ، يَرُدُّ، رَدًّا سے لوٹا دینا۔ (نَصِيحُ) النصِيحَةُ، بمعنی خیر خواہ، جمع: نَصَائِحُ (تَعْذَال) بمعنی ملامت گری، عَذَلَ، يَعْذُلُ، عَذْلاً و عَذَلاً، و تَعْذَالاً سے ملامت کرنا۔ هُوَ عَاذِلٌ جمع: عُذَّلٌ (مُؤْتِلُ) از باب افتعال مصدر اِئْتِلَاءٌ سے اسم فاعل

بمعنی کوتاہی کرنے والا۔

تشریح: اے محبوبہ! بہت سے جھگڑالو اور پر خلوص نصیحت کے ذریعے مجھے تیری محبت سے باز آجانے کی تلقین کرنے والوں کو میں نے ناکام لوٹادیا اور ان کی بات کو نہیں مانا۔ گویا کہ اپنے عشق کا استحکام جتا کر محبوبہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔

(۴۴) وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ مُرْخٍ سُدُوْلَهٗ   عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْهُمُومِ لِيَبْتَلِي

ترجمہ: اور بہت سی موج دریا کی طرح (خوفناک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیئے تاکہ وہ مجھے آزمائیں۔

حل عبارت: (واوٗ) بمعنی رُبَّ یعنی بہت سی (الْمَوْجُ) پانی لہر، جمع اَمْوَاجٌ (ارْخٰی) باب افعال سے مصدر اِرْخَاءٌ صیغہ واحد مذکر بمعنی لٹکانا، نیچے چھوڑ دینا۔ (سُدُوْلٌ) واَسْدَالٌ جمع سُدْلٌ کی بمعنی پردہ کہتے ہیں۔ "أَرْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَه" تاریکی نے شدت اختیار کرلی یعنی پوری طرح پھیل گئی۔ (اَنْوَاعُ) نَوْعٌ کی جمع بمعنی مختلف، طرح طرح۔ (الْهُمُوْمُ) هَمٌّ کی جمع بمعنی غم (لِيَبْتَلِي) تاکہ مجھے آزمائیں۔

تشریح: یعنی اپنی محبوبہ سے کہ تمہاری محبت میں مجھے کئی مرتبہ مختلف مصائب وآلام کے لئے آزمایا گیا، لیکن میں ہر آزمائش اور ہر امتحان میں کامیاب اور ثابت قدم رہا اور ان آزمائشوں سے کبھی دل برداشتہ نہیں ہوا۔

(۴۵) فَقُلْتُ لَهٗ لَمَّا تَمَطّٰى بِصُلْبِهٖ   وَأَرْدَفَ أَعْجَازًا وَنَاءَ بِكَلْكَلِ

ترجمہ: تو میں نے اس (رات) سے اس وقت کہا جب کہ اس نے اپنی کمر دراز کی اور سرین پیچھے کو نکالے اور سینہ کو ابھارا۔ (قُلْتُ کا مقولہ اگلے شعر میں ہے)

حل عبارت: (تَمَطّٰى) ای تَمَطّٰى اللَّيْلُ رات کا لمبا ہونا، دراز کی (صُلْبُ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، جمع: اَصْلُبٌ واَصْلَابٌ (أَرْدَفَ) باب افعال مصدر اِرْدَافٌ سے بمعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے پیچھے لانا۔ اس لئے پچھلی سواری کو ردیف کہتے ہیں۔ (اَعْجَازُ) پچھلا حصہ، سرین (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) مفرد عَجُزٌ، (نَاءَ) ابھارنا (کَلْکَلُ) بمعنی سینہ جمع کَلَاکِلُ۔

تشریح: شب ہجران کی درازی کو بیان کرتا ہے۔ رات کو حیوان قرار دے کر جو حیوان کی جسم کی کیفیت انگڑائی لیتے وقت ہوتی ہے۔ رات کے لئے ثابت کی۔ کیونکہ انگڑائی لیتے وقت حیوان کے جسم میں کھچاؤ اور لمبائی بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

(۴۶) أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيْلُ أَلَا انْجَلِي   بِصُبْحٍ وَمَا الْإِصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلِ

ترجمہ: (میں نے اس شب سے کہا) اے شبِ دراز صبح بن کر روشن ہوجا (پھر ہوش میں آکر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

حل عبارت: (اِنْجَلِیْ) اِنْجلَاءُ سے ظاہر ہونا، ورشن ہونا۔ (اِصْبَاحُ) صبح کا اول وقت، صبح کی روشنی، صبح صادق

(آمۡثَلُ) افضل، بہتر جمع: امَاثِلُ)

تَشۡرِیۡح: غیر ذوی العقول سے خطاب کرنا عاشق کی انتہائی مدہوشی پر دال ہے۔ پھر ابتداءً رات سے صبح بن جانے کی فرمائش کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے صبح بھی شب ہجراں کی طرح ہے۔ جو مصائب اور تکالیف رات کی تنہائی میں میرے اوپر طاری ہیں۔ وہی مصائب شبینہ دن کو بھی موجود ہیں۔ لہٰذا اے محبوب میرے لئے تیرے بغیر دن اور رات برابر ہیں۔

جسے نصیب ہو روز سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہ رات کو تو کیونکر ہو

(۴۷) فَيَـالَكَ مِـنۡ لَيۡـلٍ كَـأَنَّ نُـجُـوۡمَـهُ   بِـأَمۡـرَاسِ كَتَّـانٍ إلـى صُـمِّ جُـنۡـدَلِ

تَرۡجَمَہ: اے رات تجھے پر تعجب ہے گویا کہ اس کے ستارے ٹسر (یعنی پٹ سن) کے رسوں کے ذریعے ٹھوس پتھروں سے باندھ دیئے گئے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (نُجُومُ) نجمٌ کی جع بمعنی ستارے (اَمۡرَاسٌ) و مَرَسٌ جمع مَرَسَةُ کی بمعنی رسی (الكَتَّانُ) بمعنی سن، سن کا ریشہ جس کا کپڑا بنایا جاتا ہے۔ (صُـمِّ) بمعنی ٹھوس اور سخت ہونا۔ (الـجَـنۡـدَلُ) بمعنی چٹان۔ نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ جمع: جَنَادِلُ۔

تَشۡرِیۡح: یعنی رات کی درازی کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ رات اتنی لمبی ہوگئی کہ ستارے اپنی جگہ سے نہیں ٹلتے، معلوم ہوتا ہے کہ رسی سے بندھے کھڑے ہیں، اسی وجہ سے رات لمبی ہوگئی ہے کہ صبح ہونے میں نہیں آتی۔

(۴۸) وَقِـرۡبَةِ اَقۡـوَامٍ جَـعَـلۡـتُ عِـصَـامَهَـا   عَـلٰـى كَـاهِـلٍ مِـنِّـى ذَلُوۡلٍ مُـرَحَّـلِ

تَرۡجَمَہ: قوموں کے بہت سے ایسے مشکیزے ہیں جن کی جوتی کو میں نے اپنے مطیع اور بارکش کاندھے پر اٹھایا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (قِرۡبَةُ) چمڑے کا مشکیزہ، مٹی کی صراحی، جمع: قِـرۡبٌ (عِـصَامُ) وہ رسی جس سے مشک کو باندھ کر اٹھایا جاتا ہے۔ تسمہ، جمع: عُصُمٌ (كَاهِلُ) کندھا، مونڈھا، کندھے اور گردن کی جڑ تک کے درمیان کا حصہ، جمع: كَوَاهِلُ (ذَلُولٌ) فرمانبردار، مطیع۔ (مُرَحَّل) باب تفعیل مصدر التَرۡحِيۡلُ سے اسم فاعل بمعنی بوجھ اٹھانے والا اور اسم مفعول ہو تو معنی بوجھ اٹھایا ہوا۔

تَشۡرِیۡح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی قومی خدمات کا ذکر کر رہا ہے اور قوم کے خادم ہونے پر فخر کر رہا ہے کیونکہ قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے۔ (سيدُ القوم خاد مهم)

(۴۹) وَوَادٍ كَـجَـوۡفِ العِيۡـرِ قِـفۡـرٍ قَـطَـعۡـتُـهُ   بِـهِ الـذِّئۡـبُ يَـعۡـوِى كَـالـخَلِيۡعِ الۡمُعَيَّلِ

تَرۡجَمَہ: میں نے بہت سے ایسے جنگلوں کو (سفر میں) قطع کیا جو گدھے کے پیٹ کی طرح یا حمار بن مویلع کے جنگل کی طرح خالی تھے۔ ان میں بھیڑیا ہارے ہوئے کثیر العیال جواری کی طرح رو رہا تھا۔ (اپنی جفاکشی کی تعریف کرتا ہے)۔

حَلِّ عِبارت : (وادٍ) بمعنی وادی، ٹیلوں اور پہاڑوں کے درمیان کھلی جگہ جہاں بارش یا سیلاب کا پانی بہتا، جمع: اَوْدَاءٌ و اَوادِيَةٌ (جُوفُ العِيْر) غالباً یہ یمن کی ایک وادی کا نام ہے جو حمار بن مویلع کی ملکیت تھی۔ اس کا لقب عیر تھا اس لئے وہ وادی جوف العیر کہلاتی تھی۔ (جَوْفٌ) پیٹ، ہر چیز کا اندرونی کھوکھلا حصہ، جمع: اَجْوَافٌ (العِيَر) گدھا (قَفْرٌ) بمعنی بے آب و گیاہ زمین، ویران میدان، جمع: قِفَارٌ (ذِئْبٌ) بھیڑیا (يَعْوِی) عَوَى، يَعْوِى، عُوَاءٌ سے بمعنی بھیڑیا یا کتے کا تھوتھنی اٹھا کر مسلسل چیخنا (خَلِيْعٌ) جواری، آوارہ، بے حیا، بد چلن، جوئے میں ہار جانے والا۔ ان تمام معنوں میں مستعمل ہے۔ جمع: خُلَعَاءُ (مُعَيِّلٍ) عیالدار، کثیر العیال۔

تشریح : اس شعر میں شاعر اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں بہت جفاکش اور بہادر ہوں۔ میں سفر کے دوران ایسے ایسے خطرناک اور خوفناک مقامات سے گزرا ہوں جو انتہائی ویران ہونے کی وجہ سے خوفناک بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کے مسکن تھے جو ہر طرف چیختے چلاتے نظر آتے تھے۔

(۵۰) فَقُلْتُ لَهٗ لَمَّا عَوَى إِنَّ شَأْنَنَا قَلِيْلُ الْغِنٰى إِنْ كُنْتَ لَمَّا تَمَوَّلِ

ترجمہ : جب وہ بھیڑیا چلایا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کی شان بے مائیگی ہے بشرطیکہ تو (اب تک بھی) تو انگر نہ ہوا ہو۔

حَلِّ عِبارت : (عَوٰی) واحد مذکر غائب بمعنی وہ چلایا، چیخا۔ (شَأْنٌ) بمعنی حالت، کیفیت، قرآن پاک میں ہے۔ "وَمَاتَكُوْنُ فِی شَانٍ"، جمع شُؤُوْنٌ (تَمَوَّل) مالدار ہو جانا۔ تو انگر ہونا۔

تشریح : یعنی جب بھیڑیا نے چیخا تو اس سے کہتا ہے کہ چیختا کیوں ہے ہم دونوں کی حالت مفلسی میں ایک جیسی ہے۔ اگر تو بھوکا ہے تو میرا بھی یہی حال ہے یعنی میں بھی بھوکا ہوں۔ گویا بھیڑیے کے چلانے کو کم مائیگی پر محمول کر کے اپنی بے مائیگی دکھلا کر اس کو دلاسا دیتا ہے۔

(۵۱) كِلَانَا إِذَا مَانَالَ شَيْئًا آفَاتَهٗ وَمَنْ يَحْتَرِثْ حَرْثِىْ وَحَرْثَكَ يُهْزَلِ

ترجمہ : ہم دونوں میں سے جب کسی کو کوئی چیز ہاتھ لگتی ہے تو وہ کھو بیٹھتا ہے جو شخص میری سی اور تیری سی کمائی کریگا (ضرور) لاغر ہو جائیگا۔

حَلِّ عِبارت : (نَالَ) نَيْلاً سے بمعنی پانا، حاصل کرنا۔ (أَفَاتَ) وہ کھو بیٹھتا ہے (يَحْتَرِثُ) باب افتعال مصدر إِحْتِرَاثٌ سے بمعنی ہل چلانا، مال جمع کرنا، کمائی کے معنی میں ہے۔ (يُهْزَلُ) هَزَلَ، يَهْزَلُ سے لاغر و کمزور ہونا۔ هُوَهَازِلٌ جمع هَزْلَى۔

تشریح : شاعر بھیڑے سے کہتا ہے کہ میں اور تو یکساں آزاد منش ہیں۔ جہاں کچھ حاصل ہوا خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے آزاد کو بھوک و افلاس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا۔

قرار رد کف آزادگاں نہ گیرد مال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

(۵۲) وَقَدْ أَغْتَدِی وَالطَّیْرُ فِی وُکُنَاتِهَا   بِمُنْجَرِدٍ قَیدِ الْأَوَابِدِ هَیْکَلِ

ترجمہ: میں اتنے سویرے اٹھ کر کہ پرندے اس وقت اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں۔ ایک ایسے کم بال والے گھوڑے کو لے کر سفر کرتا ہوں جو وحشی جانوروں کی قید اور نہایت قوی ہے۔

حلِ عبارت: (اَغْتَدِی) باب افتعال مصدر اِغْتِدَاءٌ سے واحد متکلم بمعنی صبح کے وقت جانا (وُکُنَاتٌ) وُکْنَةٌ کی جمع بمعنی گھونسلا (مُنْجَرِدُ) اَجْرَدُ، کم بالوں والا گھوڑا۔ (اَوَابِدُ) ابَدٌ کی جمع ہے بمعنی غیر مانوس یعنی جنگلی جانور (القَیْدُ) بیڑی، پیروں میں ڈالی جانے والی رکاوٹ، جمع: اقْیادٌ وَ قُیُودٌ، فَرَسٌ قَیْدُ الْاَوَابِدِ "انتہائی تیز رو گھوڑا جو جنگلی جانوروں کو بھاگنے سے روک دے اور شعر میں یہی معنی مطلوب ہے۔ (هَیْکَلِ) فَرَسٌ هَیْکَلٌ بمعنی بڑے ڈیل ڈول کا گھوڑا۔ طاقتور جسم کا گھوڑا۔ (۲) لمبا چوڑا درخت (۳) یہودیوں کا بڑا عبادت خانہ، جمع: هَیَاکِلُ۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے انتہائی سویرے اٹھنے کو اور شکار کو بیان کیا ہے۔ گویا کہ اپنی بہادری کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ سویرے بیچ درندوں کے شکار کرنا آسان نہیں ہے اور نہ ہر کوئی کر سکتا ہے۔

(۵۳) مِکَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا   کَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّیْلُ مِنْ عَلِ

ترجمہ: بیک وقت بڑا حملہ آور، تیزی سے پیچھے ہٹنے وارا، آگے بڑھنے والا، پشت پھیرنے والا ہے اس پتھر کی طرح جس کو سیلاب (کے بہاؤ) نے اوپر سے گرایا ہو۔

حلِ عبارت: (مِکَرٌّ) کَرَّ، یَکِرُّ، کَرِیْرًا سے صیغہ مبالغہ بمعنی بہت حملہ کرنے والا، میدان جنگ کا ماہر گھوڑا۔ (مِفَرٌّ) فَرَّ، یَفِرُّ فَرًّا و فَرَارًا سے بہت بھاگنے والا (مُقْبِلُ) آگے بڑھنے والا۔ (مُدْبِرُ) پشت پھیرنے والا (جُلْمُودُ) سخت و مضبوط، جمع جَلَامِیْدُ۔ (صَخْرٌ) پتھر، جمع: صُخُورٌ (حَطَّ) از باب نَصَرَ سے گرانا۔ (السَّیْلُ) پانی کی بہتی ہوئی بڑی مقدار، سیلاب، جمع: سُیُولٌ (عَلِ) عُلْیَاءِ یا عَلا بمعنی اوپر، بلندی۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے اپنے گھوڑے کی صفات کو بیان کیا ہے کہ نہایت تیز و چالاک گھوڑا ہے۔ اس قدر پھرتی سے ضرورت کے وقت آگے پیچھے ہٹتا بڑھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفات متضادہ ایک ہی وقت میں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس قدر تیزی سے دوڑتا ہے جیسے سَیل کے دباؤ سے پتھر اوپر سے نیچے گرتا ہے۔

(۵۴) کُمَیْتٍ یَزِلُّ اللِّبْدُ عَنْ حَالِ مِتْنِهِ   کَمَا زَلَّتِ الصَّفْوَاءُ بِالْمُتَنَزِّلِ

ترجمہ: کمیت (رنگ کا اور ایسی چکنی کمر والا) ہے کہ نمدہ کو کمر سے اس طرح پھسلا دیتا ہے۔ جیسے چکنا سخت پتھر بارش کو۔

حلِ عبارت: (کُمَیْت) سیاہ و سرخ رنگ کا گھوڑا۔ یعنی وہ گھوڑا جس میں سرخی اور سیاہی کا امتزاج ہو۔ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یہ اکْمَتُ کی ترخیم کے ساتھ تصغیر ہے۔ جمع: کُمْتٌ (یَزِلُّ) زَلًّا و زُلُلًا سے بمعنی پھسلنا۔ (اللِّبْدُ) بمعنی نمدہ یعنی

بنی ہوئی اون یا بال (نمدہ وہ کپڑا کہلاتا ہے جو اون یا بالوں کو جما کر بنایا جاتا ہے) اور گھوڑے کی پشت اور زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ (حَالُ) گھوڑے کی پشت کا بیچ (مَتْنٌ) بمعنی کمر، پیٹھ جمع: مُتُوْنٌ و مِتَانٌ (مذکر و مؤنث دونوں کے واسطے) (الصَّفْوَاءُ) چکنا پتھر۔ (المُتَنَزَّل) نزول کی جگہ اس سے مراد بارش ہے۔

تشریح: چونکہ اس کی پشت نہایت پر گوشت اور چکنی ہے۔ اس لئے نمدہ اس پر نہیں جمتا۔ گھوڑے کی کمر کا ان صفات سے متصف ہونا اس کی انتہائی خوبصورتی اور قوت پر دال ہے۔

(۵۵) عَلَى الذَّبْلِ جَيَّاشٍ كَأَنَّ اِهْتِزَامَهُ إِذَا جَاشَ فِيْهِ حَمْيُهُ غَلْيُ مِرْجَلِ

ترجمہ: باوجود چھریرے پن کے نہایت گرم رو ہے۔ جب اس میں اس کی گرمی (رفتار) جوش مارتی ہے تو اس کی آواز ہانڈی کے ابال کی طرح (سنائی دیتی) ہے۔

حلِ عبارت: (عَلٰی) مع کے معنی میں ہے۔ (الذَّبْلُ) کا لغوی معنی تری یا بحری کچھوے کی کھال لیکن یہاں اس سے مراد چھریرا بدن گھوڑا ہے۔ (جَيَّاشٌ) بہت جوشیلا، نہایت گرم رو۔ (اِهْتِزَامُ) از باب افتعال مصدر اِهْتِزَامٌ بمعنی تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے کی سینہ سے جو آواز نکلتی ہے اس کو اهتزام کہتے ہیں (حِمْی) مصدر حَمْیٌ سے گھوڑے کا گرم ہونا اور پسینہ آ جانا (مِرْجَلِ) بمعنی مٹی کی پختہ ہانڈی (۲) پیتل وغیرہ کی دیگچی، جمع: مَرَاجِلُ۔

تشریح: اس شعر میں شاعر گھوڑے کے گرم رفتار ہو جانے پر جو کیفیت آواز پیدا ہوتی ہے اس کو ہانڈی کے جوش سے تشبیہ دی ہے جو نہایت مناسب ہے۔

(۵٦) مِسَحٍّ إِذَا مَا السَّابِحَاتُ عَلَى الْوَنٰى أَثَرْنَ الْغُبَارَ بِالْكَدِيدِ الْمُرَكَّلِ

ترجمہ: جب تیز رو گھوڑیاں تھکن کی وجہ سے سخت روندی ہوئی زمین میں غبار اڑانے لگیں (تب بھی وہ) باراں رفتار ہے (یعنی پے در پے مختلف چالیں دکھاتا ہے)۔

حلِ عبارت: (مَسَحٍّ) تیز رفتار (السَّابِحَاتُ) تیرنے والیاں جمع سَابِحَةٌ کی مراد تیز رفتار گھوڑیاں (وَنٰی) وَنْيًا و وُنِيًّا و وَنَاءً و وَنًى سے سست ہونا، تھک کر کمزور پڑ جانا، تھکاوٹ۔ (اَثَرْنَ) مصدر اِثَارَةٌ سے بمعنی اڑانا، اٹھانا، قرآن پاک میں ہے۔ "فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا" (پھر اٹھانے والے اس میں گرد)۔ (كَدِيْدُ) بمعنی موٹی تہہ کی زمین، سخت زمین (مُرَكَّلٌ) باب تفعیل تَرْكِيْلٌ مصدر سے اسم مفعول بمعنی وہ زمین جو روندی گئی ہو۔

تشریح: یعنی جب تیز رفتار گھوڑیاں سخت زمین اور روندے ہوئے راستوں پر پاؤں رگڑ کر چلیں جس سے غبار اڑے۔ میرا گھوڑا اس وقت بھی اس تیز رفتاری سے چلتا ہے کہ راستے کو معلوم نہیں ہوتا۔ گویا کہ اس شعر میں بھی اپنے گھوڑے کی انتہائی تیز رفتاری کو بیان کیا ہے۔

(۵۷) يُزِلُّ الغُلَامُ الْخِفُّ عَنْ صَهَوَاتِهِ وَيُلْوِي بِأَثْوَابِ العَنِيفِ الْمُثَقَّلِ

ترجمہ: ہلکے پھلکے نوجوان کو اپنی کمر سے پھسلا دیتا ہے اور بھاری کرّیل سوار کے کپڑے پھینک دیتا ہے۔

حلِ عبارت: (يُزِلُّ) مصدر زَلًّا و زَلَلًا سے بمعنی پھسلا دینا (غُلَامُ) نوجوان لڑکا۔ یہاں غلام سے مراد سواری میں ناتجربہ کاری ہے۔ (صَهَوَاتُ) گھوڑے کی پیٹھ کا وہ حصہ جہاں زین رکھی جاتی ہے۔ (يُلْوِي) از باب افعال مصدر اِلْوَاءٌ بمعنی پھینک دینا (عُنِيفُ) لغوی معنی۔ کسی کے ساتھ سختی کرنا، سرزنش کرنا۔ (مُثَقَّلِ) بھاری، زیر بار، بوجھل مراد تجربہ کار۔

تشریح: یہ ہے کہ گھوڑا اس قدر تیز رو ہے کہ ناتجربہ کار تو اس کی پشت پر جم ہی نہیں سکتا اور اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے جمنے کا موقعہ ہی نہیں دیتا بلکہ تجربہ کار سوار کو بھی کپڑے سنبھالنے اور سمیٹنے کی مہلت نہیں دیتا۔

(۵۸) دَرِيرٍ كَخُذْرُوفِ الْوَلِيدِ أَمَرَّهُ تَتَابُعُ كَفَّيْهِ بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

ترجمہ: اس قدر تیز رفتار ہے جیسے بچے کی پھرکی۔ جس کو اس بچہ کی پے در پے ہاتھوں کی حرکت نے بٹوا دھاگے کے ذریعہ گھمایا ہو۔

حلِ عبارت: (دَرِيرُ)، تیز رفتار، کامل الخلقت (خُذْرُوفُ) پھرکی، جمع: خذاریفُ: چکری، لٹو، ہر تیز رفتار چیز۔ (الوَلِيدُ) لڑکا، بچہ جمع وِلْدَانُ نومولود (مذکر مؤنث دونوں کے واسطے) (اَمَرَّ) باب افعال سے مصدر اِمْرَارٌ بمعنی گھمانا (تَتَابُعُ) مسلسل پے در پے (خَيْطُ) بمعنی سلائی کا دھاگہ، بنائی کا سوت، پیک کرنے کی پتلی ڈوری، پرونے کی لڑی، جمع: خُيُوطٌ و آخْيَاطٌ (مُوَصَّل) مضبوط بٹا ہوا۔ خوب جڑا ہوا۔

تشریح: اس شعر میں گھوڑے کو سرعت رفتار میں پھرکی سے تشبیہ دی ہے۔

(۵۹) لَهُ أَيْطَلَا ظَبْيٍ وَسَاقَا نَعَامَةٍ وَإِرْخَاءُ سِرْحَانٍ وَتَقْرِيبُ تَتْفُلِ

ترجمہ: اس کی کوکھیں ہرن کی سی ہیں اور پنڈلیاں شتر مرغ کی سی بھیڑیے کا سا دوڑنا ہے اور لومڑی کے بچہ کا سا پویا۔

حلِ عبارت: (اَيْطَلَا) تثنیہ مفرد اَيْطَلُ بمعنی کوکھ جمع اَيَاطِلُ (ظَبْيُ) ہرن، جمع: اَظْبٍ و ظُبِيٌّ و ظِبَاءٌ (سَاقَا) تثنیہ مفرد (سَاقٌ) پنڈلی (نِعَامَةُ) شتر مرغ (مذکر و مؤنث) جمع: نِعامٌ و نَعَائِمُ (اِرْخَاءُ) خصوصی دوڑ (سِرْحَانٌ) بھیڑیا (تَقْرِيبُ) بمعنی گھوڑے کی ڈلکی چال۔ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو اس کے پچھلے قدم اگلے قدم کی جگہ کو چھوتا ہے ایسی چال کو تَقْرِيبُ کہتے ہیں (تُتْفُل) لومڑی یا لومڑی کا بچہ۔

تشریح: یہ ہے کہ گھوڑے کی کوکھوں کو ہرن کی کوکھوں سے اور پنڈلیوں کو شتر مرغ کی پنڈلیوں سے اور بھاگنے کو بھیڑیے کی دوڑ سے اور پویا چلنے کو لومڑی یا لومڑی کے بچہ کے پویا سے تشبیہ دی ہے۔ غرض ایک شعر میں چار تشبیہات جمع کر دی ہیں۔

(٦٠) ضَلِيْعٍ اِذَا اسْتَدْبَرْتَهُ سَدَّ فَرْجَهُ بِضَافٍ فُوَيْقِ الْاَرْضِ لَيْسَ بِاَعْزَلِ

ترجمہ: وہ (گھوڑا) چوڑے سینہ والا ہے۔ جب تم اسے پیچھے سے دیکھو تو وہ اپنی ٹانگوں کی درمیان کی کشادگی کو ایسی دُم سے پُر کر دیتا ہے۔ جو گھنی اور زمین سے تھوڑی اونچی ہے اور (وہ) کج دُم نہیں ہے۔

حلِ عبارت: (ضَلِيْعٍ) چوڑا اور بھاری سینہ اور بڑے پہلوؤں والا جمع: ضُلُعٌ (اِسْتَدْبَرَ) باب استفعال مصدر اِسْتِدْبَارٌ سے کسی چیز کو پیچھے سے دیکھنا (فَرْجٌ) دو چیزوں کے درمیان کشادگی، فاصلہ، شگاف، جمع فُرُوْجٌ۔ قرآن پاک میں "وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ" (سَدَّ) سَدَّ، يَسُدُّ، سَدًّا سے سوراخ یا شگاف کو بند کرنا (ضَافٌ) گھنے بال، یہاں اس سے مراد گھنی دم ہے (فُوَيقٌ) فَوْقٌ کی تصغیر ہے (اَعْزَلُ) ٹیڑھی۔ کجی۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر گھوڑے کے سینہ کی کشادگی اور دم کے گھنے اور طویل ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں باتیں گھوڑے میں بہت زیادہ پسند کی گئی ہے۔

(٦١) كَاَنَّ سَرَاتَهُ لَدَى الْبَيْتِ قَائِمًا مَدَاكُ عُرُوْسٍ اَوْ صَلَايَةُ حَنْظَلِ

ترجمہ: جب وہ گھر کے پاس کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی کمر دلہن کی خوشبو پیسنے کے پتھر یا حنظل توڑنے کی سل کی (طرح معلوم ہوتی) ہے۔

حلِ عبارت: (سَرَاةُ) کا لغوی معنی ہے ہر چیز کا بالائی حصہ، لیکن سَرَاة کی اضافت جس چیز کی طرف ہوگی اس کے مطابق اس کا ترجمہ ہوگا۔ مثلا "سَرَاةُ النّهار" بمعنی دن چڑھنے کا وقت "سَرَاةُ الطَرِيقِ" راستہ کا بیچ۔ سَرَاةُ القومِ قوم کے سردار اس طرح سَرَاةُ الفَرَسِ، گھوڑے کی پیٹھ کا بالائی حصہ اور یہاں یہی معنی مراد ہے یعنی گھوڑے کی کمر یا پیٹھ (لَدَى) بمعنی عِنْدَ پاس، سامنے اور یہ ظرف مکان ہے۔ کبھی زمانہ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (مَدَاكُ) کوٹنے کا آلہ یعنی وہ پتھر جس پر دلہن کے واسطے خوشبو پیستے ہیں۔ (عَرُوْسٌ) دلہن، جمع: عَرَائِسُ، دلہا، جمع عُرُسٌ: مفرد دونوں کے لئے ایک ہی لفظ ہے۔ (صَلَايَةُ) دوائیں وغیرہ کوٹنے کی کھرل یا سیل جمع: صُلِيٌّ (حَنْظَلُ) اندرائیں یا اندرائین کا درخت، جس کا پھل نارنگی، جیسا مگر اندر سے انتہائی تلخ ہوتا ہے۔

تشریح: گھوڑے کی پشت کو مضبوطی، چوڑائی اور چکناہٹ میں اس سل سے جس پر دلہن کے لئے خوشبوئیں پیسی جاتی ہیں یا اس چوڑی سیل سے جس پر اندرائیں توڑا جائے تشبیہ دی ہے۔

(٦٢) كَاَنَّ دِمَاءَ الْهَادِيَاتِ بِنَحْرِهِ عُصَارَةُ حِنَّاءٍ بِشَيْبٍ مُرَجَّلِ

ترجمہ: (گلے کے) اگلے وحشی جانوروں کا خون جو اس کے سینہ پر لگ گیا ہے کنگھی کئے ہوئے سفید بالوں میں مہندی کے عرق کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حلِّ عبارت: (دِمَآءُ) دَمٌ کی جمع بمعنی خون (الهَادِيَاتُ) جمع هَادِيَةٌ کی بمعنی وہ وحشی گائیں جو سب سے آگے چل رہی ہوں۔ (نَحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ (عُصَارَةُ) بمعنی عرق، نچوڑ، جوس، رس (شیب) بڑھاپا، بالوں کی سفیدی (مُرَجَّلُ) باب تفعیل مصدر ترجِيْلٌ سے اسم مفعول بمعنی سنوارے ہوئے، کنگھی کئے ہوئے۔

تشریح: یعنی گھوڑا اتنا تیز رو ہے کہ جب گاوانِ وحشی کے ریوڑ پر اس کو چھوڑا جاتا ہے تو ریوڑ کے سب سے اگلے جانوروں سے جا ملتا ہے اور شکار کرتے وقت ان جانوروں کے خون کی چھینٹیں اس کی چھاتی پر پڑتی ہیں۔

(۶۳) فَعَنَّ لَنَا سِرْبٌ كَأَنَّ نِعَاجَهُ عَذَارَى دَوَارٍ فِي مُلَاءٍ مُذَيَّلِ

ترجمہ: ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاوانِ وحشی گویا دراز دامن چادروں میں (ملبوس) دوار (بت) کی دوشیزہ عورتیں ہیں۔ (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔

حلِّ عبارت: (عَنَّ) عَنَّ، يَعِنُّ، عَنًّا و عُنُونًا سے کوئی چیز کسی کے سامنے آنا، کہا جاتا ہے۔ "لَا افْعَلُ ذَالِكَ مَاعَنَّ نَجْمٌ فِي السَّمَآءِ" جب تک آسمان میں کوئی ستارہ نظر نہ آئیگا میں وہ کام نہ کروں گا۔ سامنے آنا۔ (سِرْبُ) جانوں کا یا پرندوں کا گروہ، ریوڑ، غول جمع: اَسْرَابٌ (نِعَاجُ) نِعْجَةُ کی جمع بمعنی دنبی، نیل گائے (عَذَارَى) عَذْرَآءُ کی جمع بمعنی باکرہ لڑکیاں، کنواری (دُوَارُ) بت کا نام ہے (مُلَآءُ) عورتوں کے اوڑھنے کی چادر جو دوہری ہوتی ہے۔ (مُذَيَّل) الذِّيلُ سے کپڑے کا دامن، طول و عرض۔

تشریح: بقرات وحشی کو دوار بت کی گرد گھومنے والی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور ان کی دم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۶۴) فَأَدْبَرْنَ كَالجزعِ المُفَصَّلِ بَيْنَهُ بِجِيْدِ مُعَمٍّ فى العَشِيْرَةِ مُخْوَلِ

ترجمہ: سو وہ (گاوان وحشی) ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا کہ وہ حرمہروں کا ایسا ہار ہے جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو کنبہ میں سے ایسے بچے کے گلے میں پڑا ہے جو ننہال اور ددھیال کے اعتبار سے شریف ہیں۔

حلِّ عبارت: (اَدْبَرْنَ) باب افعال مصدر اِدْبَارٌ سے واپس پلٹنا (جَزْعِ المُفَصِّل) فاصلہ کیا ہوا ہار۔ جَزْعُ کا معنی ایسی یمنی ہار جو مختلف جواہرات سے پرویا گیا ہو یا عقیق، ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں جمع أَجْزَاعٌ (جِيْدُ) بمعنی گردن جمع اَجْيَاءٌ (مُعَمٌّ) شریف و کثیر چچاؤں والا ہونا۔ (العَشِيْرَةُ) آل اولاد، باپ کی طرف کے قریبی رشتہ دار، جمع: عَشَائِرُ (مُخْوَلُ) بہت سے ماموں والا ہونا۔ یعنی وہ بچہ جس کے بہت سے ماموں ہو۔

تشریح: مہرہ یمانی کے دونوں کنارے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی حصہ سفید۔ اسی طرح گاوانِ وحشی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تشبیہ بہت ہی لطیف ہے بچہ کے نجیب الطرفین ہونے سے اس کے ناز پروردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اس کی گردن میں جو ہار ہوگی اس کے موتی بہت خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(٦٥) فَأَلْحَقَنَا بِالْهَادِيَاتِ وَدُوْنَهُ جَوَاحِرُهَا فِي صَرَّةٍ لَمْ تَزَيَّلِ

ترجمہ : تو اس (گھوڑے) نے ہمیں ریوڑ کے گاوان پیش رو سے اتنی جلد ملا دیا کہ پچھلی گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو متفرق نہ ہونے پائی تھی۔

حل عبارت : (أَلْحَقَنَا) باب افعال مصدر اَلْحَاقٌ سے بمعنی ملا دینا۔ (الهَادِيَاتُ) آگے چلنے والے جانور (دُوْنَهٗ) طرف مکان، مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں (جَوَاحِرُ) جَاحِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیچھے رہ جانے والا ریوڑ (صَرَّةٌ) گروہ، جماعت (تَزَيَّلُ) باب تَفَعُّلُ مصدر تَذَيُّلٌ سے متفرق ہونا، منتشر ہونا۔

تشریح : اسی گھوڑے نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ ریوڑ کے آگے چلنے والے گاوانِ وحشی کو جا دبایا کہ پچھلوں کو متفرق ہونے اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ آیا تھا۔

(٦٦) فَعَادَى عِدَاءً بَيْنَ ثَوْرٍ وَنَعْجَةٍ دِرَاكًا وَلَمْ يَنْضَحْ بِمَاءٍ فَيُغْسَلِ

ترجمہ : اس نے پے در پے ایک ہی جھپٹ میں ایک نر گاؤ اور ایک مادہ گاؤ کو دبالیا اور اتنا پسینہ نہ لایا کہ نہا جاتا۔

حل عبارت : (عَادَى) ای عَادَى بين الصَّدَّيْنِ یعنی بیک وقت دو شکار مارنا (ثَوْرٌ) بیل (دِرَاكًا) لاحق ہونا، ایک کو دوسرے کے پیچھے پالینا۔ مُدَارَكَةٌ یعنی پے در پے پالینا۔ (يَنْضَحُ) نَضَحٌ سے مشتق ہے پسینہ بہانا۔

تشریح : یعنی وہ گھوڑا اتنا قوی تھا کہ باوجود پے در پے حملہ کر کے دو جانوروں کو شکار کرنے کے بعد بھی وہ نہ گرمایا۔ یعنی اس کو پسینہ نہیں آیا۔

(٦٧) فَظَلَّ طُهَاةُ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ مُنْضِجٍ صَفِيْفَ شِوَاءٍ اَوْ قَدِيْرٍ مُعَجَّلِ

ترجمہ : قوم کے گوشت پکانے والے یا گرم پتھروں پر پھیلائے گوشت کو کباب کرنے والوں یا ہانڈی کے جلد پکائے ہوئے گوشت کے پکانے والوں میں منقسم ہو گئے۔

حل عبارت : (طُهَاةُ) وَطُهِيٌّ و هُنَّ طَوَاهٍ بمعنی باورچی، کھانا پکانے والا یا اس کا ماہر۔ مفرد الطَّاہی (مُنْضِجُ) گوشت وغیرہ پکانے کے مواد، جمع مَنَاضِجُ (صَفِيْفُ) بمعنی گوشت کا پارچہ، گوشت کے لمبے ٹکڑے جو دھوپ میں سکھانے کے لئے رکھے گئے ہوں یا آگ یا پتھر پر بھوننے کے لئے رکھے گئے ہوں۔ (شِوَاءُ) بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا یا روسٹ (قِدِيْرٌ) دیگچی میں پکایا ہوا کھانا یا گوشت (مُعَجَّلُ) جلدی سے پکایا ہوا۔ جمع مُعَجَّلُ فوراً پیش کیا ہوا، ہاتھ کے ہاتھ، ہنگامی، ارجنٹ، پیشگی، ان تمام معنی میں مستعمل ہے۔

تشریح : یہ ہے کہ شاعر اس شعر میں یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ شکار کے گوشت کی اس قدر کثرت تھی کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق اس کو پکانا شروع کر دیا۔ بعض نے انگاروں یا پتھروں پر کباب بنانے شروع کر دیا تو بعض نے جو زیادہ بھوکے تھے بہت سا

گوشت جلد اور بیک وقت پکانے کے لئے ہانڈیاں چڑھادیں۔

(٦٨) وَرُحْنَا يَكَادُ الطَّرْفُ يَقْصُرُ دُوْنَهُ   مَتَى مَا تَرَقَّ العَيْنُ فِيهِ تَسَفَّلِ

تَرجُمَہ: اور (کھا پی کر) ہم شام کو لوٹے۔ درانحالیکہ ہماری نگاہ اس پر نہیں جمتی تھی۔ جب نظر اوپر کو جاتی تھی تو فوراً نیچے اتر آتی تھی۔

حَلِّ عِبارت: (رُحْنَا) بروزن قُلْنَا رَوْحًا و رَوَاحًا سے شام کے وقت آنا، لوٹنا (طَرْف) نگاہ، آنکھ (واحد وغیرہ پر بولا جاتا ہے تثنیہ اور جمع بھی لایا جاتا ہے، جمع: اَطْرَافٌ (يَقْصُرُ) مصدر قُصُوْرًا سے بمعنی عجز، بے بسی (تَرَقّٰی) نیچے سے اوپر کی طرف جانا (تَسَفُّلٌ) پست ہونا، نیچا ہونا، پہاڑ سے زمین کی طرف آنا، بلندی سے نیچے آنا وغیرہ باب تَفَعُّلٌ مصدر تَسَفُّلٌ ہے۔

تَشرِیح: باوجود تمام دن کی دھوڑ دھوپ کے پھر بھی گھوڑے کے حسن و جمال کی یہ کیفیت تھی کہ اس پر نظر نہیں جمتی تھی۔ جب ہم اس کا بالائی حصہ دیکھتے تھے تو فوراً اس کے زیرین حصہ کے دیکھنے کے مشتاق ہو جاتے تھے گویا ہماری نظر اوپر سے پھسلتی تھی۔

(٦٩) فَبَاتَ عَلَيْهِ سَرْجُهُ وَلِجَامُهُ   وبَاتَ بِعَيْنِي قَائِمًا غَيْرَ مُرْسَلِ

تَرجُمَہ: سو وہ گھوڑا رات بھر اس حالت میں رہا کہ اس کا لگام اور زین اس پر (کسا ہوا) تھا اور وہ تمام شب میرے سامنے ایسے حال میں کھڑا رہا کہ اس کو (چراگاہ میں) نہیں چھوڑا گیا تھا۔

حَلِّ عِبارت: (بَاتَ) يَبِيْتُ، بَيْتًا و بُيُوتًا سے بمعنی رات گزارنا (سَرْجُ) بمعنی زَین، جمع: سُرُوجٌ (لَجَامُ) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) جمع: الجمَةٌ و لُجُمٌ۔

تَشرِیح: اس شعر میں گھوڑے کی انتہائی مضبوطی اور جفاکشی کے ساتھ اس کے ہمہ وقت آمادہ سفر رہنے کو بیان کیا ہے۔

(٧٠) أَصَاحِ تَرَى بُرْقًا أُرِيْكَ وَمِيْضَهُ   كَلَمْعِ اليَدَيْنِ فِيْ حَبْيٍّ مُكَلَّلِ

تَرجُمَہ: اے یار (کیا) تو بجلی کو دیکھ رہا ہے (آ) تجھے میں اس بجلی کی تہ بتہ ابر میں دونوں ہاتھوں کی حرکت کی طرح چمک دکھاؤں۔

حَلِّ عِبارت: (أَصَاحِ) ہمزہ حرف ندا ہے۔ صَاح مُنادٰی۔ یہاں اَصَاحَ يا صَاحِبِی کا مخفف ہے۔ (بَرْقًا) بجلی، بجلی کی چمک۔ (مِيْضُ) بجلی، چمک (حَبِيٌّ) گہرا بادل "صَبَا السَّحَابُ" بادل کا گہرا اور زمین کے قریب ہونا۔ (لَمْعُ) لَمْعٌ مصدر سے چمکنا (مُكَلَّلُ) وہ تہ بتہ ابر جس میں بجلی کی چمک ہو۔

تَشرِیح: بجلی کے چمکنے اور کوندنے کو ہاتھوں کی حرکت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۱) يُضِيءُ سَنَاهُ أَوْ مَصَابِيحُ رَاهِبٍ   أَمَالَ السَّلِيطُ بِالذُّبَالِ الْمُفَتَّلِ

ترجمہ: (کیا یہ) بجلی کی روشنی چمک رہی ہے یا اس راہب کا چراغ جس نے بٹی ہوئی بتیوں پر تیل جھکا دیا ہے۔

حلِ عبارت: (يُضِيئُ) باب افعال مصدر إِضَاءَةٌ سے روشن ہونا، چمکنا (سَنَا) بجلی کی روشنی، تیز روشنی، چاند کی روشنی چمک، قرآن پاک میں ہے۔ ”يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بالاَبْصَارِ“ (مَصَابِيحُ) مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ (آمَالَ) باب افعال مصدر إِمَالَةٌ سے بمعنی جھکانا (سَلِيطُ) تیل، کسی بھی غلہ سے نکالا ہوا تیل، جمع: سُلُطَانٌ (الذُّبَالُ) ذُبَالَةٌ کی جمع ہے بمعنی فتیلہ، بتی (چراغ وغیرہ کی) (المُفَتَّلُ) خوب بٹا ہوا دھاگا یا رسّی۔

تشریح: بجلی کے کوندنے کی تشبیہ سابق شعر میں گزری۔ اب اس شعر میں شاعر اس کی روشنی کو راہب کے چراغوں کی روشنی سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۷۲) قَعَدْتُ لَهُ وَصُحْبَتِي بَيْنَ ضَارِجٍ   وَبَيْنَ الْعُذَيْبِ بُعْدَ مَا مُتَأَمَّلِي

ترجمہ: میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضارج اور عذیب کے درمیان غور کرنے کے بعد (بجلی کا نظارہ کرنے کے لئے) بیٹھ گیا۔

حلِ عبارت: (صُحْبَتِي) میں یا متکلم کا ہے میرے دوست۔ (ضَارِجُ اور عذیبُ) جگہوں کے نام ہیں۔ (تأَمَّلَ) بمعنی توقف کرنا، غور و فکر کرنا، بار بار سوچنا۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں اور میرے دوست سوچ و بچار کے بعد مقام ضارج اور عذیب کے درمیان بیٹھ گئے تاکہ بجلی کا بخوبی نظارہ کر سکیں۔

(۷۳) عَلٰى قَطَنٍ بِالشَّيْمِ اَيْمَنُ صَوْبِهِ   وَاَيْسَرُهُ عَلَى السِّتَارِ فَيَذْبُلِ

ترجمہ: دیکھنے سے اس ابر کی بارش کی دائیں جانب کوہِ قطن اور بائیں جانب کوہ ستار اور یذبل پر معلوم ہوتی تھی۔

حلِ عبارت: (قَطَن) پہاڑ کا نام (شَيْمُ) شَيْمًا سے، شَامَ السَحَاب و البَرَق، بمعنی بادل اور بجلی کو یہ جاننے کے لئے دیکھنا کہ بارش کہاں ہوگی۔ (صَوْبَ) جہت، جانب، طرف (سِتَار اور يَذْبُل) دونوں پہاڑوں کے نام ہیں۔

تشریح: اس شعر میں بادل کے برسنے کی حالت کو بیان کیا ہے کہ دائین جانب کوہ قطن اور بائیں جانب کوہ ستار اور یذیل پر بارش ہوگی۔

(۷۴) فَأَضْحٰى يَسُحُّ الْمَاءُ حَوْلَ كُتَيْفَةٍ   يَكُبُّ عَلَى الْأَذْقَانِ دَوْحَ الْكَنَهْبَلِ

ترجمہ: تو وہ ابر پانی کو مقام کتیفہ پر اس زور شور سے برسانے لگا کہ کنہبل کے درختوں کو اوندھا گرا دیا۔

حلِ عبارت: (اَضْحٰى) بمعنی صَار اس میں ضمیر بادل کی طرف راجع ہے۔ معنی ہوگا۔ ہو گیا بادل (يَسُحُّ) سَحَّ،

يَسُحُّ، سَحًّا سے لگا تار خوب پانی برسنا (حَوْلُ) زور شور، حرکت، طاقت، جمع: اَحْوالٌ (كُتَيْفَةُ) جگہ کا نام ہے (يَكُبُّ) اذباب نَصر مصدر كَبٌّ بمعنی اوندھا کرنا، منہ کے بل گرانا۔ (اَذْقَانٌ) و ذُقُوْنٌ ذَقَنٌ کی جمع بمعنی ٹھوڑی (دَوْحٌ) دَوْحَةٌ کی جمع بمعنی بڑا اور پھیلا ہوا درخت، جمع الجمع: اَدْوَاحٌ (۲) بڑا سائبان (كَنَهْبَلُ) یہ بھی درخت کا نام ہے۔

تشریح: یہ ہے کہ مقام کتیفہ پر اس قدر زور دار اور طوفانی بارش ہوئی کہ کنھبل جیسے قد آور اور مضبوط ترین درخت بھی اس طوفانی بارش کے تاب نہ لا سکے اور زمین بوس ہو گئے۔ کثرت بارش کو بیان کرنا مقصود ہے۔

(۷۵) ومَرَّ عَلَى القَنَانِ مِنْ نَفَيَانِهِ فَأَنْزَلَ مِنْهُ العُصْمَ مِنْ كُلِّ مَنْزِلِ

ترجمہ: اس ابر کے کچھ چھینٹے کوہ قنان پر پڑے تو اس نے کوہ قنان کی ہر جگہ سے بکروں کو نیچے اتار دیا۔

حل عبارت: (مَرَّ) مَرَّ، يَمُرُّ، مَرًّا و مُرُوْرًا سے بمعنی گزرنا (قِنَان) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (نَفَيَانٌ) چھینٹے۔ بادل کا برسایا ہوا پانی، یا سیلاب کا پھیلا ہوا پانی (العُصْمُ) اَعْصَمُ کی جمع بمعنی پہاڑی بکرا۔ کوئی بھی ایسا جانور جس کے ایک ہاتھ میں سفیدی اور باقی حصہ سرخ یا سیاہ ہو۔ (مؤنث) عَصْمَآءُ۔ یہاں مرادی معنی لیا گیا ہے۔

تشریح: یعنی بارش اس انداز سے شروع ہوگئی کہ جس کی وجہ سے قنان پہاڑ پر چرنے والے بکرے جلدی جلدی پہاڑ سے نیچے اترے اور پناہ گاہوں میں چھپ گئے۔ اس خوف سے کہ مینہ زور کا نہ برسنے لگے۔

(۷۶) وَتَيْمَآءُ لَمْ يَتْرُكْ بِهَا جِزْعَ نَخْلَةٍ وَلَا أُطُمًا إلّا مَشِيدًا بِجَنْدَلِ

ترجمہ: قریہ تیماء میں اس ابر نے کسی کھجور کے تنہ اور عمارت کو (سالم) نہ چھوڑا مگر (صرف وہ عمارت) جس کو پتھر اور چونے سے مضبوط چنا گیا ہو۔

حل عبارت: (تَيْمَآءُ) بلاد عرب کی ایک بستی کا نام ہے (جِذْعُ) کھجور کے درخت کا تنہ، درخت کا تنہ، جمع: جُذُوْعٌ (اُطُمٌ) والاُطُمُ قلعہ، بلند مکان، جمع: آطَامُ و اُطُوْمُ (مَشِيْدٌ) پختہ پلستر کیا ہوا، بلند و بالا عالیشان (جُنْدُل) بڑی چٹان، جمع: جَنَادِلُ۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے اس بادل سے اتنی زور کی اور شدت سے بارش برسی کہ جس کی وجہ سے تیماء بستی میں سوائے چونے اور پتھر کی بنی ہوئی عمارتوں کے باقی تمام خام عمارتیں سب کے سب منہدم ہو گئیں۔

(۷۷) كَأَنَّ ثَبِيْرًا فِي عَرَانِينِ وَبْلِهِ كَبِيْرُ أُنَاسٍ فِي بُجَادٍ مُزَمَّلِ

ترجمہ: کوہ ثبیر اس ابر کی ابتدائی موٹی موٹی بوندوں والی بارش میں گویا انسانوں کا بڑا سردار ہے جو دھاریدار کملی میں لپٹا ہوا ہے۔

حل عبارت: (ثِبيْرُ) مکہ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ، کوہ ثبیر کے نام سے ہے (عَرَانِيْنُ) عِرْنِيْنُ کی جمع بمعنی سرداران

قوم (وَبْلٌ) موسلا دھار بارش (بُجَادٌ) دھاریدار چادر، جمع: بُجُدٌ (مُزَمَّلٌ) اسم مفعول بمعنی کپڑوں میں لپٹا ہوا۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے بارش کی کثرت کو بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ کوہ ثبیر پر جب بارش ہوئی تو نالیوں سے اس کے اطراف میں...... پانی بہنے سے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑا سردار دھاریدار چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ ثبیر کو کبیرُ اُناسٍ سے اور نالیوں سے جو پانی بہہ رہا تھا اس کو چادر کی دھاریوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷۸) كَأَنَّ ذُرٰى رَأْسِ الْمُجَيْمِرِ غُدْوَةً مِنَ السَّيْلِ والْغُثَآءِ فَلْكَةُ مِغْزَلِ

ترجمہ: ٹیلہ مجیمر کی سر کی چوٹیاں، بہاؤ اور جھاگ (وغیرہ) کی وجہ سے صبح کے وقت گویا تکلے کا دمڑ کا تھیں۔

حلِ عبارت: (ذُرٰی) ذِرْوَةٌ کی جمع ہے بمعنی چوٹی، بلندی (رَأْسُ) اوپر کا حصہ یعنی سَر (مُجَيْمِرُ) ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (غُثَآءُ) جھاگ جمع: اغثَاءُ، کوڑا کرکٹ، وہ پتے تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ (فُلْكَةُ) چرخے کا دمڑکا، پھرکی (مِغْزَلُ) تکلا، سوت کاتنے کا چرخہ، جمع: مَغَازِلُ

تشریح: یہ ہے کہ کثرت سیلاب کی وجہ سے تمام ٹیلہ غرق آب ہو گیا اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہونے کی وجہ سے چوٹیاں دمڑکے کی طرح نظر آتی تھیں۔

(۷۹) وَأَلْقٰى بِصَحْرَاءِ الغَبِيْطِ بَعَاعَهٗ نُزُولَ اليَمَانِي ذِی الْعِيَابِ الْمُحَمَّلِ

ترجمہ: دشت غبیط میں اس ابر نے اپنا تمام بوجھ لا ڈالا جس طرح کہ یمنی تاجر بھاری گٹھریوں والا اترتا ہے۔

حلِ عبارت: (أَلْقٰى) از باب افعال مصدر اِلْقَآءٌ بمعنی ڈالنا (صَحْرَاءُ) بیابان، جنگل، دشت، جمع الصَّحَارِی (غَبِيْطُ) ایک وادی کا نام ہے (بَعَاعٌ) بادل میں بھرا ہوا پانی۔ بوجھ، سامان (عِيَابٌ) وعِيَبٌ جمع عَيْبَةٌ کی بمعنی پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری یا زنبیل، چمڑے کا بکس یا تھیلا۔ گٹھڑی (مُحَمَّلُ) لدا ہوا، بوجھل۔

مطلب: یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے اس جنگل میں مختلف قسم کے بیل بوٹے اُگ آئے، تو تمام جنگل میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی یمنی تاجر نے اپنے رنگ برنگ کے کپڑے پھیلا دیئے ہیں۔

(۸۰) كَأَنَّ مَكَاكِيَّ الجِوَاءِ غُدَيَّةً صُبِحْنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيْقٍ مُفَلْفَلِ

ترجمہ: گویا کہ مقام جواء کی چہچہانے والی سفید چڑیاں صبح کے وقت صاف شراب فلفل آمیز پلا دی گئی تھیں۔

حلِ عبارت: (مَكَاكِيُّ) مُكَّاءُ کی جمع ہے بمعنی پرکشش سیٹی بجانے والا ایک سفید رنگ کا جنگلی پرندہ (الجِوَاءُ) ایک وادی کا نام ہے۔ (صُبِحْنَ) صبح کے وقت پلائی گئی (سُلَافًا) خالص عمدہ شراب (رَحِيْقُ) صاف اور خالص شراب، قرآن پاک میں ہے۔ "يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٌ" (مُفَلْفَلُ) مرچ والا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ مقام جواء کے سفید پرندے اس قدر مستی میں چہچہاتے رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھ

کہ انہیں مرچ ملی ہوئی صبوحی پلا دی گئی ہے۔ فلفل آمیز کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ بولنے والے پرندوں کو جب گرم اور تیز چیز کھلا دی جاتی ہے تو وہ زیادہ چہچہاتے ہیں اور آواز بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۸۱) كَأَنَّ السِّبَاعَ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً بِأَرْجَائِهِ القُصْوَى أَنَابِيشُ عُنْصُلِ

ترجمہ: پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جواء کے اطراف بعیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔

مفردات: (سِبَاعُ) سُبُعٌ کی جمع، بمعنی درندے (غَرْقی) بمعنی ڈوبے ہوئے جمع: غَرِيْقٌ (آرْجَآءُ) رَجَاءُ کی جمع ہے بمعنی کنارہ، گوشہ، جانب (القُصْوٰی) مونث، اقصیٰ بمعنی دور افتادہ گوشہ (آنَابِيْشُ) اُنْبُوشُ کی جمع۔ اَنَابِيشُ العَنصَل، بمعنی جنگلی پیاز کی جڑیں۔ عُنصُل کا معنی جنگلی پیاز۔

مطلب: یہ ہے کہ اس قدر کثرت سے بارش ہوئی کہ درندے بکثرت مر گئے۔ مردہ درندوں کو جنگلی پیاز کی جڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تمت

طرفة بن العبد کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

پیدائش اور حالات زندگی

طرفة بن العبد بن سفیان بکری، یتیم پیدا ہوا تھا۔ اس کے چچاؤں نے اس کی پرورش کی لیکن انہوں نے اس بچہ کی تربیت میں لاپرواہی برتی اور اسے بے ادب اور بے ڈھنگا بنا دیا، جیسے ہی جوانی کی آغوش میں قدم رکھا تو بیکاری، آرام پرستی، کھیل کود اور شراب نوشی کی بری عادت پڑ چکی تھی۔ لوگوں کو بے آبرو کرنے کا چسکا لگ چکا تھا۔ جوانی کی ترنگ میں آ کر بادشاہ عمرو بن ہند کی ہجو کہہ ڈالی، حالانکہ وہ بادشاہ کی خوشنودی وعطیات کا محتاج تھا۔ اس کی ہجو کی وجہ سے عمرو کے دل میں اس کے خلاف کینہ جم گیا تھا۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ طرفة کا ایک بہنوئی عبد عمرو نامی تھا اور وہ بھی شعر و شاعری میں مہارت رکھتا تھا اور اسے شہنشاہ وقت عمرو بن ہند کے دربار میں بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا۔ بہن نے ایک مرتبہ اپنے بھائی طرفة سے اپنے خاوند عمرو کی بدسلوکی کی شکایت کی، طرفة سے تو اور کچھ نہ ہوا البتہ اس نے اپنے بہنوئی عبد کی ہجو اور بدگوئی میں چند اشعار لکھ ڈالا اور وہ اشعار کافی مشہور ہوئے۔ اس پر اس کے بہنوئی کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی، چونکہ بادشاہ وقت کے دربار میں اس کو بہت ہی اثر و رسوخ حاصل تھا اس لئے اپنی اس ہجو اور بدگوئی کا بدلہ لینے کیلئے بادشاہ عمر بن ہند کو طرفة کے خلاف اکسایا۔

ایک مرتبہ جب وہ اپنے ماموں ملتمس (جس نے خود بھی بادشاہ کی ہجو کی تھی) کے ہمراہ امداد طلب کرنے کیلئے بادشاہ کے پاس گیا، تو بادشاہ بظاہر ان سے تپاک سے ملا۔ ان کی شاعرانہ خدمات کی تعریف کی اور انہیں شاہی خلعت سے اعزاز بخشا، تاکہ وہ دونوں اس کی طرف سے مطمئن ہو جائیں۔ پھر ان کے لئے مزید انعام کا فرمان جاری کرتے ہوئے انہیں دو خط بحرین کے گورنر کے نام لکھ کر دیئے کہ اپنا انعام پورا پورا وہاں جا کر گورنر سے وصول کر لیں، ابھی وہ گورنر کی طرف جانے والے راستہ ہی پر تھے کہ ملتمس کے دل میں خط کی طرف سے کچھ شک پیدا ہونے لگا، اس نے ایک پڑھنے والے کی تلاش کی، جس نے خط اسے پڑھ کر سنایا، اس میں لکھا تھا! ''بسمک اللھم'' یہ خط عمرو بن ہند کی طرف سے عامل بحرین کو لکھا جا رہا ہے۔ جونہی تمہیں ملتمس کے ہاتھ سے یہ خط ملے تو اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر زندہ دفن کر دینا'' اس نے وہ خط نہر میں ڈال دیا، پھر طرفة سے کہا ''بخدا! تمہارے خط میں بھی یہی بات لکھی ہے۔'' اس نے کہا ''ہرگز نہیں، میرے لئے ایسا نہیں لکھے گا۔ اور اپنے راستے پر ہو لیا۔ جب بحرین کے گورنر کے پاس پہنچا تو اس نے شاہی فرمان پر عمل کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا، اس وقت اس کی عمر چھبیس سال تھی۔ اس کا ثبوت شاعر کی بہن کے مرثیہ کے ذیل کے اشعار ہیں۔

عدنا له ستاوعشرين حجة   فَلَمَّا توَفَّاها استوى سيدًا فَخُمَا
فجَعَلُنا بِه لما رجونا ايابه   على خير حالٍ لاوليدًا ولا قَحُمَا

اس کی عمر چھبیس سال کی ہوئی تھی اور وہ گرانقدر سردار ہو گیا تھا۔ اس کی موت کا صدمہ اس وقت ہمیں پہنچا جب ہم یہ امید کرر ہے تھے کہ وہ بخیر و خوبی واپس آئیگا اور اس وقت جب وہ نہ تو لڑکا تھا نہ بڑی عمر کو پہنچا تھا۔

طرفة بن العبد کی شاعری

بچپن ہی سے وہ نہایت ذہین وطباع، حساس اور زود فہم تھا۔ بیس برس کا بھی نہ تھا کہ شاعری میں کمال حاصل کر لیا اور اس کا شمار بلند پایہ شاعروں میں ہونے لگا، لیکن عمر بن کلثوم کی طرح اس کی شہرت بھی اس کے معلقہ کی وجہ سے ہوئی، ممکن ہے اس کے اور بہت سے اشعار بھی ہوں جو راویوں کے علم میں نہ آسکے ہوں۔ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ چھوڑ کر راست بیانی سے کام لینا اس کی خصوصیت ہے اس کے اشعار میں پیچیدہ ترکیبیں، نامانوس الفاظ اور مبہم مضامین پائے جاتے ہیں اور یہ سب آپ کو اس کے معلقہ میں میں نظر آجائے گی۔ جس کی ابتدا اس نے تغزل سے کی ہے پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے نہایت انوکھے انداز سے پینتیس شعروں میں اپنی اونٹنی کی تعریف کی ہے اس کے بعد اپنے ذاتی کمالات پر مشتمل فخریہ شاعری ہے جو نہایت پر مغز اور بلیغ ترین شاعری ہے۔

﴿۲﴾

المعلقة الثانية لطرفة بن العبد البكري

قال طرفَة بنُ العبد البكْريّ: یہ معلقہ طرفۃ بن العبد البکری کا ہے

(۱) لِخـولَةَ أَطْـلالُ بِبُـرقَةِ ثَهْـمَـدِ تُلوحُ كَبَاقي الوشْمِ في ظَاهِرِ اليَدِ

تَرجَمَہ: ثہمد کی پتھریلی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ پشت دست پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔

حَلِ عِبارت: (خولة) شاعر کی محبوبہ کا نام (اطلال) مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات (برقة) ابُرق جمع ابَارِقُ بمعنی پتھریلی اور ریتیلی زمین (ثهمد) جگہ کا نام ہے۔ (تَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لوحًا سے واحد مؤنث غائب بمعنی چمکنا، جھلملانا (الوَشْمِ) سوئی سے گدائی اور اس میں نیلا یا ہرا رنگ بھرنے کا نشان (۲) گدائی۔

تَشرِیح: خولہ کے گھر کے کھنڈر کو گودنے کے ان نشانوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمانہ کے گزرنے سے کچھ کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲) وُقُـوفا بِهـا صَحْبي عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ يَقُولُونَ: لاتَهلِكْ أَسىً وتَجلّدِ

تَرجَمَہ: (وہ نشان اس حال میں چمک رہے تھے کہ) میرے یار احباب میری وجہ سے ان کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر وہمت سے کام لے۔

حَلِ عِبارت: (وَقُوفًا) وَقَفَ يَوْقِفُ وَقُوْفًا سے بمعنی چلنے کے بعد کھڑا ہونا، ٹھہرنا (صَحْبِي) صَحِبَ يَصْحَبُ صَحَابَةً سے (صحبی) بمعنی ساتھ ہونا، ساتھ رہنا، ہمراہ ہونا اور ''ی'' متکلم کا ہے۔ (مَطِيَّةٌ) (مؤنث ومذکر) سواری کا جانور جمع مَطَايَا وَمَطِيٌّ (اسًى) باب سمِعَ يَسمَعُ سے اسًا بمعنی رنجیدہ ہونا، غم کرنا (تجلّدِ) ہمت سے کام لینا، صبر واستقامت سے کام لینا۔

تَشرِیح: شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کے باقی ماندہ نشانات کو دیکھ بیقرار ہو رہا تھا اس لئے اس کے دوست اس کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور بیقراری اور بے صبر کو اس کے لئے مہلک قرار دے رہے تھے شاعر اسی کو یہاں بیان کیا ہے۔

(۳) كَانَّ حُدُوجَ المالِكِيَّةِ غُدْوَةً   خَلايَاسَفِينٍ بِالنَّوَاصِفِ مِنْ دَدِ

ترجمہ: گویا کہ مالکیہ (قبیلے) کی کجاوے صبح کے وقت، وادی دَدُ کے وسیع اطراف میں بڑی بڑی کشتیاں (معلوم ہوتی) تھیں۔

حل عبارت: (حُدوج) عورتوں کی سواری جیسے کجاوہ، ڈولی اور حِدْجُ کی جمع ہے (غُدوۃُ) یا غداۃُ اس کی جمع غُدًّ و غُدُوٌّ آتی ہے بمعنی صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت (خَلَايَا) خَلِيَّةٌ کی جمع ہے بمعنی بڑی کشتی، لیکن یہاں صرف بڑی معنی مرادلیں گے کیونکہ کشتی کے لئے اگے سفينة لفظ موجود ہے۔ (النّواصف) ناصفة کی جمع ہے بمعنی پانی بہنے کی جگہ، دھار (دَدِ) وادی کا نام۔

تشریح: ان اونٹوں کو جن پر ہودج تھے بڑی کشتیوں سے تشبیہ دی ہے یا اگر دَدُ کے معنے لہو کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ فرط نشاط کی وجہ سے وہ اونٹنیاں بڑی کشتیاں نظر آتی تھیں۔

(۴) عَدَوْلِيَّةٌ أوْ مِنْ سَفِينِ ابْنِ يامِنٍ   يَجُورُ بِهَا المَلَّاحُ طَوْرًا ويَهْتَدِي

ترجمہ: (وہ کشتیاں) عدولی ہیں یا ابن یامن کی (بنائی ہوئی) کشتیوں میں سے ہیں کہ ان کو ملاح کبھی ٹیڑھا لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔

حل عبارت: (عَدَوْلِيَّة) جگہ کا نام ہے جہاں کی بنی ہوئی کشتیاں مشہور ہیں (ابن یامن) کشتی بنانے والا شخص (يَجُورُ) جَارَ، يَجُوْرُ، جورًا سے بمعنی راستہ کا پتہ نہ چلنا، ٹیڑھا لے جانا، (طَوْرً) کبھی، دفعہ، جمع: اَطْوَارٌ۔

تشریح: چونکہ وہ سواریاں راستہ کے غیر مستقیم ہونے کی وجہ سے سیدھی نہیں چل رہی تھیں۔ لہٰذا ان کو ایسی کشتیوں سے تشبیہ دیتا ہے جن کو ملاح کبھی سیدھا کھیتا ہو اور کبھی ٹیڑھا۔

(۵) يَشُقُّ حَبَابَ المَاءِ حَيْزُومُهَا بِهَا   كما قَسَمَ التُّرْبَ المُفَايِلُ باليَدِ

ترجمہ: اس کشتی کا سینہ پانی کی پٹاروں کو اس طرح پھاڑ رہا ہے جس طرح کوڑی چھپول کھیلنے والا (بچہ) مٹی کو ہاتھ سے (دو حصوں میں) تقسیم کرتا ہے۔

حل عبارت: (يَشُقُّ) باب نصر سے شَقّ الشئ، پھاڑنا، چیرنا، دراڑ یا شگاف ڈالنا (حَبَابَ) سطح آب پر نمایاں ہونے والی لکیریں، چھوٹی لہریں (حَيْزُوْم) جمع حَيَازِيْمُ سینہ (مفائل) مُفايلة: مٹی میں کوئی چیز چھپا کر دو ڈھیریوں میں تقسیم کر کے بطور آزمائش پوچھنا کہ وہ چیز کس ڈھیری میں ہے۔ اس کو فئال کھیل کھیلنا کہتے ہیں۔

تشریح: یعنی وہ کشتیاں پانی کی پٹاروں کو اس طرح چیرتی چلی جاتی ہیں جیسے ڈھیری کاٹ کھیلنے والا مٹی کے ڈھیر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

(٦) وفي الحَيِّ أَحْوى يَنْفُضُ المَرْد شَادِنٌ   مُظاهِرُ سِمْطَيْ لُؤلُؤٍ وَ زَبَرْجَدِ

ترجمہ: قبیلہ میں ایک گندم گوں ہونٹوں والی نوجوان ہرنی ہے جو (گردن اونچی کر کے گویا) پیلو کے پھل جھاڑتی ہے اور موتیوں اور زبرجد کے دو ہار اوپر تلے پہنے ہوئے ہے۔

حلِ عبارت: (احوی) سرخی مائل سیاہ ہونا یا گہرے سبز رنگ کی وجہ سے سیاہ ہو جانا، سیاہی مائل سرخ ہونا، ہو جانا (باب سَمِعَ) سے حوًی مصدر ہے جمع حوٌّ ہے (یَنْفُضُ) باب نَصَرَ سے جھٹکنا، جھاڑنا۔ (اَلْمَرْدُ) پیلو کا تر و تازہ درخت (شَادِنٌ) ہرنی کا جوان بچہ جمع شوادن (مُظاهر) مظہر کی جمع ہے بمعنی ہر شے کی صورت، منظر، روپ (سِمْطَی) تثنیہ، بمعنی ہار (الزَّبَرْجَد) زمرّد کے مشابہ ایک قیمتی پتھر: یہ متعدد رنگوں کا ہوتا ہے۔

تشریح: محبوبہ کو ہرن سے تعبیر کر کے اس کے لئے ہرن کی گردن کے مانند طول اور ہونٹوں کی گندم گونی ثابت کی۔ دوسرے مصرع سے اس امر کو صاف کر دیا کہ ہرن سے مراد محبوبہ ہے نہ کہ حقیقی ہرن۔

(٧) خَذُولٌ تُرَاعِي رَبْرَباً بخَمِيلَةٍ   تَنَاوَلُ أُطْرافَ البَرِيرِ وتَرتَدِي

ترجمہ: (وہ معشوقہ ایسی ہرنی ہے جو) اپنے بچوں سے بچھڑی ہوئی ہے اور گلہ آہو کے ہمراہ ایک سبزہ زار میں چر رہی ہے۔ پیلو کے پھلوں کو توڑتی ہے اور (کبھی اس کے پتوں کی) چادر اوڑھتی ہے۔

حلِ عبارت: (خَذُولُ) ریوڑ سے بچھڑا ہوا ہرن باب نصر سے خَذلاً مصدر ہے۔ (تُرَاعِی) باب فتح سے مراعاةٌ مصدر رَعَ الحیوان جانور کا چرنا (الرَّبْرَبِ) جمع رَبَارِبُ بمعنی ہرنوں کی ڈار، جنگلی یا پالتو گایوں کا ریوڑ (خَمِيلَةٍ) چادر جمع خَمِيلٌ، گھنا باغ، سبزہ زار جمع: خَمَائِل (اطراف) طَرَفٌ کی جمع ہے بمعنی کنارہ (اَلْبَرِيْر) درخت جھاؤ کا پھل (ترتدی) باب افتعال مصدر ارْتِدَآءُ سے بمعنی چادر اوڑھنا۔

تشریح: تناول اطراف البریر الخ یہ قید اس لئے بڑھائی گئی کہ پیلو کے پھل توڑتے وقت ہرن جب گردن ابھارتا ہے تو گردن کا پورا طول اور حسن ظاہر ہو جاتا ہے یعنی معشوقہ کی گردن بھی ایسی ہی دراز اور حسین ہے۔

(٨) وَتَبْسِمُ عَنْ أَلْمَى كَأَنَّ مُنَوِّرًا   تَخَلَّلَ حُرَّ الرَّمل دِعْصٌ لَهُ نَدي

ترجمہ: (وہ محبوبہ) گندم گوں ہونٹوں والے (آب دار) دانت ظاہر کر کے مسکراتی ہے گویا کہ (اس کے دانت) ایسا پُرغنچہ درخت بابونہ ہے جس کا نمناک ٹیلہ خالص ریتے کے بیچ میں آ گیا ہے۔

حلِ عبارت: (اَلْمَی) باب سمع سے لمیاءُ جمع لَمیٌ۔ لمیت الشَّفَةُ ہونٹ گندمی رنگ کا ہونا، سیاہی مائل ہونا (مُنَوِّرًا) گل بابونہ کی کلیاں (تَخَلَّلَ) دو چیزوں یا دو زمانوں کے درمیان میں انا، گھسنا، درمیان سے نکلنا (الحرَّ) خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک جمع احرار (مونث) حُرَّة (الرَّملُ) ریت، بجری جمع رِمَالٌ (الدِّعْصُ) ٹیلہ، ریت کا گول ٹکڑا جمع: دِعَصَةٌ

(نَدٰی) نم، گیلا، بھیگا ہوا، نمناک۔

تشریح: ٹیلہ کو نمناک اور ریت کو خالص قرار دینے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مقام کا گل اقحوان نہایت ہی شاداب اور تر و تازہ ہوگا۔

(۹) سَقته إيَاةُ الشَّمْسِ إلالِثاتِهِ أُسِفَّ وَلَمْ تَكْدِمْ عَلَيْهِ بِإثْمِدِ

ترجمہ . (محبوبہ کے) دانتوں کو آفتاب کی شعاع نے سیراب کیا ہے مگر مسوڑھوں کو (چھوڑ کر) اور ان پر سفوف اثمد چھڑک دیا گیا ہے اور (اس کے بعد) محبوبہ نے دانتوں سے کچھ چبایا نہیں۔

حل عبارت: (إِيَّاة) شعاع، کرن (الِّثةُ) مسوڑھا جمع: لِثاتٌ، لِثًی، لِثِيٌّ (أُسِفَّ) از باب افعال مصدر اِسْفَافٌ بمعنی چھڑکنا (تكْدِم) باب نَصَرَ اور باب ضَرَب دونوں سے بمعنی دانتوں سے کاٹنا یا چبانا۔ (اثْمِدُ) اثْمِدُ کا تعلق (اسِفّ) کے ساتھ ہے جس کا ترجمہ ہوگا اثمد چھڑک دیا گیا ہے۔

تشریح: محبوبہ کے دانت اتنے روشن ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آفتاب نے اپنی شعاعیں عاریت پر دیدی ہیں۔ مسوڑھوں کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ ان کا حسن سیاہی مائل ہونے ہی میں ہے۔ اس لئے سفوف اثمد عرب میں اور ہندوستان میں مسی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی تابانی میں اضافہ ہوجاتا ہے لم تكدم کی قید بھی اسی لئے لگائی ہے کہ کسی چیز کے دبانے یا چبانے سے رنگ میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۱۰) وَوَجهٍ كأنَّ الشَّمْسَ حَلَّتْ رداءَها عَليهِ نَقِيُّ اللوْنِ لَمْ يَتَخَدَّدِ

ترجمہ: وہ ایسے چہرے سے ہنستی ہے جو صاف رنگ ہے اس پر جھریاں نہیں۔ گویا کہ سورج نے اپنی (نور کی) چادر اس پر ڈال دی ہے۔

حل عبارت: (حَلَّت) ای اَلْقَتْ یعنی ڈال دی ہے۔ (رِدَاءُ) چادر، بالائی لباس جیسے عباء اور جبہ وغیرہ جمع أرْدِيه: اگر رِداء کی اضافت شمس کی طرف ہو جیسے رِدَاءُ الشَّمْسِ تو معنی آفتاب کا نور، حسن و جمال ہوگا چونکہ یہاں ھا ضمیر شمس کی طرف لوٹ رہی ہے تو با محاورہ ترجمہ ہوگا سورج نے اپنی نور کی چادر اس پر ڈال دی ہے۔ (نَقِيٌّ) باب سَمِعَ سے بمعنی صاف، خالص جمع نِقَاءٌ (تَخَدَّد) دبلا ہونے کے سبب گوشت کا جھری دار ہونا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ کے چہرے کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کا چہرہ آفتاب کی طرح چمکتا دمکتا ہے اس کے چہرے پر کوئی داغ دھبہ نہیں ہے۔

(۱۱) وإنِي الأُمْضِي الهمَّ عِنْدَاحتِضَارِهِ بِعَوْجاءَ مِرْقالٍ تَرُوحُ وتَغْتَدي

ترجمہ: ارادہ ہو جانے پر اس کو ایسی متبخترانہ چلنے والی اونٹنی کے ذریعہ ضرور پورا کرتا ہوں جو سب سے زیادہ دوڑنے والی ہے

اور شام وصبح پھرتی رہتی ہے۔

حلِّ عبارت: (اَمْضِي) مُضِيًّا سے اَمْضِي گزر جانا۔ مَضَّي علی الامر کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا، پورا کرنا۔ (الهَمُّ) ابتدائی عزم جمع هُمُوْمٌ (اِحْتِضَارٌ) باب افتعال سے انا، حاضر ہونا (عَوْجَاءُ) عَوِج يَعْوَجُ عَوْجًا سے عَوْجَآءُ ٹیڑھا ہونا (مِرْقَال) تیز رفتار، تیز گام، کہتے ہیں جَمَلٌ مِرْقَالٌ ونَاقَةٌ مِرْقَالٌ (تَرُوْحُ) بوقت شام آمد (تغتدی) بوقت صبح۔

تشریح: اگر کسی وقت میرا ارادہ سفر مصمم ہو جاتا ہے تو اس ارادہ کو ایک تیز رو اونٹنی کے ذریعہ پورا کرلیا کرتا ہوں۔

(۱۲) أَمُونٍ كَأَلْوَاحِ الْإِرَانِ نَصَأْتُهَا عَلَى لَاحِبٍ كَأَنَّهُ ظَهْرُ بُرْجُدِ

ترجمہ: (وہ اونٹنی) ٹھوکر کھانے سے محفوظ، بڑے صندوق کے تختوں کی طرح (سپاٹ سینہ اور چوڑی کمر والی) ہے۔ میں نے اسے ایک ایسے وسیع راستہ پر دوڑایا جو دھاری دار کملی کی پشت کی طرح تھا۔

حلِّ عبارت: (أَمُوْنِ) بے خطر سواری جمع اُمُنٌ (اَلْوَاحِ) لَوْحٌ کی جمع ہر چوڑی چپٹی چیز، تختی، پلیٹ (قرآن پاک میں ہے "وَكتبنالَهُ فِي الْاَلْوَاحِ مِن كُلِّ شيءٍ") (الاِرَان) جنگلی بیل، تابوت، بڑے صندوق جمع اُرُن (نصَأت) چلانے کے لئے زجر کرنا، دوڑانا (لَاحِبُ) کھلا اور واضح راستہ، مفرد لَحْبُ (ظَهْرُ) بالائی حصہ، پشت، کمر، پیٹھ (بُرْجُدْ) دھاری دار موٹی چادر جمع بَرَاجِد

تشریح: وسیع راستہ کو دھاری دار چادر کے سیدھے رخ سے تشبیہ دے کر اپنی تجربہ کاری اور راستوں سے واقفیت کو بیان کیا ہے اس لئے کہ راستہ جب مختلف اور کثیر سڑکوں پر مشتمل ہو جیسا کہ اس کو مخطط چادر سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا ہے تو راہگیر کا ایسے راستہ پر سواری کو دوڑاتے ہوئے گزر جانا اور نہ بھٹکنا یقیناً اس کے کثرت اسفار اور راستوں سے واقفیت کی دلیل ہے۔

(۱۳) جُمَالِيَّةٍ وَجْنَاءَ تَرْدِي كَأَنَّهَا سَفَنَّجَةٌ تَبْرِي لِأَزْعَرَ أَرْبَدِ

ترجمہ: وہ اونٹنی (قوت میں) اونٹ جیسی ہے بڑے کلے جبڑے کی ہے اس طرح دوڑتی ہے کہ گویا وہ ایک شتر مرغی ہے جو خاکستری رنگ، کم بال والے شتر مرغ کے سامنے آگئی ہے (شتر مرغ مستی میں اس کا پیچھا کرتا ہے اور جس قدر وہ بھاگتا ہے اس سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ تیزی سے وہ شتر مرغی دوڑتی ہے)۔

حلِّ عبارت: (جُمَالِيَّةُ) جُمَالِيٌّ تندرست وتوانا اونٹ کو کہتے ہیں۔ جُمالِيّة اونٹ کی طرح طاقتور (وَجْنَاء) گال، گال کا ابھرا ہوا حصہ، مضبوط جبڑے والی جمع وَجْنَاتٌ (تَرْدِی) لپکتی ہے (سَفَنَّجة) مادہ شتر مرغ (تبری) بَرِيٌّ مصدر سے مقابلہ کرنا، مٹی لگ جانا، گرد آلود ہونا (اَزْعَر) زَعِرَ يَزْعَرُ زَعْرًا سے ازعر بمعنی بالوں اور پروں کا بدن پر کم ہونا اور بکھرا ہوا ہونا (اُرْبَدُ) خاکستری رنگ (مونث) رَبْدَاء جمع رُبْدٌ۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی اونٹنی کی تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری اونٹنی کا کیا کہنا وہ تو طاقت اور مضبوطی میں اونٹ جیسا اور دوڑنے میں شتر مرغ کی طرح تیز رفتار ہے گویا کہ اپنی اونٹنی کی مضبوطی کو اونٹ کے ساتھ اور تیز روی کو شتر مرغ کے

ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۱۴) تُبــارِي عِتَـاقـاً نَـاجيَـاتٍ وَأَتبَعَتْ وظَيــفًـــا فَــوْقَ مَــوْرٍ مُـعَبَّــدِ

ترجمہ: (وہ ناقہ) تیز رو اور اصیل اونٹنیوں سے (تیز رفتاری میں) مقابلہ کرتی ہے اور (یادر انحالیکہ) راہ جاری میں (پچھلے) قدم کو (اگلے) قدم پر برابر رکھتی جاتی ہے۔

حل عبارت: (تُبارِی) مُباراۃٌ سے بمعنی مقابلہ کرنا (عِتاقا) جمع عُتقاءُ سے بمعنی اعلیٰ نسل اور تیز رفتار ہونا (ناجِیَاتٌ) نـجیّةٌ کی جمع ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی (اتبـعَتْ) بمعنی قدم برابر رکھنا (وَظِیـفًـا) ٹخنے اور پنڈلی کا درمیانی حصہ یا پنڈلی کا اگلا حصہ (مَوْر) ہموار چلتا ہوا، راستہ (مُعَبّد) تابعدار۔ طَرِیقُ الْمُعَبَّدُ ہموار راستہ، چالو سڑک۔

تشریح: ناقہ کی اصالت اور تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ناقہ ہمیشہ دوسری اچھی نسل والی قوی اور چالاک اونٹنیوں پر مقابلہ میں غالب رہتی ہے اور چلتے ہوئے اس کا پچھلا قدم اگلے قدم کی جگہ پڑتا ہے جو تیز روی کی خاص علامت ہے۔

(۱۵) تَـرَبَّـعَـتِ الـقُـفَّيْــن فِي الشَّوْلِ تِـرْتَعِي حَـدائـقَ مَـوْلـيِّ الأسِـرَّةِ أَغْيَدِ

ترجمہ: اس ناقہ نے موسم بہار مقام قُفّین میں ایسی خشک تھن والی اونٹنیوں کے ہمراہ چرتے ہوئے گزارا جو اس وادی کے باغات میں چر رہی تھیں جس کی زمین (بوجہ سیرابی) نرم تھی اور سبزہ زار بارانِ دوم سے سیراب کئے جا چکے تھے۔

حل عبارت: (تَـرَبَّـعَـتْ) موسم بہار کی گھاس کھانا۔ مصدر تَـرَبُّعٌ سے (قُـفِّیْـن) مفرد قُفٌّ جمع قِـفَـافٌ بمعنی وادی (الشَّول) حمل یا وضع حمل کو سات آٹھ مہینے گزرنے کی وجہ سے جس اونٹنی کا دودھ خشک یا کم ہو جائے اسے شـائـلة کہتے ہیں۔ جمع شوائل (تِرتَعِی) باب افتعال اِرْتِعَاءٌ مصدر سے بمعنی چرنا (حَدائق) حَدِیقةٌ کی جمع، باغ (مَوْلِیِّ) وَلْیٌ سے اسم مفعول، جس پر سال کی دوسری بارش برس چکی ہو۔ (الأسِرَّةِ) سِرُّ الارض زمین کا اعلیٰ حصہ، عمدہ زمین کا ٹکڑا جمع اَسْرَارٌ (اغْید) نازک اور لچکدار پودہ، تروتازہ درخت۔

تشریح: یعنی وہ ناقہ تمام موسم بہار میں آزادی سے عمدہ سبزہ زاروں میں چرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے نہایت موٹی قوی اور جاندار ہے فی الشـول ترتعی الخ کی قید کا یہ فائدہ ہے کہ جب وہ اپنے ساتھ کی اونٹنیوں کو چرتے دیکھے گی تو اس میں چرنے کا زیادہ جذبہ پیدا ہوگا۔

(۱۶) تَـرِیْـعُ إلى صَوْتِ الْمُهیبِ وتَتَّقِي بِـذِي خُـصَـلٍ رَوْعَـاتِ أَكْـلَفَ مُلْبِدِ

ترجمہ: اپنے پکارنے والے چرواہے کی پکار کی طرف (فوراً) لوٹتی ہے (یعنی بڑی چوکنی ہے) اور عُنّابی رنگ میلے کچیلے مست اونٹ کے پریشان کن حملوں سے گچھے دار دم کے ذریعہ بچتی ہے۔

حل عبارت: (تَـرِیْعُ) رَیْعًا و رُیُوْعًا: لوٹنا، واپس آنا (الـمهیب) اِهَابَةٌ سے اونٹوں کا رکھوالا، چرواہا (تَتَّقِی) یعنی

اتّـقـی بـالشیٔ کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا (خُصَلٌ) خُصْلة کی جمع بالوں کا گچھا، **ذی خصل** سے مراد گھنی دم والی (رَوْعَات) رَوْعةٌ کی جمع بمعنی حملہ (اَکْلَف) سرخ رنگ کا طاقتور جواں اونٹ، عُنّابی رنگ (مُلْبِد) مست اونٹ یہاں شہوت کی مستی مراد ہے۔

تشریح: یعنی ناقہ اتنی سدھی ہوئی اور چوکنی ہے کہ چرواہے کی آواز پر فوراً پہنچتی ہے اور مست اونٹ جب اس سے جفتی کھانا چاہتا ہے تو اپنی دم بیچ میں حائل کر لیتی ہے اور اس کو قابو نہیں پانے دیتی تاکہ حمل کی وجہ سے ضعیف نہ ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر حاملہ ہونے کی وجہ سے اس ناقہ کے تمام قویٰ مجتمع ہیں ار بدن پُر گوشت اور قوی ہے۔

(۱۷) كـأنَّ جَـنَـاحَـيْ مَـضْـرَحِـيٍّ تَـكَـنَّـفَـا حِـفَـافَيْـهِ شُـكَّـا في العسِيبِ بمسرَدِ

ترجمہ: گویا کہ سفید گِدھ کے دو بازو (اس اونٹنی کی) دم کی دونوں جانب ہو گئے ہیں اور دم کی ہڈی میں سُتالی کے ذریعہ سی دیے گئے ہیں۔

حل عبارت: (جَنَاحَی) تثنیہ مفرد جَناح بمعنی بازو، پہلو جمع أَجْنِحة قرآن پاک میں ہے "اُوْلِی أَجْنِحَةٍ مَثْنٰی و ثُلاثَ و رُبَاعَ" (مَضْرَحِيّ) شکرا، لمبے بازو والا سفید گدھ (تَکَنُّفُ) باب تفعّل سے گھیرنا، حفاظت میں لینا۔ (حِفَافَی) تثنیہ جمع اُحِفّة بمعنی دو جانبیں، دو کنارے (شَکًّا) شَکًّا سے بمعنی چپک جانا (لیکن یہاں "شَكَ الجلْدَ بالمحرز" ستالی سے چمڑا سینا یعنی سینا معنی ہے۔ (الْعَسِيْب) دم کی ہڈی یا دم پر بال اگنے کی جگہ (بِمُسْرَدِ) جمع مَسَارِد بمعنی سُتالی یعنی سلائی اور سوراخ کرنیکا آلہ۔

تشریح: ناقہ کے دم کے بالوں کی کثرت بیان کرنا مقصود ہے یعنی بال اس قدر گھنے اور کثیر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرگس کے دو بازو دم کی ہڈی کی دائین بائیں جانب ستالی سے چھید کر کے سی دیئے گئے ہیں۔

(۱۸) فـطَـوْرًا بِـهِ خَـلْفَ الـزميلِ و تَـارَةً عَـلَـی حَشَفٍ كَـالشَّـنِّ ذَاوٍ مُجـدَّدِ

ترجمہ: کبھی (وہ ناقہ) اس دم کو ردیف کے پیچھے (اپنے سرین پر) مارتی ہے اور کبھی اپنے سوکھے سمٹے تھنوں پر جو پرانے مشکیزہ کی طرح ہیں یعنی ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔

حل عبارت: (طَوْرًا) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، کبھی ایسا کبھی ویسا، جمع: اطوار (خَلْفَ) خَلْفًا سے پیچھے سے پکڑنا یا مارنا (الزَمِيْلُ) رفیق سفر، ردیف، پچھلا سوار (تَارَةً) کبھی بعض اوقات، دفعہ، جمع تَارَاتٌ و تِيَرٌ (حَشَفِ) حَشَفَ يَحْشِفُ حَشْفًا سے بمعنی تھن کا خشک ہو کر سکڑ جانا۔ (الشَّنُّ) جمع شِنَانٌ، شَنٌّ بمعنی پرانا مشکیزہ (ذَاوٍ) خشک (مُجَدَّدِ) مقطوع اللبن تھن، حُشف اور مجدّد میں فرق اتنا ہے کہ دودھ خشک ہونے کی وجہ سے تھن سکڑ جائے تو حَشْفٌ اور دودھ چھڑانے سے تھن خشک ہو جائے تو وہ مجد کہلاتی ہے۔

تشریح: فرطِ نشاط سے دم ہلاتی ہوئی چلتی ہے۔ کبھی اوپر اٹھا کر سرین پر مارتی ہے اور کبھی اپنے پستان پر۔ دودھ سے خالی پستان

کو پرانے مشکیزہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۱۹) لهـا فَـخِـذانِ أُكـمِـلَ الـنَّـحْـضُ فِيمَـا   كـأنَّهـمـا بـابَـا مُـنِيفٍ مُـمـرَدِ

تَرجُمَہ: اس کی دو ایسی رانیں ہیں جن میں گوشت پر کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں (رانیں) چکنے، بلند محل کے دو دروازے ہیں۔

حَلِّ عِبارت: (فَخِذان) تثنیہ جمع افخاذٌ بمعنی ران (اُكْمِلُ) كَمَالاً سے اَكْمَلُ پورا کرنا، پر کرنا۔ (النَّحْضُ) جمع نُحُوضٌ و نِحَاضٌ بمعنی گوشت، ٹھکا ہوا گوشت۔ (مُنِيْفٌ) بلند و بالا قَصْرٌ مِنِيْفٌ بلند و بالا محل (مُمَرّد) مَرَّد سے چکنا اور قرآن پاک میں ہے۔ "صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قوارير"

تَشرِیح: رانوں کو پُر گوشت اور چوڑی چکلی ہونے میں قصر عالی کے دروازہ کے دو بازوؤں (یعنی دو پاٹ) سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۰) وطَـيٌّ مَـحَـالٍ كـالـحَـنِـيّ خُـلـوفُـهُ   وَأَجْـرِنةٌ لُـزَّتْ بِـدَأْيٍ مُـنَـضَّـدِ

تَرجُمَہ: اس کی کمر کے مہرے پیچیدہ (گٹھے ہوتے ہیں) جن کی پسلیاں کمانوں کی طرح (خمیدہ) ہیں اور اس کی گردن کا اگلا حصہ گردن کے تہ بتہ مہروں سے (مضبوطی کے ساتھ) چمٹا دیا گیا ہے۔

حَلِّ عِبارت: (طَيٌّ) مصدر از باب ضرب، بمعنی لپٹنا (مُحَالٌ) مفرد مُحالةٌ، پیٹھ کا مہرہ (حِنِيٌّ) مفرد حَنِيَّةٌ بمعنی کمان (خُلُوْفُ) مفرد خُلْفٌ بمعنی پہلو کی پسلیاں (اَجْرِنَةُ) مفرد جِران اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ (لُزَّتْ) مصدر لُزٌّ بمعنی چپکنا (دأی) دأية کی جمع، گردن (مُنَضَّدِ) تہ بہ تہ۔

تَشرِیح: ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ نہایت مضبوط اور پسلیاں کمانوں کی طرح کڑی اور خم دار ہیں۔ گردن نہایت مضبوطی کے ساتھ مہروں میں جڑی ہوئی ہے۔

(۲۱) كـأنَّ كِـنـاسَـيْ ضَـالةٍ يَـكْـنُـفَـانِهـا   وأَطْـرَقِـسِـيّ تـحْـتَ صُـلْـبٍ مُـؤَيَّـدِ

تَرجُمَہ: گویا جھڑ بیری کی (بنی ہوئی) ہرن کی دو خوابگاہوں نے اس ناقہ کو (دائیں بائیں جانب سے) گھیر لیا ہے اور خم دار کمانیں مضبوط پشت کے نیچے ہیں۔

حَلِّ عِبارت: (كِنَاسَىْ) تثنیہ مفر، كِنَاسٌ، درختوں میں ہرن کی خوابگاہ، پناہ گاہ جمع كُنُسٌ و اَكْنِسَةٌ (ضالَةٍ) جھڑ بیری (يَكْنُفَانِ) ثنیہ مفرد كنف مصدر كَنْفٌ سے احاطہ کرنا، گھیر لینا (اَطْرٌ) کمان کا موڑ، ٹیڑھا کرنا (قِسِيٌّ) اور اَقْوَاسٌ یہ جمع ہیں القوسُ کے (مذکر و مؤنث) کمان (صُلْبُ) سخت، مضبوط، طاقتور، کمر کی ریڑھ کی ہڈی (مجازً) اور یہاں یہی معنی مراد ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔ "يَخْرُجُ مِنْ بينِ الصُّلْبِ والتَّرائب" (مُوَيَّد) ايَّدِ سے مضبوط، طاقتور۔

تَشرِیح: پشت نہایت مضبوط ہے اور اس کے نیچے پسلیاں خمیدہ کمانیں ہیں اور وسعت کی وجہ سے اس کے دونوں پہلو ہرنوں کی

دوخوابگاہیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۲۲) لها مِرْفقَانِ أَفْتَلَانِ كَأَنَّها   تمرُّ بسَلْمَيْ دالِجٍ مُتَشَدِّدِ

ترجمہ: اس ناقہ کی دو مضبوط کہنیاں پسلیوں سے اس قدر چھیدی ہیں گویا کہ وہ قوی ڈول والے کے دوڈول لئے ہوئے گزر رہی ہے۔

حل عبارت: (مِرْفقَانِ) تثنیہ، مفرد مِرفقٌ بمعنی کہنی، جمع مَرَافِق (أَفْتَلَانِ) تثنیہ واحد افتل بمعنی مضبوط، قوی (تَمُرُّ) مَرَّ يَمُرُّ مرًّا و مُرُورًا و مَمَرًّا سے واحد مؤنث غائب گزر رہی ہے (سَلْمَيْ) تثنیہ معنی ڈول مفرد سَلْمٌ (دَالِجٌ) باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل ڈول والا جمع دُلَّجٌ۔ (المُسْدَّدُ) سخت، مضبوط۔

تشریح: جب قوی انسان دو بھاری ڈول لے کر چلتا ہے تو اس کے ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان کافی فاصلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ناقہ کی دونوں ٹانگیں پرگوشت ہونے کی وجہ سے فاصلے پر ہوتی ہیں۔

(۲۳) كقَنْطَرَةِ الرُّومِي أَقْسَمَ رَبُّها   لتُكْتَنَفَنْ حتى تُشَادَ بقَرْمَدِ

ترجمہ: وہ اونٹنی رومی کے اس پل کی طرح (مضبوط) ہے جس کے مالک نے یہ قسم کھائی ہو کہ اس وقت تک اس کی ضرور حفاظت کی جائے گی جب تک کہ اس کی لپائی چونہ سے کی جائے۔

حل عبارت: (القَنْطَرَةُ) کمان نما ڈاٹ کا پل جمع قناطِرُ (رَبُّ) باب نَصَرَ سے رَبًّا نگہداشت کرنا، مالک، اسم فاعل رابٌّ اور مفعول مَرْبُوبٌ ہے (لتُكْتَنَفَنْ) باب افتعال سے اکتناف مصدر احاطہ کرنا/حفاظت کرنا (تُشَادَ) شَادَ سے وہ دیوار جو مضبوط کی جائے (قَرْمَدِ) دیوار پر چونے سرخی کا پلاسٹر کرنا، ٹائل لگانا۔

تشریح: جب کہ مالک خود اس پل کی نگرانی کی قسم کھا چکا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی تعمیر نہایت مضبوط ہوگی۔ ناقہ کو ایسے پل سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۲۴) صُهَابِيَّةُ العُثْنُونِ مُؤْجَدَةُ القَرَا   بَعِيدَةُ وَخْدِ الرِّجلِ مَوَّارَةُ اليَدِ

ترجمہ: اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے بال سرخی مائل ہیں، کمر کی مضبوط ہے، لمبے قدم رکھنے والی تیز رفتار ہے۔

حل عبارت: (صُهَابِيّة) وہ سفیدی جو سرخی مائل ہو، صہابی اونٹ جو بہت سفید نہ ہو۔ (العُثْنُونِ) ٹھوڑی پر نیچے کی طرف اگے ہوئے بال، اونٹ اور بکرے کی ٹھوڑی کے نیچے بال جمع عُثَانِينُ (المؤجَدَ) مضبوط، پختہ، طاقتور (القَرَا) کمر، کمر کا بیچ جمع "قِرْوَانٌ و آقْرَاءٌ" (وَخْدِ) اونٹ کا لمبا قدم: جمع "وُخودٌ" (مَوَّارة اليد) سبک اور تیز رفتار۔

تشریح: اونٹ کے ٹھوڑی کے بالوں میں سرخی اور سفیدی کے امتزاج کو بیان کر کے اس کے خوبصورتی اور اس کے تیز رفتاری کو بیان کرتا ہے۔

(۲۵) أُمِرَّتْ يَداهَا فَتْلَ شَزْرٍ وأَجنِحَتْ   لهـا عَضُداهَا في سَقِيفٍ مُسَنَّدِ

ترجمہ: بھنوادھا گا بٹنے کی طرح اس کے دونوں ہاتھ (گویا) مضبوط بٹ دیئے گئے ہیں اور اس کے دونوں بازو تہ بتہ (اینٹوں والی) چھت میں جھکا کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حل عبارت: (أمِرَّةٌ) رسی کا مضبوط بٹنا جمع مِررٌ و امْرَارٌ (فَتْل) فتلاً سے رسی، کوڑا وغیرہ کو بٹنا (شزرٍ) ناہموار دھاگا (اَجْنِحَتْ) اَجْنَحَ الشئَ: جھکانا، مائل کرنا (عَضُداها) تثنیہ مفرد عَضد: بازو (سقیف) چھت جمع: سُقُفٌ (مُسنّد) مضبوط۔

تشریح: جس تاگے کو الٹا بٹ دیا گیا ہو وہ نہایت مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہر دو بازوئے ناقہ کو ایسے مضبوط دھاگے سے تشبیہ دی۔ اس کے اگلے دھڑ کو سقف مسند سے تشبیہ دے کر بتایا کہ اس کا دھڑ ہر دو دست پر اس طرح ٹھہرا ہوا ہے جیسے ستونوں پر چھت۔ بازوؤں کے مفتول ہونے سے یہ غرض بھی ہے کہ وہ ستے ہوئے ہونے کی وجہ سے سینہ کے اس سخت حصہ سے الگ رہیں گے جس پر اونٹ بیٹھتا ہے۔

(۲۶) جَنُوحٌ دِفَاقٌ عَنْدَلٌ ثُمَّ أُفرِعَتْ   لهـا كتِفاهَا في مُعَالىً مُصَعَّدِ

ترجمہ: (نشاط سے) ٹیڑھی ہو کر چلتی ہے، اچھلنے کودنے والی، بڑے سر کی ہے پھر اس کے دونوں شانے بلند اونچی کمر میں ابھار کر لگا دیئے گئے ہیں۔

حل عبارت: (جُنُوحٌ) وہ اونٹنی جو جھوم جھوم کر چلے (دِفاقٌ) کود کر چلنا مراد تیز رفتاری (عَنْدَلٌ) بڑی سر والی (اُفْرِغَتْ) باب افعال مصدر افراغ بمعنی چڑھانا (مُعَالی) باب مفاعلة سے صیغہ واحد مذکر اسم مفعول مادہ عُلوٌّ اونچا کیا گیا مراد اونچی کمر ہے (مُصعّد) ابھارا ہوا۔

تشریح: مستی اور نشاط کی حالت میں کود کر اور منہ موڑ کر چلنا قوت پر دال ہے جو ناقہ کی خوبی کی علامت ہے۔

(۲۷) كَأنَّ عُلوبَ النِّسْعِ في دَأَياتِها   مَوارِدُ مِنْ خَلْقَاءَ في ظَهْرِ قَرْدَدِ

ترجمہ: تنگ کے نشانات اس ناقہ کی کمر کے جوڑوں میں اس چکنے پتھر کی نالیاں ہیں جو سخت زمین پر (پڑا) ہے۔

حل عبارت: (عُلُوب) جمع عَلْبُ کی بمعنی دبانے یا کاٹنے کا نشان (النِّسْعُ) لمبے تسمے جن سے کجاووں یا پیٹیوں وغیرہ کو باندھا جاتا ہے۔ جمع انْسَاعٌ و نُسُوعٌ و نُسُعٌ یعنی تنگ (دَأیات) دَايَةُ کی جمع ہے بمعنی پسلیوں سے سینہ کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ، مرادی معنی پسلی ہے۔ (مُوَارِدُ) مورد کی جمع ہے۔ چھوٹی نالیاں (خَلْقَاءِ): هَضبةٌ خلقاء ہے بمعنی چکنا ٹیلہ، چکنا پتھر، (ظَهْر) پیٹھ، مراد اوپر کا حصہ، ابھرا ہوا حصہ (القَرْدَدُ) سخت اونچی زمین۔

تشریح: جن تسموں سے کجاوہ کسا جاتا ہے ان کے نشانات کو پتھر کی نالیوں سے اور سپاٹ کمر کو چکنے پتھر سے اور جسم کو سخت زمین

سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۸) تُلاقي وأَحياناً تبِيْنُ كَأنَّهَا   بَنَائِقُ غُرٌّ في قمِيصٍ مُقَدَّدِ

ترجمہ: تنگ کے نشانات اس ناقہ کے (چلنے میں) کبھی باہم مل جاتے ہیں (بند ہو جاتے ہیں) کبھی کھل جاتے ہیں گویا وہ لمبے پھٹے ہوئے کرتے کی سفید کلیاں ہیں۔

حل عبارت: (تُلاقيٰ) تُلَاقِيَا: دو کا باہم ملنا (تَبِيْنَ) تَبَايُنَا سے ایک دوسرے سے الگ ہونا اور اگر مصدر بينونة سے ہو تو معنی جدا ہونا ہے۔ (بَنَائِقُ) مفرد بَنِيْقَةٌ: کرتے کی کلی، گریبان (اَلْغُرَّةُ) سفیدی جمع غُرَرٌ (غُرٌّ) اَغَرٌّ کی جمع ہے بمعنی سفید و تابناک (مُقَدَّد) پھٹا ہوا۔

تشریح: ناقہ کے چلنے میں کھال کے کھینچنے اور ڈھیلا پڑنے سے وہ نشانات کبھی بند ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ پھٹی ہوئی قمیص کی کلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو کبھی ہوا سے مل جاتی ہیں اور کبھی الگ الگ ہو کر اڑنے لگتی ہیں کلی کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کا سرا باریک اور نیچے کا حصہ وسیع ہوتا ہے اسی طرح مختلف تسمے جو کجاوے کے مختلف حصوں میں باندھے گئے ہیں وہ مجتمع ہو کر شکم پر ایک حلقہ میں آ ملے ہیں۔

(۲۹) وأَتْلَعَ نَهَّاضٍ إذا صَعَّدَتْ بِهِ   كُسُكَّانِ بُوصِيٍّ بدجُلةَ مُصْعِدِ

ترجمہ: اس کی گردن لمبی اور بار بار اٹھنے والی ہے جب وہ ناقہ (چلتے وقت) اس کو خوب اٹھا لیتی ہے تو وہ دریائے دجلہ میں رواں کشتی کے دنبالہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔

حل عبارت: (اَتْلَعُ) دراز گردن، دراز قامت (مونث) تَلْعَاءُ جمع: تُلْعٌ (نَهَّاض) باب فَتَحَ سے بہت مستعد و متحرک، مستعدی کے ساتھ اٹھنا (صَعَّدَ) چڑھنا، (سُكَّانُ) کشتی کھیلنے کا پتوار یعنی دُنباله (البوصِيُّ) کشتیوں کی ایک قسم (دجلة) عراق کی ایک بڑی نہر کا نام ہے۔ (مُصْعِدِ) اصعاد سے اسم فاعل چلنے والی۔

تشریح: لمبی اور سریع الحرکت گردن کو رواں کشتی کے دنبالہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۰) وُجمْجُمَةُ مِثلُ العَلاةِ كأنَّما   وَعى المُلْتَقَى مِنهَا إلى حَرْفِ مِبردِ

ترجمہ: اور اس کی کھوپڑی سندان کے مانند (سخت) ہے گویا کہ اس کھوپڑی کا جوڑ سوہان (کے مانند سخت ہڈی) سے مل گیا ہے۔

حل عبارت: (الجُمْجُمَةُ) کھوپڑی لکڑی کا بڑا پیالہ جمع: جُمْجُمٌ و جَمَاجم (عُلَاةٌ) اہرن، جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے، سِندان (وَعِيَ) وَعْيًا مصدر سے جڑ جانا (المُلْتَقٰى) جوڑ (حرف) کنارہ، نوک جمع اَحْرُفٌ (مِبْرَدِ) ریتی، دندا یعنی سوہان۔

تشریح: کھوپڑی کوسختی اور مضبوطی میں لوہار کے گھن سے تشبیہ دی جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے اور سر کے اس حصہ کو جس سے کھوپڑی ملی ہوئی ہے سوہان (ریتی) کے کناروں سے سختی میں اور دھاردار ہونے میں تشبیہ دی ہے۔

(۳۱) وَخـدٌّ کـقِـرْطاسِ الشَّامي ومِشْفَرٌ   کسِبْتِ اليَمـانـي قَدُّهُ لمْ يُحرَّدِ

ترجمہ: اس کا رخسار شامی (کاریگر کے) کاغذ کے مانند (چکنا اور صاف) ہے اور اس کا ہونٹ یمنی (تاجر کی) نرمی کی طرح (نرم) ہے۔ جس کی تراش ٹیڑھی نہیں کی گئی۔

حل عبارت: (خَدٌّ) رخسار، گال (مذکر) مثل مشہور ہے تَرَكْتُهُ على مِثل خَدِّ الفَرَسِ" میں نے اسے ایک صاف اور سیدھے راستہ پر چھوڑا جمع: أَخِـدَّه، و خِداد و خِدَّان: (قِرْطاسِ) قیف نما مڑا ہوا کاغذ (جس میں دانے وغیرہ رکھ کر دیتے ہیں) جمع قَرَاطِيْس (مِشْفَر) اونٹ کا موٹا ہونٹ جمع: مَشَافِر (سِبْتِ) صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال یعنی نرمی (قَدٌّ) قَدَّ يَقُدُّ قَدًّا سے لمبائی میں کاٹنا، لمبائی میں پھاڑنا۔ قرآن پاک میں ہے "وَقَدَّتْ قَمِيْصَهُ مِنْ دُبُرٍ"۔ (حَرَّد) بمعنی ٹیڑھا کرنا۔

تشریح: شام میں کاغذ عمدہ بنتا تھا اس لئے رخسار کو قرطاس سے تشبیہ دی اور ہونٹ کو سیدھے قطع کئے ہوئے یمنی چمڑے سے تشبیہ دی۔ یمن کا چمڑا مشہور تھا اس لئے اس کی تخصیص کی۔

(۳۲) وعَيْنَـانِ كـالْمَـاوِيَّتَيْنِ اَسْتَكَنَّتَـا   بِكَهْفَيْ حِجَاجَيْ صَخْرَةٍ قَلْتِ مُوْرِدِ

ترجمہ: اور اس ناقہ کی دونوں آنکھیں دو آئینوں کے مانند (چمک دار) ہیں جو پتھر کے یعنی پانی کے گڑھے والے پتھر کے (بنے ہوئے) استخوانہائے ابرو کے دو غاروں میں جاگزیں ہیں۔

حل عبارت: (مَاوِيَتَيْن) تثنیہ مفرد مَاوِية بمعنی شیشہ، آئینہ (اِسْتَكَنَّتَا) باب استفعال سے مصدر اِسْتِكْتَانٌ، قرار پکڑنا (كَهْفَی) تثنیہ مفرد کہف بمعنی پہاڑ کا بڑا غار، پہاڑ میں تراشا ہوا گھر جمع كُهُوفٌ (غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف اس سے زیادہ وسیع ہوتا ہے) (حِجَاجِی) تثنیہ مفرد حِجَاجٌ بمعنی ابرو کی ہڈی، کنارہ، گوشہ جمع اَحِجَّة (صَخْرةِ): پتھر کی چٹان جمع: صَخْرٌ، صُخُورٌ (المَوْرَدَة) پانی کا گھاٹ

تشریح: آنکھوں کو آئینوں اور اس پانی سے جو پتھر کے گڑھے میں ہوتا ہے تابانی میں تشبیہ دی اور حلقہائے چشم کو غاروں سے اور ابرو کی ہڈیوں کو سختی میں پتھر سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۳) طَحُوْرَانِ عُوَّارَ القَذَى فَتَرَاهُمَا   كَمَكْحُولَتَىْ مَذْعُورَةٍ اُمِّ فَرْقَدِ

ترجمہ: (اس ناقہ کی دونوں آنکھیں) خس وخاشاک کو دفع کرنے والی ہیں (جس کی وجہ سے وہ نہایت ستھری اور صاف ہیں) پس تو ان کو اس حال میں دیکھے گا کہ وہ بچہ والی (صیاد سے) خوف زدہ بقرہ وحشیہ کی دو سرمگیں آنکھوں کی طرح (خوب صورت معلوم ہوتی) ہیں۔

حلِّ عبارت: (طَحُوْرَانِ) تثنیہ باب فتَحَ سے طَحْرٌ پھینکنا: دفعہ کرنا (عُوّار) جمع عَوَاوِیْر بمعنی خس وخاشاک، تنکا (القَذٰی) باب ضرب سے مصدر قَذْیًا کسی چیز میں تنکے یا گرد پڑنا (مَکْحُوْلَتَی) تثنیہ مفرد مَکْحُولة: سرگیں آنکھیں (مَذْعُورَةٍ) مؤنث بمعنی خوف زدہ ذَعُورٌ مذکر (فَرْقَد) بچھڑا جمع فراقد (امِّ فَرْقَدٌ) بچے والی نیل گائے۔

تشریح: ناقہ کی آنکھوں کو بقرہ وحشیہ کی آنکھوں سے تشبیہ دی اور مذعورۃ وام فرقد کی قیود کا اضافہ کر کے مشبہ بہ میں حسن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس حالت خاص میں نیل گائے کی آنکھ میں ایک خاص چمک اور تیز نگاہ ہوتی ہے اور بچے کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ محتاط نظروں سے دیکھتی ہے۔

(۳۴) وَصَادِقَتَا سَمْعِ التَّوَجُّسِ لِلسُّرٰی لِهَجْسٍ خَفِيٍّ أَوْلِصَوْتٍ مُنَدَّدِ

ترجمہ: اس ناقہ کے دو ایسے کان ہیں جو رات کے چلتے وقت کھسکھساہٹ سننے کے اندر (نہایت) سچے ہیں خواہ آہستہ آواز ہو یا زور کی۔

حلِّ عبارت: (تَوَجَّسَ) ہلکی آواز کو کان لگا کر سننے کی کوشش کرنا، کھسکھساہٹ (السُّرَی) رات کا سفر یعنی رات کے وقت چلنا (مؤنث و مذکر دونوں طرح مستعمل ہے) (لِهَجسٍ) ہلکی آواز جو سنائی دے مگر سمجھی نہ جائے۔ (مُنَدِّدِ) اونچی آواز۔

تشریح: ناقہ کانوں کی سچی ہے یعنی بہت جلد ہر قسم کی آواز صحیح سن لیتی ہے یعنی بڑی حاضر حواس ہے۔

(۳۵) مُؤَلَّلَتَانِ تَعْرِفُ العِتْقَ فِيهِمَا كَسَامِعَتَيْ شَاةٍ بِحَوْمَلَ مُفْرَدِ

ترجمہ: اس کے دونوں کان باریک نوکدار ہیں جن میں تو آثار عمدگی نسل معلوم کر لے گا اور وہ مقام حومل کے یکہ وتنہا نرگاؤ کے کانوں کے مثل ہیں۔

حلِّ عبارت: (مؤَلّلَتَانِ) تثنیہ۔ مفرد مؤَلّلةٌ مصدر تَالِيْلٌ سے بمعنی تیز کرنا، نوکیلا بنانا (العِتْقُ) نفیس وعمدہ ہونا (سَامِعَتَی) تثنیہ مفرد سَامِعَة: سَامِعَ کی مؤنث کان جمع: سَوَامِعُ (شَاةٍ) بکری، ہرن، جنگلی بیل۔

تشریح: نرگاؤ خصوصاً جب کہ وہ تنہا ہو معمولی سی آہٹ کو سن لیتا ہے اسی طرح وہ ناقہ ہر وقت چوکنی اور ہوشیار رہتی ہے۔

(۳۶) وَأَرْوَعُ نَبَّاضٌ أَحَذُّ مُلَمْلَمٌ كَمِرْدَاةِ صَخْرٍ فِي صَفِيحٍ مُصَمَّدِ

ترجمہ: اس کا دل ذکی، تیز حرکت، ہلکا اور سریع، سخت وقوی ہے۔ جیسے چوڑے پتھروں میں پتھر کا (بنا ہوا) ایک سنگ شکن اوزار ہو۔

حلِّ عبارت: (اَرْوَعُ) جمع: رَوْعٌ سمجھدار، ذکی، بہت شاندار یہ قلبٌ مخذوف کی صفت ہے اور شعر میں آگے بھی تمام صفات قلبٌ ہی کی ہیں۔ (نبَّاضٌ) تیز حرکت (اَحَذُّ) ایسا چکنا، جسے پکڑا نہ جا سکے۔ (مُلَمْلَمُ) ٹھوس/گول (مِرْدَاةٌ) چٹان، وہ سخت چٹان جس پر رکھ کر دوسرے پتھر توڑے جائے۔ (صَخْرٍ) پتھر کی چٹان مفرد صَخْرَةُ (صَفِيحٍ) پتھر کی سل جمع: صَفَائِحُ

(مُصَمَّدِ) ٹھوس وسخت۔

تشریح: ناقہ کے دل کو مضبوطی میں سنگ شکن پتھر سے اور اس کی چوڑی اور مضبوط پسلیوں کو پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۷) وأَعلَمُ مَخرُوتٌ مِنَ الأَنْفِ مَارِنُ عَتيقُ متي تَرْجُم به الأَرْضَ تَزْدَدِ

ترجمہ: اس ناقہ کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہے۔ ناک کا بانسہ چھدا ہوا ہے۔ ایسی اصیل ہے جب ناک زمین پر مارتی ہے (سونگھتی ہے) تو زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

حل عبارت: (اَعْلَمُ) عَلْمَاءُ جمع عُلْمٌ جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔ (مَخْرُوت) جس کا کان، ناک یا ہونٹ چھیدا ہوا ہو، پھٹا ہوا ہو۔ (مَارِنُ) ناک کا نرم کنارہ جمع: مَوَارِنُ (عَتِيْقُ) اونچی ذات کا اصیل، (تَرْجُمُ) رَجْمٌ مصدر سے اصل معنی تو سنگ باری ہے لیکن یہاں ھا ضمیر اَنْفٌ کی طرف لوٹ رہی ہے اسی لئے ناک مارنا مراد لینگے یعنی جب ناک زمین پر مارتی ہے۔

تشریح: سفر پیشہ اونٹ زمین کو سونگھ کر یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پانی کس قدر دور ہے اگر پانی زیادہ دور ہوتا ہے تو رفتار تیز کر دیتے ہیں۔

(۳۸) وإنْ شِئتَ لَمْ تُرْقِلْ وَإنْ شِئتَ أَرقَلتْ مخَافةَ مَلْويٍّ مِنَ القِدِّ مُحصَدِ

ترجمہ: اگر تو چاہے (کہ وہ تیز نہ دوڑے) تو نہ بھاگے گی اور اگر تو چاہے (کہ وہ دوڑے) تو ایک مضبوط تسمے کے بنے ہوئے اور بٹے ہوئے کوڑے کے خوف سے دوڑ کر چلے گی۔

حل عبارت: (تَرقَلِ) باب افعال سے مصدر اِرْقَالٌ بمعنی تیز دوڑنا (مَلْوِی) بروزن تَرْمِیٌّ از لِوٰی، یلوِی مصدر لِیٌّ: بٹنا (قِدٌّ) چمڑے کا تسمہ، کوڑا جمع: اَقُدٌّ۔ (مُحَصَدِ) مصدر احصادٌ سے رسی کا بٹنا۔

تشریح: بہت شائستہ ہے سوار کے قبضہ میں رہتی ہے۔ اس قدر تیز ہے کہ کوڑا مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا خوف ہی اس کو دوڑانے کے لئے کافی ہے۔

(۳۹) وإنْ شِئتَ سَامَى واسِطُ الكُوررَ أسِها وَعَامَتْ بضَبْعَيْها نَجاءَ الخَفَيْدَدِ

ترجمہ: اور اگر تو چاہے تو اس کا سر پالان کی اگلی لکڑی سے بلند ہو جائے گا اور اپنی دونوں بازوؤں کے ذریعہ شتر مرغ کی تیز روی کی طرح تیرے گی (تیز چلنے لگے گی)۔

حل عبارت: (السَّامِیَ بلند، اونچا (وَاسِطُ) الکور پالان کا اگلا حصہ، جمع: اَوَسِطُ (الکور) پالان (عَامَتْ) عَوْمًا سے عَامَتْ واحد مؤنث غائب بمعنی تیرے گی (ضَبْعَيی) تثنیہ مفرد ضَبْعٌ بمعنی بازو، بغل سے بازو کے آدھے حصے تک۔ (نجآء) تیز رفتاری (الخفيدد) شتر مرغ۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی اونٹنی کی تیز رفتاری کو بیان کر رہا ہے کہ مقدم رحل سے سر کا بلند ہو جانا خاص تیز رفتاری کے

وقت ہوتا ہے۔

(۴۰) عَلى مِثلِهَا أَمضِي إِذَا قالَ صَاحِبي: أَلا لَيتَنِي أَفدِيكَ مِنهَا وَأَفتَدي

ترجمہ: جب میرا ساتھی یہ کہنے لگے کہ اے کاش اس مصیبت سے فدیہ دے کر میں تجھے چھڑا لیتا اور میں بھی چھوٹ جاتا تو اس جیسی ناقہ پر (سوار ہوکر) سفر کر جاتا ہوں۔

حل عبارت: (أَمضِی) مَضَی، یَمضِی، مُضِیًّا سے واحد متکلم بمعنی جاتا ہوں (لَیتَ) حرف تمنی بمعنی کاش، عام طور پر ناممکن الحصول شئی کی تمنا کے لئے آتا ہے، جیسے (لیت الشّباب یعود) ممکن شی کی تمنا کیلئے کم آتا ہے جیسے "لیت المسافر حاضرٌ" اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اگر اس کے ساتھ یا متکلم لگائی جائے تو کہا جائیگا: لَیتَنی جیسا کہ یہاں ہے (أفدِی) فَدَا، یَفدِی، فدًی و فِدًا و فِدَاءً سے بمعنی کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا۔

تشریح: سخت مصیبت میں ساتھی گھبرا اٹھتا ہے تو میں نہیں گھبراتا۔ بلکہ باہمت رہ کر ایسی اونٹنی کے ذریعہ سے سفر کرتا رہتا ہوں۔

(۴۱) وَجَاشَت إِلَيهِ النفسُ خوفًا وَخَالهُ مُصَابًا وَلَو أَمسَى عَلى غيرِ مَرصَدِ

ترجمہ: (میں اس ناقہ کے ذریعہ اس وقت سفر کر جاتا ہوں جب کہ) خوف کی وجہ سے میرے رفیق کا دل ہل جائے اور اپنے آپ کو قریب ہلاک سمجھنے لگے اگر وہ غیر خطرناک راستہ پر چلے۔

حل عبارت: (جَاشَتْ) جوش مارنا، ابلنا، خوف کی وجہ سے کلیجہ منہ کو آنا، مراد دل کا دہل جانا۔ (خَالَ) باب فتح سے فعل ماضی واحد مذکر غائب بمعنی گمان کیا، سمجھا (مُصابًا) مصیبت زدہ (أمسَی) شام کے وقت سفر کرنا، چلنا۔ (المَرصَدِ) گھات لگانے کا راستہ یا جگہ جمع: مَراصِدُ۔ قرآن پاک میں ہے۔ "وَخُذُوهُمْ وَقعُدُو الَهمْ کُلَّ مَرصَدٍ"

تشریح: اس ناقہ پر سوار ہوکر ایسے خطرناک جنگل طے کر ڈالتا ہوں جنہیں دیکھ کر رفیق سفر گھبرا جائے اور اپنے آپ کو موت کے منہ میں سمجھتا ہو اگر چہ وہاں ڈاکوؤں کا کچھ خوف نہ ہو۔

(۴۲) إذا القَومُ قالُوا مَن فتى خِلتُ أَنني عُنِيتُ فلم أَكسَل ولَم أتبَلَّدِ

ترجمہ: جب (بھی) قوم نے یہ پکارا کہ "نوجوان کون ہے" تو میں نے سمجھا کہ میں ہی مراد ہوں پھر نہ میں نے کاہلی کی اور نہ تردد۔

حل عبارت: (خِلتُ) واحد متکلم میں سمجھا، گمان کیا۔ (أکسَلْ) کَسَلٌ مصدر سے بمعنی سستی کرنا۔ (أتبَلَّدَ) تَبَلَّدَ یَتَبلَّدُ تبلُّدًا۔ باب تفعّل سے بمعنی حیران ہونا، سوچ میں پڑنا، کند ذہن ہونا۔

تشریح: لفظ نوجوان سے قوم کا مقصود میں اپنے آپ ہی کو سمجھتا ہوں اس لئے کہ کوئی دوسرا اس خطاب کا مستحق ہی نہیں۔ پس جب کبھی قوم کسی حادثہ کے وقت اس لفظ کے ذریعہ پکارتی ہے فوراً مقصد سمجھ جاتا ہوں اور مدد کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ ذرا بھی پس و

پیش نہیں کرتا۔ گویا کہ اس شعر میں اپنی بہادری کو بیان کر رہا ہے۔

(۴۳) أَحَلْتُ عليهُا بالقَطِيع فأجْذَمَتْ   وقدْ خَبَّ آلُ الأَمعَز المُتوَقِّد

تَرجُمَہ: میں (قوم کی آواز سن کر) کوڑا لے کر اس ناقہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ نہایت تیزی سے چلی جب کہ چمک دار سنگستان کا سراب موج زن تھا۔

حَلِّ عِبَارت: (اَحَلْتُ) مصدر احالۃ بمعنی متوجہ ہونا، اگر چہ ماضی ہے لیکن جواب شرط ہونے کی وجہ سے مضارع کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ای اَلْوَجَّہْ (اَلْقَطِیْعُ) تسموں کو بٹ کر بنایا جانے والا (چھڑی نما) کوڑا جمع: قُطْعَانٌ وَقِطَاعٌ (اَجْذَمَتْ) باب افعال سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی رفتار تیز کرنا، تیزی سے چلی (خَبّ) اضطراب، موجزن ہونا۔ (آلُ) ریت (اَلاَمْعَز) جمع: اماعزُ سنگلاخ زمین (المُتوَقّدُ) مصدر باب تفعّل سے توَقّدُ، اسم فاعل بمعنی چمکدار۔

تَشرِیح: سورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے ریت آب متحرک معلوم ہوتا تھا۔ شدت گرما میں اپنی اور ناقہ کی بادیہ پیمائی کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۴) فذَالتْ كما ذَالتْ ولِيدَةُ مَجلسٍ   تُري ربَّها أَذْيالَ سحُلٍ مُمدَّدِ

تَرجُمَہ: پس وہ ناقہ متبختر انہ انداز سے اس طرح چلی جیسے کہ مجلس کی وہ رقاصہ چلتی ہے جو سفید دراز چادر کے دامن (لٹکا کر) اپنے مالک کو دکھاتی ہو۔

حَلِّ عِبَارت: (فَذَالَتْ) باب ضرب یضرب سے صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی مٹکنا، اِتراتے ہوئے چلنا، متبخرانہ چال چلنا (وَلِیْدَۃ) باندی جمع وَلَائِد (ولیدۃ المجلس) سے مراد وہ لڑکی جو رقاصہ ہو۔ (سَحْلُ) باریک سفید کپڑا جمع اَسْحَالٌ و سُحُولٌ و سُحُلٌ (مُمَدَّد) لمبی دراز (اَذْیال) ذَیْلٌ کی جمع: کپڑے کا دامن۔

تَشرِیح: ناقہ کی رفتار کو رقاصہ کے کہروے سے تشبیہ دی ہے اور دراز دم کو چادر کے دامنوں سے۔ اس خاص قسم کے رقص میں جس کو کَھُروَہ کہا جاتا ہے۔ رقاصہ پشواز کے دامن اٹھا اٹھا کر مختلف انداز سے ناظرین کو دکھاتی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۴۵) ولَسْتُ بحلاَّلِ التّلاعِ مخَافةً   ولَكِنْ متى يَسْتَرْفِدِ القوْمُ أَرْفِدِ

تَرجُمَہ: اور میں (کسی کے) خوف سے ٹیلوں پر فروکش ہونے والا نہیں ہوں مگر (بات یہ ہے کہ) جب قوم مجھ سے مدد مانگتی ہے تو میں (اس کو) مدد دیتا ہوں۔

حَلِّ عِبَارت: (حَلاّل) جمع حَلٌّ کی بمعنی رہائش اختیار کرنا، فروکش ہونا۔ (تِلاّع) و تَلْعٌ یہ جمع ہیں تَلْعَۃٌ کی بمعنی بلند زمین، اونچا ٹیلہ، اوپر سے نیچے کو پانی بہنے کی جگہ (اِسْتَرْفِدَ) باب استفعال یَسْتَرْفِدُ صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی مدد چاہنا، بخشش

چاہنا۔

تشریح: یعنی مہمانوں کی ضیافت یا دشمنوں سے جنگ کرنے کے خوف سے میں کہیں نہیں چھپتا ہوں بلکہ قوم کی ہر اعانت کے لئے تیار ہوں خواہ ضیافت مہمانان ہو یا مقابلہ اعداء۔

(۴۶) فَإِنْ تبْغِنِي فِي حَلقَةِ القَوْم تَلْقِنِى وَإِنْ تَقْتَنِصْنِي في الحَوانيتِ تَصْطَدِ

ترجمہ: اگر تو مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈیگا تو مجھ کو (وہاں) پائے گا اور اگر شراب کی بھٹیوں میں مجھ کو پکڑنا چاہے گا تو (وہاں بھی) پکڑ لے گا۔

حل عبارت: (تبْغِنِیْ) مصدر بَغْی سے تلاش کرنا، طلب کرنا (الْحَلْقَةِ) مذکر حَلْقٌ بمعنی جماعت انسان، لوگ، جمع حُلُوق (تَلْقِنِی) الفاء مصدر سے بمعنی پانا، اتفاقاً ملنا (تَقْتَنِصْنِی) باب افتعال سے اقتناصٌ مصدر بمعنی تلاش کرنا (حَوانیت) مفرد حَانُوتٌ شراب کی دکان، شراب کی بھٹی (صُطد) پکڑنا۔

تشریح: اپنے جامع جد و ہزل ہونے کو بیان کرتا ہے کہ مجالس قوم میں بھی میرا حصہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے کہ صاحب حزم ورائے ہوں اور شراب خانے بھی مجھ سے آباد ہیں اس لئے کہ صاحب بذل وسخا اور پینے پلانے والا ہوں۔

(۴۷) وَإِنْ يَلتَقِ الحَيُّ الجَمِيعُ تُلاقِني إِلى ذِرْوَةِ البَيْتِ الرَّفِيع المُصَمَّدِ

ترجمہ: اگر تمام قبیلہ (فخر نسبی کے اظہار کے واسطے) مجتمع ہو تو مجھ کو تو ایسے حال میں پائے گا کہ میں شریف اور مقصود (نظر) خاندان کی بلندی سے نسبت رکھتا ہوں۔

حل عبارت: (یَلْتَقِ) باب افتعالٌ مصدر اِلْتِقَآءَ سے مل جانا، اجتماع، جیسے کہا جاتا ہے۔ التقاء الساکنین "ایک کلمہ میں دو ساکن حروف کا اجتماع (الذُّرْوَةُ) چوٹی، بلندی جمع: ذُرًا کہتے ہیں "ھو فی ذُروةِ النَّسَبِ" وہ اعلیٰ نسب کا ہے (الرَّفِیع) اعلیٰ، عمدہ، نفیس (الْمُصَمَّدُ) مقصود نظر

تشریح: شرافت نسبی میں تمام قبیلہ وقوم پر اپنی برتری کا اظہار مقصود ہے۔

(۴۸) نَدامَايَ بِيضٌ كالنُّجُوم وقَيْنَةٌ تَرُوحُ علَيْنَا بيْنَ بُرْدٍ ومُجسَدِ

ترجمہ: میرے یاران جلسہ ستاروں کی طرح سفید (روشن رو دوست) ہیں اور ایک مُغنیہ ہے جو سر شام دھاریدار چادر اور زعفرانی کپڑوں میں (ملبوس ہوکر) ہمارے پاس آتی ہے۔

حل عبارت: (نُدَامَای) یا متکلم کی جمع نُدَمَآء مفرد نَدِیْمٌ بمعنی ہم نشین دوست۔ (الْقِینَةُ) باندی۔ لیکن زیادہ تر استعمال بمعنی مُغنِّیه ہے اس کی جمع قِیَانٌ آتی ہے، خادمہ، کنیز (تَرُوْحُ) باب نَصَر سے رواحًا، شام کے وقت آنا، بلا قید وقت آنے جانے کے لئے رَواح مستعمل ہے (الْبُرْدُ) اوڑھنے کی دھاری دار چادر، جمع: ابْراد ابْرُدٌ و بُرُود (مُجْسَد) بدن سے لگا

ہوا کپڑا جیسے بنیان یا کرتا جمع: مَجَاسِد۔

تشریح: میرے ہمنشین نہایت باعزت اور شریف لوگ ہیں جن کے چہرے ستاروں کی مانند چمکتے ہیں اور ایک رقّاصہ بھی شریک جلسہ رہتی ہے جو سرِ شام ہماری مجلس میں آتی ہے۔

(۴۹) رَحِيبٌ قِطَابُ الجَيْبِ مِنها رَقِيْقَةٌ بِجَسِّ النَّدَامى بَضَّةُ المُتَجَرَّدِ

ترجمہ: اس (رقاصہ) کے گریبان کا چاک وسیع ہے دوستوں کی چھیڑ چھاڑ کے وقت نرم خو ہے اس کے بدن کا کپڑوں سے عریاں رہنے والا حصہ نرم و نازک ہے۔

حل عبارت: (رَحِيب) کشادہ، وسیع جمع: رُحُبٌ مؤنث، رَحِيبة جمع: رَاحَائب (قِطَاب) گریبان کے دونوں حصے کی ملنے کی جگہ (الرَّقِيْقَةُ) مؤنث، مذکر رقیق بمعنی نرم خو، نازک ولطیف جمع: اَرِقّاءُ (جَسَّ) ای مَسَّ یعنی چھونا (بَضَّةُ) معنی نرم و نازک (البضّ) بھرا ہوا ملائم جسم۔ (المُتَجَرَّدِ) تُجرُّد سے برہنہ ہونا، کپڑوں سے عریاں رہنے والا حصہ۔

تشریح: نہایت خوش خلق ہے جب یارانِ جلسہ مذاق کرتے ہیں تو کج خلقی نہیں کرتی ہے۔ بدن کا کھلا ہوا حصہ جب نرم ہے تو کپڑوں میں ڈھکے چھپے اعضاء کا تو کیا ہی کہنا۔

(۵۰) إذا نَحنُ قُلنَا أَسْمِعِينَا أتبرَتْ لنَا عَلى رِسْلِها مَطْرُوقةً لمْ تَشَدَّدِ

ترجمہ: جب ہم اس سے کہتے ہیں کہ کچھ سناؤ تو وہ نہایت نرم رفتار سے نیچی نگاہیں کئے ہوئے، بغیر سختی کے ہمارے سامنے آتی ہے۔

حل عبارت: (اِسْمَعِينَا) باب سَمِعَ سے صیغہ امر واحد مؤنث سے سناؤ (اَلْبَرَت) مصدر ابر آءٓ آگے بڑھنا، سامنے آنا (رِسْلِ) مؤنث رِسْلَةٌ بمعنی نہایت نرم، صبر و توقف (مَطْرُوقَةٌ) جس میں نرمی اور ڈھیلا پن ہو۔ مراد نزاکت، اگر یہاں قاف کی بجائے فا ہو یعنی لفظ (مَطْرُوفَةٌ) ہو تو معنی ہوگا، نشیلی آنکھوں والی اور اگر یہ لفظ (مَفْرُوقَةٌ) بجائے طا کے فا ہو تو معنی ہوگا وہ عورت جو غیر مرد کو دیکھے۔ (تَشَدَّدِ) تشدد وسختی برتنا۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر اس رقاصہ کی تعریف اور اس کی خوبیوں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ نہایت باوقار اور شرمیلی ہے۔ شوخ وشنگ اور بے سلیقہ نہیں ہے۔

(۵۱) إذا رَجَّعَتْ في صوتِها خِلْتَ صوتَها تَجاوُبَ أَظآرٍ عَلى رُبَعٍ رَدِي

ترجمہ جب وہ اپنی آواز میں گنگناتی ہے تو تو اس کی آواز کو موسم ربیع کے پیدا شدہ مردہ بچہ پر چند اونٹنیوں کا مل کر رونا خیال کرے گا۔

حل عبارت: (رَجَّعَتْ) رَجَّعَ گانا گانے یا بانسری بجانے یا ترنم سے کوئی چیز پڑھتے وقت حلق میں آواز گھمانا، یعنی

گنگنانا (صَوْت) آواز، مراد گانا۔ (تَجَاوُبَ) ایک دوسرے کو جواب دینا (اَظَارٍ) غیر کے بچے پر مہربان ہونا واحد ظِئْرٌ ہے۔ (رُبَع) و اَرْبَاعٌ موسم بہار میں پیدا ہونیوالا اونٹ کا بچہ جمع: رِبَاع (رَدِیْ) باب سَمِعَ سے مصدر رَدًی بمعنی ہلاک ہونا۔

تشریح: مغنیہ کی اس آواز کو جو وہ گلے میں گھماتی ہے ان اونٹنیوں کی آواز سے تشبیہ دی ہے جو مل کر بچہ پر نوحہ کر رہی ہوں۔ چونکہ ان اونٹنیوں کی آواز میں نرمی اور حزن ہوگا لہٰذا یہ تشبیہ بلیغ ہے۔ اس قسم کی آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

چہ خوش باشد آواز نرم و حزین   بگوش حریفانِ مستِ صبُوح

(۵۲) وَمَازَالَ تَشْرابي الخُمُورَ ولَذَّتي   وبَيْعِي وَإِنفَاقي طَرِيفِي ومُتْلَدي

ترجمہ: میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود پیدا کردہ اور موروثی مال کو بیچنا اور خرچ کرنا برابر جاری رہا۔

حل عبارت: (مازال) برابر، مسلسل (تَشْرَابی) یا متکلم کا تَشْرَاب کا معنی، ڈٹ کر شراب پینا، (خُمُورٌ) خَمْرٌ کی جمع ہے بمعنی انگور وغیرہ کا نشہ آور شی، شراب، ہر نشہ آور مشروب (لَذَّةٌ) مزہ، لطف اندوز ہونا، کیف و سرور، راحت۔ (طَرِیفُ) تازہ تازہ حاصل شدہ مال جمع: طُرُفٌ و طِرَافٌ، اسی کا مقابل تَلِیْدٌ اور تَالَدٌ ہے (مُتلَدِی) موروثی مال جمع: اَتْلَادٌ و تُلَدًا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی بے پناہ شراب نوشی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے اندر مے نوشی کے ساتھ ساتھ سخاوت بھی ہے گویا کہ میرا بے دریغ مال خرچ کرنا میری سخاوت ہے۔

(۵۳) إلى أَنْ تَحَامَتنِيَ العَشِيرةُ كُلُّهَا   وأُفْرِدْتُ إِفْرَادَ البَعِير المُعَبَّدِ

ترجمہ: یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں خارشی تارکول ملے ہوئے اونٹ کی طرح یکہ و تنہا کر دیا گیا۔

حل عبارت: (تَحَامَتْ) مصدر تحامی، الگ ہو جانا (اَلْعَشِیرةُ) آل اولاد، قبیلہ، باپ کی طرف کے قریبی رشتہ دار، ایک باپ کی اولاد، قرآن پاک میں ہے۔ "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ" (البعِیْرُ) اونٹ یا اونٹنی جو سواری اور بار برداری کے قابل ہو۔ جمع: اَبَاعِر و اَبَاعِیر وبُعْرَانٌ (اَلْمُعَبَّدِ) مُعَبَّدٌ کا اصل لغوی معنی تو تابعدار، مغلوب کے ہے لیکن یہاں جب اس کو بعیر کی صفت بنائیں گے یعنی (البعیرِ المُعَبَّدِ) تب اس کا معنی خارشی اونٹ ہوگا۔

تشریح: میری بلا کی مے نوشی اور فضول خرچی کو دیکھ کر تمام خاندان نے میرا بائیکاٹ کر دیا اور میں خارشتی اونٹ کی طرح اس کے پاس کوئی شتر آنے نہیں دیا جاتا بالکل اکیلا رہ گیا۔

(۵۴) رأيْتُ بَني غَبْراءَ لايُنكِرُونَني   وَلاأَهْلُ هٰذَاكَ الطِّرافِ المُمَدَّدِ

ترجمہ: میں دیکھتا ہوں کہ فقراء (چونکہ میں ان پر احسان کرتا ہوں) اور ان بڑے خیموں کے باشندے (چونکہ وہ میری صحبت کو مغتنم خیال کرتے ہیں) مجھے اوپرا نہیں سمجھتے (بلکہ خوب جانتے ہیں)۔

حلِّ عبارت: (بَنِی غَبْرآءِ) غربا، مساکین، فقیر محتاج لوگ (الطِّرَافُ) چمڑے کا خیمہ، جمع: طُرُفٌ و آطْرِفَة (مُمَدَّدِ) بڑے یعنی بڑے خیمے۔

تشریح: اگر خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کرلی تو کیا مضائقہ ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ تمام دنیا کے فقراء اور امراء مجھ سے واقف ہیں اور میری عزت کرتے ہیں۔

(۵۵) أَلا أيُّهذَا اللاَّئِمِي أحْضُرُ الوَغٰی   وَأنْ أشْهَدَ اللذَّاتِ هلْ أنتَ مُخلدي؟

ترجمہ: اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذات میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سن (اگر میں ان باتوں سے باز آجاؤں) تو کیا تو مجھے حیات جاودانی دے سکتا ہے؟

حلِّ عبارت: (الاَّئِمی) لَامَ، يَلُوْمُ، لَوْمًا سے اسم فاعل لائم ملامت کرنے والا یا متکلم کا۔ اگر باب كَرُمَ سے ہو تو لُؤمًا کا معنی ہوگا نچلے اور گھٹیا درجے کا ہونا، کم ظرف ہونا (الوَغٰی) جنگ، شور ہنگامہ، ہنگامہ خیز جنگ (مُخْلِدِی) مُخْلِدٌ کا معنی ہے جس پر دیر سے بڑھاپا آجائے، چاق و چوبند بوڑھا آدمی۔ اگر خَلادٌ مصدر سے ہو تو معنی ہمیشہ کی بقا دینا ہوگا۔

تشریح: جب کہ لڑائی اور لذت کے موقع پر نہ جانا بھی دوام حیات کا سبب نہیں بن سکتا تو پھر کیوں اس چندروزہ زندگی میں رزم اور بزم سے کنارہ کشی کی جائے لطف اور نام کیوں نہ حاصل کرلیا جائے۔

(۵٦) فَإنْ كُنتَ لاتَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيّتِي   فَدَعْنِی أُبَادِرْهَا بِمَامَلَكَتْ يَدِي

ترجمہ: پس اگر تو میری موت نہیں ٹال سکتا تو میرا پیچھا چھوڑ۔ تاکہ مرنے سے قبل میں اپنے مال کو صرف کرڈالوں۔

حلِّ عبارت: (مَنِيَّتِی) اَلْمَنِيَّةُ بمعنی موت، فیصلہ جمع مَنَایَا۔ یا متکلم کا (اُبَادِرْ) جلدی کرنا، مرادی معنی خرچ کرنا ہے۔

تشریح: جب کہ مال و دولت انسان کو مرنے سے نجات نہیں دلاسکتا تو پھر اس کا جمع کرنا فضول ہے انسان کو چاہئے کہ زندگانی عیش و عشرت سے بسر کرے۔

(۵۷) ولَوْلَا ثَلاثٌ هُنَّ مِنْ عِيشَةِ الفَتَی   وجَدِّكَ لَمْ أحفِلْ مَتَی قَامَ عُوَّدِي

ترجمہ: پس اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو ایک (شریف) نوجوان کے واسطے باعث لذت ہیں تو تیرے نصیب کی قسم! مجھے اس کی کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میرے پرسان حال (میری زندگی سے مایوس ہوکر) کب (میری بالیں سے) اٹھ کھڑے ہوئے۔

حلِّ عبارت: (عِيْشَةُ) از باب ضَرَب سے عیشا و عِيْشَةً و مَعَاشًا بمعنی زندگی گزارنا، جینا "العِيْشَةُ" زندگی میں انسان کا حال (الفَتَی) نوجوان (مراہقت اور رجولت کے درمیان کا) قرآن پاک میں ہے۔ "قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ" تثنیہ: فَتَيَانِ و فَتَوَانِ جمع: فِتْيَانٌ، فِتيَةٌ مؤنث، فتاة، جمع: فتيات (جَدٌّ) بانصیب ہونا، قسمت والا ہونا۔ (اَحْفَل) حَفْلٌ مصدر سے پرواہ کرنا (عُوَّد) پرسان حال۔

تشریح: اگر یہ لذائذ ثلاثہ (جو آئندہ اشعار میں مذکور ہیں) نہ ہوتے تو مجھے اپنے مرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ محض انہی تین چیزوں کے آسرے پر زندگانی ہے۔

(۵۸) فَمِنْهُنَّ سَبْقِي الْعَاذِلَاتِ بِشَرْبَةٍ كُمَيْتٍ مَتَى مَا تُعْلَ بِالْمَاءِ تُزْبِدِ

ترجمہ: منجملہ ان تین (چیزوں) کے (ایک تو) ملامت کروں (کی بیداری) سے قبل میرا ایسی سرخ سیاہی مائل شراب اڑا جانا ہے (جو اس قدر تند اور تیز ہے) کہ جب اس میں پانی ملایا جائے تو جھاگ دینے لگے۔

حل عبارت: (سَبْقِی) پہلے، قبل (الْعَاذِلَاتِ) عاذلة کی جمع ہے ملامت گر عورت۔ (شَرْبَة) ایک گھونٹ، ایک دفعہ کا پینا (كُمَيْتٌ) سرخ سیاہی مائل شراب۔ جمع: كُمْتٌ (تُعْلَ) ملایا جائے (تُزْبِدِ) جھاگ آنا۔

تشریح:

(۵۹) وَكَرِّي إِذَا نَادَى الْمُضَافُ مُجَنَّبًا كَسِيدِ الْغَضَى نَبَّهْتَهُ الْمُتَوَرِّدِ

ترجمہ: (دوسرا امر جو میری زندگی کا سہارا ہے) جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پکارے تو ایک فراخ گام گھوڑے کو (اس مظلوم کی جانب بغرض حمایت) میرا پھیر لینا ہے جو اس بھیڑیئے کی طرح (تیز رو) ہے جو درخت غضا کے نیچے رہتا ہو (اور جو شدت پیاس میں پانی پینے کے لئے) گھاٹ پر اترنے والا ہو اور جس کو تو نے ہل کا رد دیا ہو۔

حل عبارت: (كَرَّ) باب نَصَرَ سے كَرًّا لوٹانا، لوٹنا (مَضَافٌ) مصیبت زدہ/ دشمن کے نرغے میں آیا ہوا (مُجَنَّبًا) اگر مُجَنَّبَ جَنِيْبَة سے ہو تو معنی ہوگا، لگام سے کھینچا جانیوالا گھوڑا۔ (الْمُجَنَّبَةُ) فوج کا ہراول دستہ، اور اگر مُحَنَّبًا یعنی ''جیم'' کے بجائے ''حا'' ہو تو معنی وہ گھوڑا جس کے اگلے قدم میں ایسا جھکاؤ ہوتا ہے جس سے اس کی رفتار بڑھتی ہے (سِيدِ) بھیڑیا، جمع: سِيْدَان (نَبَّهْتَهُ) ڈانٹنا، للکارنا، ہل کا رد دینا (الْغَضَى) جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے (الْمُتَوَرِّدِ) وُرُوْد سے پانی پر پہنچنے کا راستہ پانی کا گھاٹ۔

تشریح: درخت غضا کے نیچے رہنے والا بھیڑیا پہلے ہی بڑا تیز و تند اور خوفناک ہوتا ہے۔ مزید برآں بحالتِ تشنگی گھاٹ پر جاتے ہوئے اس کو ہل کا رد دیا گیا ہو تو اس کی تیز رفتاری کا کیا ٹھکانا ہوگا ایسے تیز رفتار بھیڑیئے سے گھوڑے کو تیز روی میں تشبیہ دی ہے۔ یعنی بعجلت تمام ایسے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس مظلوم کی حمایت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔

(۶۰) وَتَقْصِيرُ يَوْمِ الدَّجْنِ وَالدَّجْنُ مُعْجِبٌ تَحْتَ الطِّرَافِ الْمُعَمَّدِ

ترجمہ: (تیسری چیز جو جینے کا سہارا ہے) ابر و باراں کے دن کو اس حالت میں کہ (آشفتہ دلوں کو وہ) بارش خوب بھاتی ہو ایک حسین نازک اندام محبوبہ کے ذریعہ بلند خیمہ کے نیچے کوتاہ کر دینا ہے۔

حل عبارت: (تَقْصِيْرٌ) کوتاہی عیب، جمع: تَقْصِيْرَات (الدَّجْنِ) چاروں طرف چھائی ہوئی گھٹا اور بارش، جمع:

دُجَان (مُعْجِبٌ) پسند آنے والا، قابل تعجب، حیرت انگیز (بَهْكَنَةٍ) نازک اندام عورت (الطِّراف) چمڑے کا خیمہ۔ جمع طُرُفٌ (المُعَمَّدِ) بمعنی (المَعْمُوْدُ) اونچے ستون۔ طراف کی صفت بنا کر اس کا معنی کرینگے۔ بلند خیمے۔

تشریح: دن کو کوتاہ کرنا بایں معنی ہے کہ لذت وسرور میں دن کا پتہ نہیں چلتا گویا صبح سے شام ملی ہوئی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے؟

(٦١) كَأنَّ البُرِينَ وَالدَّمَالِيجُ عُلِّقَتْ　　　عَلَى عُشَرٍ أوْخِرْوَعٍ لَمْ يُخَضَّدِ

ترجمہ: (محبوبہ اس قدر نازک اندام ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں میں زیورات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ) گویا پازیب اور بازو بند بن ترشے مدار یا ارنڈ پر لٹکا دیئے گئے ہیں۔

حل عبارت: (البُرِيْنِ) مفرد، بُرَّة، وہ زیورات جو حلقہ دار ہو جیسے پازیب اور کنگن وغیرہ۔ (الدَّمَالِيْجُ) دُمْلُجُ کی جمع ہے بمعنی بازو بند (عَلَّقَ) کسی چیز کو دوسری چیز میں اٹکانا، لٹکانا (عُشُرٍ) درخت آک یا مدار (خِرْوَعٍ) (١) ارنڈ کا درخت (٢) ہر کمزور پودا جو مڑ جائے۔ (يُخَضَّدِ) خَضَدَ سے مجہول کاٹنا، تراشنا۔

تشریح: اس کے ہاتھ پیر نزاکت میں مدار اور ارنڈ کی نرم شاخوں کی طرح ہیں۔ لم یخضد کی قید اس لئے لگائی کہ شاخیں چھٹ جانے کے بعد درخت میں پہلی سی نرمی لچک اور ضخامت باقی نہیں رہتی۔

(٦٢) كَرِيمٍ يُرَوِّي نَفْسَهُ فِي حَيَاتِهِ　　　سَتَعْلَمُ إنْ مُتْنَا غَدًا أَيْنَا الصَّدِي

ترجمہ: میں ایک ایسا بھلا آدمی ہوں جو اپنے آپ کو اپنی زندگی میں (شراب سے) سیراب کرتا ہے (اے ملامت گر!) اگر ہم کل کو مرے تو عنقریب تو جان لے گا کہ ہم میں سے (درحقیقت) کون پیاسا ہے۔

حل عبارت: (يُرَوِّي) سیر ہونا، سیراب ہونا (الصّدى) باب (س) سے صَدى سخت پیاس جمع اَصْدَاءٌ۔

تشریح: یعنی ہم سیراب ہو کر مریں گے اور ہماری نیت تیری طرح ڈانواڈول نہ ہوگی۔ اردو کا کیا خوب شعر ہے۔

لطف مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

(٦٣) أرَى قَبْرَ نَحَّامٍ بَخِيلٍ بِمَالِهِ　　　كَقَبْرِ غَوِيٍّ فِي البَطَالَةِ مُفْسِدِ

ترجمہ: میں کنجوس اپنے مال پر بخل کرنے والے کی قبر، گمراہ لہو ونشاط (اور) اپنے مال کو بگاڑنے والے (انسان) کی قبر کے مثل دیکھتا ہوں۔

حلِ عبارت: (نُحَّامٍ) بخیل آدمی (بَخِيْلٍ) کنجوس (غَوَیّ) گمراہ (البطالة) بیکار، بے روزگار، لہوونشاط (مُفْسِدٍ) فَسَادٌ سے مال کو بگاڑنے والا قرآن پاک میں ہے۔ "ظَهَرَ الفَسَادُ فِی البَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ ايْدِی النّاس"

تشریح: مرنے کے بعد جب کہ دونوں کی قبر کا یکساں حال ہے تو پھر بخل سے کیا فائدہ؟ اور مال کو شراب نوشی اور مہمانوں کی ضیافت وغیرہ میں کیوں نہ صرف کر دیا جائے

(٦٤) تَرَى جُثْوَتَيْنِ مِنْ تُرَابٍ عَلَيْهِمَا   صَفَائِحُ صُمٌّ مِنْ صَفِيحٍ مُنَضَّدِ

ترجمہ: (ان دونوں کے مرنے کے بعد) تو مٹی کے دو ڈھیر دیکھے گا جن پر پتھر کی چوڑی چکلی سلوں میں سے کچھ ٹھوس اور سخت سلیں اوپر تلے رکھی ہوتی ہوں گی۔

حلِ عبارت: (جُثْوَتَيْنِ) تثنیہ جمع جُثًى وَجِثًى، مٹی کا ڈھیر، قبر (صَفَائِحُ) صَفِيْحَةٌ کی جمع ہے بمعنی پتھر وغیرہ کی سل (صُمٌّ) اَصُمٌّ کی جمع ہے بمعنی اصَمَّ الجِسْمُ جسم کا ٹھوس اور سخت ہونا (مُنَضَّدِ) باترتیب، تہ بہ تہ، اوپر تلے۔

تشریح: مرنے کے بعد بخیل اور سخی میں کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں کی قبریں یکساں حالت میں ہوتی ہیں اس لئے بخل کر کے مال جوڑنے سے کیا فائدہ؟ بخیل کی قبر پر بھی پتھر ہی ہوں گے۔ سونے چاندی کی سلیں تو ہونے سے رہیں۔

(٦٥) أَرَى المَوْتَ يَعْتَامُ الكِرَامَ ويَصْطَفِي   عَقِيْلَةَ مَالِ الفَاحِشِ المُتَشَدِّدِ

ترجمہ: میں دیکھتا ہوں کہ موت سخی لوگوں (کی جان) کو (فنا کے لئے) منتخب کرتی ہے اور سخت بخیل آدمی کے نفیس مال کو (چھانٹ چھانٹ کر) فنا کرتی ہے۔

حلِ عبارت: (يَعْتَامُ) از باب افتعال مصدر اِعْتِيَامٌ سے بمعنی چننا (الكِرَامِ) كَرِيْمٌ سے بمعنی فیاض، سخی (عَقِيلة) بمعنی پردہ نشین عورت لیکن جب لفظ مال کے ساتھ آجائے تو بمعنی عمدہ اور نفیس مال (الفَاحِشُ) سخت، زبردست (المُتَشَدِّدِ) بخیل۔

تشریح: یعنی سخی کے پاس صرف جان ہے اس لئے موت اس کی جان ہی لے سکتی ہے اور سخی کو جان دینے میں بھی کوئی عذر نہیں ہوسکتا ہاں بخیل کو جان سے زیادہ مال پیارا ہے۔ تو گو موت اس کی جان کو بھی نہ چھوڑے گی مگر زندگی میں ہی اس کے نفیس مال کو فنا کر کے اس کو جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔ اب دیکھ لو راحت میں کون ہے اور رنج میں کون؟ بعض شارحین نے شعر کا مطلب یہ بیان کیا ہے سخی کو جان عزیز ہے اور بخیل کو مال۔ موت ہر ایک کی عزیز چیز کو چھین لیتی ہے۔ زوزنی نے یہ توجیہ کی ہے کہ موت سخی کی جان کو فنا کے لئے اور بخیل کے مال کو موت کے بعد باقی رہ جانے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(٦٦) أرَى العَيْشَ كنزاً ناقِصًا كلَّ لَيْلَةٍ   وَمَا تَنْقُصُ الأَيامُ والدَّهْرُ يَنْفَدِ

ترجمہ: میں زندگی کو ایک ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب (کچھ نہ کچھ) گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور (دور) ایام جس چیز کو گھٹاتا

رہے وہ (ایک روز ضرور) فنا ہو جائیگی۔

حلِ عبارت: (العَیْشَ) زندگی (کَنزًا) زمین میں دبا ہوا مال، مدفون خزانہ جمع: کُنُوْزٍ (الدّهر) زمانہ دراز۔ جمع: اَدْهُرُو دُهُوْرٌ۔

تشریح: عمر نا قابل بقا چیز ہے۔ یعنی زندگی ایک ایسے نا قابل بقا خزانے کی طرح ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گھٹتا رہتا ہے جیسے اس خزانہ کے لئے کوئی بقا ہمیشگی نہیں ہے اسی طرح عمر بھی باقی رہنے والی چیز نہیں ہے تو پھر بخل کرنیکی کیا ضرورت ہے۔

(٦٧) لَعَمْـرُكَ إِنَّ الـمَوْتَ مـا أخطَأ الفَتـى لَکـالطِّوَلِ الـمُـرْخَـى وثِنْياهُ بـاليَد

ترجمہ: تیری جان کی قسم! بے شبہ موت جوان سے خطا کرنے کے زمانہ میں ڈھیلی رسی کی طرح ہے اور درانحالیکہ اس کے دونوں کنارے (کھینچ لینے والے شخص کے) ہاتھ میں ہوں۔

حلِ عبارت: (لطِّوَلِ) جانوروں کو باندھ کر چرانے کی لمبی رسی (الـمَرْخِيُ) ارْخی مصدر سے ڈھیلا کرنا۔ طِوَلِ المَرْخی کا معنی ہوگا ڈھیلی رسی (ثِنْیَاہ) دونوں کنارے ثنيا الحَبْلِ رسی کے دونوں کنارے۔

تشریح: زندگی ایک مہلت اور ڈھیل کا زمانہ ہے جس میں ہر وقت موت کا کھٹکا لگا ہوا ہے جیسے کسی چوپایہ کے پاؤں میں رسّی باندھ کر چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے اور رسّی کے دونوں کنارے ہاتھوں میں پکڑ لئے جائیں۔ جس کے ذریعے ہر وقت اس کو چرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

(٦٨) يَلُـوْمُ وَمَـا أَدْرِيْ عَلَامَ يَلُـوْمُنِـي كَمَـالَامَنِـيْ فِي الحَـيِّ قُـرْطُ بْنُ اَعْبُدِ

ترجمہ: وہ مالک مجھے ملامت کرتا رہتا ہے جیسا کہ (ایک مرتبہ) اَعْبُد کے بیٹے قرط نے قبیلہ میں مجھ کو ملامت کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بنا پر مجھے ملامت کرتا ہے۔

حلِ عبارت: (يَلُوْمُ) لَامَ، يُلُوْمُ سے صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی ملامت کرنا (عَلَامَ) اصل میں عَلٰی۔ مَا ہے بمعنی کس بات پر، کس وجہ سے (الحَيُّ) قوم، قبیلہ، جمع: اَحْيَآءٌ۔

تشریح: شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ اَعْبُد کے بیٹے قُرَط نے جو قبیلہ میں میری ملامت کی ہے وہ ملامت اور شکایت مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کیونکہ وہ ہر وقت مجھے ملامت کرتا رہتا ہے۔ لیکن اس مرتبہ کس وجہ سے کی، جب کوئی وجہ نہیں تو ملامت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(٦٩) فَمَـالِي أَرَانِيْ وَابْـنَ عَـمِّي مَـالِـكًـا مَتٰـى اَدْنُ مِـنْـهُ يَنْـأَ عَـنـي وَيَبْـعُـدِ

ترجمہ: (جب کہ دنیاوی زندگانی چند روزہ ہے) تو مجھے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے چچازاد بھائی مالک کو (اس حالت میں) دیکھتا ہوں کہ میں جتنا اس سے قریب ہوتا ہوں اسی قدر وہ مجھ سے الگ ہوتا جاتا ہے اور دور بھاگتا ہے۔

حلِ عبارت: (اُدْنُ) دَنَا، يَدْنُوا، دُنُوًّا و دَنَاوَةً سے واحد متکلم بمعنی قریب ہوتا، یعنی قریب ہوتا ہوں۔ جمع دُنَاةٌ (يَنأَ) ازباب فَتَحَ مصدر النَّأي دور ہونا، الگ ہونا (يَبْعُدِ) باب فَتَحَ سے بَعَدَ بمعنی دور ہونا۔ بَعِيْدٌ جمع بُعَدَآءُ۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنے چچازاد بھائی مالک سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے بھائی چندروزہ زندگی ہے اور دنیا فانی ہے۔ تو پھر یہ دوری اور لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔

(٧٠) وَأَيأَسَنِي مِنْ كُلِّ خيرٍ طَلَبْتُهُ   كأنَّا وَضَعْنَاهُ إلى رمَسِ مُلْحَدِ

ترجمہ: اس (مالک) نے ہر اس بھلائی سے مجھے مایوس کر دیا جو میں نے اس سے چاہی تو گویا کہ ہم نے اسے مردے کی قبر میں دفن کر دیا۔

حلِ عبارت: (يَأسَنِى) ماخوذ از یاسٌ بمعنی ناامیدی (رُمُسٌ) قبر جمع رُمُوس (مُلْحَدِ) لحد بغلی قبر۔

تشریح: اب میں اس سے اس طرح ناامید ہوں جس طرح کہ مردے سے، کمافی قولہ تعالیٰ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

(٧١) عَلَى غَيْرِ ذَنْبٍ قُلْتُهُ غيرَ أنَّنِي   نَشَدْتُ فلمْ أُغفِلْ حَمُولَةَ مَعْبَدِ

ترجمہ: بدون کسی بات کے جو میں نے اس کو کہی ہو (وہ مجھے ملامت کرتا ہے) لیکن میں نے (اپنے بھائی) معبد کے اونٹ ڈھونڈ دیئے اور انہیں بے نشان نہ چھوڑا۔

حلِ عبارت: (ذَنْبٍ) غلطی، جرم، گناہ (نَشَدْتُ) ازباب نَصر سے مصدر نَشْدًا سے نَشَدْتُ بمعنی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا (اَغْفِلُ) بے داغ یا بے نشان نہ چھوڑا۔ غَفْلٌ اَغْفَالٌ باب افعال سے (حَمُولة) اونٹ۔

تشریح: اگر اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ میں اپنے بھائی کے گم شدہ اونٹ تلاش کر دیئے تھے اور یہ کوئی ناراضی کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(٧٢) وَقَرَّبْتُ بالقُرْبى وَجَدِّكَ إنَّنِي   متى يَكُ أمرٌ للنَّكِيْثَةِ أشهَدِ

ترجمہ: (اگر چہ رشتہ دار مجھ سے دور بھاگے) لیکن رشتہ داروں کی وجہ سے میں پاس لگا رہا تیرے سر کی قسم (تجھ سے بھی قطع تعلق منظور نہیں) جب کوئی سخت کوشش کرنے کی بات (پیش) آئے گی میں حاضر ہوں گا۔

حلِ عبارت: (قُرْبٰى) القَرَابَةُ کی جمع رشتہ داری (جَدِّ) قسمت، بخت، سرکہاوت ہے "جَدُّك يَرْعٰى نعَمَكَ" اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو زیادہ محرومیت کا شکار ہو۔ جمع جُدُوْدٌ (لِلنَّكِيْثَةِ) (١) اہم اور زبردست معاملہ (٢) مشکل منصوبہ جس کی تنفیذ قوم کے لئے دشوار ہو۔

تشریح: اگر چہ تو اور دوسرے رشتہ دار کتنا ہی قطع تعلق کریں لیکن میں پھر بھی سب کا شریک رنج وغم رہوں گا۔

(۷۳) وإنْ أُدْعُ لِلجُلَّى اَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا　　وإنْ يَـاْتِكَ الأَعداءُ بالجُهدِ أجهَدِ

ترجمہ: اگر میں کسی بڑی مصیبت کے وقت بلایا جاؤں گا تو میں اس (تیرے حرم سرا) کے محافظوں میں سے ہوں گا اور اگر تیرے اوپر دشمن چڑھ آئیں گے تو ان کے مقابلہ میں (تیری جانب سے موافقت کرتے ہوئے) پوری کوشش کروں گا۔

حل عبارت: (لِلجُلّٰی) بڑی آفت، مصیبت، کہاوت ہے "لایُدعیٰ لِلعلّٰی اِلاّ اَخُوھَا" کسی اہم کام کے لئے اس کو بلایا جاتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ جمع: جُلَلٌ (حُمَاتِهَا) حَامِی کی جمع ہے بمعنی محافظ۔ (اَعدَاءُ) عَدُوٌّ کی جمع دشمن (الجُهدِ) پوری کوشش، طاقت، زبردست کوشش۔

تشریح: اس شعر میں اپنے چچازاد سے کہتا ہے کہ بہادر اور طاقتور آدمی ہوں۔ چاہے دشمن کتنا ہی سخت اور طاقتور ہو۔ میں پوری طاقت اور بہادری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرونگا لیکن تجھ پر کوئی مصیبت آنے نہیں دونگا۔

(۷۴) وَإنْ يَقذِفُوا بالقَذْعِ عِرْضَكَ أَسْقِهِمْ　　بِكَأسِ حِيَاضِ المَوْتِ قَبلَ التهَدُّدِ

ترجمہ: اگر وہ (دشمن) تیری آبرو پر فحش کاری کا دھبہ لگائیں گے تو ڈرانے دھمکانے سے قبل ہی میں ان کو موت کی حوضوں کا پیالہ پلا دوں گا (یعنی دھمکی سے قبل ہی ان کو مار ڈالوں گا)۔

حل عبارت: (يَقْذِفُوْا) از باب ضَرَبَ سے قَذْفًا مصدر جمع مذکر غائب بمعنی کسی پر کسی بات کی تہمت لگانا، دھبہ لگانا۔ (بالقَذْعِ) از باب فَتَحَ سے قَذْعًا قَذْعِ فحش بات کہنا فحش کاری (العِرْضُ) آبرو، نسبی شرافت جمع اَعْرَاضٌ۔ (اَسْقِ) سَقٰی سے واحد متکلم میں پلاؤں گا۔ (الكَاسُ) كَأسٌ کا مخفف بمعنی گلاس، پیالہ (حِيَاض) حَوْضٌ کی جمع: پانی جمع ہونے کی جگہ (التهَدُّد) ڈرانا، دھمکی دینا۔

تشریح: اے میرے بھائی تیری عزت و آبرو پر آنچ نہیں آنے دونگا۔ اس سے پہلے کہ وہ دشمن مجھے ڈرائے دھمکائے میں ان کو ختم کر دونگا۔

(۷۵) بِلاحَدَثٍ أحدَثْتُهُ وكمُحْدِثٍ　　هِجَائي وقَذْفي بِالشَّكاةِ و مُطْرَدِي

ترجمہ: (مالک کا) میری برائی کرنا اور مجھے شکایت کا نشانہ بنانا اور دھکے دینا بدون کسی بات کے ہے جو میں نے کی ہو اور ہے مثل خطا کار کے (ساتھ طرز عمل کے)۔

حل عبارت: (حَدَثٍ) واقعہ، امر جدید، بِلاحَدَثٍ، بدون کسی بات کے (مُحْدِثٍ) اسم فاعل نئی بات کرنے والا (هِجَائی) هِجْوٌ سے مذمت برائی عیب گری (قَذْفِیْ بِالشِّكَاةِ) شکایت کا نشانہ بنانا (مُطْرَدِی) طَرِيْدٌ: المَطْرُود سے دھتکارا ہوا۔

تشریح: مالک خواہ مخواہ مجھے مورد الزام بنا رہا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ کوئی بھی برائی نہیں کی۔

(٧٦) فلوْ كانَ مولايَ أَمْرءً هُوَ غيرَهُ   لَفَرَّجَ كَرْبِى أوْ لأنْظَرَني غَدِي

ترجمہ : اگر میرا چچازاد بھائی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ میری مصیبت دور کرتا یا (کم از کم) مجھے کل تک کی مہلت دیتا۔

حل عبارت : (مَوْلَا) ابن العَمّ، چچازاد بھائی (فَرَّج) دور کرنا، کھولنا، کشادہ کرنا۔ (كَرْبُ) غم، رنج، ملال، پریشانی، مصیبت، جمع: كُرُوْبٌ۔ (انْظَرَ) کسی کو غور کرنے کا موقع دینا۔

تشریح : لیکن اس نے کچھ نہ کیا اور بلا وجہ ایک دم مجھے ستانا شروع کر دیا۔

(٧٧) وَلكنَّ مَوْلايَ امرُؤٌ هُوَ خَانِقِي   عَلى الشُّكْرِ والتَّسْآلِ أوْ أنا مُفْتَدي

ترجمہ : لیکن میرا چچازاد بھائی ایسا آدمی ہے جو ہر حالت میں میرا گلا دباتا ہے خواہ اس کا شکریہ ادا کروں یا اس سے معافی چاہوں یا اسے کچھ دے کر جان چھڑاؤں۔

حل عبارت : (خَانِقُ) از باب نَصَر سے خَنْقًا، مصدر خَانِقٌ سے اسم فاعل گلا گھونٹنے والا (الشُّكْرِ) شکریہ، شکر گزاری، اظہار ممنونیت (التَّسْآل) مصدر ہے مبالغے سے کوئی چیز طلب کرنا۔ (مُفْتَدِی) مصدر افْتِدَآء، باب افتعال سے فدیہ دے کر چھوٹنا۔

تشریح : یعنی میرا چچازاد بھائی مالک بہت ہی سخت ہے میں جس طرح بھی اس کا شکریہ ادا کروں یا گڑگڑا کر معافی مانگو یا کوئی چیز دے کر جان چھڑاؤ۔ ان سب کے باوجود وہ مجھے تکلیف پہنچانے میں باز نہیں آتا۔

(٧٨) وَظُلْمُ ذَوِي القُرْبَى أشدُّ مضَاضَةً   عَلى المَرْءِ مِنْ وَقعِ الحُسام المُهَنَّدِ

ترجمہ : رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی قاطع تلوار کیوار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔

حل عبارت : (اَشَدُّ) بہت مضبوط و طاقتور، بہت سخت، صیغہ مبالغہ (مَضَاضَةً) مَضَّ، يَمَضُّ، مَضَضًا و مَضَاضَةً و مَضِيْضًا، بمعنی مصیبت کی تکلیف محسوس کرنا، تکلیف دہ، تیز۔ (وَقْعُ) ضرب وار (الْحُسَام) تیز تلوار۔ حُسَام السيف۔ تلوار کی دھار۔ (المُهَنَّدِ) ہندوستانی لوہے کی بنی ہوئی تلوار، (یہ لوہا بہتر ہوتا تھا) اس لئے شاعر نے ہندی لوہے کی تلوار سے تشبیہ دی ہے۔

تشریح : انسان ہندی تلوار کی ضرب برداشت کر سکتا ہے لیکن رشتہ داروں کا ظلم نہیں سہا جا سکتا۔

(٧٩) فذَرْنِي وَخُلُقي إنَّنِى لكَ شَاكِرٌ   وَلوْحَلَّ بيْتِي نَائِياً عِنْدَ ضَرْغدِ

ترجمہ : پس مجھے میرے حال پر چھوڑ دے میں (ہر حالت میں) تیرا شکر گزار ہوں خواہ میرا گھر دور ہوتے ہوتے ضرغد کے قریب ہو جائے۔

حل عبارت : (خُلُقُ) عادت، طبیعت، مزاج، طبعی خصلت، جمع: آخْلَاق (حَلَّ) حَلُولٌ، نازل ہونا، مرادی معنی ہو

جانا/پہنچنا (نَائِيًا) از باب فتح یفتح سے مصدر نايًا بمعنی دور ہونا۔ هُوَ نَاءٍ، وہ دور ہوا۔ (ضَرغد) ایک پہاڑ کا نام ہے۔

تشریح: جب تیری اور میری طبیعت میں بونِ بعید ہے تو بس اب مجھے معاف کریں ہر حال میں تیرا شکر گزار رہوں، خواہ تیرے قریب رہوں یا تجھ سے بہت دور کوہ ضرغد پر جا بسوں۔

(٨٠) فلوْ شَاءَ رَبِّي كنتُ قَيْسَ بنَ خالِدٍ   وَلوْ شَاءَ رَبِّي كنتُ عَمْرَو بَنَ مَرْثَدِ

ترجمہ: اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں قیس بن عاصم یا عمرو بن مرثد بن جاتا۔

حلِ عبارت: (لَوْ) بمعنی اگر یہ حرف تقدیر ہے یہ حرف اگر مثبت فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں کی نفی ہو جائیگی اور اگر دو منفی فعلوں پر داخل ہوگا تو دونوں مثبت ہو جائینگے اور اگر ایک ثبوت ایک نفی ہو تو نفی کا ثبوت اور ثبوت کی نفی ہو جائیگی۔ اگر اس کے بعد فعل مضارع ہو تو اسے ماضی کے معنی میں بدل دیتا ہے جیسے لَوْ تقومُ اَقوم اگر اس سے متصل فعل ماضی ہو تو وہ ماضی ہی کے معنی میں رہے گا اور اگر مضارع ہو تو وہ استقبال کے لئے خاص ہوگا۔ (قیس بن عاصم) یہ شخص قبیلہ بنی ربیعہ کا سردار تھا۔ (عمرو بن مرثد) یہ قبیلہ بنی بکر کا ایک معزز فرد تھا۔

تشریح: یعنی ان کی جیسی دولت اور کثرت اولاد مجھ کو بھی میسر ہوتی۔

(٨١) فأصبَحْتُ ذا مالٍ كثيرٍ وزارَني   بنُونَ كرامٌ سَادَةٌ لِمُسَوَّدِ

ترجمہ: تو میں بہت بڑا مالدار ہو جاتا اور میری زیارت کو آتے ایک سردار کے (یعنی میرے) سردار اور شریف بیٹے۔

حلِ عبارت: (اَصْبَحَ) بمعنی صَارَ، ہونا ایک حال یا صفت سے دوسری حالت وصفت میں منتقل ہونا جیسے "اَصْبَحَ فلان سالِمًا" فلاں تندرست ہو گیا۔ قرآن پاک میں ہے "فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوانًا" (ذُوْ) بمعنی والا، صاحب، یہ لفظ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اضافت اسم ظاہر کی طرف ہوتی ہے جو عموماً جنس ہوتا ہے اور ذو کے ذریعے اس اسم جنس کو صفت بنایا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ ذُوْمَالٍ میں ذُومَالٍ رَجُل کی صفت ہے مال اسم ظاہر اور جنس ہے اس کی طرف ذو کو مضاف کیا گیا ہے۔ (زَارَني) از باب نَصَرَ سے مصدر زَرْوًا بمعنی زیارت کرنا۔ (سَادَةٌ) سَيِّدُ کی جمع بمعنی سردار، مالک، بادشاہ اور اس کی جمع سَيَائِدُ بھی ہے (مُسَوَّدِ) جنہیں لوگ اپنا سردار ٹھہرالیں۔

تشریح: شاعران سرداروں کے مثل متمول اور کثیر الاولاد ہو جانے کی تمنا اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگوں کی ناراضی اور لڑائی جھگڑے محض افلاس اور عدم انصار کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن مرثد نے طرفہ کے یہ اشعار سن کر اپنے دسوں بیٹوں کو بلایا اور ہر ایک سے اس کے مال کا دسواں حصہ طرفہ کو دلوا کر ان کے برابر اس کو مالدار بنا دیا۔

(٨٢) أَنا الرَّجلُ الضَّرْبُ الَّذِي تَعْرِفُوْنَهُ   خَشَاشٌ كرأس الحَيَّةِ المُتَوَقِّدِ

ترجمہ: میں ایک ایسا چست و چالاک آدمی ہوں جس سے تم خوب واقف ہو۔ کاموں میں اس طرح گھس جانے والا ہوں

جیسے سانپ کا چمکتا ہوا سر پھن (کہ تنگ سے) سوراخ میں گھس جاتا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الضَّرْبُ) رَجُلٌ ضَرْبٌ بمعنی چھریرے بدن کا قد آور آدمی، کاموں میں چاق و چوبند اور چست و چالاک۔ (خَشَاشٌ) زندہ دل اور ہوشیار آدمی (رَاسُ الحَيَّةِ) سانپ کا سر (المُتَوَقِّدُ) وَقْدٌو وُقُودًا سے چمکنا، جگمگانا۔

تَشْرِيح: اس شعر میں شاعر اپنی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں معروف آدمی ہوں۔ ارادے کا پکا اور مشکل کاموں میں ایسے گھسنے والا جس طرح سانپ زمین میں جہاں چاہتا ہے گھس جاتا ہے۔

(۸۳) فَآلَيْتُ: لايَنْفَكُّ كَشْحِي بِطَانَةً لِعَضْبٍ رَقِيقِ الشَّفْرَتَينِ مُهَنَّدِ

تَرْجَمَہ: میں نے قسم کھالی ہے کہ میرا پہلو ہمیشہ ایک ہندی باریک دو دھاری تیز تلوار کا استر بنا رہے گا۔ (یعنی ایک تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو سے بندھی رہے گی)۔

حَلِّ عِبَارَت: (آلَيْتُ) میں نے قسم کھالی ہے۔ مصدر ایْلَاءٌ سے قسم اٹھانا (كَشْحِ) پہلو (کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ) جمع: كُشُوحٌ (البِطَانَةُ) استر، نیچے لگانے کا کپڑا، جمع: بَطَائِن (العَضْب) تیز تلوار۔ (رَقِيقٌ) باریک، جمع: اَرِقَّاءُ (مؤنث) رَقِيقَةٌ (الشُفرتَيْن) دو دھاری مفرد الشَّفْرَةُ۔ جمع: شِفَارٌ۔

تَشْرِيح: یعنی میں نے اس بات کی قسم کھا رکھی ہے کہ دو دھاری تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو میں بندھی رہے گی۔

(۸۴) حُسَامٍ إذا مَا قُمْتُ مُنْتَصِراً بِهِ كَفَى العَوْدَ مِنْهُ البَدْءُ لَيْسَ بِمِعْضَدِ

تَرْجَمَہ: ایسی قاطع تلوار (کو اپنے پہلو سے لٹکائے رکھنے کی قسم کھالی ہے) کہ جب میں اس کے ذریعہ بدلہ لینے کھڑا ہوں تو اس کا پہلا وار دوسرے وار سے کفایت کرے اور (درخت کاٹنے کی) درانتی (کے مثل) نہ ہو

حَلِّ عِبَارَت: (حسام) تیز تلوار (مُنْتَصِرًا) از باب افتعال مصدر اِنْتِصَارٌ سے بمعنی بدلہ لینا (العَوْدُ) واپسی، مراد دوسرا وار (البَدْءُ) اول شروع ہر چیز کا، جمع ابْدَاءُ وبُدُوءٌ (مِعْضَد)، درانتی، ومِعْضَادُ۔

تَشْرِيح: یعنی ایسی تلوار جو پہلے وار میں خاتمہ کردے دوسرے وار کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۸۵) أَخِي ثِقَةٍ لايَنْثَنِي عَنْ ضَرِيبَةٍ إذا قِيلَ مَهْلاً قَالَ حَاجِزُهُ قَدي

تَرْجَمَہ: (اور جو) بھروسہ کی ہو نشانہ سے نہ اچٹے جب (اس کے چلانے والے سے) کہا جاوے کہ ٹھہر! تو اس کا روکنے والا (جس پر وہ پڑ رہی ہے) کہے میرے ختم کرنے کے واسطے پہلا وار کافی ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الثِّقَةُ) بروسہ، قابل اعتماد، مفرد تثنیہ جمع، مذکر اور مؤنث سب برابر ہیں۔ (لايَنْثَنِي) چوکنا/ ہٹنا مصدر انثناءٌ ہے (ضَرِيبَةٌ) جمع ضَرَائبُ نشانہ (حاجِزُهُ) مصدر حِجْزٌ روکنا (قَدِي) ای حَسْبِي بمعنی کافی۔

تَشْرِيح: یعنی میں تو پہلے ہی ضرب سے نہ بچ سکوں گا اب روکنے سے کیا فائدہ۔

(۸۶) إذا بَتَدَرَ الْقَوْمُ السِّلاحَ وَجَدْتَنِي مَنِيعاً إِذا بَلَّتْ بِقائِمِهِ يَدِي

ترجمہ: (کس حادثہ کے وقت) جب قوم (اپنے اپنے) ہتھیار لینے دوڑے تو جس وقت اس (تلوار) کے قبضہ پر میرا ہاتھ جم جائے تو تو مجھ کو ہی غالب پائے گا۔

حل عبارت: (اِبْتَدَرَ) اِبتَدَرَ یَبْتَدِرُ ابتِداراً باب افتعال سے ابتدارٌ مصدر بمعنی آگے بڑھنا/ دوڑنا (مَنِيْعًا) محفوظ، مضبوط، طاقتور، جمع: مَنَعَآءُ (بَلَّتْ) از باب نصر سے بَلاًّ و بِلَّةً بمعنی جم جانا، تر ہو جانا۔ (قَائِمُ) قائِمُ السيف۔ تلوار کا قبضہ۔

تشریح: یعنی اگر اچانک اور نا گہانی حملے کی ضرورت پڑ جائے اور میری قوم ہتھیار اٹھانے کیلئے دوڑے تو مجھے اس وقت زیادہ ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہو گی بس میری تلوار کا دستہ میرے ہاتھ میں آجائے تو دشمن کے لئے وہ کافی ہو جائیگا۔

(۸۷) وَبَرْكٍ هُجُودٍ قَدْ أَثارَتْ مَخافَتِي بَوادِيَها أَمْشِي بِعَضْبٍ مُجَرَّد

ترجمہ: بہت سے سوتے ہوئے اونٹ جب میں ننگی تلوار لے کر (ان کی طرف) چلا تو میرے ڈرنے ان میں سے اگلے اونٹوں کو بھڑکا دیا۔

حل عبارت: (واو) بمعنی رُبَّ (بَرْكٍ) از باب نصر ینصر سے مصدر بَرْكًا سے بمعنی اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا (هُجُودٍ) باب نصر سے هَجَدَ، يَهْجُدُ، هُجُوْدًا سونا، مفرد هَاجِدٌ، جمع: هُجَّدٌ و هُجُوْدٌ (اَثَارَتْ) بھڑکا دیا، منتشر کر دیا، تتر بتر کر دیا۔ (بَوَادِي) بَادِيَة کی جمع: اونٹوں کی اگلی صف (عَضْبُ) بمعنی تیز تلوار۔ (مُجَرَّدٌ) عریاں، ننگی۔

تشریح: یعنی مجھ کو تلوار ہاتھ میں لئے اپنی طرف آتا دیکھ کر اونٹ اس خوف سے بھاگے کہ یہ ذبح کرنے کے لئے آرہا ہے۔

(۸۸) فَمَرَّتْ كَهَاةٌ ذاتُ خَيْفٍ جُلالَةٌ عَقِيلَةُ شَيْخٍ كَالْوَبِيلِ يَلَنْدَدِ

ترجمہ: (مجھ سے ڈر کر بھڑکنے کی حالت میں) ایک بڑی موٹی بڑی بڑی تھنوں والی ناقہ (میرے پاس سے) گزری جو ایک ایسی سخت جھگڑالو بڈھے کا نفیس مال تھی جو (بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ کر) لٹھ کی طرح (ہو گیا) تھا۔

حل عبارت: (كَهَاةٌ) بوڑھی اور موٹی اونٹنی (خَيْفٍ) خَيفَ النَاقَةُ اونٹنی کے تھن کا ڈھیلا اور پھیلا ہوا ہونا، مفرد خَيْفَاءُ جمع: خُوْفٌ (ذَاتُ خَيْفٍ) بڑے بڑے تھنوں والی ناقہ۔ (عَقِيْلَةُ) عمدہ اور نفیس (شَيْخٌ) بوڑھا، عمر رسیدہ، جمع شُيُوْخٌ (وَبِيْل) موٹا بھاری ڈنڈا یا لاٹھی، جمع وُبلٌ (يَلَنْدَدِ) سخت جھگڑالو۔

تشریح: ایسے سخت خو بڈھے کی عمدہ اونٹنی میرے سامنے آئی جس کو میں نے اپنے ندیموں کے لئے بے خوف ذبح کر دیا۔ بڈھے سے مراد شاعر کا باپ ہے جس کا قرینہ آئندہ تیسرے شعر میں موجود ہے۔

(۸۹) يَقُولُ وَقَدْ تَرَّ الْوَظِيفُ وَسَاقُها أَلَسْتَ تَرَىٰ أَنْ قَدْ أَتَيْتَ بِمُؤْيَدِ؟

ترجمہ: وہ (بڈھا) اس حالت میں کہ ناقہ کی پنڈلی اور اگلا پاؤں کٹ چکا تھا (مجھ سے) کہہ رہا تھا کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ (ایسی

عمدہ ناقہ کو ذبح کر کے) تو نے (ہم پر) ایک بڑی مصیبت لا ڈالی ہے۔

حلِ عبارت: (تَرَّ) از باب ضرب یضرب سے تَرًّا و تُرُورًا، کٹ جانا۔ (اَلْوَظِيْفُ) اونٹ یا گھوڑوں وغیرہ کی پنڈلی یا ہاتھ کا پتلا حصہ، جمع: اَوْظِفَةٌ و وُظُفٌ (مؤید) سخت مصیبت، بڑی۔

تشریح: بوڑھے نے جب اپنی عمدہ اور نفیس اونٹنی کو اس طرح ذبح ہوتے ہوئے دیکھا تو برافروختہ ہوا اور کہا کہ تیری اس نازیبا حرکت سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا اور تو نے ہمارے لئے بڑی مصیبت کھڑی کر دی ہے۔

(۹۰) وَقَالَ: أَلَا مَاذَا تَرَوْنَ بِشَارِبٍ شَدِيدٍ عَلَيْنَا بَغْيُهُ مُتَعَمِّدِ

ترجمہ: اور اس (بڈھے) نے (اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر) کہا ذرا سنو! تم (مجھ کو) کیا مشورہ دیتے ہو کہ ایک ایسے شرابی کے ساتھ کیا کیا جائے جس کی سرکشی قصداً ہم پر سخت (ہو گئی) ہے۔

حلِ عبارت: (أَلَا) حروف تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے جیسے "أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" (۲) کبھی ہمزہ استفہام اور لا نافیہ سے مرکب ہو کر استعمال ہوتا ہے تو "تخصیص" کا معنی دیتا ہے۔ لیکن یہاں متوجہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (تَرَوْنَ) رَأْيٌ سے مشتق ہے مشورہ دینا۔ (شَارِبٌ) شراب پینے والا، یا شرابی جمع: شُرَّابٌ (بَغْيٌ) بغاوت، حد سے تجاوز، سرکشی (مُتَعَمِّدِ) اِعْتَمَدَ الشيئ بمعنی قصد کرنا۔

تشریح: شارب سے مراد طرفہ ہے یہ سوال محض شارب خمر کی تحمیق و تجہیل کے واسطے تھا۔ چنانچہ بدون انتظار جواب پھر خود یہ کہتا ہے۔

(۹۱) وَقَالَ: ذَرُوهُ إِنَّمَا نَفْعُهَا لَهُ وَإِلَّا تَكُفُّوا قَاصِيَ الْبَرْكِ يَزْدَدِ

ترجمہ: اور (پھر) اس نے کہا اس (شرابی) کو چھوڑ دو۔ اس (ناقہ یا اونٹوں) کا نفع اس کے واسطے ہے (اس لئے کہ یہی میرا وارث ہے) اور (ہاں) اگر دور کے اونٹوں کو (اس سے) نہ بچاؤ گے تو یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

حلِ عبارت: (ذَرُوْهُ) از باب نصر ذَرْوًا مصدر سے ذَرُوْا صیغہ امر بمعنی چھوڑ دو۔ (إِلَّا) اصل میں ان۔ لا تھا ان شرطیہ کو لام میں مدغم کر دیا (تَكُفُّوْا) باب نَصَرَ سے كفًا مصدر، تَكُفُّوْا بمعنی باز رکھو، روکو (قَاصِيْ) دور، ایک طرف پڑا ہوا (الْبَرْكُ) اونٹ۔

تشریح: اس سے پہلے شعر میں اس بوڑھے نے اس شرابی کے بارے میں ساتھیوں سے مشورہ چاہا تھا مگر اس شعر میں خود اس کا جواب دیتا ہے کہ چھوڑ دو۔ اس کے خلاف ہم نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ اپنا ہی نقصان کر رہا ہے کیونکہ میرا وارث تو یہی ہے اس کو ہی نفع ہوگا۔ البتہ اب دوسرے اونٹوں کی حفاظت کرنا ضروری ہے ورنہ یہ ان کو بھی ذبح کر ڈالے گا۔

(۹۲) فَظَلَّ الْإِمَاءُ يَمْتَلِلْنَ حُوَارَهَا وَيُسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّدِيفِ الْمُسَرْهَدِ

ترجمہ: تو چھوکریاں اس ناقہ کے (پیٹ میں سے نکلے ہوئے) بچہ کو چنگاریوں پر (اپنے لئے) بھوننے لگیں اور اس کا فربہ

کوہان (یا فرمہ کوہان کے ٹکڑے) ہمارے لئے جلد جلد (لائے جانے لگے یا خدّام) لانے لگے۔

حلِ عبارت: (ظَلَّ) بمعنی صار کرنا، لگے رہنا (الاِمَاءُ) اَمَةٌ کی جمع ہے بمعنی باندی۔ لیکن یہاں مطلقاً لڑکیاں مراد ہیں۔ (يَمْتَلِلْنَ) مصدر امتلال، باب افتعال سے بمعنی کوئلے یا گرم راکھ میں کوئی چیز بنا۔ (حُوَار) اونٹنی کا بچہ، وقت ولادت سے دودھ چھڑانے تک جمع: اَحْوِرَةٌ (تَسْعٰی) سَعْیٌ مصدر سے دوڑنا۔ لیکن جب اس کا صلہ علٰی آجائے تو معنی لوگوں کے لئے کسی کام کرنے پر مامور ہونا۔ (سَدِيْف) کوہان کا گوشت جمع: سَدَائِفُ و سِدَافٌ (سَرْهَدِ) کوہان کی چربی۔

تشریح: وہ ناقہ حاملہ اور بہت زیادہ قیمتی تھی اس کو ذبح کرنے کے بعد اچھا گوشت ہم نے کھایا اور بقیہ گوشت چھوکریوں کے حصہ میں آیا۔

(۹۳) فَإنْ مُتُّ فَانْعِيْنِي بِمَا أَنَا أَهْلُهُ   وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبَ يَابْنَةَ مَعْبَدِ

ترجمہ: اگر میں مر جاؤں تو اے معبد کی بیٹی (میری بھتیجی) میری موت کی خبر اس طریقہ سے (لوگوں کو) سنانا جس کا میں مستحق ہوں اور میرے اوپر (سوگ میں) گریبان چاک کرنا۔

حلِ عبارت: (اِنْعِيْنِي) از باب فتح: مصدر نَعْيًا و نَعِيًّا سے صیغہ امر بمعنی کسی کے مرنے کی خبر سنانا، یا خبر دینا (شُقِّي) از باب فتح، مصدر شَقَقًا سے صیغہ امر بمعنی پھاڑنا، چاک کرنا۔ (جَيْبُ) جَيْبُ الْقَمِيص۔ گریبان، جمع: جُيُوب وَأَجْيَابٌ

قرآن پاک میں ہے "وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ"

تشریح: عرب کا دستور تھا کہ مرنے والے کی شان وحیثیت کے مطابق خبر مرگ سنائی جاتی تھی اور نوحہ گری بھی ہر ایک کی حالت کے موافق کی جاتی تھی۔ چنانچہ رؤساء کے مرنے پر سال سال بھر تک رونے والی عورتوں کو اجرت دے کر نوحہ کرایا جاتا تھا۔ اسی لئے شاعر اپنی بڑائی کے مطابق سوگ اور ماتم کرنے کی وصیت کرتا ہے۔

(۹۴) وَلَا تَجْعَلِيْنِي كَامْرِئٍ لَيْسَ هَمُّهُ   كَهَمِّي وَلَا يُغْنِي غِنَائِي وَمَشْهَدِي

ترجمہ: اور مجھے اس شخص کی طرح نہ کر دینا جس کی ہمت میری ہمت کی طرح نہیں اور نہ (مہمات میں) میری طرح کی کار پردازی ہے اور نہ میری طرح اس کا لڑائیوں میں حاضر ہونا ہے۔

حلِ عبارت: (هَمُّهُ) هِمَّةٌ سے بمعنی حوصلہ، ہمت، جمع: هَمَمٌ (يُغْنِي) مصدر اِغْنَاءٌ سے بمعنی کفایت کرنا۔ (مَشْهَد) مصدر میمی ہے بمعنی موجودگی۔ حاضری۔ جمع: مُشَاهِدُ

تشریح: غرض کم مرتبہ لوگوں کی طرح مجھے نہ بنا دینا بلکہ میں ایک بلند ہمت انسان ہوں۔ جس طرح میں لڑائی میں دشمن کے لئے کافی ہو جاتا ہوں اور ہر لڑائی میں شریک ہوتا ہوں اور کوئی بھی آدمی میری طرح نہیں ہے۔

(۹۵) بَطیءٍ عَنِ الجُلّٰی سَرِیعٍ إلی الخَنا   ذَلُولٍ، بِأَجْمَاعِ الرِّجالِ مُلَهَّد

ترجمہ: (میری موت اس آدمی کی طرح نہ کر دینا (جو) بڑے کاموں میں سست اور برے کام میں چست ہو۔ لوگوں کے دھول دھپّوں کی وجہ سے ذلیل اور (مجالس میں سے) دھکیلا ہوا ہو۔

حل عبارت: (بَطِئٌ) سست، سست رفتار، کام میں دیر کرنے والا (جُلّٰی) بڑے کام، سخت معاملہ، جمع: جُلَلٌ (سَرِیْعٌ) بمعنی تیز رفتار، چست، تیز رو، جمع: سِرّعَان (الخَنَا) فحش گوئی بدکلامی، برے کام (ذَلُوْلٍ) بمعنی ذَلِیلٌ، بے وقعت، بے عزت جمع: اذِلَّةٌ (اَجْمَاعِ) ای ضَرَبَهٗ بِجُمْعِ یدِہ: پورے ہاتھ سے مارنا، مکا مارنا۔ (مُلَهَّدِ) رَجُلٌ مَلَهَّدٌ، ذلیل و کمزور جسے دروازوں سے دھکے دیئے جائے۔

تشریح: یعنی اے میرے چچا کی بیٹی مجھے ان لوگوں کی طرح نہ کرنا جو غلط کاریوں میں چست اور بڑے بڑے کاموں میں سست ہو اور لوگ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۹۶) فلَوْ کُنْتُ وَغلاً فِی الرِّجال لضَرَّنِي   عَداوَةُ ذِي الأَصْحَابِ والمُتَوَحِّدِ

ترجمہ: اگر میں لوگوں میں کمینہ ہوتا تو یقیناً تھوک والے یا تنہا شخص کی دشمنی مجھے نقصان پہنچاتی۔

حل عبارت: (وَغْلاً) وَغْلُ سے نچلے درجے کا کمینہ آدمی، جمع: اَوْغَال (الضُّرُّ) نصان، جسمانی تکلیف، قرآن پاک میں ہے۔ "واَیُّوبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ آنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّاحِمِیْنَ۔" (العَدَاوَةُ) دشمنی، دوری (ذِی الْاَصحَاب) متحد جماعت/ دوستوں والے (المُتَوَحِّد) اکیلا اور تنہا رہ جانے والا۔

تشریح: لیکن چونکہ میں نہایت بہادر اور نڈر رہوں لہٰذا اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔

(۹۷) وَلٰکِنْ نَفٰی عَنِّي الرِّجال جَرَاءَتِي   عَلَیْهِمْ وإقدامِي وَصِدْقِي و مُحْتِدِي

ترجمہ: لیکن لوگوں پر میری جرأت نے اور (جنگ میں) پیشقدمی، اور راست بازی اور نسلی شرافت نے لوگوں کی مخالفت کو مجھ سے دور کر دیا۔

حل عبارت: (نَفٰی) از باب ضَرَبَ سے نَفْیًا مصدر بمعنی دور کرنا، ہٹانا، برطرف کرنا۔ (جُرَاءَةِ) جمع جَرِیٌّ کی بہادری، دلیری، جرأت۔ (اِقْدَامِ) قُدُمٌ کی جمع ہے بمعنی پیش قدمی۔ (صِدْقٌ) سچائی، راست بازی، (مُحتِدٌ) شریف النسل کہتے ہیں سَرجَعَ اِلٰی مَحْتِدِہٖ۔ وہ اپنے اصل پر لوٹ گیا۔ جمع: مَحَاتِدُ۔

تشریح: اب بڑے سے بڑا آدمی بھی مجھ سے نظر نہیں ملا سکتا۔

(۹۸) لَعَمْرُكَ مَا أُمْرِي عَلَيَّ بِغُمَّةٍ   نَهَارِي ولَا لَیْلِي عَلَيَّ بسَرْمَدِ

ترجمہ: تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اوپر (غم و فکر کی وجہ سے)

دراز ہے۔

حَلِّ عِبارت: (الغُمَّةُ) رنج وغم، پیچیدہ معاملہ، جمع غُمَمٌ (سَرْمَد) ابدی، نہ ختم ہونے والا، دراز۔ قرآن پاک میں ہے۔ "قُل أرأَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النّهار سَرَامَدًا اِلٰى يَوْمِ القِيَامَة۔"

تشریح: پست ہمتی کی وجہ سے انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج وغم کی وجہ سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن اولعزم اور بہادر لوگ ان دونوں باتوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔

(۹۹) وَيَوْمٍ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِرَاكِهِ　　حِفَاظاً عَلٰى عَوْرَاتِهِ والتَّهَدُّدِ

ترجمہ: بہت سے ایسے دن ہیں کہ جن میں میں نے قتل وقتال کے وقت اپنی آبرو کی حفاظت اور دشمنوں کی دھمکی کے خیال سے اپنے نفس کو تھامے رکھا۔ (اور دل کو گھبرانے نہ دیا)

حَلِّ عِبارت: (حَبَسْتُ) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے مصدر حَبْسٌ صیغہ واحد متکلم، بمعنی قبضہ میں رکھنا، روکے رکھنا، تھامے رکھنا۔ (عِرَاكِه) از باب سَمِعَ مصدر عَرْكًا سے عِرَاكٌ بمعنی لڑائی جنگ، قتل وقتال (العَوْرَات) جسم کا ہر وہ حصہ جسے انسان کراہت یا شرم کی وجہ سے چھپاتا ہے، ستر، آبرو، مفرد: عَوْرَةٌ (التَهدُّد) زبردست دھمکی دینا۔

تشریح: یعنی لڑائی کے وقت اگرچہ گھبراہٹ تھی لیکن میں نے اپنی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور اپنی پریشانی کو ظاہر نہیں ہونے دیا تاکہ میری نسبی شرافت داغدار نہ ہو۔

(۱۰۰) عَلَى مَوْطِنٍ يَخمشَى الفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى　　متَىٰ تَعْتَرِكْ فِيهِ الفَرائصُ تُرْعَدِ

ترجمہ: ایسے مقام پر (نفس کو قابو میں رکھا) جہاں بہادر کو (بھی) ہلاکت کا ڈر ہو اور جب (گھمسان کی لڑائی میں) شانہ سے شانہ رگڑ کھائے تو (گھبراہٹ سے) کپکپانے لگے۔

حَلِّ عِبارت: (مَوْطِنٍ) وطن، قیام گاہ، جنگ کا منظر، جمع: مَوَاطِنٍ (الرَّدَى) ہلاکت، (تَعْتَرِكُ) اِعْتِرَاك باب افتعال بمعنی، کندھوں کو آپس میں رگڑ کھانا، مراد گھمسان کی جنگ (فَرَائِصُ) فَرِيْصَةٌ کی جمع ہے یا اس کی جمع فَرِيْصٌ ہے بمعنی مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے۔ (تُرْعَدِ) کپکپی طاری ہونا۔

تشریح: ایسے دن میں نفس کو قابو میں رکھا جہاں بڑے بڑے بہادر لرزہ براندام ہو جائیں۔

(۱۰۱) وَأَصْفَرَ مَضْبُوحٍ نَظَرْتُ حِوَارَهُ　　عَلَى النَّارِ، وَاَسْتَوْدَعْتُهُ كفَّ مُجمِدِ

ترجمہ: بہت سے جھلسے ہوئے زرد (رنگ) تیر (جوئے کی بازی لگانے کیلئے) ہارنے والے جواری کے ہاتھ میں دیئے اور (ہاتھ پیر تاپنے کے لئے) آگ پر بیٹھ کر میں نے اس کے جواب کا انتظار کیا۔

حَلِّ عِبارت: (أَصْفَرَ) زرد رنگ میں رنگا جانا، زرد ہونا، جمع صُفْرٌ (مَضْبُوحٌ) وہ تیر جو آگ کی وجہ سے رنگ بدل

دے۔ (نَظَرْتُ) متکلم کا صیغہ بمعنی میں نے انتظار کیا۔ (الحِوَارُ) گفتگو، بات چیت بحث ومباحثہ، انٹرویو، جواب۔ (اِسْتَوْدَعْتُهُ) باب افعیعال سے مصدر اَلْاِسْتِوْدَاعُ بمعنی ودیعت رکھنا (الكَفُّ) ہتھیلی ہاتھ کا اندرونی حصہ، جمع: كُفُوفٌ و اَكُفٌّ (مُجْمِدِ) جو جوۓ بازی میں بااصول ہو۔ ہارنے والے جواری۔

تشریح: اپنی قمار بازی کی تعریف کرتے ہوۓ کہتا ہے کہ ایام سرما (قحط) میں ہارنے والے جواری کے ہاتھ سے جوا کھلواتا ہوں۔

(۱۰۲) أَرَى المَوْتَ أَعْدادَ النُّفُوسِ ولا أَرَى بَعِيدًا غَداً ماأَقْرَبَ اليَوم مِنْ غَدِ!

ترجمہ: میں موت کو جانوں کی تعداد میں سمجھتا ہوں (جتنے نفوس ہیں اتنی ہی موتیں۔ ہر نفس کے لۓ موت ہے جو آج نہ مَرا کل مرے گا) اور کل (بھی) دور نہیں۔ آج سے کل کس قدر قریب ہے۔

حل عبارت: (النُّفُوسِ) اور اَنْفُسُ جمع ہیں النَّفْسُ کی بمعنی، روح، جان (أَقْرَبُ) نزدیک تر، قریبی رشتہ دار جمع: اَقَارِبُ

تشریح: تو پھر موت سے ڈرنا اور گھبرانا فضول ہے۔

(۱۰۳) سَتُبْدِي لَكَ الأَيَّامُ مَا كُنْتَ جاهِلاً وَيَأتِيكَ بِالْأَخْبارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

ترجمہ: تیرے لۓ زمانہ ان چیزوں کو ظاہر کریگا جن سے تو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لا کر سناۓ گا جس کو تو نے کوئی توشہ نہیں دیا۔

حل عبارت: (سَتُبْدِی) ابداءُ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا (جاهِلاً) جَاهِل بمعنی غافل، نادان، ناواقف، جمع: جُهَّال (يَاتِيْكَ) لائیگا تیرے پاس۔ (تَزَوَّدَ) زادراہ دینا، توشہ دینا۔

تشریح: غرض غیر متوقع طریقہ سے زمانہ تیرے سامنے واقعات پیش کرے گا۔

(۱۰۴) وَيَأتِيكَ بِالْأَخْبارِ مَنْ لَمْ تَبِعْ لَهُ بَتَاتًا وَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتَ مَوْعِدِ

ترجمہ: تجھے وہ شخص خبر لا کر سناۓ گا جس کے لۓ تو نے کوئی زادسفر نہیں خریدا اور نہ اس کے لۓ کوئی ملاقات کا وقت متعین کیا۔

حل عبارت: (تَبِعْ) مصدر بَيْعٌ سے خریدنا (بَتَاتًا) سامان سفر، زادراہ۔ جمع: اَبِتَّةٌ (تَضْرِبُ) متعین کرنا (مَوْعِدُ) وعدہ، وعدہ کی جگہ، وعدہ کا وقت، جمع مُوَاعِدُ۔

تشریح: زمانہ انسان پر ان واقعات کا انکشاف کرتا ہے جن کا اسے کوئی سان وگمان بھی نہ تھا۔ یعنی انسان پر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ہر طرف کی خبریں تم تک ایسے لوگ لیکر آئیں گے جن کو نہ تو اس کام کیلۓ مقرر کیا گیا ہوگا اور نہ انہیں اس کا کوئی بدلہ دیا جائیگا۔

تیسرا معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ کا ہے

(پیدائش اور حالات زندگی)

زہیر بن ابی سلمیٰ ربیعہ بن رباح مزنی نے اپنے باپ کے رشتہ داروں بنو عطفان میں تربیت پائی، اور ایک زمانہ تک شامہ بن غدیر اپنے باپ کے ماموں کی صحبت میں رہا جو صاحب فراش مریض تھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی، وہ نہایت دانشمند شخص تھا۔ اصابت رائے، بلند پایہ شاعری اور کثرت مال کی وجہ سے وہ ناموری حاصل کر چکا تھا، چنانچہ زہیر نے شاعری میں اس کی خوشہ چینی کی، اس کے علم وحکمت سے متاثر ہوا جس کا بین ثبوت اس شاعری کے وہ جواہر حکمت بہم پہنچاتے ہیں جن سے اس نے اپنی شاعری کو مرصع کیا ہے۔ جب وہ مرہ قبیلہ کی دو بااثر شخصیتوں، حارث بن عوف اور ہرم بن سینان نے عبس وذبیان میں صلح کرانیکی کوشش کی اور انہوں نے دونوں قبیلوں کے مقتولین کی دیتیں جن کا مجموعہ تین ہزار اونٹ ہوتا تھا اپنے ذمہ لیکر جنگ کی آگ کو فرو کر دیا، تو شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ پر ان دونوں سرداروں کی عالی ظرفی نے عالم وجد طاری کر دیا، چنانچہ اس نے اپنے مشہور معلقہ کے ذریعے ان کی مدح کی اور بعد میں برابر ہرم بن سنان کی مدح میں لمبے لمبے قصائد کہتا رہا۔ ہرم بن سنان نے بھی قسم کھالی کہ جب بھی زہیر اس کی مدح میں کچھ کہے گا، یا اس سے کچھ مانگے گا یا اس کو دعا سلام کرے گا، تو وہ اسے ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا ضرور بخشے گا۔ حتیٰ کہ زہیر اس کے بے شمار بخششوں کو قبول کرتے کرتے شرما گیا اور بعد میں جب ہرم کو کسی مجمع میں دیکھتا تو کہتا: ''ہرم کے سوا تم سب بخیر رہو اور مبارک دن گزارو۔'' پھر کہتا کہ جس کو میں نے دعا میں شریک نہیں کیا ہے وہ تم سب سے بہتر ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہرم کے کسی لڑکے سے کہا ''اپنے باپ کی تعریف میں زہیر کے کچھ اشعار سناؤ'' جب وہ سنا چکا تو حضرت عمرؓ نے کہا: ''زہیر تم لوگوں کی مدح میں خوب شعر کہتا تھا۔'' لڑکے نے کہا: ''خدا کی قسم! اور ہم لوگ اس کو دیتے بھی خوب تھے۔'' حضرت عمرؓ نے کہا ''تم نے جو کچھ اسے دیا تھا وہ ختم ہو چکا اور اس نے جو کچھ تم کو دیا وہ باقی ہے۔'' اور یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ کوئی ایسا شعر سناؤ، جو زمانہ کے اشعر الشعراء کا ہو، حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ آپؓ اس سے کونسا شخص مراد لیتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا جس کا یہ شعر ہے۔

ولو ان حمدًا یخلدا الناس اخلدوا
ولکن حمد الناس لیس بِمُخلد

اور اگر حمد لوگوں کو ہمیشگی بخشتی تو وہ ہمیشہ رہتے لیکن لوگوں کی مدح انہیں ہمیشگی عطا نہیں کرتی۔

حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ یہ تو زہیر کا ہے تب حضرت عمرؓ نے فرمایا میری مراد اسی شاعر سے تھی۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا کہ جناب آپ نے اسے اشعر الشعراء کے خطاب سے کیوں نوازا؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''اس شاعر کی یہ خوبی ہے کہ یہ اپنے کلام میں غیر مانوس الفاظ استعمال نہیں کرتا اور نہ ہی دیگر شعراء کی پیروی کرتا ہے بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہے اور اپنے رجحان طبعی کے مطابق اشعار کہتا ہے۔''

دولت و ثروت کے باوجود زہیر خوش اخلاق، نرم مزاج، بردبار، صاحب الرائے، پاکباز، صلح پسند، خدا اور روز قیامت پر کامل ایمان رکھنے والا تھا۔ ان کے مندرجہ ذیل اشعار سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔

فلا تکتمن اللّٰہ مافی صدور کم
لیخفٰی ومهما یُکتم اللّٰہ یعلم
یؤخّر فیوضع فی کتاب فیدّخر
لیوم حساب أو یعجّل فینقم

خدا سے اپنے دلوں کا حال چھپانے کی کوشش مت کرو کیونکہ اس پر تو ہر پوشیدہ چیز آشکارا ہے اگر اسے بدلہ لینے میں تاخیر منظور ہوتی ہے تو عمل نامہ میں لکھ کر قیامت کے دن پر اسے ملتوی کر دیتا ہے اور اگر جلدی منظور ہوتی ہے تو دنیا میں ہی بدلہ لے لیا جاتا ہے۔

زہیر نے سو سال سے زیادہ لمبی عمر پائی، ہجرت نبوی سے گیارہ برس قبل اس کا انتقال ہوا، اس کے دونوں لڑکے کعب اور بجیر مسلمان ہو گئے تھے۔

﴿زہیر بن ابی سلمٰی کی شاعری﴾

شاعری میں یہ خانوادہ ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ اس کا باپ، دونوں بہنیں سلمٰی اور خنساء، دونوں لڑکے کعب اور بجیر، قابل ذکر شعراء میں شمار کئے جاتے ہیں اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی دوسرے شاعر کو حاصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا، زہیر زمانہ جاہلیت کے تین مایہ ناز شعرا میں سے ایک ہے بعض لوگ تو اسے نابغہ ذبیانی اور امرؤ القیس سے بھی بڑھا دیتے ہیں، اس لئے کہ اس کا کلام غریب الفاظ، پیچیدہ عبارت، بیہودہ خیالات اور فحشیات سے منزہ، اختصار و جامعیت، نیز راست گفتاری اور حکمت سے پر ہونے کے باعث دیگر شعراء کے کلام سے ممتاز و ارفع ہے۔ یہ ان شاعروں میں سے ایک ہے جنہیں مدح، کہاوتیں، اور حکیمانہ مقولے، نظم کرنے میں کامل دسترس حاصل تھی، زہیر شاعری کے ان غلاموں میں سے ایک ہے جنہوں نے شاعری کو سیکھا اور جو بڑی دماغ سوزی اور غور و فکر کے بعد شعر کہا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک قصیدہ چار مہینہ میں نظم کرتا، پھر چار مہینہ تک اسے کاٹ چھانٹ کر درست کرتا رہتا۔ اس کے بعد چار مہینے تک اساتذہ فن کے سامنے اسے پیش کرتا تھا اور عوام میں ایک برس سے قبل اسے پیش نہیں کرتا تھا۔

۳

المعلقة الثالثة زهير بن ابى سُلمٰى

وَقال زُهَيرُ بْنُ أَبِي سُلْمَى المُزَانِيُّ: یہ معلقہ زہیر بن ابی سلمٰی مزنی کا ہے۔

(۱) أَمِنْ أُمِّ أَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ   بِحَومَانَةِ الدُّرَّاجِ فَالمُتَثَلَّمِ

ترجمہ: کیا یہ کوڑا کباڑ ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی امّ اوفی (کے گھر) کی ہے جو درّاج اور متثلم کی پتھریلی زمین میں واقع ہے۔

حلِ عبارت: (امّ اَوْفی) شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔ (دِمْنَةٌ) کوڑی خانہ (وہ جگہ جہاں گوبر وغیرہ اور دوسری غلاظت ڈالی جاتی ہے۔ جمع: دِمَنٌ و دِمْنٌ (اَلْحُومَانَةُ) سخت زمین، جمع: حَوْمَانٌ (دُرّاج اور مُتَثَلِّم) دونوں جگہوں کے نام ہیں۔

تشریح: چونکہ عرصہ دراز کے بعد دیارِ محبوب پر گزر ہوا بطور دردمندی یا شک کے ان کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(۲) وَدَارٌ لَهَا بِالرَّقْمَتَيْنِ كَأَنَّهَا   مَرَاجِيعُ وَشْمٍ فِي نَوَاشِرِ مِعْصَمِ

ترجمہ: اور اس (امّ اوفی) کا ایک گھر (صمّان کے) دو باغوں کے درمیان ہے جس کے نشانات گویا کہ پہنچے کے ظاہر حصہ پر دوبارہ گودنے کے نشانات ہیں۔

حلِ عبارت: (الدّار) صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ، جمع: اَدْوُرٌ و دِيَارٌ (الرَّقْمَتَيْن) تثنیہ، مفرد الرَّقْمَة بمعنی باغ، وادی کا کنارا یا وادی کی نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو۔ ان دو باغوں میں سے ایک بصرہ اور دوسرا مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ (مَرَاجِيع) مَرْجُوعٌ کی جمع ہے بمعنی، دوبارہ سیاہی سے اجاگر کیا ہوا (وَشْم) گودنے کے نشان، علامت جمع: وُشُومٌ و وِشَامٌ (نَوَاشِرُ) نَاشِرَةٌ کی جمع بمعنی، ہاتھ، بڑی رگ۔ (مِعْصَم) کلائی جس میں کنگن پہنا جاتا ہے۔ جمع مَعَاصِمٌ۔

تشریح: سیلابوں کی وجہ سے مٹی بہہ کر مکان کے جو نشانات دوبارہ نمودار ہو گئے ہیں انہیں گودنے کے نشانوں سے جو مکرر ہوئے ہوں تشبیہ دی ہے۔

(۳) بِهَا العِيْنُ وَالأَرْآمُ يَمْشِيْنَ خِلْفَةً   وَأَطْلاؤُهَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْثِمِ

ترجمہ: ان مکانات میں نیل گائیں اور ہرن آگے پیچھے (بکثرت) پھرتے ہیں اور انؓ کے بچے (دودھ پینے کے لئے) ہر جگہ سے اٹھتے ہیں۔

حلِ عبارت: (عِینٌ) نیل گائے۔ گاوان وحشی (أَرَامٌ) رِیْمٌ کی جمع ہے خالص سفید رنگ کا ہرن (خِلْفَةً) ایک چیز کے بعد آنے والی چیز، آگے پیچھے۔ قرآن پاک میں ہے "وَجَعَلَ اللَّیْلَ والنَّهَارَ خِلْفَةً" (اَطْلَاءُ) الطّلا کی جمع ہے بمعنی، انسان یا جانور کا بچہ پیدائش سے طاقتور ہونے کی عمر تک، ہرنی کا بچہ، ہر چھوٹی چیز (یَنْهَضْنَ) از باب فَتَحَ مصدر نَهْضًا و نُهوضًا سے صیغہ جمع مؤنث غائب مستعدی سے اٹھتے ہیں۔ (مَجْثِم) پرندہ کا آشیانہ، جمع: مَجَاثِمُ۔ کل مجثم کا معنی ہوگا ہر جگہ سے۔

تشریح: غرض اب وہاں وحشی جانوروں کی کثرت ہے اور وہ مکان بالکل ویران ہو گئے ہیں۔

(۴) وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِینَ حِجَّةً   فَلَأْیًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

ترجمہ: میں اس مکان پر بیس سال کے بعد ٹھیرا تو تامل کے بعد مشقت سے ان گھروں کو پہچانا۔

حلِ عبارت: (وَقَفْتُ) از باب ضَرَبَ سے وَقَفْتُ واحد متکلم، میں ٹھہرا۔ (حِجَّةً) سال، جمع حِجَجٌ۔ قرآن پاک میں ہے۔ "عَلٰی اَنْ تَاجُرَنی ثَمَانِیَ حِجَجٍ" (فَلَأیًا) فا برائے عطف (اللّأْیُ) صبر و مشقت (تَوَهُّمِ) کسی بات کا گمان کرنا، تصور کرنا، تأمل کرنا۔

تشریح: چونکہ نشانات بالکل مٹ چکے تھے اور عرصہ دراز کے بعد ان مکانات پر گزر ہوا تھا۔ اس لئے بہت دیر میں تامل بسیار کے بعد ان کو پہچان سکا۔

(۵) أَثَافِیَّ سُفْعًا فِی مُعَرَّسِ مِرْجَلٍ   ونُؤْیًا کَجَذْمِ الحَوْضِ لَمْ یَتَثَلَّمِ

ترجمہ: سیاہ پتھروں کو جو کہ ہنڈی رکھنے کی جگہ میں تھے اور نالی کو جو کہ اصل حوض کی طرح تھی اور ٹوٹی نہ تھی (میں نے تامل کے بعد پہچانا)۔

حلِ عبارت: (أَثَافِیَّ) تین پائے جن پر ہنڈیا رکھی جائے، چولہا (سُفْعًا) چولہے کا ایک پتھر، سیاہ پتھر، جمع: سُفَعَاءُ (مُعَرَّسُ) اخیر رات میں مسافر کی اقامت گاہ۔ (مِرجَلُ) مٹی کی پختہ ہانڈی۔ جمع: مَرَاجِلُ (نُؤیٌ) وہ نالی جس کے ذریعے بارش یا ماء مستعمل کو مکان وغیرہ سے باہر نکالا جائے (الجذْمُ) اصل، جڑ جمع: أَجْذَامٌ و جُذومٌ (یَتَثَلَّمُ) مصدر تثلّمٌ باب تفعل سے بمعنی ٹوٹنا۔

تشریح: بہت غور و خوض کے بعد دار محبوبہ کے ان علامات کی شناخت کی۔

(۶) فلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِهَا   أَلَا انْعِمْ صَبَاحاً أَیُّهَا الرَّبْعُ واسْلَمِ

ترجمہ: پس (تامل کے بعد) جب گھر کو پہچان لیا تو میں نے اس کے گھر کو (مخاطب کر کے) کہا کہ اے دار حبیب! تو صبح کے وقت خدا کرے خوش عیش رہے اور (لوٹ مار سے) سالم و محفوظ رہے۔

حلِ عبارت: (الرّبْعُ) مکان، حویلی جس میں متعدد چھوٹے چھوٹے مکانات ہوں۔ (انْعِمْ صَبَاحًا) دعائیہ کلمہ یعنی

تمہاری صبح بخیر ہو۔ (اَسْلَمِ) اور سالم ومحفوظ رہے۔

تشریح: یعنی جب بڑی تأمل اور غور وخوض کے بعد اپنی محبوبہ کے گھر کو جو کہ کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا تھا پہچان کر اس دیار محبوبہ کو دعائیہ کلمات سے نواز رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے دار حبیب! خدا تجھے لوٹ مار سے سالم ومحفوظ رکھے۔

(۷) تَبَصَّرْ خَلِيلِي هَلْ تَرَىٰ مِنْ ظَعَائِنٍ   تَحَمَّلْنَ بِالعَلْيَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ

ترجمہ: اے میرے دوست! نظر جما کر دیکھ کیا تو ان ہودج نشین عورتوں کو دیکھتا ہے جو جرثم سے اوپر بلند مقام میں اونٹوں پر سوار ہو کر جارہی ہیں۔ (یا غایت مدہوشی کی وجہ سے صرف میری نظروں میں یہ سماں بندھ گیا ہے)۔

حل عبارت: (تَبَصَّرْ) غور سے دیکھنا، شناخت کرنا۔ (ظَعَائِن) ظَعِيْنَةٌ کی جمع ہے، بمعنی، ہودج میں بیٹھی ہوئی عورتیں۔ یعنی ہودج نشین عورتیں (تَحَمَّلْنَ) مصدر تَحَمُّلٌ بمعنی کوچ کرنا (اَلْعُلْيَاء) ہر بلند چیز، اونچی جگہ، پہاڑ کی چوٹی وغیرہ (فَوْق) ظرف مکان بلندی وارتفاع کے بیان کے لئے لایا جاتا ہے (جُرثم) بنی اسد کے حوض کا نام ہے۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ میری محبوبہ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کجاوں میں سوار یہاں سے جاچکی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقام جرثم کی بلندی سے گزر رہی ہے۔ یہ خیال شاعر کی غایت مدہوشی ہے ورنہ محبوبہ یہاں سے کب کی جاچکی تھی۔

(۸) جَعَلْنَ القَنَانَ عَنْ يَمِينٍ وحَزْنَهُ   وكَمْ بِالقَنَانِ مَنْ مُحِلٍّ ومُحْرِمِ

ترجمہ: ان عورتوں نے کوہ قنان اور اس کی پتھریلی زمین کو داہنی جانب چھوڑا اور قنان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا خون (دشمنی کی بناء پر ہمارے لئے) حلال ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا خون (دوستی کی وجہ سے) حرام ہے۔

حل عبارت: (القنان) ایک پہاڑی کا نام ہے (الحَزْنُ) سخت جگہ، پتھریلی زمین، اکھڑ مزاج آدمی، جمع: حُزُوْنٌ (مُحِلّ) حَلّ الرَجُلُ مِن احرامِه: ایسے شخص پر قتل کا بدلہ لینا حلال ہوتا۔ (مُحَرّمِ) جو احرام کی وجہ سے قتل سے محفوظ ہو۔

تشریح: وہ عورتیں جب قنان کی پہاڑیوں سے گزریں تو کوہ قنان اور اس کی سخت اور پتھریلی زمین کو اپنی دائیں جانب چھوڑا۔ آگے شاعر کہتا ہے کہ قنان وہ مقام ہے جہاں ہمارے بہت سے دشمن رہتے ہیں جن کو قتل کرنا ہمارے لئے حلال ہے اور بہت سے ہمارے دوست بھی ہیں جن کا قتل کرنا ہمارے لئے حرام ہے۔

(۹) عَلَوْنَ بِأَنْمَاطٍ عِتَاقٍ وَكِلَّةٍ   وِرَادٍ حَوَاشِيهَا مُشَاكِهَةِ الدمِ

ترجمہ: (ان زنان ہودج نشین نے ہودجوں کے اوپر اونی عمدہ کپڑے اور (ان پر زیبائش کے لئے) ایک ایسا باریک پردہ ڈال دیا ہے جس کے اطراف خون کے مثل سرخ ہیں (یا جن کے کناروں کا رنگ دم الاخوین کے مانند ہے)۔

حل عبارت: (اَنْمَاطِ) نَمَطٌ کی جمع ہے بمعنی ہودہ پر ڈالا جانے والا جھالردار رنگین اونی کپڑا۔ (عِتَاق) نفیس وعمدہ

(الكِلَّةُ) باریک کپڑا، مچھردانی جمع: كِلَلٌ (حَوَاشِيُ) حَاشِيَةٌ کی جمع ہے کنارہ، طرف (مُشَاكِهَةٌ) شَاكِهَ و شِكَاهًا بمعنی مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا۔

تشریح: یعنی مقام سوبان میں چڑھتے ہوئے وہ ہودج نشینوں نے اپنے کجاووں کو مختلف رنگ کے کپڑوں سے سجا رکھا تھا۔ گویا کہ ان کا کجاووں کو رنگ برنگے کپڑوں سے سجانے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان پر ناز پروردہ معشوق کی سی ادائیں تھیں۔

(۱۰) وَوَرَّكْنَ فِي السُّوبَانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ عَلَيْهِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ الْمُتَنَعِّمِ.

ترجمہ: مقامِ سوبان میں چڑھتے ہوئے جب کہ ان پر ناز پروردہ (معشوق کی) کی سی ادائیں تھیں (گویا) وہ ہودج نشین عورتیں سواریوں کے پٹھوں پر سوار (معلوم ہوتی) تھیں۔

حل عبارت: (وَرَّكْنَ) تَوَرَّكَ سے سرین پر بیٹھنا (سُوْبَان) ایک چوٹی کا نام ہے (مَتْنُ) کمر کو دونوں طرف سے گھیرے ہوئے پٹھے اور گوشت (نَاعِمُ) نرم و نازک، ملائم (مُتَنَعِّمُ) ناز و نعمت کی پروردہ۔

تشریح: چڑھائی پر اونٹ کا کجاوہ اس کے سرینوں کی طرف جھک جاتا ہے۔ اس کو لفظ وَرَّكْنَ سے تعبیر کیا ہے۔

(۱۱) بَكَرْنَ بُكُوراً وَاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ فَهُنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلْفَمِ

ترجمہ: وہ صبح سویرے اٹھیں اور تڑکے سے چل دیں پس وہ وادی رس کے لئے (قصد کناں اس طرح تھیں) جیسے کہ ہاتھ منہ کے لئے۔

حل عبارت: (بُكْرَةُ) از باب نَصَرَ بُكُوْرًا سے بَكَرْنَ، جمع مؤنث غائب مصدری معنی صبح سویرے آنا یا جانا۔ بُكُوْرًا اس کی تاکید ہے (اِسْتَحَرْنَ) مصدر اِسْتِحَارَ بمعنی منہ اندھیرے نکلنا (الرّس) وادی کا نام ہے۔

تشریح: صبح سویرے اٹھ کر سیدھی وادی رس میں اس طرح پہنچیں جیسے کھانا کھاتے وقت بدون کسی غلطی اور تکلف کے ہاتھ سیدھا منہ میں پہنچتا ہے۔

(۱۲) وَفِيهِنَّ مَلْهىً لِلَّطِيفِ وَمَنْظَرٌ أَنِيقٌ لِعَيْنِ النَّاظِرِ الْمُتَوَسِّمِ

ترجمہ: ان میں لطیف الطبع انسان کے لئے خوش طبعی کی جگہ ہے اور تاڑنے والے نظر باز کی آنکھ کیلئے بہترین منظر ہے۔

حل عبارت: (مَلْهَىٰ) تفریح گاہ، تماشہ گاہ، جمع: المَلَاهِي (لِلّطِيْف) خوش مزاج انسان (مَنْظَرُ) نگاہ کو پسند آنے والی صورت یا جگہ یا نقشہ، جمع: مَنَاظِرَ (أَنِيْقُ) خوش منظر ہونا، پسند آنا، هو اَنِيْقٌ (الْمُتَوَسِّم) گہری نظر سے تاڑنے والا۔

تشریح: یعنی وہ ہودج نشین عورتیں اس قدر خوبصورت ہیں کہ خوش مزاج آدمی کیلئے خوش مزاجی اور چھیڑنے کی جگہ ہے اور تاڑنے والے کیلئے خوشنما منظر ہے۔

(۱۳) كَـــأَنَّ فُتَـــاتَ الْـعِهْـنِ فِـي كُـلِّ مَـنْـزِلٍ   نَـزَلْـنَ بِـهِ حَـبُّ الْـفَـنَـا لَـمْ يُـحَـطَّـمِ

ترجمہ : جس مقام پر وہ جا کر اتریں اون کے ٹکڑے اس مکوہ کی طرح (معلوم ہوتے) تھے جو (درخت سے) نہ توڑی گئی ہو۔

حلِ عبارت : (فُتَات) چورا، ریزہ، برادہ (العِهْنُ) مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی اون، اون کی پونی یا ٹکڑا۔ قرآن پاک میں ہے "وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔" اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح نرم ہو جائیں گے۔ جمع عُهُوْن (حَبُّ الْفَنَا) رات کا سایہ یا (حَبٌّ) مفرد حَبَّةٌ دانہ (فِنَا) جمع فَنًا مکوہ (يُحَطَّمُ) مصدر حَطْمٌ بمعنی توڑنا۔

تشریح : یعنی اس رنگی ہوئی اون کے ٹکڑوں کو جو ہودجوں کی زیب و زینت کیلئے آویزاں کئے گئے تھے اور جو راستہ میں گر گئے ہیں مکوہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور لم تحطّم کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ درخت سے ٹوٹنے کے بعد مکوہ میں آب و تاب باقی نہیں رہتی۔

(۱۴) فَـلَـمَّـا وَرَدْنَ الْـمَـاءَ زُرْقًـا جِـمَـامُـهُ   وَضَعْنَ عِصِيَّ الْحَـاضِـرِ الْمُتَخَيِّمِ

ترجمہ : جب وہ عورتیں اس پانی پر اتریں جس کی گہرائیاں نیلگوں (معلوم ہوتی) تھیں، تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے والے شہری کی طرح لاٹھیاں رکھ دیں۔

حلِ عبارت : (الزُّرْقَةُ) نیل گونی، نیلا پن، نیلگوں (جِمَامٌ) جَمٌّ کی جمع ہے بمعنی گہرائی۔ جَمَّةُ السفينة کشتی کا وہ حصہ جس میں سوراخوں سے آنے والا پانی جمع ہو جائے (عَصَا) لاٹھی، ڈنڈا (مؤنث) تثنیہ عَصَوان، جمع عِصِيٌّ۔ (حَاضِرٌ) شہری، شہر میں رہنے والے، جمع: حُضُوْرٌ و حُضَّارٌ و حُضَّرٌ۔

تشریح : لاٹھیوں کا رکھ دینا اقامت سے کنایہ ہے یعنی وہ اس کثیر پانی پر مقیم ہو گئیں۔

(۱۵) ظَهَـرْنَ مِـنَ السُّـوبَـانِ ثُـمَّ جَزَعْـنَـهُ   عَـلَـى كُـلِّ قَيْـنِـيٍّ قَشِيـبٍ وَمُـفْـأَمِ

ترجمہ : وہ عورتیں وادی سوبان سے نکلیں پھر (دوبارہ) اس سوبان کو ہر نئے وسیع کجاوہ پر (بیٹھ کر) قطع کیا۔

حلِ عبارت : ظَهَرْنَ ظَهْرًا و ظُهُوْرًا بمعنی نکلنا، پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا۔ (جَزَعْنَ) جَزْعًا مصدر سے وادی کو عرض میں چل کر طے کرنا۔ (القَيْنُ) توسعاً ہر کاریگر کو قین کہا جاتا ہے۔ اصل میں لوہار کو کہا جاتا ہے۔ (یا) ایک کاریگر تھا قینی نام کا جو عمدہ کجاوہ بناتا تھا۔ اس کی طرف منسوب ہے۔ (قَشِيْبٌ) نیا، صاف ستھرا۔ قشيبُ السيفِ تلوار کا تازہ صیقل کی ہوئی ہونا۔ (مُفْأَمٌ) صیغہ اسم مفعول باب افعال بمعنی فراخ کجاوہ۔ (البَيْت) یہاں بیت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

تشریح : یہ وادی دو مرتبہ ان کے راستہ میں پڑی اور وہ عورتیں دوبارہ اس میں سے گزریں۔

(۱۶) فَـأَقْـسَـمْـتُ بِـالْـبَيْـتِ الَّـذِي طَافَ حَوْلَـهُ   رِجَـالٌ بَـنَـوْهُ مِـنْ قُـرَيْـشٍ وَجُـرْهُـمِ

ترجمہ : پس میں نے اس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے اس کو بنایا۔

حلِ عبارت : (طَافَ) طَافَ، يَطُوْفُ، طَوْفًا و طَوَافًا: ارد گرد گھومنا، چکر لگانا۔ الطَّوَاف کا شرعی معنی خانہ کعبہ کے

گردگھومنا (بَنُوْهُ) از باب ضرب بَنْيًا و بِنَاءً و بُنْيَانًا سے بمعنی تعمیر کرنا، عمارت کھڑی کرنا۔

تشریح : یعنی خانہ کعبہ کی قسم ان دونوں یعنی قبیلہ قریش اور جرہم کے مردوں کی عظمت کے سلسلے میں کھائی۔

(۱۷)　يَمِينًا لَنِعْمَ السَّيِّدَانِ وُجِدْتُمَا　　عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنَ سَحِيلٍ ومُبْرَمِ

ترجمہ : میں خانہ کعبہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ہر قوت وضعف کی حالت میں تم (ہی) دونوں دو بہترین سردار پائے گئے۔

حلِ عبارت : (نِعْمَ) فعل مدح جس کے دیگر صیغے نہیں آتے اور اپنے مابعد اسم کی مدح کیلئے آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے "نِعْمَ العَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ" کیا ہی اچھے بندے تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے (السيدان) تثنیہ مفرد سَيِّد بمعنی سردار، اس سے مراد حارث بن عوف اور ہرن بن سنان ہیں۔ (السَّحِيْلُ) ایک لڑی پر بٹی ہوئی رسی، کچا دھاگہ، مراد اس سے ضعف ہے (المُبْرَمُ) مضبوط و مستحکم، اس سے مراد قوت۔

تشریح : یعنی ہر حال میں تم مستحق مدح وثناء ہو اس بات پر کہ تم دونوں سرداروں نے دو قبیلوں کے باہمی اختلاف کو ختم کرا دیا اور ان کی صلح کرا دی ورنہ دشمنی کی یہ خوفناک آگ کئی برسوں تک بھڑکتی رہتی اور کئی خاندانوں کو برباد کر دیتی۔

(۱۸)　تَدَارَكْتُمَا عَبْسًا وذُبيَانَ بَعْدَمَا　　تَفَانَوا ودَقُّوا بَينَهُمْ عِطْرَ مَنْشِمِ

ترجمہ : تم دونوں نے عبس وذبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ مرے تھے اور منشم (نامی عورت) کا (منحوس) عطر آپس میں لگا لیا تھا۔

حلِ عبارت : (تدارَكَ) بمعنی درست کرنا جیسے تَدَارَكَ الخَطَاء بالصّواب: غلطی کے بعد صحیح بات کہہ کر اس کی تلافی کرنا۔ (تَفَانَوْا) وہ ایک دوسرے کو فنا کر رہے تھے۔ (دَقُّوا) دَقَّ يَدُقُّ سے بمعنی ظاہر کرنا، مل لینا (مَنْشِم) عورت کا نام ہے۔

تشریح : یعنی آخری دم تک لڑنے کے لئے آمادہ تھے مگر مذکورہ الصدر دونوں سرداروں نے بیچ میں پڑ کر صلح کرا دی۔

(۱۹)　وَقَدْ قُلْتُمَا: إِنْ نُدرِكِ السَّلْمَ وَاسِعاً　　بِمَالٍ ومَعروفٍ مِنَ القَوْلِ نَسْلَمِ

ترجمہ : اور بیشک تم نے اچھی بات کہی کہ اگر ہم کامل صلح بذریعہ صرف مال اور کلام مستحسن پالیں گے تو آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

حلِ عبارت : (نُدْرِكُ) باب نصر سے جمع متکلم مجہول مصدری معنی پالینا۔ (السَّلْمُ) صلح، امن خلاف حرب قرآن پاک میں ہے۔ "وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا" جمع: اَسْلُمٌ و سِلَامٌ (وَاسِعًا) کامل، پھیلا ہوا، کشادہ (المَعْرُوْف) بھلائی، احسان، حسن سلوک۔

تشریح : یعنی اے دونوں سردارو! تم نے صحیح کہا تھا کہ اگر ہم مکمل صلح کو مال و دولت یا عمدہ گفتگو کے ذریعے پالیں تو ہمیشہ کیلئے آپس کی خونریزی سے مامون ہو جائیں گے۔

(٢٠) فأَصْبَحْتُما مِنْها علی خَیرِ مَوْطِنٍ بَعِیدَیْنِ فِیها مِن عُقُوقٍ وَمَأثَمِ

ترجمہ: تو (واقعی) تم صلح کے بہتر مقام پر پہنچ گئے اور صلح کے بارے میں نافرمانی اور گناہ سے بچے رہے۔

حل عبارت: (مَوْطِن) مقام، قیام گاہ، جگہ، جمع مَواطِن (عُقُوقٌ) یہ عَاقٌّ کی جمع ہے بمعنی نافرمانی، بدسلوکی، جو خدمات واجب ہیں ان کو انجام نہ دینا (مَأثَمِ) گناہ، یا جرم۔

تشریح: یعنی صلح رحم کا خیال کرتے ہوئے اپنا کثیر مال خرچ کر کے دونوں قبیلوں میں صلح کرادی۔

(٢١) عَظِیمَیْن فی عُلْیا مَعَدٍّ هُدِیتُمَا ومَن یَسْتَبِحْ کَنْزاً مِنَ المَجدِ یَعْظُمِ

ترجمہ: (صلح کرانے میں تم کامیاب ہوئے) درآنحالیکہ تم دونوں مَعَدّ کے بلند رتبہ میں بڑی شخصیتوں کے مالک تھے۔ خدا تمہیں ہدایت (پر استقامت) دے اور جو شخص (آباؤاجداد کی) بزرگی کے خزانہ کو مباح پالے گا وہ (ضرور) بلند قدر ہو جائے گا۔

حل عبارت: (العُلْیَا) اَعْلٰی کی تانیث بمعنی بلند رتبہ، اونچی، جمع: عُلٰی (مَعَدٌّ): عرب کا ایک قبیلہ (هُدِیٰ) ہدایت، رہنمائی، قرآن پاک میں ہے۔ ”هُدًى لِلْمُتَّقِیْن“ (یَسْتَبِحُ) اِسْتِبَاحًا مصدر باب افتعال سے بمعنی مباح کرنا، دل کھول کر خرچ کرنا، (الکَنْزُ) مدفون خزانہ، جمع کُنُوزٌ۔ (المَجْدُ) شرافت وعظمت، بزرگی، جمع: اَمْجَادٌ (یَعْظُمِ) عَظِیْمٌ سے بلند قدر، پر شوکت، باوقار۔

تشریح: تم دونوں معد بن عدنان میں عظیم المرتبۃ انسان ہو، اس لئے کہ تمہارے آباؤاجداد کی بزرگی کے خزانے تمہیں مل گئے۔

(٢٢) تُعَفَّی الکُلُومُ بِالمِئِینَ فَأصْبَحَتْ یُنَجِّمُهَا مَنْ لَیسَ فِیهَا بِمُجْرَمِ

ترجمہ: (چونکہ دلوں کے) زخم اونٹوں کے سینکڑوں کے ذریعہ مٹائے جاتے ہیں تو (اب) وہ شخص ان اونٹوں کو قسط وار ادا کر رہا ہے جو (جنگ کے بارے میں) بے قصور ہے۔

حل عبارت: (تُعَفّی) عَفْوٌ سے مٹانا (الکَلُومُ) الکَلِیْمٌ سے زخمی، مفرد، کَلْمٌ ہے (مِئِیْن) اونٹوں کے سینکڑیں (اَصْبَحَتْ) بمعنی صَارَتْ (نَجَّمَ) ای نَجَّمَ عَلَیْهِ الدَّین قسطوں میں کسی کا قرض ادا کرنا (مُجْرِمٌ) گناہ گار، قابل گرفت سزا۔

تشریح: یعنی تم نے آپس کا اختلاف دیت کے ذریعہ مٹایا اور بدون کسی جرم کے اس کی ادائیگی کا بار تم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ یعنی دیت قسط وار وہ شخص ادا کر رہا ہے جس کا اس جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔

(٢٣) یُنَجِّمُهَا قَومٌ لِقَومٍ غَرَامَةً ولمْ یُهَرِیقُوا بَیْنَهُمْ مِلءَ مِحجَم

ترجمہ: ایک قوم دوسری قوم کو تاوان میں ان اونٹوں کو قسط وار ادا کر رہی ہے حالانکہ انہوں نے ایک سینگی بھر خون بھی آپس میں نہیں بہایا۔

حلِّ عبارت: (الغَرَامَةُ) نقصان، خسارہ، تاوان کہتے ہیں حَکَمَ القاضِی عَلَی فُلَانٍ بِالغَرَامَةِ۔ (یُهرِیقُوْا) از باب فَتَحَ مصدر هَرْقٌ سے بمعنی پانی بہانا اوپر سے ڈالنا ”هَرَقَ الدم“ خون بہانا (مِلْ ءُ) کسی چیز کو بھر دینے والی مقدار۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”مِلْ ءُ الاَرْضِ ذَهَبًا“ سونے سے بھری ہوئی زمین (المِحْجَمُ) سینگی، پچھنے لگانے کا آلہ۔ جمع: مَحَاجِمُ

تشریح: یعنی تاوان میں اونٹوں کی قسط وار ادائیگی وہ قوم کر رہی ہے جنہوں نے کسی کا قطرہ بھی خون نہیں بہایا۔ وہ صرف مزید جنگ و جدال سے بچنے کے لئے یہ قربانی دے رہی ہے۔

(۲۴) فَاَصْبَحَ یَجْرِي فِیهِمُ مِنْ تِلادِكُمْ مَغَانِمُ شَتَّی مِنْ إِفَالٍ مُزَنَّمِ

ترجمہ: تو اب گن کٹے اونٹ کے بچوں کی متفرق غنیمتیں تمہارے موروثی مال ہی سے ان (اولیاء مقتولین) کی طرف ہنکائی جا رہی ہیں۔

حلِّ عبارت: (التِّلَادُ) موروثی جائیداد، اصلی پرانا مال، یہ تَلَدٌ کی جمع ہے۔ (شَتَّی) الشَّتِیْتُ کی جمع ہے بمعنی منتشر و متفرق۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتَّی“ (اِفَالٌ) و اَفَائِلُ یہ اِفِیْلٌ کی جمع ہیں بمعنی اونٹ یا بکری کا بچہ۔ (مُزَنَّم) ای بَعِیْرٌ مُزَنَّمٌ وہ اونٹ جس کے کان کا ایک حصہ کاٹ کر لٹکا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو۔

تشریح: تمہارے عمدہ قسم کے اونٹوں میں سے متفرق دیتیں ورثاء مقتولین کو دی جا رہی ہیں۔

(۲۵) أَلَا أَبْلِغِ الأَحْلَافَ عَنِّي رِسَالَةً وذُبْیَانَ هَلْ أَقْسَمْتُمُ كُلَّ مُقْسَمِ

ترجمہ: سن (اے مخاطب!) میرا یہ پیغام معاہدوں (بنی اسد و غطفان) اور ذبیان کو پہنچا دے کہ تم نے مکمل قسم کھائی ہے۔ (لہٰذا اس پر قائم رہو)

حلِّ عبارت: (اَلَا) حرف تنبیہ، سن اے مخاطب (اَبْلَغَ) پہنچانا، اطلاع دینا (اَحْلَافٌ) و حُلَفَاءُ یہ الحَلِیفُ کی جمع ہیں بمعنی معاہدہ، مدد کا معاہدہ کرنے والا، اس سے مراد بنی اسد بن خزیمہ، بنی غطفان ہیں (الرِّسَالَةَ) ہر بھیجی جانے والی چیز، پیغام، جمع رَسَائِلُ (كُل مُقْسَمِ) مکمل قسم۔

تشریح: اے حلیف قبائل! یعنی اے بنی اسد و غطفان اور ذبیان تم نے معاہدہ کیا ہے اور مکمل قسم کھائی ہے لہٰذا اپنی قسم پر قائم رہنا اور معاہدہ کو توڑ کر جنگ کی آگ کو نہ بھڑکانا۔

(۲٦) فَلَا تَكْتُمُنَّ اللّٰهَ مَافِي نُفُوسِكُمْ لِيَخْفَى ومَهْمَا یُكْتَمِ اللّٰهُ یَعْلَمِ

ترجمہ: پس خدا سے ہرگز اپنے دلوں کی بات اس لئے نہ چھپاؤ کہ وہ چھپی رہے گی (کیونکہ) جب بھی اللہ سے کوئی بات چھپائی جاتی ہے وہ اس کو جان لیتا ہے۔

حلِّ عبارت: (تَكْتُمُنَّ) مصدر كَتْمًا و كِتْمَانًا سے صیغہ جمع مذکر حاضر بمعنی چھپانا یہاں معنی کرینگے ہرگز نہ چھپاؤ۔

(نُفُوس) نفس کی جمع بمعنی روح جان (مَهْمَا) جوبھی، جوکچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دوفعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔

تشریح: خدا دلوں کا بھید جانتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا لہٰذا نقضِ عہد اور غدر کا ارادہ دل میں بھی نہ رکھو۔

(۲۷) يُؤَخَّرْ فَيُوضَعْ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ لِيَوْمِ الحِسَابِ أَوْيُعَجَّلْ فَيُنْقَمِ

ترجمہ: (غدر کی سزا) مؤخر کی جائے گی اور نامہ اعمال میں رکھ دی (لکھدی) جائے گی پھر قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ کرلی جائے گی یا جلدی کی جائے گی تو (فوراً دنیا میں) سزا دی جائے گی۔

حلِ عبارت: (كِتَاب) لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ، اس سے مراد نامہ اعمال ہے۔ (يُدَّخِرُ) دَخْرٌ سے بمعنی جمع کرنا (عَجَّلَ) فُلانًا۔ کسی پر سبقت لے جانا کسی کام میں جلدی کرنے کو کہنا۔ (نِقَمٌ) نِقْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی سزا، بدلہ۔

تشریح: غرض برائی کا بدلہ ضرور ملے گا کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد جاہلیت کا شاعر جزا و سزا اور قیامت کا قائل تھا۔

(۲۸) وَمَا الحَرْبُ إلا ما عَلِمْتُمْ وَذُقْتُم وَمَاهُوَ عَنهَا بِالحَدِيثِ المُرَجَّمِ

ترجمہ: لڑائی وہی شئے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) چکھ چکے ہو۔ یہ بات لڑائی کے بارے میں (جو میں کہہ رہا ہوں) اٹکل پچو نہیں ہے۔

حلِ عبارت: (الحَرْبُ) لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذُقْتُم) ذَوْقًا و ذَوُقانًا و مَذَاقًا سے بمعنی ذائقہ چکھنا، چکھنا۔ (المُرَجَّمِ) اٹکل، پچو بولنا، نامعلوم بات کہنا۔

تشریح: اگر پھر نقضِ عہد ہوا اور لڑائی کی نوبت آ گئی تو پھر سابق تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے اس لئے عہد شکنی سے باز رہو۔

(۲۹) مَتى تَبْعَثُوهَا تَبْعَثُوهَا ذَمِيمَةً وَتَضْرَ إذا ضَرَّيْتُمُوهَا فَتَضْرَمِ

ترجمہ: جب بھی تم اس لڑائی کو برانگیختہ کرو گے تو اس حال میں برانگیختہ کرو گے کہ وہ مذموم (انجام والی) ہوگی اور جب تم اس لڑائی کو حرص دلاؤ گے تو اس کی حرص شدید ہوگی پھر وہ شعلہ زن ہو جائے گی۔

حلِ عبارت: (مَتٰى) کب، جب کبھی، ظرف ہے زمانہ فعل کو دریافت کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَتٰى اَتَيْتَ (تَبْعَثُو) مصدر بَعَثَ سے اٹھانا (الذَّمِيْمُ) برا، قابل مذمت، واحد: ذِمِيْمَةُ (تَضْرَىٰ) از ضَرْيًا و ضَرَاءَةً سے بھڑکانا۔ ضَرَاۤءٌ شدت حرص (ضَرَمِ) الضِّرَام بمعنی آگ کی دہک، شعلہ زنی، بھڑک واحد، ضِرَامة۔

تشریح: غرض لڑائی ہر حال میں بری ہے اس کو نہ بھڑکانا چاہئے اور صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنی چاہئے۔

(۳۰) فَتعْـرُكُـكُـمْ عَـرْكَ الـرَّحی بِثِفَـالِهَـا   وتَـلْـقَـحْ كِشَـافًا ثُـمَّ تُـنْـتَـجْ فتُتْـئِـمْ

ترجمہ: پھر وہ لڑائی تمہیں اس طرح پیس ڈالے گی جس طرح چکی اپنے فرش چرمیں پر رہ کر (دانہ کو پیس ڈالتی ہے) اور (جنگ) ہر سال حاملہ ہوگی پھر بچے دے گی تو جوڑواں جنے گی۔

حل عبارت: (تَعْرُكُ) از عَرْكٌ بمعنی پیسنا، (الرَّحِی) والرَّحا: چکی (آٹا پیسنے کی) جمع اَرْحٍ و أَرْحَاءٌ ورُحِیٌّ (الثِّفَال) چکی کے نیچے والا چمڑا یا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے، چکی کا نچلا پتھر، جمع: ثُفُلٌ (تَلْقَحُ) از باب سَمِعَ مصدر لَقَحًا و لَقَاحًا سے بمعنی اونٹنی کا حاملہ ہونا، گابھن ہونا هِیَ لاقِحٌ جمع: لُقَّحٌ (كِشَافًا) اونٹنی کا مسلسل دو سال گابھن ہونا (تُنْتَج) مصدر نتاجٌ سے بچہ (فتُتْئِم) اَتْاَمَتْ اس نے دو بچے جنے۔

تشریح: لڑائی کے مضرات بکثرت ہوں گے اور تم سب لڑائی کی چکی میں دانے کی طرح دلے جاؤ گے۔ میدان جنگ کے ہنگامہ ہلاکت آفریں کو چکی پیسنے سے تشبیہ دی اور اس کے نقصانات کی کثرت کو اس ماں کی اولاد سے تشبیہ دی ہے جو ہر سال حاملہ ہوتی ہو اور دو بچے جنتی ہو۔

(۳۱) فتُنْتِجْ لَكُمْ غِلْمَانَ أَشْأَمَ كُلُّهُمْ   كَاحْمَرِ عَادٍ ثُمَّ تُرْضِعْ فتَفْطِمِ

ترجمہ: پھر اس لڑائی سے تمہارے لئے ایسے بچے جنے جائیں گے جو سب عاد کے احمر کی طرح منحوس ہونگے پھر انہیں دودھ پلائے گی پھر دودھ چھڑائے گی۔

حل عبارت: (تُنْتِج) مصدر اِنْتَاجٌ بچے پیدا کرنا (غِلْمَان) غُلَامٌ کی جمع ہے بمعنی نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا (اَشْاَمُ) ماخوذ از شُئُومٌ بمعنی منحوس (احمر عاد) یہ وہ منحوس شخص تھا جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔ جس کی وجہ سے اس کی پوری قوم تباہ و برباد ہوگئی۔ اس کا اصلی نام قدار بن سلف تھا۔ (فَطِمُ) الفِطَامُ بمعنی دودھ چڑھائی، دودھ چھڑانے کا عمل۔

تشریح: لڑائی سے اس قدر نتائج بد بکثرت پیدا ہوں گے جن کی نحوست قدار کی طرح ہوگی کہ اس نے حضرت صالحؑ کی ناقہ کے کونچے کاٹ دیئے جس کی وجہ سے ساری قوم ہلاک ہوئی۔ ارضاع اور افطام سے نتائج حرب کا ہولناک اور کامل ہونا مراد ہے۔

(۳۲) فتُغْـلِـلْ لَـكُـمْ مَـا لاتُـغِلُّ لأَهْلِهَـا   قُـرًی بِـالـعِـراقِ مِـنْ قَفِيزٍ وَّدِرْهَـمِ

ترجمہ: پھر وہ لڑائی تمہیں اس قدر پیداوار دے گی کہ عراق کے دیہات (باوجود سرسبزی اور شادابی کے) قفیز اور درہم کی پیداوار اپنے مالکوں کو نہیں دیتے۔

حل عبارت: (تُغْلِلْ) الغَلّة سے بمعنی زمین کی پیداوار، اناج، جمع: غَلَّاتٌ و غِلَالٌ (قُرٰی) قَرْيَةٌ کی جمع ہے بمعنی بستی، ایسی جامع آبادی جس میں ضروریات زندگی فراہم ہوں۔ (القَفِيزُ) قائم زمانہ کا ایک پیمانہ جس کی مقدار ملکوں میں مختلف

ہوتی رہی ہے۔ جمع: اَقْفِزَةٌ۔

تشریح: یہ ہے کہ چونکہ عراق کے دیہات بہت زیادہ پیداوار دیتی تھے اور وہاں کے تمام دیہات سرسبز و شادات ہوتے تھے جنگ کو اس سرسبز و شاداب اور بہت پیداوار دینے والی زمین سے تشبیہ اس لئے کہ جنگ سے جو حالات پیدا ہونگے اور جو تباہ کاریاں ہونگی وہ عراق کی زمینوں کی پیداوار سے بھی زیادہ ہونگے۔

(۳۳) لَعَمْرِي لَنِعْمَ الحَيُّ جَرَّ عَلَيْهِمُ   بِمَا لَايُوَاتِيهِمْ حُصَيْنُ بْنُ ضَمْضَمِ

ترجمہ: میری زندگانی کی قسم وہ قبیلہ نہایت بھلا ہے جس پر حصین بن ضمضم نے ایسے گناہ کا بارڈالا جس میں وہ ان کے ہم رائے نہ تھا۔

حلِ عبارت: (الحَيُّ) محلہ، مرادی معنی قبیلہ ہے، جمع: اَحْيَاءٌ (جَرَّ) بمعنی کھینچنا، گھسیٹنا، لیکن اہل عرب کا محاورہ ہے "جرَّ عَلَيْهِ فُلانٌ" یعنی جرم کوئی کرے تاوان کسی اور کو دینا پڑے۔ (يُوَاتي) مصدر مُوَاتَاةٌ موافقت۔

تشریح: حصین ابن ضمضم نے ان کی رائے کے خلاف عبسی کو مار ڈالا جس کا تاوان اس قبیلہ نے برداشت کیا۔

(۳۴) وكَانَ طَوَى كَشْحاً عَلَى مُسْتَكِنَّةٍ   فَلا هُوَ أَبْدَاهَا ولَمْ يَتَقَدَّمِ

ترجمہ: (اس حصین) نے ایک ارادہ پوشیدہ کر رکھا تھا تو نہ اس نے اس ارادہ کو (کسی پر) ظاہر کیا اور نہ (قبل از وقت) پیش قدمی کی (بلکہ موقع پا کر عبسی کو مار ڈالا)۔

حلِ عبارت: (طَوَى) از باب ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب طَيًّا، لپیٹنا، طے کرنا قرآن پاک میں ہے۔ "يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ" (الكَشْحُ) پہلو، کوکھ اور پسلیوں کے درمیان کی جگہ، مراد دل، جمع كُشُوح (مُسْتَكِنَّةً) مصدر اِسْتِكْنَانٌ باب استفعال سے بمعنی چھپنا، مراد اندرونی عداوت، دشمنی۔

تشریح: یعنی حصین بن ضمضم نے قتل کے ارادے کو اپنے دل میں چھپا رکھا تھا اس نے اپنے ارادے کو نہ کسی پر ظاہر کیا اور نہ کوئی حرکت کی جس سے اس کی دشمنی کا پتہ چلتا بلکہ موقع پا کر اس نے اپنے دشمن عبسی کو مار ڈالا۔

(۳۵) وقَالَ سَأَقْضِي حاجَتِيْ ثُمَّ أَتَّقِي   عَدُوِّي بِأَلْفٍ مِنْ ورَآئِيَ مُلْجَمِ

ترجمہ: اور اس (حصین) نے (دل میں) کہا کہ میں عنقریب (بھائی کا بدلہ لے کر) اپنی حاجت پوری کروں گا پھر اپنے دشمن سے ایک ہزار (اسپ سوار یا لگام لگائے ہوئے گھوڑوں) کے ذریعے جو میری پشت پر ہیں بچ جاؤں گا۔

حلِ عبارت: (سَأَقْضِي) باب ضرب سے صیغہ واحد متکلم بمعنی پوری کرنا۔ قَضَى حَاجَتَهُ، ضرورت پوری کرنا۔ (اِتَّقَى) کسی چیز کے ذریعے اپنا بچاؤ کرنا۔ (الوَرَاءُ) کسی کی آنکھ سے اوجھل پیچھے ہو یا آگے۔ (المُلْجَمِ) لگام لگا یا ہوا۔

تشریح: یعنی حصین بن ضمضم کا مقصد یہ تھا کہ جیسے ہی موقع پا کر اپنے بھائی کے قتل کا بدلہ لوں گا تو ایک ہزار گھوڑے دیت کے طور

پردے کر بچ جاؤں گا یا ایک ہزار لگام لگائے ہوئے گھڑ سوار لشکر کے ذریعے بچ جاؤں گا۔

(۳۶) فَشَدَّ فَلَمْ يُفْزِعْ بُيُوتاً كَثِيرَةً   لَدَى حَيْثُ أَلْقَتْ رَحْلَهَا أُمُّ قَشْعَمِ

ترجمہ: اس (حصین) نے اس جگہ (تنہا) حملہ کیا جہاں کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈال دیا اور اس نے بہت سے گھرانوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالا (یعنی اس نے تن تنہا حملہ کیا اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شریک نہ کیا یا صرف ایک ہی عبس پر حملہ کیا اس کے تمام قبیلہ کو پریشان نہ کیا)۔

حل عبارت: (فَشَدَّ) اس نے حملہ کیا (يُفْزِع) الفَزْعُ سے خوف، گھبراہٹ جمع: أَفْزَاعٌ (لَدَى) پاس، سامنے، ظرف مکان بمعنی عند، کلام میں یہ لفظ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے مبتدا وغیرہ کی خبر بنایا جاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے۔ "وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ" (رَحْلَ) کجاوہ (أُمّ قَشْعَمْ) موت، لڑائی، مصیبت۔

تشریح: یعنی اس حصین بن ضمضم نے تن تنہا حملہ کیا اپنے ساتھ اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شامل کر کے خوفزدہ نہیں کیا یا اس شعر کا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ اس نے عرف عبسی کو قتل کر ڈالا۔ اس کے قبیلے کے دوسرے افراد کو پریشان نہیں کیا۔

(۳۷) لَدَى أَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفٍ   لَهُ لِبَدٌ أَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلَّمِ

ترجمہ: عبسی کے قتل کا واقعہ ایک ایسے شیر (حصین) کے پاس ہوا جو پورا ہتھیار بند ہے پے در پے لڑائیوں میں شریک رہتا ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اور اس کے ناخن نہیں تراشے گئے۔ (وہ ضعیف نہیں ہے)۔

حل عبارت: (شَاكِيَ السِّلَاح) ای شَائِكُ السِّلَاح بمعنی ہتھیار بند، مکمل طور پر تیار۔ (مُقَذَّفٌ) بہت گوشت والا، موٹا جیسے کہیں سے اٹھا کر پھینک دیا گیا ہو۔ یا وہ بار بار جنگوں میں جھونکے جانے کی وجہ سے آزمودہ کار ہو چکا ہے۔ (لِبَدٌ) شیر کے مونڈھوں اور گردن کے بال، نمدہ بنائی اون یا بال جمع: الْبَاد۔

تشریح: یعنی اس شعر میں جو صفات بیان کئے گئے گویا کہ حصین کے بہادری کی طرف اشارہ ہے کہ عبسی کے قتل کا واقعہ ایسے شیر کے پاس ہوا جس کے یہ صفات ہیں۔

(۳۸) جَرِيءٍ مَتَى يُظْلَمْ يُعَاقِبْ بِظُلْمِهِ   سَرِيعاً وَإِلَّا يُبْدَ بِالظُّلْمِ يَظْلِمِ

ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے جب اس پر ظلم کیا جائے تو فوراً اپنے ظلم کا بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر ظلم کی ابتداء نہ کی جائے تو وہ (خود) ظلم کرتا ہے۔ (یعنی بہر حال وہ جنگ کا خواہاں ہے)

حل عبارت: (جَرِيءٌ) دلیر ہونا، بہادر، هُوَ جَرِيٌّ، جمع: جُرَآءُ (يُعَاقِبُ) اِعْتَقَبَ سے کسی کو اس کے فعل کا اچھا یا برا بدلہ دینا، (سَرِيعًا) تیز رو، تیز رفتار، جمع سُرْعَان (يُبْدَ) از باب فَتَحَ بَدْءً او بَدْءَةً مصدر سے مجہول بمعنی ابتدا نہ کی جائے۔

تشریح: یعنی وہ حصین اتنا بہادر اور جری ہے کہ اگر کوئی اس پر ظلم و زیادتی کرے تو فوراً بدلہ لے لیتا ہے اور اگر اس پر کوئی ظلم و

زیادتی میں پہل نہ کرے تو پھر بھی اسے چین نہیں آتا اور دوسروں پر ظلم وزیادتی شروع کرتا ہے۔

(۳۹) رَعَوْا ظِمْأَهُمْ حَتى إذا تَمَّ أَوْرَدُوا   غِمَاراً تَفَرَّى بالسِّلاحِ وبالدَّمِ

تَرجَمَہ: (صلح کے بعد ان کے جنگ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ گویا) انہوں نے اپنے اونٹ پانی پلانے کی دو باریوں کے درمیان وقت میں چرائے یہاں تک کہ جب یہ وقت پورا ہو گیا تو (اونٹوں کو) ایسے گہرے پانی پر لے گئے جو ہتھیاروں اور (خون ریزی) سے کھل گیا تھا۔

حَلّ عِبَارت: (رَعَوْا) صیغہ جمع مذکر غائب از باب فَتَحَ رَعْيًا و مَرْعًى سے بمعنی جانور کو چرانا (ظِمْأً) ای الظِّمْءُ بمعنی دو دفعہ پینے کے درمیان کا وقفہ، جمع: أظْمَاءٌ (غِمَار) الغَمْرُ سے ڈوبنے کے قدر پانی غَمْرُ البَحْرِ: سمندر کا بڑا حصہ یا گہرا حصہ، جمع غُمُورًا و اَغْمَارٌ (تفرّی) پھٹنا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا، کھل جانا۔

تَشرِیح: ایک عرصہ تک صلح رہی اور پھر جنگ میں مصروف ہو گئے جس طرح اونٹوں کو چرانے کے بعد پانی پر لے جاتے ہیں۔ یعنی اِن دو قبیلوں کے درمیان اتنی دیر جتنی دیر اونٹوں کو چرانے کے بعد دو مرتبہ پانی پلانے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے جنگ رکی پھر اس کے بعد جنگ کی ایسی خوفناک آگ بھڑک اٹھی جو چالیس سال تک بھڑکتی رہی۔

(۴۰) فَقَضَّوْا مَنَايَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا   إلى كَلاءٍ مُسْتَوبَلٍ مُتَوَخَّمِ

تَرجَمَہ: (پانی کے گھاٹ یعنی لڑائی کے میدان میں اتر کر) انہوں نے آپس میں خوب قتل وقتال کیا۔ پھر اونٹوں کو ایسی گھاس کی طرف لوٹا کر لائے جو جسم کے لئے ناموافق اور غیر منہضم تھی۔

حَلّ عِبَارت: (مَنَايَا) المَنِيَّةُ کی جمع ہے بمعنی موت، مَنَايَا بينهُم، کا ترجمہ ہوگا۔ آپس میں قتل وقتال کیا۔ (اُصْدَرُو) إصْدَارٌ مصدر سے اونٹوں کا پانی پی کر لوٹنا (الكَلاءُ) خشک یا تر گھاس جمع اَكْلاءٌ (مُسْتَوبِل) چراگاہ کا ناموافق ہونا۔ (مُتَوَخِّمُ) غیر منہضم، ناقابل ہضم ہونا۔

تَشرِیح: اس شعر میں بھی شاعر یہی بیان کیا ہے کہ ان دو قبیلوں نے خوب جی بھر کر خونریزی کی اور ان کے اس خونریزی اور شر و فساد میں اضافہ ہوتا رہا۔

(۴۱) لَعَمْرُكَ مَاجَرَّت عَلَيْهِمْ رِمَاحُهُم   دَمَ ابْنِ نَهِيكٍ أَوْقَتِيلِ المُثَلَّمِ

تَرجَمَہ: تیری جان کی قسم! ان کے نیزوں نے نہیک عبسی کے بیٹے کا یا مقام مثلّم کے مقتول (شخص) کا خون ان پر عائد نہیں کیا۔

حَلّ عِبَارت: (جَرَّتْ) از باب نَصَر، جَرٌّ مصدر سے عائد کرنا، ارتکاب کرنا۔ (الرُّمْحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔ جمع: رِمَاحٌ و اَرْمَاحٌ (ابن نہیک) ایک شخص کا نام ہے (مُثلّم) جگہ کا نام ہے۔ لغوی معنی رخنہ

پڑا ہوا، عیب دار، کند کیا ہوا۔

تشریح: یعنی جو لوگ ابن نھیک اور مقام مثلم پر قتل ہونے والے افراد کا خون بہا ادا کر رہے ہیں وہ تو صرف شر و فساد کو روکنے کیلئے کر رہے ہیں ورنہ ان لوگوں نے تو کوئی خون نہیں کیا۔

(۴۲) ولَاشارَكتُ في المَوتِ في دَمِ نوفَلٍ وَلاوَهَبٍ مِنهُمُ ولا ابَنِ المُخَزَّمِ

ترجمہ: اور نہ ان کے نیزے نوفل اور وہب اور مخزم کے بیٹے کے خون میں شریک ہوئے۔

حل عبارت: (شَارَكَ) کسی کے ساتھ شریک ہونا۔ "شارکت فی الموتِ" خون میں شریک ہوئے۔

تشریح: ممدوحین ان مقتولین کے خون سے بالکل بری ہیں۔ ان کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا محض صلح کی خاطر تاوان برداشت کر رہے ہیں۔

(۴۳) فَكُلّاً أَراهُمُ أَصْبَحُوا يَعْقِلونَه صَحِيحَاتِ مَالٍ طالِعاتٍ بمَخْرَمِ

ترجمہ: میں ان سب کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمدہ قوی مال (اونٹوں) کی دیت دے رہے ہیں جو (قوت کی وجہ سے) پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانے والے ہیں۔

حل عبارت: (اَصْبَحُو) اَصْبَح بمعنی صار ایک حالت وصفت دوسری حالت وصفت میں منتقل ہونا۔ (يَعْقِلُوْن) عَقَلَ القَتِيل: مقتول کی دیت دینا (صَحِيْحَاتُ المال) مال کا نقائص سے پاک ہونا۔ یعنی عمدہ اور نفیس مال یہاں مال سے مراد اونٹ ہیں۔ (طَالِعاتٍ) چڑھ جانے والے (مَخرِمِ) پہاڑ کی چوٹی، یا ریت میں راستہ، جمع: مَخَارِم مَخرِمِ الاَكْمَه ٹیلے کی نوک کا آخری سرا۔

تشریح: یعنی وہ لوگ خون بہا ایسی نفیس اور عمدہ اونٹنیوں کے ذریعے ادا کر رہے ہیں۔ جو عمدگی اور نفاست کے ساتھ ساتھ انتہائی مضبوط اور طاقتور بھی ہیں۔

(۴۴) لَحِيٍّ حلالٍ يَعْصِمُ النَّاسَ أَمرهُمُ إِذا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بمُعظَمِ

ترجمہ: (یہ عمدہ اونٹ) ایسے قبیلہ کے (مملوک) ہیں جو مقیم ہیں (افلاس کی وجہ سے سفروں میں مارے مارے نہیں پھرتے) جب کوئی شب مصیبت عظیم لا ڈالے تو ان کا حکم (یا تدبیر) لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

حل عبارت: (حِلَالٌ) از باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے مصدر حِلَالٌ و حُلُوْلاً بمعنی قیام کرنا، مقیم ہونا، قرآن پاک میں ہے، "اَوْتَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ" (يَعْصِمُ) صیغہ واحد مذکر غائب از باب ضرب سے بمعنی حفاظت کرنا ہے۔ (طَرَقَتْ) باب نصر سے مصدر طَرْقًا و طُرُوقًا بمعنی رات کے وقت آنا۔ (معظم) بڑا یا اکثر حصہ، جمع مَعَاظِمُ۔

تشریح: یعنی وہ اونٹ ایسے قبیلے کے ہیں جو انتہائی خوشحال ہیں اور اگر لوگوں پر اچانک کوئی مصیبت آجائے تو ان لوگوں کی تدبیر

ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۴۵) كَـرامٍ فَـلاذُو الـضِّغْـنِ يُـدْرِكُ تبْـلَـهُ   ولَا الـجَارِمُ الـجَانـي عَـلَيْهِمْ بمسْلم

ترجمہ: ایسے شریف ہیں کہ کینہ وران سے اپنا کینہ نہیں نکال سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمنوں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

حل عبارت: (کرامًا) شریف الطبع (الضِّغْنُ) زبردست کینہ، قرآن پاک میں ہے۔ "فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا ويُخْرِجُ اَضْغَانَكُمْ" جمع اَضْغَان، ذو ضَغْنٍ کینہ ور۔ (تَبْلَ) باب نصر سے مصدر تَبْلاً بمعنی انتقام لینا، بدلہ لینا (جَارِمٌ) از باب ضَرَبَ سے اسم فاعل، زیادتی کرنے والا۔ (جَانِی) مجرم گاہ گار۔ قصوروار (مُسَلَّمِ) سپرد کردہ، حوالہ کیا ہوا۔

تشریح: (بلکہ یہ لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی جانب سے تاوان ادا کر کے اسے دشمنوں سے بچا لیتے ہیں چونکہ ان کا رعب اور دبدبہ تمام قبائل پر ہے اس وجہ سے کوئی بھی دشمن ان سے بدلہ لینے کی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ ان کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمن کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

(۴۶) سَئِمْتُ تَكَالِيفَ الحَياة وَمَنْ يَعِش   ثَـمـانِيـنَ حَـوْلاً لا أَبَـالِكَ يَسـأمِ

ترجمہ: زندگی کے شدائد سے میں اُکتا گیا اور جو (شخص) اسی سال تک زندہ رہے گا "تیرا باپ نہ ہو" وہ اکتا جائیگا۔

حل عبارت: (سَئِمْتُ) صیغہ واحد متکلم از باب سَمِعَ سے مصدر سَامًا اکتا جانا، دل اچاٹ ہونا، یعنی میں اکتا گیا ہوں۔ (تکالیف) جمع تَكْلِيْفٌ کی بمعنی مصائب، شدائد (يَعِيْشُ) زندہ رہے (لا ابُالِكَ) ایسے لفظ بے تکلفانہ تعلقات کی وجہ سے استعمال ہوتے ہیں۔

تشریح: طولِ عمر رنج و تکلیف کا سبب ہوتی ہے، دونوں سرداروں کی تعریف سے فارغ ہو کر قدیم شعراء کے طرز کے موافق تجربوں اور نصیحت آمیز باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

(۴۷) وأَعْـلَمُ مَا في اليَوْم وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ   ولـكِنَّني عَنَ عِلْمِ مَافي غَدٍ عَمِ

ترجمہ: میں آج اور کل گزشتہ کی بات جانتا ہوں لیکن کل آئندہ کی بات سے غافل ہوں۔

حل عبارت: (اَعْلَمُ) از باب سَمِعَ سے واحد متکلم جانتا ہوں، عِلْمُ کا معنی ہوتا ہے ادراک حقیقت، اور یہ جہل کی ضد ہے اور جزئی اور بسیطٌ کے ادراک کو معرفت کہا جاتا ہے۔ (اَمْس) کل گزشتہ، ماضی، ج: اُمُوْسٌ و آمُس و آمَاس (غَدٍ) کل (آئندہ) مستقبل (وہ دن جو دور ہو لیکن اس کی آمد متوقع ہو) (عَمٍ) اس کی جمع عَمُون آتی ہے بمعنی بے بصیرت ہونا، غافل ہونا، صحیح راہ نہ پانا۔

تشریح: یعنی میں آج کی بات اور کل گزشتہ جو واقعات رونما ہوئے وہ جانتا ہوں لیکن آنے والا کل کیا ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی نہیں جانتا۔

(۴۸) رَأيتُ المَنايَا خَبْطَ عَشْواءَ مَنْ تُصِبْ   تُمِتْهُ ومَنْ تُخطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

ترجمہ: میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھادھند چلتی ہیں۔ جس کو پہنچ جاتی ہیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہو جاتی ہے۔ پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔

حلِ عبارت: (خَبْطَ) بے تکے پن سے چلتے رہنا، اندھادھند چلتے رہنا (هُوَيَخبِطُ (خَبْطَ عَشْواءَ) وہ الل ٹپ کام کرتا ہے۔ وہ اس اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے۔ جسے سامنے نظر نہ آتا ہو (تُمِتْهُ) اس کو مار ڈالتی ہے۔ (فَيَهْرَمِ) مصدر هَرَمٌ سے بوڑھا ہونا۔

تشریح: غرض زمانہ کا کوئی کام بھی راحت اور مسرت لئے ہوئے نہیں ہے۔

(۴۹) ومَنْ لمْ يُصَانِعْ فِي أُمورٍ كثيرَةٍ   يُضَرَّسْ بأنيابٍ ويُوطَأ بِمَنْسِمِ

ترجمہ: جو بہت سی باتوں میں بناوٹ نہیں کریگا وہ کچلیوں سے چبایا اور پیروں سے روندا جائے گا۔

حلِ عبارت: (يُصَانِعُ) مصدر صَنْعٌ سے بناوٹ اختیار کرنا۔ (يُضَرَّسُ) از ضَرَّسَ) مبالغہ در ضَرَسَ بمعنی بہت زور سے ڈاڑھوں یا دانتوں میں دبانا یا کاٹنا، ضَرَس ڈاڑھ کو کہتے ہیں اس کی جمع اضراسٌ آتی ہے۔ (أنيابُ) نَابٌ کی جمع بمعنی کچلی (سامنے کے چار دانتوں کے برابر والا دانت، یہ دونوں جانب ہوتے ہیں۔ (۲) سردار قوم، پریشانیوں میں مبتلا کرنا (۳) بوڑھی اونٹنی کو بھی نَابٌ جمع انیابٌ، نُيُوبٌ، نيبٌ کہتے ہیں (يُوطَأ) سَمِعَ يَسْمَعُ سے مصدر وَطْئًا بمعنی پیروں سے روندنا، کچلنا۔ (مِنسَمُ) اونٹ کے کھرے یعنی پاؤں کا کنارا، تلوا۔

تشریح: دنیا میں محض سادگی سے زندگی بسر کرنا دشوار ہے۔ دنیا میں رہ کر کچھ دنیاداری سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔

(۵۰) ومَنْ يَجْعَلِ المَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عِرْضِهِ   يَفِرْهُ ومَنْ لا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

ترجمہ: جو احسان کو اپنی آبرو کے لئے آڑ بنائے گا تو وہ آبرو کو بڑھا لے گا (اس کی آبرو بنی رہے گی) اور جو دوسروں کو گالی دینے سے نہ بچے گا تو اس کو بھی گالی دی جائے گی۔

حلِ عبارت: (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (عِرْض) ابرو، عزت (يَفِرْ) وَفَرَ، يَوْفِرُ، وَفْرًا، وُفُورًا بمعنی بکثرت ہونا، فراوانی ہونا۔ وَفَرَ عِرْضَهُ، عزت کا بڑھانا، (الشَّتْمُ) گالی گلوچ، دشنام طرازی۔

تشریح: یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اپنی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے تو وہ اپنی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو دوسروں کو بری باتوں اور گالی گلوچ دیگا تو وہ بھی اسی سے نوازا جائیگا یعنی وہ دوسروں کی گالی سے نہیں بچے گا۔

(۵۱) ومَنْ يَكُ ذا فـضْـلٍ فيَبْـخَـلْ بـفَـضْـلِـهِ   عَـلـى قَوْمِـهِ يُسْتَغْـنَ عَـنْـهُ ويُـذْمَـمِ

ترجمہ: جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اس سے بے پروائی برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائیگی۔

حلِ عبارت: (فَضْلٍ) از فَـضَلَ يَفْضُلُ فَضْلاً سے ذا فَضْلٍ یعنی ضرورت سے زیادہ مال والا، صاحب فضل مال۔ الفَضْلُ ضرورت سے زیادہ مال جمع فُضُولٌ (يَبْخَلْ) بَخَلَ يَبْخُلُ بَخَلاً و بُخُلاً کنجوس ہونا، بخيلٌ جمع بُخَلاءُ (يُسْتَغْنِ) غَنِیٌّ سے بے نیاز، بے پرواہ (يُذْمَمِ) مذمّت کی جائیگی۔

تشریح: صاحب فضل و مال کو چاہئے کہ وہ ضرورت کے وقت قوم کے کام آئے۔ جب ہی اس کا اقتدار باقی رہ سکتا ہے ورنہ لوگ اس کی مذمّت کرنے اور اس سے منہ موڑنے لگیں گے۔

(۵۲) ومَنْ يُوفِ لا يُذْمَمْ، ومَنْ يُهدَ قَلْبُهُ   إِلى مُطْمَئِنِّ البرِّ لا يَتَجَمْجَمِ

ترجمہ: اور جو شخص وعدہ پورا کرتا ہے اس کی مذمت نہیں کی جاتی اور جس کے دل کو مقام احسان کی ہدایت کر دی جائے وہ لچر پوچ باتیں نہیں کرتا۔ (بلکہ صاف اور واضح باتیں کرتا ہے اور لوگ ان کو دھیان سے سنتے ہیں)۔

حلِ عبارت: (يُوفُ) ایفآءُ مصدر سے بمعنی وعدہ پورا کرنا، وعدہ کو نبھانا (المُطمَئِنّ) ہموار اور پست زمین، مرادی معنی مقام (البِرُّ) نیکی، حسن سلوک، اطاعت (يَتَجَمْجَمِ) مصدر (تَجَمْجُمٌ) گول مول باتیں کرنا، جو سمجھ سے باہر ہو، مراد لچر پوچ باتیں کرنا۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ جو شخص وعدہ کو نبھاتا ہے ایسا شخص نڈر ہوتا ہے اور کسی سے دب کر گول مول بات نہیں کرتا۔ ہر بات نہایت دلیری سے پوری وضاحت کے ساتھ کرتا ہے ایسے آدمی کی باتوں کو لوگ دھیان سے سنتے ہیں۔

(۵۳) ومَنْ هـابَ أَسْبَابَ الـمَـنـايَـا يَـنَلْنَـهُ   وإنْ يـرْقَ أَسْبـابَ الـسَّـمَـآءِ بسُلَّـمِ

ترجمہ: اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا۔ موتیں اس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعہ آسمان کے اطراف پر چڑھ جائے۔

حلِ عبارت: (هَـاب) ای هَـابَ فُلانٌ بمعنی، مرنا، بھاگ جانا، سست رفتاری سے چلنا۔ هُـوَ هَـابٍ وهِـیَ هَـابِيَةٌ، مرادی معنی ڈرنا ہے۔ (وَمَنْ هَـابَ اسباب الـمـنايا) جو شخص موتوں کے اسباب سے بھاگا۔ (يَـنَلْنَ) النيلُ مصدر سے پانا (اسباب) ذرائع (السُّلَّمُ) سیڑھی، زینہ، جمع: سَلَالِمُ وسَلَالِيمُ۔

تشریح: یعنی جو شخص موت سے بچنے کی جتنی بھی کوشش کرے اور موت سے بچنے کی جتنے بھی اسباب اختیار کرے یہاں تک کہ

آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائے وہ موت سے نہیں بچ سکتا۔ اردو میں بھی مثل ہے جو ڈرا سو مرا۔

(۵۴) ومَنْ يَجعَلِ المَعْرُوفَ في غَير أَهلِهِ   يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عليهِ ويَنْدَمِ

ترجمہ: جو نااہل (کمینوں) پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور (آخرکار) وہ پشیمان ہوگا۔

حل عبارت: (المَعْرُوفُ) بھلائی، احسان، حسن سلوک (حَمْدُ) تعریف حسن فعل کی ستائش، قابل تعریف بطور صفت بھی استعمال ہوتا ہے) جیسے رَجُلٌ حَمْدٌ بمعنی مَحْمُود (يَنْدَمُ) از باب سَمِعَ مصدر نَدْمًا سے بمعنی کسی بات کے کرنے پر پشیمان وشرمندہ ہونا۔

تشریح: اگر کوئی شخص ایسے آدمی پر احسان کرے گا جو فطرتاً کمینہ ہو تو اس کی اس نیکی کی کوئی تعریف نہیں کریگا بلکہ لوگ اس کو بے وقوف کہیں گے کہ وہ ایک کمینہ شخص پر احسان کر رہا ہے۔ تو پھر وہ احسان کرنے والا پشیمان ہوگا اور افسوس کریگا۔ اسی مضمون کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔

نکوئی با بداں کردن چناں است   کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

(۵۵) ومَنْ يَعْصِ أَطرافَ الزِّجاج فإِنَّهُ   يُطِيعُ العَوالِي رُكِّبَتْ كلَّ لَهْذَمِ

ترجمہ: جو شخص نیزوں کے اطراف کی نافرمانی کریگا (اور صلح پر راضی نہ ہوگا) تو اسے ان دراز نیزوں کی اطاعت کرنی ہوگی جس پر لمبی لمبی بھالیں چڑھائی گئی ہوں گی۔

حل عبارت: (يَعْصِ) عَصَا، يَعْصِي، مَعْصِيَةً و عِصْيَانًا سے بمعنی نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (الزِّجَاجُ) وازْجَاجٌ، جمع: الزُّجُّ کی بمعنی نیزے کے نچلے حصے کا لوہا، تیر کا پھلکا۔ (عَوَالٍ) عَالِيَةٌ کی جمع بمعنی ہر بلند چیز، ہر چیز کا بلند حصہ۔ دراز (رُكِّبَتْ) چڑھائی گئی ہوں گی۔ مصدر رُكُوبًا و مَرْكَبًا بمعنی سوار ہونا، هُوَ رَاكِبٌ وہ سوار ہوا، جمع رُكَّابٌ (لَهْذَم) ہر کاٹنے والی چیز، سَيْفٌ لَهْذَامٌ: تیز تلوار۔

تشریح: یعنی جو شخص صلح کے لئے تیار نہ ہوگا اس کو لڑائی ذلیل وخوار بنا دے گی۔

(۵۶) ومَنْ لمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بسِلاحِهِ   يُهدَّمْ ومَنْ لايَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

ترجمہ: جو شخص اپنے حوض سے اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ (اپنے دشمنوں کو) دفع نہ کرے گا تو (اس کا) حوض ڈھا دیا جائے گا اور جو لوگوں پر دباؤ نہ ڈالے گا تو اس پر ظلم کیا جائے گا۔

حل عبارت: (يَذُد) ذَوْدًا و ذِيَادًا بمعنی دفع کرنا، دھتکارنا، دفاع کرنا۔ (يُهْدَمِ) گرا دیا یا ڈھا دیا جائیگا باب سَمِعَ سے مجہول کا صیغہ ہے۔

تشریح: انسان کو رعب داب سے رہنا چاہئے ورنہ لوگ گھول کر پی جائیں گے۔ یہ بات شاعر اس لئے کہہ رہا ہے کہ کچھ لوگ

اپنے اونٹوں کو دوسروں کے حوض پر پانی پلانے لے جاتے، اگر اس حوض کے مالک طاقتور ہوتے تو ان کو وہاں سے مار بھگاتے اگر کمزور ہوتے تو خاموش رہتے اور وہ لوگ ان حوضوں کو ہی گرادیتے۔ اس لئے خاموش رہنا بے فائدہ ہے۔

(۵۷) ومَنْ يَغْتَرِبْ يَحسِبْ عَدُوًّا صَدِيقَهُ ومَنْ لايُكَرِّمْ نَفْسَهُ لَمْ يُكَرَّمِ

تَرجُمَہ: مصرعہ اول (۱) جو شخص سفر کرتا ہے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھتا ہے (مسافرانہ زندگی میں دوست دشمن کی شناخت مشکل ہوتی ہے تجربہ کے بعد لوگوں کا حال کھلتا ہے۔ (۲) جو سفر کرے گا وہ دوست کو بھی دشمن خیال کرے گا۔ (حالت سفر میں دوست پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہئے اور اپنا سرمایہ اپنے پاس رکھنا چاہئے)۔ (۳) جو سفر کرے گا اس کو دشمن کے ساتھ دب کر دوستی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ (سفر میں انسان مجبور محض ہوتا ہے دشمن سے بھی دوست کا سا برتاؤ کرنا پڑتا ہے)۔ ترجمہ مصرعہ ثانی (۲)۔ جو شخص خود اپنے نفس کا اعزاز نہ کرے گا اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔ انسان کو خودداری سے رہنا چاہئے۔ جب ہی دوسروں کی نظروں میں اس کی وقعت ہوسکتی ہے۔

حَلِّ عِبارَت: (يَغْتَرِب) مصدر اعتراب: مسافری (لايُكَرِّم) اس کی عزت نہیں کی جاتی۔

تَشرِیح: ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو۔

(۵۸) ومَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِىءٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وإنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

تَرجُمَہ: جب کسی آدمی میں کوئی خلقی عادت ہوگی تو ضرور معلوم کرلی جائے گی۔ اگرچہ وہ یہ سمجھے کہ لوگوں سے چھپی رہے گی۔

حَلِّ عِبارَت: (مَهمَا) جو بھی، جو کچھ بھی، جب بھی، یہ اسم شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے اور اس ما کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو غیر عاقل پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: مَهْمَا تَفْعَلْ أفْعَلْ۔ کبھی اسم استفہام بھی ہوتا ہے جیسے مَهْمَالِي؟ مجھے کیا ہو گیا؟ (خَلِيْقَةِ) عادت (خَالَ) خَيَالٌ سے بمعنی گمان، خیال، جمع: أَخْيِلَةٌ و خِيْلانٌ۔

تَشرِیح: انسان کی جبلی اور طبعی عادت کبھی چھپی نہیں رہتی ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہوکر رہتی ہے۔

(۵۹) وكَائِنْ تَرَى مِنْ صَامِتٍ لكَ مُعْجِبٍ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ في التَّكَلُّمِ

تَرجُمَہ: بہت سے خاموش لوگ تجھے بھلے معلوم ہوں گے حالانکہ ان کا کمال یا نقصان کلام کرنے کے وقت معلوم ہوسکتا ہے۔

حَلِّ عِبارَت: (كَأَيِّنْ) یہ لفظ کم کا مترادف ہے، کاف تشبیہ اور أَيّ سے مرکب ہے (صَامِتَ) اسم فاعل مصدر صَمْتٌ سے بمعنی خاموشی (مُعْجِبُ) مصدر عَجَبٌ سے اچھا لگنا، بھلا معلوم ہونا۔

تَشرِیح: انسان جب تک خاموش ہے اس کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا بولنے سے حقیقت حال معلوم ہوتی ہے۔

تا مرد نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

(٦٠) لسانُ الفَتَى نِصْفٌ ونِصْفٌ فُؤَادُهُ　　فَلم يَبقَ إلاصُورَةُ اللحْم وَالدَّمِ

ترجمہ: آدمی کا نصف حصہ زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل۔ بقیہ گوشت اور خون کی ایک صورت ہے۔

حلِ عبارت: (فَتٰی) جوان/نوجوان (فُؤَادُ) دل۔

تشریح: انسان کے دل میں دو ہی چیزیں قابل قدر ہیں۔ زبان اور دل۔ یہ دو چیزیں اس کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہیں یعنی دل سے فیصلہ کرتا ہے اور زبان اس فیصلہ کا اظہار کرتا ہے۔

(٦١) وإنَّ سَفَاهَ الشَّيْخ لَا حِلمٌ بَعْدَهُ　　وإنَّ الفَتى بَعْدَ السَّفاهَةِ يُحْلَمِ

ترجمہ: بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بردباری (کا حصول) نہیں (بیوقوف بوڑھا حلیم نہیں ہوسکتا) جوان بیوقوفی کے بعد بردبار بن جاتا ہے۔

حلِ عبارت: (سَفَاهُ) بروزن سَحَابَ، بےوقوفی (حِلْمٌ) بردباری/عقلمندی (سَفَاهَةِ) سَفَاهًا و سَفَاهَةً بمعنی نادان ہونا، کم عقل ہونا بیوقوف ہونا۔

تشریح: بڑھاپے میں آدمی جب سٹھیا جاتا ہے تو عقل لوٹ کر نہیں آتی اور جوانی کا جنون بڑھاپے میں زائل ہو جاتا ہے۔

(٦٢) سَأَلْنَا فأعْطَيْتُمْ وَعَدْنا فعُدْتُم　　ومَنْ أَكْثرَ التّسْآلَ يوْماً سَيُحْرمِ

ترجمہ: ہم نے مانگا تم نے دیا۔ ہم نے پھر مانگا تم نے پھر دیا۔ اور جو زیادہ مانگتا رہے گا ایک دن محروم کر دیا جائے گا۔

حلِ عبارت: (عُدْنا) ہم لوٹے (فَعُدْتُمْ) تم لوٹے (سَيُحْرَمِ) عنقریب محروم کر دیا جائیگا۔

تشریح: روز روز کا سوال انسان کو محروم اور رسوا بنا دیتا ہے۔

چوتھا معلقہ حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے

﴿پیدائش اور زندگی کے حالات﴾

چوتھے معلقے کے شاعر ابوعقیل لبید بن ربیعہ عامری ہیں، اس نے جود وسخا اور جنگی ماحول میں پرورش پائی، اس کا باپ ربیعہ پریشان حالوں کا ملجا وماوی تھا۔ اس کا چچا ملاعب الاسنہ (نیزوں سے کھیلنے والا) عامر بن مالک قبیلہ مضر کا نامور و بہادر شہسوار تھا۔ اس کے شعر کہنے کا سبب یہ ہوا کہ ربیع بن زیاد جو عبس (شاعر کے ننھیالی خاندان) کا سردار تھا، نعمان بن منذر کے دربار میں گیا اور وہاں بنو عامر (شاعر کی قوم) کا برے الفاظ سے ذکر کیا چنانچہ جب بنو عامر کا وفد ملاعب الاسنہ کی زیر قیادت بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے اس وفد کو بلند مقام نہ دیا اور ان سے بے رخی برتی۔ اس سلوک سے بنو عامر کو سخت صدمہ پہنچا اس زمانہ میں لبید کم سن تھا۔ اس نے وفد کے اراکین سے درخواست کی کہ وہ اپنے معاملے میں اسے بھی شریک کرلیں۔ لیکن کم سنی کے باعث انہوں نے اسے اپنا شریک بنانے سے انکار کردیا مگر جب وہ بار بار اصرار کرتا رہا تو ان لوگوں نے اس کی درخواست قبول کرلی، اس نے وفد سے کہا کہ وہ ربیع ایسی سخت ہجو کہے گا جس کے بعد بادشاہ اسے اپنی مجلس میں شامل نہ کرے گا۔ لوگوں نے کہا ”ہجو کہنے سے قبل ہم تمہاری قوت بیان کا امتحان لیں گے۔“ اس نے کہا ”وہ کیسے!“ انہوں نے کہا ”پہلے تم اس بوٹی کی برائی بیان کرو“ اس وقت ان کے سامنے ایک باریک شاخوں، کم پتوڑ والی زمین پر بچھی ہوئی (تربہ) نام کی بوٹی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً کہا ”یہ تربوٹی نہ آگ جلانے کے کام آتی ہے نہ گھر میں لگائی جاتی ہے، نہ کسی کے لئے مسرت کا باعث ہے، اس کی لکڑی کمزور ہے، اس کے فوائد کم ہیں، شاخیں چھوٹی، چاروں میں سے سب سے بدتر چارہ اور مشکل سے اکھڑنے والی ہے۔“ اس پر انہوں نے لبید کو ہجو گوئی کی اجازت دیدی اس نے ایک نہایت تیز چبھتی ہوئی ہجو یہ رجز کہی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔

مَهْلاً، ابیت اللعن، لا تاکل معہ

بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریئے اور غور فرمایئے خدا آپ کو بلند اقبال کرے، اس کے ساتھ کھانا نہ کھائے۔ اس رجز کو سننے کے بعد بادشاہ ربیع سے دل برداشتہ ہوگیا۔ اسے اپنے دربار سے نکال دیا، اور عامریوں کو اعزاز واکرام سے نواز کر اپنا مقرب بنالیا۔ کہتے ہیں یہی لُبید کی وہ پہلی رجز تھی جو اس کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد از لُبید قطعات اور طویل منظومات کہتا رہا تا آنکہ دعوت اسلام ظاہر ہوئی اور وہ اپنی قوم کے ایک وفد میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر مشرف با اسلام ہوا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے قرآن مجید حفظ کیا اور شاعری ترک کردی، یہاں تک منقول ہے کہ اس نے اسلام لانے کے بعد صرف

ایک ہی شعر کہا تھا اور وہ یہ ہے:

الحمد اللّٰه إذْ لَمْ یأتِنی أجلی
حتی لبست مِنَ الاسلام سربالاً

خدا کا نہایت احسان وشکر کہ اس نے مجھے جامہ اسلام سے ملبوس کئے بغیر نہ مارا۔

یہی سبب ہے کہ وہ اسلام کے بعد طویل عمر پانے کے باوجود جاہلی شعراء میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب شہر کوفہ بسایا گیا تو لبیدؓ وہاں چلا گیا اور وہیں اقامت اختیار کی، اس کی وفات حضرت معاویہؓ کی خلافت کے اوائل ۱۴۱ھ میں ہوئی اور یوں اس نے مشہور قول کے مطابق ایک سو پینتالیس (145) برس کی عمر پائی تھی۔

لبیدؓ بن ربیعہ کی شاعری

لبیدؓ بڑا فیاض، نہایت دانا، شریف النفس، پیکر ومہر ومروت اور بہادر تھا۔ یہی اس کے اخلاق وجذبات ہیں جو اس کی شاعری میں رواں دواں نظر آتے ہیں۔ اس کی شاعری فخریہ شاعری اور شرافت وکرم کا مرقع ہے۔ اس کی نظم کی عبارت پر شوکت، الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے، جس میں بھرتی کے الفاظ نہیں۔ وہ حکمت عالیہ، موعظت حسنہ اور جامع کلمات سے مزین ہے، ہمارا خیال ہے کہ مرثیہ نگاری اور صابر ومحزون کے جذبات کی عکاسی کے لئے جو مناسب الفاظ اور پر اثر اسلوب وہ اختیار کرتا ہے اس میں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس کے معلقہ کے الفاظ پر زور ہیں اور اسلوب پختہ، وہ بدوی زندگی اور بدویوں کے اخلاق وعادات کی منہ بولتی تصویر ہے۔ نیز اس میں عاشقوں کی شوخیوں اور اولوالعزم لوگوں کے بلند مقاصد کا وصف بھی ہے۔

اس نے اپنے معلقہ کی ابتداء کھنڈروں کے وصف اور محبوبہ کی یاد سے کی ہے پھر طرفہ کی طرح اپنی اونٹنی کا طویل وصف کیا، پھر اپنی زندگی اپنے پسندیدہ مشاغل، تفریحات، فیاضی وشجاعت کا ذکر کرتے ہوئے معلقہ کو اپنے قومی فخر پر ختم کر دیا۔ لیکن اس تمام تفصیل میں راستی، خلوص اور اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

﴿۴﴾

اَلْمُعَلَّقَةُ الرَّابِعَةُ لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

وَقال لَبِيدُ بنُ رَبيعة العامِريُّ: یہ معلقہ لبید بن ربیعہ عامری کا ہے۔

(۱) عَـفَـتِ الـدِّيَـارُ مَـحِـلها فَـمُقامُها بِـمِـنـىً تَـأَبَّـدَ غَـوْلُـها فَـرِجَـامُـها

تَرجَمہ: منٰی میں زیادہ دن اور تھوڑے دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے اور (کوہِ) غول اور جام کے مکانات وحشت کدہ بن گئے۔

حَلِ عِبارت: (عَفَت) عَفَا مصدر سے بمعنی مٹنا، ختم ہونا (مَحِلٌّ) وہ جگہ جہاں قیام کیا جائے۔ یعنی ٹھہرنے کے مکانات (تَابَّدَ) جنگلی ہونا، تَابَّدَ المکان، ویران ہونا سنسان ہونا، غیر آباد ہونا (غَوْل اور رِجَام) یہ دونوں جگہوں کے نام ہیں۔

تَشریح: چونکہ محبوبہ ان دیار سے کوچ کر گئی ہے اس لئے اب مکان کے نشانات بالکل مٹ گئے اور سب ویران ہو گئے۔

(۲) فَـمَـدَافِـعُ الـرَّيَّـانِ عُـرِّيَ رَسـمُهـا خَـلَـقًـا كَـمَـا ضَـمِـنَ الوُحِـيَّ سِلامُهـا

تَرجَمہ: پھر (کوہ) ریان کی نالیاں (احباب کے چلے جانے کی وجہ سے وحشت ناک ہو گئیں) جن کے نشانات درآنحالیکہ وہ پرانے پڑ گئے تھے اس طرح واضح کر دیئے گئے جس طرح کہ کندہ پتھر نقوش کتابت کا ضامن ہوتا ہے۔

حَلِ عِبارت: (مَدَافِعُ) مَدْفَعُ کی جمع ہے بمعنی پانی کا دھارا، پانی بہنے کی جگہ (الرَّيَّانِ) سیراب و سرسبز، تر و تازہ، ہرا بھرا۔ لیکن یہاں بنی عامر کے شہروں میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ شاید سرسبز ہونے کی وجہ سے اس کو ریان کہتے ہوں۔ (عُرِّی) ننگا کرنا، ظاہر کرنا (الرَّسْمُ) نشان، نقش (خَلَقًا) الخَلَقُ بمعنی پرانا، بوسیدہ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے) جمع خُلُقَان و أخْلَاقٌ، ثَوبٌ اَخْلَاقٌ بھی کہتے ہیں۔ (ضِمْن) ضِمْنُ کذا، فلان چیز کے تحت، فلاں چیز کے ذیل میں (الوُحِيّ) وَحْیٌ کی جمع ہے بمعنی اشارہ، پیغام، مکتوب یہ اصل میں وَحُوْیٌ بروزن قُوْسٌ، فُعُوْلٌ تھا۔ پھر اس دوسرے واؤ کو یا سے بدل کر، یا کا، یا، میں ادغام کر دیا اور ''یا'' کی مناسبت کی وجہ سے ''حا'' کو کسرہ دیا۔ وہ تحریر مراد ہے جو پتھر پر کندہ کی جاتی ہے۔ (سِلَامٌ) سَلِيْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی پتھر، نرم و نازک ہاتھ پیر والی عورت۔

تَشریح: نالے اٹ جانے کے بعد بارش اور سیل سے پھر نمودار ہو گئے جس طرح کہ کندہ پتھر کی کتابت عرصہ کے بعد کچھ نمایاں رہ جاتی ہے۔

(۳) دِمَنٌ تَجَرَّمَ بَعْدَ عَهْدِ أَنِيسِهَا   حِجَجٌ خَلَوْنَ حَلَالُهَا وَحَرَامُهَا

ترجمہ: (ان مکانوں کے) ایسے نشان ہیں جن پر ان کے باشندوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مکمل سات یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام مہینے گزرے (تو پھر ویران کیوں نہ ہوتے)۔

حلِ عبارت: (دِمَنٌ) الدِّمْنَةُ کی جمع ہے لوگوں کے چھوڑے ہوئے نشانات، گھر کے نشانات (تَجَرَّمَ) از باب تَفَعُّلٌ سے پورا ہونا، گزر جانا۔ تَجَرَّمَتِ السَّنَةُ سال گزر گیا، پورا ہو گیا (أَنِيس) غمخوار، مونس، مانوس، دل بہلانے والا، رہائشی (حِجَجٌ) حِجَّةٌ کی جمع ہے بمعنی سال، قرآن پاک میں ہے۔ "عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ" (خَلَوْنَ) خُلُوٌّ مصدر سے گزرنا۔

تشریح: یعنی اس مٹی کے باشندے اس دیار کو چھوڑ کر کافی عرصہ پہلے وہاں سے کوچ کر گئے ہیں اور ان کے جانے کے بعد کئی سال گزر گئے اور گزرے ہوئے سالوں میں ایسے مہینے بھی آئے جن میں جنگ و جدال حلال ہے اور ایسے مہینے بھی جن میں جنگ حرام ہے۔

(۴) رُزِقَتْ مَرَابِيعَ النُّجُومِ وَصَابَهَا   وَدْقُ الرَّوَاعِدِ جَوْدُهَا فَرِهَامُهَا

ترجمہ: ان مکانات پر پچھتروں کی تاثیر سے موسم ربیع کی ابتدائی بارشیں برسائی گئیں اور ان پر کڑکنے والے بادلوں کی موسلا دھار اور ہلکی مگر دیر تک برسنے والی بارشیں برسیں۔

حلِ عبارت: (رُزِقَت) رِزْقٌ مصدر سے بمعنی روزی دینا۔ یہاں بارش برسانا مراد ہے کیونکہ وہ سبب رزق ہے، برسائی گئیں۔ (مَرَابِيعُ) مَرْبُوع کی جمع ہے بمعنی چوتھے دن کے بخار کا مریض۔ لیکن یہاں رَبِيعٌ سے بمعنی موسم بہار کی پہلی بارش مراد ہے۔ (نُجُوم) نَجْمٌ کی جمع بمعنی ستارہ، اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ بارش برسانے میں ستاروں کا اثر ہوتا ہے۔ (صَاب) صَوْبٌ بمعنی بارش (وَدْق) بارش، ہلکی ہو یا تیز، مفرد وَدْقَةٌ (الرَّوَاعِدُ) رَعْدٌ کی جمع ہے بمعنی گرجدار، کڑک دار (جَوْدٌ) موسلا دھار بارش (رِهَامُ) رِهْمَةٌ کی جمع ہے مسلسل ہونے والی ہلکی بارش۔

تشریح: یعنی ان مکانات کے نشان باقی اور نمایاں رہنے کی وجہ وہاں مسلسل بارش کا برسنا ہے۔ مسلسل بارشیں برسنے کی وجہ سے ان پر چھانے والا گرد دھلتا رہا۔

(۵) مِنْ كُلِّ سَارِيَةٍ وَغَادٍ مُدْجِنٍ   وَعَشِيَّةٍ مُتَجَاوِبٍ إِرْزَامُهَا

ترجمہ: (وہ مکانات) ہر رات کے برسنے والے اور صبح کے وقت برسنے والے تاریک اور شام کے برسنے والے ایسے ابر سے (سیراب کیے گئے) جس کی کڑک آپس میں ایک دوسرے کو جواب دینے والی تھی۔

حلِ عبارت: (السَّارِيَةُ) مِنَ السَّحَابِ، رات کی بارش، رات کو آنے والا بادل جمع سَوَارٍ (غَادٍ) صبح کو برسنے والا

بادل (مُدجِنُ) الدَّجُنَۃَ سیاہی، تاریکی۔ جمع: دُجَنٌ (عَشِيَّةٌ) از باب سَمِعَ سے عَشًا و عِشاوَۃٌ رات کا تاریک ہونا، شب کور ہونا، هِيَ عَشِيَّةٌ، جمع: عُشُوٌّ یہاں معنی شام کو برسنے والے بادل (مُتَجاوِبٍ) ایک دوسرے کو جواب دینے والے (اِرْزَام) ای ارزَمَتِ الرعْد، بمعنی گرج، کڑک، گونجنا۔

تَشرِیح: بادلوں کی پے در پے کڑک اور گرج ایسی سنائی دے رہی تھی گویا وہ باہم گفت وشنید میں مصروف ہیں۔

(٦) فَعَلا فُرُوعُ الأَيْهُقَانِ وأَطْفَلَتْ   بِالجَلْهَتَينِ ظِبَاؤُهَا ونَعَامُهَا

تَرجُمَہ: پس (زمین کے سیراب ہو جانے کی وجہ سے) جھڑ بیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ نے (انڈے) دیدیے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الفَرْعُ) کسی چیز کی شاخ، ہر چیز کا بلند حصہ، جمع فُرُوْعُ (الأيْهُقَان) ایک لمبی گھاس، جھڑ بیری (جَلْهَتَيْنِ) تثنیہ مفرد جَلْهَةُ، بمعنی وادی کا کنارا۔ جمع جِلاہٌ (ظِبَاءُ) اَظْبٍ وظُبِيٌّ یہ جمع ہیں ظَبْيٌ کی، بمعنی ہرن (نَعَامٌ) ونَعَائِمُ جمع النّعامَةُ کی بمعنی شتر مرغ (مذکر و مؤنث)

تَشرِیح: بارش کی کثرت سے تمام جنگل شاداب اور ہرے ہو گئے اور وحشی جانوروں نے بچے دیدیے۔

(٧) وَالعِينُ سَاكِنَةٌ عَلَى أَطْلاَئِهَا   عُوذًا تَأَجَّلَ بِالفَضَاءِ بِهَامُهَا

تَرجُمَہ: وحشی گائیں درآنحالیکہ وہ نوزائیدہ ہیں اپنے بچوں کے پاس کھڑی ہیں اور ان کے بچے کھلے میدان میں ریوڑ، ریوڑ (پھرتے) ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (واؤ) حالیہ (عِينٌ) وحشی گائے (اَطْلاءُ و طِلاءٌ) جمع الطَّلَى بمعنی ہرن وغیرہ کا بچہ (عُوْذًا) و عُوْذَانٌ نئی بچے والی ہونا (تَأَجَّلُ) ای تَأَجّلِ البَهَائِمُ گلہ بن جانا، ریوڑ بن جانا (الفَضَآءُ) کھلا میدان خالی زمین (هَامَة) چوپایہ، جانور جمع هَوَّامٌ

تَشرِیح: غرض کہ اب وہ دیار حبیب وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے۔ اور کثرت سے نوزائیدہ بچوں کی مائیں ان کے پاس موجود ہیں اور ان بچوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ وہاں کے کھلے میدانوں میں پھرتے نظر آتے ہیں۔

(٨) وجَلا السُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كأنَّها   زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُونَهَا أقْلامُهَا

تَرجُمَہ: سیلابوں نے کھنڈروں کو (مٹی میں دب جانے کے بعد) ظاہر کر دیا۔ گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چمکا دیا ہے۔

لطیفہ: فرزدق نے جب یہ شعر سنا تو سجدہ میں گر گیا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ تم سجداتِ قرآن کو جانتے ہو میں سجدہ شعر کو پہچانتا ہوں۔

حلِّ عبارت: (الجَلاءُ) واضح ہونا، ظاہر ہونا، انکشاف کرنا کہتے ہیں مَااَقَمْتُ عِنْدَہٗ اِلَّاجَلَاءَ یَوْمٍ۔ میں اس کے پاس صرف دن کے اجالے میں رہا ہوں السُّیُول) جمع سَیْلٌ کی ای السَّیْلُ الجَارِفُ بمعنی زبردست سیلاب، ہلاکت سیلاب (طُلُوْلُ) طَلَلُ کی جمع ہے بمعنی کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات (زُبُرْ) کتاب لکھی ہوئی چیز، تحریر، جمع: زُبُوْرٌ (تُجِدُّ) چمکادیا، تازہ کردیا، از باب افتعال مشتق از جَدِیْدٌ نیا کرنا (مُتُوْن) متن کی جمع بمعنی کتاب، عبارت (اَقْلَام) قلم کی جمع، قلم، لکھنے کا آلہ۔

تشریح: اس شعر میں بھی شاعر یہ بیان کرنا چاہتا ہے جو گزشتہ اشعار میں بیان کرتا آیا ہے کہ حوادثات زمانہ کی وجہ سے محبوبہ کے مکانات تو پہلے ہی تباہ ہو چکے تھے۔ البتہ ان کے نشانات باقی تھے۔ جنہیں گرد وغبار نے ڈھانپ رکھا تھا۔ لیکن بارش نے ان نشانات کو اس طرح واضح کردیا گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کی قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چمکادیا۔

(٩) اَوْ رَجْعُ وَاشِمَةٍ اُسِفَّ نَئُوْرُھَا کِفَفًا تَعَرَّضَ فَوْقَھُنَّ وِشَامُھَا

ترجمہ: یا گودنے والی کے دوبارہ گودنے کے نشان ہیں جن کے حلقوں میں اس کا کاجل بھر دیا گیا ہے جن پر اس کے گودنے کے نشان ظاہر ہو گئے ہیں۔

حلِّ عبارت: (رَجْعُ) بارش کے بعد بارش، گودنے کے بعد دوبارہ گودنا جمع : رِجَاعٌ و رُجْعَانٌ (وَاشِمَة) گودنے والی عورت (اُسِفَّ) فعل ماضی مجہول بمعنی چھڑکا یا گیا (نَئُوْرُ) دھونی (جو کھال پر گدائی کے بعد رنگ تیز کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے) یہاں اس سے مراد کاجل ہے (کِفَفًا) کِفَّةٌ کی جمع گودنے کا حلقہ (تَعَرَّض) کرتے رہنا، لگے رہنا (وِشَامُ) ووُشُومٌ جمع وَشْمٌ کی بمعنی گودنے کا نشان۔

تشریح: کھنڈروں کے ناپید ہونے کو مٹے ہوئے گودنے کے نشانات سے تشبیہ دی اور سیل کی وجہ سے اس کے دوبارہ نمودار ہو جانے کو گودنے کے اجالے ہوئے نشانات سے تشبیہ دی۔

(١٠) فَوَقَفْتُ اَسْأَلُھَا وکَیْفَ سُؤالُنا صُمًّا خَوَالِدَ مَایَبِیْنُ کَلامُھَا

ترجمہ: پس میں ٹھہرا اور ان کھنڈرات سے (محبوبہ کے احوال) دریافت کرنے لگا حالانکہ باقیماندہ ٹھوس پتھروں سے کہ ان کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی، کیسے سوال ہوسکتا ہے۔ (دوسرے مصرعے سے اپنی وارفتگی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔)

حلِّ عبارت: (صُمًّا) ٹھوس پتھر (خَوَالِدُ) پہاڑ، چٹانیں، چولہوں کے وہ پتھر جو مکان گر جانے کے بعد باقی رہتے ہیں (یَبِیْنُ) بَانَ، یَبِیْنُ بَیْنًا و بُیُوْنًا سے ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

تشریح: یعنی میں ان کھنڈرات میں کھڑے ہو کر اپنی محبوبہ کے حال واحوال ان باقی ماندہ پتھروں سے کرتا رہا جو نہ سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں گویا کہ اپنی وارفتگی کا عالم دکھانا مقصود ہے۔

(۱۱) عَرِيَتْ وَكَانَ بِهَا الجَمِيعُ فَأَبْكَرُوا   مِنْهَا وَغُودِرَ نُؤْيُهَا وَثُمَامُهَا

تَرْجَمَہ : وہ گھر (رہنے والوں سے) خالی ہو گئے اور پہلے اس میں سب تھے پس وہ صبح سویرے اس گھر سے سفر کر گئے اور اس کی نالیاں (جو خیمہ کے اردگرد کھودی جاتی ہیں) اور جھنواسے (کی باڑیں جو حفاظت کے لئے خیمہ کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہیں) چھوڑ دی گئیں۔

حَلِّ عِبَارَت : (عَرِيَتْ) از باب سَمِعَ، عُرْيًا و عُرْيَةً سے واحد مؤنث غائب، خالی ہونا، برہنہ ہونا، ننگا ہونا (ابْكَرُوْ) باب افعال سے جمع مذکر غائب، صبح سویرے سفر کر گئے۔ (غُوْدِرَ) از باب مُفَاعِلة بمعنی چھوڑ گیا۔ (نُؤْيٌ) وہ نالی جو خیمہ کے اردگرد بنائی جائے تا کہ باہر کا پانی اندر نہ آ جائے (ثُمَامُ) ایک پودا جس کی شاخیں گنجان ہوتی ہیں اور سوڈیڑھ سوسنٹی میٹر تک لمبی ہوتی ہیں۔

تَشْرِيح : اس شعر میں دیار محبوبہ کے خالی ہونے کا ذکر کیا ہے کہ میری محبوبہ صبح سویرے اس گھر سے کوچ کر گئی۔ حالانکہ پہلے ان مکانات میں لوگ رہتے تھے۔ وہ چلے گئے اب وہ نالیاں اور باڑیں رہ گئی ہیں۔

(۱۲) شَاقَتْكَ ظُعْنُ الحَيِّ حِينَ تَحَمَّلُوا   فَتَكَنَّسُوا قُطُنًا تَصِرُّ خِيَامُهَا

تَرْجَمَہ : تجھ کو قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اس وقت (اور زیادہ) مشتاق بنایا جب کہ وہ (روانگی کے لئے) سوار ہوئیں اور وہ نئے ہودجوں میں داخل ہوئیں۔ درآں حالیکہ ان کے خیموں کی لکڑیاں (جدید ہونے کی وجہ سے) چڑچڑ کر رہی تھیں۔

حَلِّ عِبَارَت : (شَاقَتْ) از باب نَصَرَ، شَوْقًا سے شَاقَتْ بمعنی مشتاق بنایا (ظُعْنُ) پالکی میں بیٹھی ہوئی عورتیں، ہودج نشین عورتیں، مفرد الظَّعِيْنَةُ ہودج (تَحَمَّل) کوچ کرنا (تَكَنَّسُوْا) باب تَفَعُّل سے مصدر تَكَنُّسٌ بمعنی عورت کا ہودج میں داخل ہونا / ہرن کا اپنی پناہ گاہ میں داخل ہونا۔ (قُطُنًا) جمع قِطَانٌ کی بمعنی ہودج کی لکڑی، (تَصِرُّ) از باب ضَرَبَ سے صَرِيْرٌ بمعنی سرسر کرنا، چڑچڑ کرنا، بجنا۔ (خِيَامٌ) وَخِيَمٌ و خَيْمٌ یہ خَيْمَةٌ کی جمع ہیں ڈیرہ، خیمہ، سوتی یا اونی کپڑے کا بنایا ہوا عارضی گھر جو بلّیوں اور لکڑیوں پر کھڑا کیا جاتا ہے، مکان، قیام گاہ، جھونپڑی، بانس پھونس وغیرہ کا سایہ کے لئے بنایا ہوا گھر۔

تَشْرِيح : یعنی تجھے قبیلے کی ہودج نشین عورتوں نے اور بھی زیادہ مشتاق بنایا جب وہ نئے کجاووں میں سوار ہوئیں اور نئے ہودجوں میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ کجاووں کی لکڑیاں جدید ہونے کی وجہ سے چڑچڑ کر رہی تھیں۔

(۱۳) مِنْ كُلِّ مَحْفُوفٍ يُظِلُّ عِصِيَّهُ   زَوْجٌ عَلَيْهِ كِلَّةٌ وِقِرَامُهَا

تَرْجَمَہ : جن ہودجوں میں وہ عورتیں جا بیٹھیں ان میں سے ہر ہودج کپڑوں میں پوشیدہ تھا جس کی لکڑیوں پر ایک دبیز پردہ تھا۔ جس پر ایک باریک پردہ اور ایک سرخ منقش کپڑا پڑا ہوا تھا۔

حَلِّ عِبَارَت : (مِنْ) بیانیہ (مَحْفُوْفٍ) حِفٌّ کی جمع گھیرنا، احاطہ کرنا۔ حَفَّ الشيءُ بالشيءِ وحَوْله مِنْ حَوله: کسی

چیز کا کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیرنا۔ (اَلْعُصِيَّةُ) چھوٹی سی لاٹھی، چھڑی، عَصَیّ، لکڑی یہاں کجاوے کی لکڑی مراد ہے۔ (زَوْجٌ) موٹا اونی کپڑا۔ (الكِلَّةُ) باریک کپڑا، مچھر دانی۔ جمع: كِلَلٌ (قِرَام) منقش پردہ، مختلف رنگوں کا موٹا اونی کپڑا جس کا پردہ بنایا جاتا ہے اور ہودج میں بچھایا جاتا ہے۔ جمع: قُرُمٌ۔

تشریح: یعنی جب وہ عورتیں کجاووں میں بیٹھیں تو ان کجاووں کو مختلف پردوں سے ڈھانپ دیا گیا اور اس پر ایک باریک اور ایک سرخ منقش کپڑا تھا۔

(۱۴) زُجَلاً كَأَنَّ نِعَاجَ تُوضِحُ فَوْقَهَا   وَظِبَاءَ وَجْرَةَ عُطَّفًا أَرْءَامُهَا

ترجمہ: (وہ عورتیں) گروہ در گروہ (جب ہودجوں میں سوار ہوئیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا مقام توضح کی وحشی گائیں اور مقام وجرہ کی سفید ہرنیاں ان ہودجوں پر سوار ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنے بچوں کو پیار سے دیکھ رہی ہیں۔

حل عبارت: (زُجَلٌ) لوگوں کا گروہ، مفرد: زُجْلَةٌ (نِعَاج) نَعْجَةٌ کی جمع ہے، جنگلی گائے۔ (نِسَاءٌ كَنِعَاجِ الرَّمْلِ) بڑی آنکھوں والی حسین عورت (توضح) جگہ کا نام ہے۔ (ظِبَاءٌ) و ظُبِيٌّ و اَظْبٍ، جمع: ظَبْيٌ کی بمعنی سفید ہرن۔ (وَجْرَةٌ) جگہ کا نام ہے۔ (عُطَّفًا) عَطَّفَ الشي جھکا، ٹیڑھا کرنا (أَرْأَمُهَا) مشفق و مہربان بنانا۔ کہاوت ہے۔ ''ثُكْلٌ أَرْأَمُهَا وَالِدًا'' اولاد سے محرومی نے اسے لڑکے پر مہربان کر دیا۔

تشریح: عورتوں کو حسن چشم اور خوبی رفتار میں بقرات وحش سے اور بے نظیر ترحم بچوں کی طرف دیکھنے والی ہرنوں سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ان کی گردنوں اور نگاہوں میں ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

(۱۵) حُفِزَتْ وَزَايَلَهَا السَّرَابُ كَأَنَّهَا   أَجْزَاعُ بِيشَةَ أَثْلُهَا وَرِضَامُهَا

ترجمہ: وہ سواریاں تیز ہنکائی گئیں اور قطعات سراب ان سے جدا ہو گئے (یعنی سواریاں ان میں سے ہو کر نکلیں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ وادی بیشہ کے موڑوں پر جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ (کثرت اور ضخامت میں سواریوں کو جھاؤ کے درختوں یا پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے)۔

حل عبارت: (حُفِزَت) از باب ضَرَبَ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول مصدر حَفْزًا سے بمعنی دھکیلنا، ہنکانا، دھکا دینا۔ (زَايَلَهُ، مُزَايَلَةً و زِيَالاً) جدا ہونا، الگ ہونا۔ (السَّرَاب) وہ ریت جو دوپہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی معلوم ہو۔ (اَجْزَاع) جمع الجزع کی بمعنی وادی کا موڑ ''اَجْزَاعُ بِيشَةَ'' وادی بیشہ کے موڑ۔ (اَثْلُ) جھاؤ کا درخت (رِضَامٌ) و رَضْمٌ، رَضْمَةٌ کی جمع بمعنی پتھر، بڑی چٹان۔

تشریح: یعنی جب وہ سواریاں قطعات سراب سے (یعنی چمکتی ریت) سے ہو کر نکلیں تو وہ اپنی کثرت اور ضخامت کی وجہ سے جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں معلوم ہوتی تھیں۔

(۱۶) بَلْ مَا تَذَكَّرُ مِنْ نَوَارَ وَقَدْ نَأَتْ وَتَقَطَّعَتْ أَسْبَابُهَا وَرِمَامُهَا

ترجمہ : اب نوار (معشوقہ) کی یاد کیا؟ (اس کا تذکرہ بے سود ہے) جب کہ وہ دور ہوگئی اور اس کے قوی اور ضعیف علائق (دوستی) منقطع ہوگئے۔

حل عبارت : (بَلْ) بلکہ، ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کیلئے آتا ہے۔ (مَا) استفہامیہ (نَوَار) محبوبہ کا نام (نَأَتْ) نَأْتًا مصدر سے دور ہونا باب فَتَحَ سے نَأَتَ، يَنْئَتُ، نَأْتًا ہے (اَسْبَابُ) سَبَبُ کی جمع بمعنی ذرائع، وسائل، علائق، سامان، قرآن پاک میں ہے۔ "وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا۔ (الرِّمَام) بوسیدہ، جمع: رِمَّةٌ اسباب سے مراد مضبوط اور رِمَامُ سے مراد کمزور وسیلے ہیں۔

تشریح : محبوبہ کے ہجر اور قطع تعلق کے بعد اس کا ذکر لا حاصل ہے۔ یعنی اب نوار کو یاد کر کے بے چین ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(۱۷) مُرِيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدَ وَجَاوَرَتْ أَهْلَ الْحِجَازِ فَأَيْنَ مِنْكَ مَرَامُهَا

ترجمہ : وہ (نوار) مرّیہ ہے (کبھی مقام) فید میں جا اتری اور (کبھی) حجازیوں کی پڑوسن بنی، سو اب تیرا مقصد (حاصل ہونا) اس سے دشوار ہے۔

حل عبارت : (مُرِيَّةُ) مَارِيَّةٌ سے بمعنی گوری اور چمک دمک والی عورت (یا) قبیلہ بنی مرہ کے خاندان سے ہونے کی وجہ سے مُرِيّہ نسب کا بیان ہے یعنی وہ نوار مُرّیہ ہے (فَيْدُ) جگہ کا نام ہے (جَاوَرَتْ) پڑوسن بنی (حَلَّتْ) مصدر حُلُولٌ سے اترنا/قیام کرنا۔ (مُرَامُ) مقصد۔

تشریح : دیار شاعر اور فید و حجاز میں کافی فاصلہ ہے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب محبوبہ دور دراز مقامات پر جا گزیں ہے تو اب وصال بہت دشوار ہے۔

(۱۸) بِمَشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْبِمُحَجَّرٍ فَتَضَمَّنَتْهَا فَرْدَةٌ فَرِخَامُهَا

ترجمہ : (وہ نوار بنوطی کے دو پہاڑ) اَجَاً اور سَلمٰی کے پورب میں (مقیم ہوئی) یا (مقام) مُحجّر میں پھر اس کو (کوہ) فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر سما لیا۔

حل عبارت : (مَشَارِقُ) مَشْرِقُ کی جمع بمعنی سورج نکلنے کی جہت (۲) جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک، (جَبَلَيْنِ) تثنیہ مفرد جبل بمعنی پہاڑ جمع: اَجْبُلٌ و جِبَالٌ، یہاں جبلین سے دو پہاڑ آجاً اور کوہ سلمی مراد ہیں (مُحَجَّرُ) جگہ کا نام ہے (تَضَمَّنَتْ) اپنے اندر سمو لیا۔ (فَرْدَہ) پہاڑ کا نام ہے (رِخَام) یا رِجَامَ دونوں جگہوں کے نام ہیں۔ رُخَامُ کا لغوی معنی سنگ مرمر ہے اس کا مفرد رُخَامَةٌ اور رِجَام کا معنی وہ کھوکھلا کیا ہوا پتھر جیسے کیچڑ نکالنے اور پانی ناپنے کے لئے کنویں میں ڈالا جاتا ہے۔

تَشْرِیح : یعنی وہ محبوبہ نوار دو پہاڑوں یعنی کوہ آجاؔ اور کوہ سلمٰی کے مشرقی جانب قیام پذیر ہوئی یا مجر میں ٹھہری پھر وہاں سے کوہ فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر سمولیا۔

(۱۹) فَصُوائِقٌ إنْ أَیمَنَتْ فَمَظِنَّة فِیها وِحافُ القَهْرِ أَوْطِلْخَامُها

تَرْجَمَہ : پھر (مقام) صوائق نے اس (نوار کو اپنی گود میں لے لیا) اور اگر یمن میں آئی تو اس کے متعلق وحاف القہر یا اس کے طلخام کے بارے میں خیال ہے (کہ وہ اس کی فرد گاہ ہوں گے)۔

حَلِّ عِبَارَت : (صَوَائِق) جگہ کا نام ہے (اَیْمَنَتْ) یمن میں آئی (وِحَافُ القهر) جگہ کا نام (طِلْخَامُ) جگہ کا نام ہے۔

تَشْرِیح : اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ نوار کے مسکن کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فی الوقت اس نے مقام صوائق میں رہائش اختیار کرلی اور اگر وہ اس جگہ کو چھوڑ کر یمن میں چلی آئی تو خیال یہ ہے کہ وہ وحاف القہر یا مقام طلخام میں سکونت اختیار کرے گی۔

(۲۰) فَاقْطَعْ لُبَانَةَ مَنْ تَعَرَّض وَصْلُهُ وَلَخَیْرُ وَاصِلِ خُلَّةٍ صَرَّامُها

تَرْجَمَہ : جس کا وصل (تعلق) معرضِ زوال میں ہو اس سے قطع تعلق کرلے۔ دوستی کرنے والا وہی بہتر ہے جو (ضرورت کے وقت) قطع تعلق کرلے (تاکہ ہجر کے مصائب زیادہ برداشت کرنے نہ پڑیں)۔

حَلِّ عِبَارَت : (لُبانَةٌ) بمعنی حاجت: ضرورت، جمع لُبَانٌ (تعَرَّض) عَرْضٌ سے مشتق بمعنی کسی چیز کا کنارہ یعنی کنارے میں چلنا تَعَرَّضَ تَعَوَّجَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے بمعنی ٹیڑھا میڑھا چلنا، مڑنا۔ (خُلَّةٌ) دوست، یار، احباب، جمع خِلال خُلَّةُ الرَّجُل بمعنی بیوی (صُرّام) قطع تعلق کرنے والا۔

تَشْرِیح : بعض کتابوں میں بجائے لخیر واصل کے ولشر واصل الخ ہے تو اس صورت میں اس شخص کی مذمت ہوگی جو دوستی کر کے نہ نبھائے۔ لیکن پہلی روایت اگلے شعر کے مناسب ہے۔ اس شعر میں شاعر یہ بیان کر رہا ہے کہ جو محبوبہ ایک جگہ سکونت اختیار نہیں کرسکتی اس سے استفادہ ممکن نہیں۔ اب اس کی احتیاج ہی چھوڑ دے جس کا وصل ہی ٹیڑھا ہے۔ اس سے قطع تعلق ہی کرلے۔

(۲۱) وَاَحْبُ المُجَامِلَ بالجَزِیلِ وَصُرْمُه بَاقٍ إذا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُها

تَرْجَمَہ : عمدہ معاملہ کرنے والے کو بہت سا مال (یا وِدِکثیر دے) اور اس سے قطع کرنا (بھی) باقی رہے جب کہ اس دوستی کی رفتار ٹیڑھی اور اصل کج ہو جائے۔

حَلِّ عِبَارَت : (اَحْبُ) حِباءُ مصدر سے دینا (مُجَامِلُ) عمدہ معاملہ کرنے والا (جَزِیْلُ) بہت، بڑا، مال کثیر (صُرْمُ) وصَرَامًا بمعنی قطع تعلق کرنا۔ (ظَلَعَتْ) از باب فَتَحَ مصدر ظَلْعٌ سے بمعنی لنگڑا کر چلنا۔ (زَاغ) ٹیڑا ہونا، جھکنا (قِوَامُ) اصل، سہارا، بنیاد۔

تشریح: دوست کے ساتھ بڑھ کر معاملہ کرو لیکن اگر تعلقات مکدّر ہونے لگیں تو پھر فوراً تعلق قطع کر دو۔

(۲۲) بِطَلِيحِ أَسْفَارٍ تَرَكْنَ بَقِيَّةً   مِنْهَا فَأَحْنَقَ صُلْبُهَا وَسَنَامُهَا

ترجمہ: سفروں کی وجہ سے درماندہ اونٹنی کے ذریعہ (تعلقات قطع کرو) جس میں سے سفروں نے کچھ تھوڑا حصہ باقی چھوڑا ہو پس (لاغری کی وجہ سے) اس کی پشت اور کوہان چمٹ گئے ہوں۔

حلِ عبارت: (الطَّلِيحُ) عاجز وتھکا ماندہ، جمع طَلْحَى (اَسْفَار) سفر کی جمع (أَحْنَقَ) پیٹھ کا پیٹ سے لگ جانا، چمٹ جانا (صُلْبُ) کمر کی ریڑھ کی ہڈی، پشت، قرآن پاک میں ہے۔ "يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ" (سَنَامُ) کوہان (اونٹ اور اونٹنی کی کمر پر ابھرا ہوا چربی کا گٹھا، ہر چیز کا بالائی حصہ: جمع: اَسْنِمَةٌ

تشریح: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ قطع تعلق اس تھکی اور درماندہ اونٹنی کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے جو سفروں کی مشقت کی وجہ سے لاغر ہو چکی ہو اور لاغری کی وجہ سے اس کے پشت اور کوہان چمٹ گئے ہو۔

(۲۳) وَإِذَا تَغَالَى لَحْمُهَا وَتَحَسَّرَتْ   وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الكِلَالِ خِدَامُهَا

ترجمہ: جب کہ اس (ناقہ) کا گوشت گھل جائے اور وہ درماندہ ہو جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے (موزہ کے) تسمے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

حلِ عبارت: (تَغَالَى) از باب تفاعل: از غَلَاءٌ بمعنی ارتفاع یعنی گوشت کا ہڈیوں سے جدا ہو جانا۔ (تَحَسَّرَتْ) مصدر تَحَسُّرٌ سے اونٹ کا تھکنا (تَقَطَّعَتْ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ (كِلَالَ) بمعنی تھکنا۔ (خِدَامُ) چمڑے کا تسمہ، چمڑے کا مضبوط پٹا جو اونٹ کے گٹے پر باندھا جاتا ہے۔ مفرد خَدَمَ بیڑی، ہتھکڑی وغیرہ۔

تشریح: جب وہ اونٹنی لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے موزوں کے تسمے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو جواب اگلے شعر میں ہے۔

(۲۴) فَلَهَا هِبَابٌ فِي الزِّمَامِ كَأَنَّهَا   صَهْبَاءُ خَفَّ مَعَ الْجَنُوبِ جَهَامُهَا

ترجمہ: پھر بھی اس کے لئے مُہار میں (رہ کر) ایسا نشاط ہو گویا کہ وہ سرخ رنگ کا بادل ہے جس میں سے ایک ابر بے باراں نے جنوبی ہوا کے ساتھ حرکت کی ہے۔

حلِ عبارت: (هِبَابُ) خوشی/نشاط (الزِّمَامُ) باگ، لگام، مہار، نکیل وہ ڈوری یا رسی جو ناک کے سوراخ میں سے نکال کر باگ سے باندھی جائے، جمع: اَزِمَّةٌ (صَهْبَاءُ) سرخی مائل بادل (خَفَّ) خِفَّةٌ بمعنی پھرتیلا پن، ہلکا پن (الجَهَامُ) بے پانی کا بادل۔

تشریح: جس ناقہ میں تھک جانے کے بعد بھی پانی سے خالی سرخ ابر کی طرح سرعت سیر ہو اس پر سوار ہو کر بگاڑ کے وقت قطع

تعلق کر لینا چاہئے۔

(۲۵) أَوْمُلْمِعٌ وَسَقَتْ لأَحْقَبَ لاحَهُ   طَرْدُ الفُحُولِ وضَرْبُهَا وَكِدامُهَا

ترجمہ: یا (وہ ناقہ) گورخرنی (کی طرح) ہے جو ایسے گورخر سے حاملہ ہوئی جس کو نَروں کے دفع کرنے اور مارنے اور کاٹنے نے بدروپ کر دیا ہو۔

حل عبارت: (مُلْمِعُ) گورخرنی (وَسَقَتْ) از باب ضَرَبَ سے وَسْقًا و وُسُوقًا بمعنی چوپائے کا حاملہ ہونا (اَحْقَبُ) گورخر جس کے پیٹ پر سفیدی ہو۔ جمع: حُقْبٌ (لاحَ) بدل ڈالا (طَرْدُ) دھتکارنا، دفع کرنا (فُحُولٌ و اَفْحَلٌ) جمع فَحْلُ کی بمعنی ہر طاقتور نر جانور، سانڈ (كِدامُ) دانتوں سے کاٹنا یا کاٹنے کا نشان۔

تشریح: ناقہ کو ابر سے تشبیہ دینے کے بعد اس گدھی سے تشبیہ دی جس کو مست گورخر بھگائے پھر رہا ہو۔

(۲۶) يَعْلُو بِهَا حَدَبَ الإِكَامِ مُسَحَّجٌ   قَدْ رَابَهُ عِصْيَانُهَا وَوِحَامُهَا

ترجمہ: زخمی گورخر اس گورخرنی کو ٹیلوں کی بلندی پر بھگائے پھرتا ہے (تاکہ دوسرے نروں سے دور لے جا کر اور تھکا کر اس پر قادر ہو سکے) درآنحالیکہ اس گورخرنی کی نافرمانی اور شہوت نے اس کو شک میں ڈال رکھا تھا (کہ کہیں یہ حاملہ تو نہیں کیونکہ حالت حمل میں گدھی جفتی نہیں کھاتی)۔

حل عبارت: (حَدَبَ) اونچی زمین، ٹیلہ، بلند جگہ (اِكَامُ) اَكَمَۃٌ کی جمع بمعنی ٹیلہ۔ (مُسَحَّجُ) زخمی (رَابَہٗ) رِيْبٌ مصدر سے بمعنی شک (وِحَامُ) وَحِمٌ کی جمع ہے بمعنی خواہش حد سے بڑھ جانا، شہوت۔

تشریح: یہ ہے کہ وہ گورخر باوجود زخمی ہونے کے گورخرنی کو دوسرے گورخروں سے نکال کر ٹیلوں کی بلندی پر لے گیا تاکہ اس کے مقصد حاصل ہونے تک کوئی اس میں رکاوٹ نہ بنے۔ لیکن اس گورخرنی نے اس پر اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہ دیا۔ اس لئے اس کو شک پڑ گیا کہ کہیں یہ حاملہ نہ ہو۔

(۲۷) بِأَحِزَّةِ الثَّلَبُوتِ يَرْبَأُ فَوْقَهَا   قَفْرَ المَرَاقِبِ خَوْفُهَا آرَامُهَا

ترجمہ: (وہ گدھا اس گدھی کو) ثلبوت کے ٹیلوں پر لے چڑھا (اس حال میں کہ) خالی کمین گاہوں کی دیدبانوں کی طرح دیکھ بھال کرتا تھا (کہ مبادا کوئی صیّاد نہ چھپا بیٹھا ہو)۔ ان میں خوف کا باعث پتھر تھے۔

حل عبارت: (اِحِزّۃِ) حَزِیْزٌ کی جمع ہے بمعنی ٹیلہ (ثَلَبُوتِ) وادی کا نام (يَرْبُو) رَبْأً، يَرْبَؤُ، رَبَآءٌ زیادہ ہونا، بڑھنا، ٹیلے پر چڑھنا۔ (قَفْرَ) خالی، بے آب و گیاہ (مَرَاقِب) مفرد، مَرْقَبٌ نگرانی کرنے کی اونچی جگہ (آرامُ) اِرَمٌ کی جمع بمعنی وہ پتھر جو راستوں پر نشان منزل بتانے کے لئے لگا دیتے ہیں)۔

تشریح: محض پتھروں کو دیکھ کر بھڑک رہا تھا۔ ورنہ وہاں کسی شکاری کا پتہ تک نہ تھا۔

(۲۸) حَتـى إذا سَلَخَا جُمَادَى سِتَّةً   جَزَأً فَطَالَ صِيَامُهُ وَصِيَامُهَا

ترجمہ: یہاں تک کہ جب دونوں نے جاڑوں کے چھ مہینے گزار دیئے (اور موسم ربیع آ گیا یا جمادی الثانیہ گزار دیا) اس حال میں کہ بدون پانی پیئے تر گھاس پر اکتفا کرتے تھے پس اس گدھے اور گدھی کا روزہ (پانی سے رکنا) دراز ہو گیا (جواب اذا اگلے شعر میں ہے)۔

حل عبارت: (جُمادی) عربی مہینہ کے نام ایک جمادی الاولیٰ اور دوسرا جمادی الاخری۔ چونکہ عربوں کے یہاں سال کے پانچویں اور چھٹے مہینوں میں سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا۔ اس لئے وہ ان دونوں مہینوں کو جمادی کہتے تھے۔ (سَلَخَا) از باب نَصَرَ و فَتَحَ سے سُلُوخًا مصدر مہینہ وغیرہ گزارنا تثنیہ کا صیغہ ہے وہ دونوں گزار دیئے۔ (جَزَأً) از باب جَزَأَ، يَجْزَأُ، جَزْءٌ و جُزُوءٌ اسے بمعنی اونٹوں کا بغیر پانی کے چارہ پر اکتفا کرنا، اکتفا کرنا۔

تشریح: یعنی وہ دونوں جاڑوں کے چھ مہینے بغیر پانی کے وہاں گزار دیئے صرف تر گھاس پر اکتفا کرتے رہے یا یہ کہ موسم سرد ہونے کی وجہ سے پیاس ہی محسوس نہ ہوئی ہو۔

(۲۹) رَجَعَا بِأمْرِهِمَا إلى ذِي مِرَّةٍ   حَصِدٍ ونُجْحُ صَرِيْمَةٍ إبْرامُهَا

ترجمہ: تو ان دونوں نے اپنے مقصد کو مستحکم ارادہ کی طرف لوٹایا (پانی پینے کی ٹھانی) اور ارادہ کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے (خام ارادہ میں کامیابی نہیں ہوتی)۔

حل عبارت: (رَجَعَا) تثنیہ، ان دونوں نے لوٹایا۔ (ذِیْ مِرَّةٍ) طاقت ور، زور آور۔ قرآن پاک میں ہے۔ "ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰی" (حَصِدٍ) مستحکم بناوٹ یعنی مستحکم (صَرِيْمَةٌ) قطعی ارادہ، جمع (صَرَآئمُ) (اِبْرَامُ) پختگی، مضبوط مستحکم، (نَجَحَ) اپنی مقصد میں کامیاب ہونا۔

تشریح: یعنی جب ان دونوں کا پانی پینے سے رکنا کافی طویل ہو گیا تو اب ان دونوں نے پانی پینے کے لئے پختہ ارادہ کر لیا۔ کیونکہ ارادے کی کامیابی اس کے محکم کرنے میں ہے۔

(۳۰) وَرَمَى دَوَابِرَهَا السَّفَا وتَهَيَّجَتْ   رِيحُ المَصَآئِفِ سُوْمُهَا وَسِهَامُهَا

ترجمہ: (موسم گرما کے آغاز کی وجہ سے) گو کھر وان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چبھنے لگے اور گرمیوں کی ہوا یعنی اس کا چلنا اور گرمی بھڑک اٹھی۔

حل عبارت: (رَمٰی) تیر مارنا، مراد چبھنا (دَوَابِرُ) دَابِرَةٌ کی جمع ہے، کھر کا پچھلا حصہ (السَّفَا) سَفَاةٌ کی جمع ہے بمعنی کانٹے، ہر خار دار درخت (رِيْحُ المَصَايِفُ) گرمیوں کی ہوا۔ مَصَايِف، صَيفٌ کی جمع ہے۔ ہر وہ چیز جو گرمی کے موسم میں آئے۔ (سَوْمَ) مویشی کو چرانے کے لئے چھوڑ دینا (سِهَامُ) لو، گرمی۔

تَشۡرِیۡح : یعنی موسم گرما کے شروع ہو جانے کی وجہ سے شدت کی گرمی پڑنی شروع ہوئی اور گو کھر وان کے کھروں کے پچھلے حصوں میں چبھنے کی وجہ سے ان کے پاؤں زخمی ہو گئے۔

(۳۱) فَتَنَازَعَا سَبِطاً یَطِیرُ ظِلالُه   کَدُخَانِ مُشْعَلَةٍ یُشَبُّ ضِرَامُهَا

تَرۡجَمَہ : پس ان دونوں نے ایسے لمبے غبار میں ایک دوسرے سے (بڑھنے میں) مقابلہ کیا جس کا سایہ اس روشن آگ کے دھویں کی طرح (اڑ رہا) تھا جس کی چھپٹیاں خوب بھڑ کا دی گئی ہوں۔

حَلِّ عِبَارَت : (فَتَنازَعَا) تثنیہ نَزْعٌ جھگڑا کرنا، مقابلہ کرنا (السَّبِطَ) لمبا (یَطِیْر) طَارَ یَطِیْرُ بمعنی اڑنا (ظِلَال) ظَلٌّ کی جمع سایہ (دُخَان) دھواں بھاپ جمع: ''دَوَاخِنُ وَ دَوَاخِیْنٌ (مَشْعَلَةٌ) روشن آگ، چولہا۔ (یُشَبُّ) از باب نَصَر شَبًّا مصدر سے یُشَبُّ مضارع مجہول کا صیغہ بمعنی آگ روشن کرنا، بھڑ کانا۔ (ضِرَامُ) آگ کی دہک، بھڑک، ایندھن، جلد شعلہ دینے والی چیز جس کا انگارہ نہ ہو۔ جیسے پٹرول وغیرہ۔ مفرد ضِرَامَةُ

تَشۡرِیۡح : اڑتے ہوئے غبار کو بھڑکتی ہوئی آگ کے دھویں سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) مَشْمُولَةٍ غُلِثَتْ بِنَابِتِ عَرْفَجٍ   کَدُخَانِ نَارٍ سَاطِعٍ أَسْنَامُهَا

تَرۡجَمَہ : وہ آگ ایسی ہے جس پر باد شمالی چلی ہے جس میں (درخت) عرفج کی تر شاخیں ملا دی گئی ہیں اس کا دھواں اس آگ کے دھوئیں کی طرح ہے جس کی لپٹیں بلند ہو رہی ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت : (مَشْمُولَةٍ) ای مَشْمُوْلٌ وہ شخص جس پر شمالی ہوا چلے، نارٌ مَشْمُولَةٌ، شمالی ہوا کی بھڑ کائی ہوئی آگ (غُلِثَتْ) ملا دی گئی ہو باب سَمِعَ سے مصدر غَلْثًا سے غَلِیْثٌ، ملاوٹ کا کھانا (نَابِتٌ) تر شاخ (سَاطِعٌ) سَطْعًا مصدر سے بلند ہونا (اَسنَام) آگ کی لپٹیں اٹھانا۔

تَشۡرِیۡح : بادِ شمالی سے آگ میں دھواں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز تر شاخوں کا آگ میں ڈال دینا بھی دھوئیں کی زیادتی کا باعث ہے۔

(۳۳) فَمَضَی وقَدَّمَهَا وكَانَتْ عادَةً   مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَّدَتْ إِقْدَامُهَا

تَرۡجَمَہ : وہ (گدھا) چلا اور اس (گدھی) کو اپنے آگے دھر لیا اور اس گدھے کی یہ عادت تھی کہ جب وہ راستہ سے منحرف ہونے کا ارادہ کرتی تو اس کو آگے کر لیتا تھا۔

حَلِّ عِبَارَت : (قَدَّمَ) آگے کرنا، سامنے کرنا (عَرَّدَت) باب تفعیل مصدر تَعْرِیْدٌ سے بھاگنا، پیچھے رہ جانا، راستہ سے ہٹنا، منحرف ہونا۔

تَشۡرِیۡح : یعنی اس گورخر کا اپنی گورخرنی پر پورا کنٹرول تھا اور اس پر پوری طرح حاوی ہونے کی وجہ سے اسے ادھر ادھر بھٹکنے کا موقع

نہ دیا۔

(۳۴) فَتَوسَّطَا عُرضَ السَّرِيِّ وصَدَّعَا   مُسْجُورَةً مُتَجاوراً قُلاَّمُها

تَرْجَمَہ: پھر وہ دونوں نہر کے ایک گوشے کے بیچ میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے ایک ایسے لبریز چشمہ کو چیرا جس کی قُلّام گھاس قریب قریب تھی۔

حَلِّ عِبَارَت: (تَوَسَّطًا) باب تَفَعُّلْ مصدر تَوَسُّطْ سے بمعنی بیچ میں داخل ہونا۔ (عُرْضُ) کسی چیز کا کنارہ، گوشہ (السَّرِیُّ) چھوٹی نہر، پانی کی گول، جمع اَسْرِیَةٌ و سُرْیَانٌ (صُدْعًا) صَدَعَ، یَصْدَعُ سے صَدْعًا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (مَسْجُوْرَةٌ) بھرا ہوا، بھرپور، لبریز (سَرِیَّةً مَسْجُوْرَة) کا معنی ہوگا۔ پانی سے بھرا ہوا، چشمہ یا ندی (مُتَجاوِرًا) قریب قریب (قُلاّم) ایک قسم کے گھاس کا نام۔

تَشْرِیح: یعنی وہ نر اور مادہ دونوں ایک نہر کے کنارے میں داخل ہوئے اور پانی سے لبریز ندی جس کی قلّام گھاس قریب قریب تھی۔ اس میں سے گزر گئے۔

(۳۵) مُحْفُوفَةً وَسْط اليَرَاعِ يُظلِهَا   مِنَهُ مَصَرَّعُ غابَةٍ وَقِيَامُها

تَرْجَمَہ: وہ (نہر) نے کے وسط میں گھری ہوئی ہے اور اس پر جھاڑی میں سے گری ہوئی اور کھڑی ہوئی نے سایہ کر رہی ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (مَحْفُوْفَةٌ) گھری ہوئی محتاج (اليُرَاعِ) جھاڑی، درختوں کا جھنڈ، بانس مفرد يَرَاعَةٌ (مُصَرَّع) مصدر تَصْرِيْعٌ بمعنی گرانا، اسم مفعول گری ہوئی (غابَةٍ) جھاڑی۔

تَشْرِیح: وہ چشمہ نیستاں میں واقع تھا اور اس پر نے سایہ انداز تھی جس کی وجہ سے اس کا پانی نہایت سرد تھا۔

(۳٦) أفتِلْكَ أَمْ وَحْشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ   خَذَلَتْ وَهَادِيَةُ الصِّوَارِ قِوَامُها

تَرْجَمَہ: پس یہ گورخرنی (میری اونٹنی کے مشابہ ہے) یا وہ بقرہ وحشیہ جس کے بچہ کو درندوں نے کھالیا ہو جو کہ ریوڑ سے پیچھے رہ گئی تھی درآنحالیکہ گلّے کا اگلا جانور محافظ ہوتا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (اَفَتِلْكَ) ہمزہ استفہامیہ ہے، تلک اسم اشارہ، یعنی یہ گورخرنی کیا پس وہی ہے یعنی اس کے مشابہ ہے (مَسْبُوْعَةٌ) وہ جانور جس کے بچے کو کسی درندہ نے چیر پھاڑ دیا ہو۔ (خَذَلَتْ) ای خَذَلَت الظَّبْيَةُ ہرنی کا ریوڑ سے بچھڑ جانا، پیچھے رہ جانا (هَادِيَةُ) ریوڑ سے آگے جانے والا (صِوَارٌ) ریوڑ، گایوں کا گلہ، جمع اَصْوِرَةٌ و صِيْرَانٌ (قِوَامُ) مددگار، محافظ، کسی چیز کے وجود و بقاء کا سامان۔

تَشْرِیح: یعنی وہ گورخرنی جسامت اور مضبوطی میں میری اونٹنی کے مشابہ ہے یا اس بقرہ وحشیہ کے جس کے ریوڑ سے بچھڑ کر اکیلا رہ جانے کی وجہ سے اس کے بچے کو درندوں نے کھالیا ہو۔

(۳۷) خَنْسَاءُ ضَيَّعَتِ الفَرِيرَ فَلَمْ يَرِمْ　　　عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفُهَا وبُغَامُهَا

ترجمہ: وہ چپٹی ناک والی (بقرہ وحشیہ) ہے جس نے بچہ کو ضائع کر دیا (اس کی غفلت سے بھیڑیئے کھا گئے) پس پتھریلی زمین کے اطراف میں ہمیشہ اس کا چکر لگانا اور پکارنا رہا۔

حل عبارت: (الخَنْسَاءُ) از باب خَنِسَ يَخْنَسُ خَنَسًا بمعنی چپٹی ناک اور ناک کے ابھرے ہوئے کنارہ والا ہونا وھی خَنَسآءُ چپٹی ناک والی نیل گائے جمع خُنَسٌ (الفَرِيرُ) بمعنی فُرَارٌ یعنی وہ بکری جو دودھ چھڑانے کے بعد چارہ کھا کر موٹی ہوگئی ہو۔ مراد بچہ (فَلَمْ يَرِمْ) بمعنی لم يَبْرَح، ہمیشہ/مسلسل (طُوفٌ) چکر لگانا (بُغَامْ) پکارنا، شور مچانا/ ہرنی کی آواز۔

تشریح: وہ بقرہ وحشیہ بچہ کی تلاش میں پہاڑ کی گھاٹیوں میں بھاگتی اور بولتی پھری۔

(۳۸) لِمُعَفَّرٍ قَهْدٍ تَنَازَعَ شِلْوَهُ　　　غُبْسٌ كَوَاسِبُ لاَيُمَنُّ طَعَامُهَا

ترجمہ: (اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور پکارنا) زمین پر پچھاڑے ہوئے سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جس کے اعضاء میں بھوسلے شکاری بھیڑیوں (یا کتوں) نے چھین جھپٹ کی تھی جن کی روزی منقطع نہیں ہوتی (بلکہ وہ ہمیشہ اسی طرح شکار کر کے پیٹ بھرتے ہیں)۔

حل عبارت: (مُعَفَّرُ) خاک آلود، مٹی میں لتھڑا ہوا۔ (القَهْدُ) نیل گائے کا بچھڑا، خوش نما چھوٹی گائے، جمع: قِهَادٌ (تَنَازَعٌ) بمعنی اپنی اپنی طرف کھینچنا، کوئی چیز لینا (شِلْوُ) عضو، بقیہ ہر شئے کا، گوشت کا ٹکڑا، جمع: اَشْلَاءُ (غُبْسُ) اَغْبَسُ کی جمع بمعنی خاکستری رنگ کا بھیڑیا، یا کتا، راکھ جیسا رنگ (كَوَاسِبُ) انسان یا پرندوں کے اعضاء (مَنَّ) ای مَنَّ الشئ بمعنی منقطع ہونا، کٹنا۔

تشریح: یعنی اس بقرہ وحشیہ کا رونا اور چکر لگانا اس کے اس سفید رنگ بچہ کی وجہ سے تھا جسے شکاری بھیڑیوں اور کتوں نے چیر پھاڑ اتھا اور ان درندوں کی روزی کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ یہ ہر روز اسی طرح اپنی خوراک کا انتظام کر لیتے ہیں۔

(۳۹) صَادَفْنَ مِنْهَا غِرَّةً فأصَبْنَهَا　　　إِنَّ المَنَايَا لَا تَطِيشُ سِهَامُهَا

ترجمہ: ان بھیڑیوں (یا کتوں) نے بقرہ وحشیہ کی غفلت پالی پس اس غفلت (یا بقرہ وحشیہ) کو پہنچ گئے۔ موتوں کے تیر کبھی خطا نہیں ہوتے (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتے ہیں)۔

حل عبارت: (صَادَفْنَ) مصدر مُصَادِفَة بمعنی پانا (غِرَّةً) غفلت (تَطِيشُ) طَاشَ، يَطِيشُ، طَيْشًا و طَيَشَانًا سے طَاشَ السَهْمُ بمعنی تیر وغیرہ کا نشانے سے ہٹنا (سِهامُ) سَهْمٌ کی جمع بمعنی، تیر۔

تشریح: یعنی اس بقرہ وحشیہ کو یہ نقصان غفلت کی وجہ سے اٹھانا پڑا اور جب موت کا تیر آتا ہے تو نشانے سے نہیں چوکتا۔

(۴۰) بَـاتَـتْ وَأَسْبَـلَ وَاكِفُ مِـنْ دِيْـمَةٍ يُـرْوِي الْـخَـمَـائِـلَ دَائِـمًـا تَسْجَـامُهَـا

ترجمہ: (بچہ کے ہلاک ہو جانے کے بعد) بقرہ وحشیہ نے اس حال میں رات گزاری کہ جم کر برابر برسنے والی بارش بہہ رہی تھی جس کا دائمی بہاؤ نرم سبزہ زار کو سیراب کر رہا تھا۔

حل عبارت: (أَسْبَلُ) مینہ برسنا، بہنا (وَاكِفُ) زوردار بارش (دِيْـمَةُ) ہلکی اور برابر ہونے والی بارش، جمع: دِيَـمٌ (يُرْوِيٌّ) از باب سَمِعَ، مصدر رِيًّا سے بمعنی سیراب ہونا (خَمَائِلُ) خَمِيْلٌ کی جمع معنی سبزہ زار، گھنا باغ، بہت درختوں والی زمین (تَسْجَامُ) بہاؤ۔

تشریح: اس بقرہ وحشیہ نے ایسی حالت میں رات گزاری کہ ساری رات بارش برستی رہی لیکن بچے کے غم نے اسے تکلیف احساس تک نہ ہونے دیا۔

(۴۱) يَـعْـلُـو طَـرِيْـقَةَ مَتْـنِهَـا مُتَوَاتِـرٌ فِـي لَيْـلَةٍ كَـفَرَ الـنُّـجُومَ غَـمَـامُهَـا

ترجمہ: اس بقرہ وحشیہ کے خط پُشت پر متواتر بارش ایسی رات میں پڑتی رہی جس کے ابر نے ستاروں کو چھپا رکھا تھا۔

حل عبارت: (طَرِيْقَةُ) سیدھا خط، خط جمع طَرَائِقُ (مَتْنِ) کمر، پشت جمع مِتَانُ و مُتُوْنُ (كَفَرَ) ای كفَرَ الشئَ و عَلَيْه كفُرًا، چھپانا، ڈھانکنا (غَمَامُ) و غَمَائمُ، جمع: غَمَامَةُ کی بمعنی بادل۔

تشریح: اس بقرہ نے نہایت بے چینی کی حالت میں یہ شب بادوباراں گزاری۔

(۴۲) تَـجْتَـافُ أَصْلاً قَـالِـصًـا مُتَنَبِّذاً بِـعُـجُـوبِ أَنْـقَـاءٍ يَـمِيْـلُ هَيَـامُهَـا

ترجمہ: بقرہ وحشیہ ایسے درخت کی دراز جڑ (کھوکل) میں داخل ہوئی جو ریت کے ٹیلوں کے آخر میں تنہا کھڑا تھا جن کا ریت بہہ رہا تھا۔

حل عبارت: (تَجْتَافُ) مصدر اِجْتِيَافُ، کسی چیز کا پیٹ میں جانا (أَصْلاً) اَصْلُ، جڑ، بنیاد (قَالِصًا) خشک/کھوکھلا (مُتَنَبِّذً) مصدر تَنَبُّذًا سے الگ ہونا/تنہا ہونا (عُجُوبُ) عَجَبُ کی جمع ہے آخری حصہ عجبُ الذَّنب، دم کی جڑ کا آخری حصہ (اَنْقَاءُ) و نُقِيٌّ: نَقَا کی جمع ہیں بمعنی ریت کا ٹیلہ، (هَيَام) بہت باریک مٹی جو چٹکی میں نہ ٹھہرے، بہنے والا ریت جمع هِيْمٌ

تشریح: سردی اور بارش سے بچنے کے لئے وہ ایک درخت کی جڑ میں پناہ گزیں ہوئی۔ لیکن وہاں بھی اس کو راحت میسر نہ آئی اور بادوباراں کی وجہ سے ان ٹیلوں کا ریت گر رہا تھا جن پر وہ درخت کھڑا ہوا تھا۔

(۴۳) وَتَـضِـيءُ فِـي وَجْـهِ الـظَّلَامِ مُـنِيْـرَةً كَـجُـمَـانَةِ الْبَـحْـرِيِّ سُلَّ نِظَـامُهَـا

ترجمہ: (شب کی) ابتدائی تاریکی میں (وہ بقرہ وحشیہ) روشن اور چمکدار تھی اس دریائی موتی کی طرح جس کا دھاگا کھینچ لیا گیا ہو (اور وہ گول ہونے کی وجہ سے لڑھکتا پھر رہا ہو)۔

حَلِّ عِبارت: (تَضِیءُ) مصدر اضاءَۃً بمعنی روشن کرنا (وَجْهَهٗ) ابتدائی حصہ (الظَلّامُ) تاریکی، اندھیرا (المُنِیرُ) روشن، واضح، ضوفشان، چمکدار (جُمَّانَۃ) جُمَان کی جمع ہے بمعنی موتی، چاندی کا ڈھالا ہوا موتی۔ جُمَانَۃُ البحر، کا معنی دریائی موتی، (سُلَّ) سَلَّ، یَسُلُّ، سَلًّا سے بمعنی کھینچ کر نکالنا، (النِّظَامُ) موتی وغیرہ کی لڑی، نظم وضبط، جمع: نُظُمٌ۔

تشریح: اس بقرہ کو چین نصیب نہ ہوا برابر بھاگتی پھری۔ بقرۂ وحشیہ کو اس دریائی موتی سے تشبیہ دی ہے جو لڑی سے بکھر گیا ہو۔

(۴۴) حَتَّی إذا انْحَسَرَ الظَّلامُ و أسْفَرَتْ بَكَرَتْ تَزِلُّ عَنِ الثَّرَی أَزْلامُهَا

ترجمہ: حتےٰ کہ جب (شب کی) تاریکی کھل گئی اور وہ صبح کی روشنی میں داخل ہوئی تو اس حال میں صبح سویرے چلی کہ نمناک ریت سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔

حَلِّ عِبارت: (اِنْحَسَرَ) کھل جانا حَسْرًا سے کھل جانا (تَزِلُّ) زَلَلًا سے تَزِلُّ بمعنی پیر پھسل رہی تھی۔ هِیَ زَلَّاءُ جمع: زُلٌّ الثَّری) تری، تر مٹی، نمناک ریت، جمع: أَثْرَاءُ (أَزْلَامُ) زَلَمُ کی جمع ہے بمعنی کھر، مراد اس سے پیر ہیں۔

تشریح: یعنی اس حالت میں جب صبح ہوئی تو وہ اس کی روشنی میں صبح سویرے چلی۔ کیونکہ نمناک ریت کی وجہ سے چلتے ہوئے اس کے قدم پھسل رہے تھے۔

(۴۵) عَلِهَتْ تَرَدَّدُ فِي نِهَاءِ صُعَائِدٍ سَبْعًا تُؤَامًا كَامِلًا أَيَّامُهَا

ترجمہ: حیران و پریشان ایک ہفتہ جس کے دن بڑے بڑے تھے صعائد کے حوضوں پر (بچہ کی تلاش میں) گھومتی پھری۔

حَلِّ عِبارت: (عَلِهَتْ) عَلِهَ، یَعْلَهُ، عَلْهًا سے واحد مؤنث، حیران ہونا، پریشان ہونا، ششدر رہ جانا، هُوَ عَلِهٌ، هِیَ عَلْهَی، جمع: عِلَاهٌ، عَلَاهِیَ تَرَدَّدُ لوٹنا، واپس ہونا، بار بار لوٹنا۔ (نِهَاءٌ) و انْهَاءُ، جمع ہیں النَّهْیُ کی بمعنی تالاب، جوہڑ، حوض (صُعَائِدُ) جگہ کا نام ہے (سَبْعًا) ہفتہ بھر (تُؤَامًا) مسلسل۔

تشریح: وہ نیل گائے پورا ہفتہ اپنے اس بچے کی تلاش میں پریشان ادھر ادھر گھومتی پھری۔ کاملاً ایّامها سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایام گرما تھا۔

(۴۶) حَتَّی إذا يَئِسَتْ وَأَسْحَقَ حَالِقٌ لَمْ يُبْلِهِ إرْضَاعُهَا وَفِطَامُهَا

ترجمہ: یہاں تک کہ وہ جب بالکل (بچہ کے ملنے سے) مایوس ہوگئی اور (اس کے) دودھ بھرے تھن خشک ہوگئے جن کو اس کے دودھ پلانے اور چھڑانے نے خشک نہیں کیا تھا (بلکہ بچہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہوئے تھے)۔

حَلِّ عِبارت: (یَئِسَتْ) اَیْسًا و اِیَّاسًا سے واحد مؤنث، مایوس ہونا، ناامید ہونا (أَسْحَقَ) پرانا ہونا، بہت دور ہونا، یہاں مراد تھنوں میں دودھ کا خشک ہونا ہے۔ (حالِقُ) وہ پستان، تھن جو دودھ سے لبریز ہو۔ (یُبْلِه) بَلِیٌّ سے پرانا ہونا/خشک ہونا (الفِطَام) دودھ چھڑائی دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ۔

تشریح: جب وہ نیل گائے بچے کو تلاش کرتے کرتے مایوس ہوگئی تو اس کے تھنوں میں جو دودھ بھرا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ خود ہی خشک ہوگیا۔

(۴۷) وتَوَجَّسَتْ رِزَّ الأَنِيسِ فَرَاعَهَا   عنْ ظَهْرِ غَيْبٍ وَالأَنِيسُ سَقَامُها

ترجمہ: بقرۂ وحشیہ نے غیب سے انسان کی آواز سنی جس نے اس کو گھبرا دیا (اور کیوں نہ گھبراتی جب کہ) انسان اس کی بیماری ہے (وہ اس کا شکار کرلیتا ہے تو گویا انسان اس کا مرض الموت ہے)۔

حل عبارت: (تَوَجَّسَ) باب تفعّل سے مصدر تَوَجُّسٌ بمعنی ڈرے ہوئے کوئی آواز سننا (رِزٌّ) آواز، خفی اور ہلکی آواز، دور سے آنے والی آواز (اَنِيْسُ) مانوس، انسیت بخشنے والا مراد انسان (راع) مصدر رَوْعٌ خوف زدہ کرنا۔ (ظَهْرِ) پیٹھ، کمر (سَقَام) بیماری، نزاکت، دبلا پن۔

تشریح: جب اس بقرہ وحشیہ نے دور سے کسی انسان کی آواز سنی تو گھبرا گئی اور انسان سے گھبرانے کی وجہ یہ ہے کہ انسان موقع پاتے ہی اسے شکار کرلیتا ہے تو گویا کہ انسان اس کے لئے مرض الموت سے کم نہیں۔

(۴۸) فَغَدَتْ كِلا الْفَرْجَيْنِ تَحْسِبُ أَنَّهُ   مَوْلَى الْمَخَافَةِ خَلْفُها وأَمَامُها

ترجمہ: پس وہ چلی درآنحالیکہ (دست و پا کی) دونوں کشادگیوں کو خوف کا زیادہ مستحق سمجھتی تھی (اس کو آگے اور پیچھے سے یکساں خوف تھا) وہ دونوں کشادگیاں اس کے آگے اور پیچھے تھیں۔

حل عبارت: (غَدَت) بمعنی صَارَتْ، چلنا (الفرجَيْن) تثنیہ، مفرد الفَرْجَ دو چیزوں کے درمیان کشادگی، (مَوْلَى) مستحق/لائق (مَخَافةً) مصدر بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔

تشریح: یعنی جب وہ چل رہی تھی تو آگے اور پیچھے کی دونوں جانب پوری توجہ رکھے ہوئے تھی۔

(۴۹) حتى إذا يَئِسَ الرُّمَاةُ وأَرْسَلُوا   غُضْفًا دَوَاجِنَ قافِلاً أَعْصَامُها

ترجمہ: حتے کہ جب تیر انداز مایوس ہوگئے (وہ زَدْ سے نکل گئی) تو انہوں نے دراز کان شکاری کتوں کو (اس کے پیچھے چھوڑا) جن کے پٹے (یا پیٹ) خشک تھے۔

حل عبارت: (رُمَاةُ) الرّامی بمعنی تیرانداز۔ (غُضْفًا) وہ کتا جس کے کان لٹکے ہوں، جو شکار میں ماہر ہوتا ہے۔ (دَوَاجِنُ) دَاجِنُ کی جمع بمعنی پالتو جانور (قافِلاً) خشک ہونا، سفر سے لوٹنے والا، خشک، کھال، قَافِلُ (اَعْصَامُ) عَصْمَةٌ کی جمع: بمعنی قلادہ یا پٹہ۔

تشریح: تیر کی زد سے نکل جانے کے بعد اس کے پیچھے عمدہ نسل کے شکاری کتے لگا دیئے۔

(۵۰) فَلَحِقْنَ وَاعْتَكَرَتْ لَهَا مَدْرِيَّةٌ   كَالسَّمْهَرِيَّةِ حَدُّهَا وَتَمَامُهَا

ترجمہ: پس وہ کتے اس بقرۂ وحشیہ کو جا چمٹے اور اس نے ان کی طرف اپنا سینگ گھمایا جو دھار اور درازی میں سمہری نیزے کی طرح تھا۔

حل عبارت: (لَحِقْنَ) لَحِقَ، يَلْحَقُ، لُحُوْقًا سے لَحِقْنَ، جمع مونث، چمٹنا، لاحق ہونا (اِعْتَكَرَت) باب افتعال سے اِعْتِكَارٌ مصدر بمعنی گھمانا، پھیرنا (مَدْرِيَّةٌ) سینگ، جمع: مَدَارٍ، (سَمْهَرِيَة) نیزے کا نام ہے جو سمہر نامی نیزہ ساز کی طرف منسوب ہے (حَدٌّ) نیزے کا دھار (تَمَامٌ) مکمل، پورا، درازی لَيْلُ التَّمَام سال کی سب سے زیادہ لمبی رات، بَدْرٌ تِمَامٌ، پورا چاند۔

تشریح: یعنی جب اس نیل گائے پر شکاری کتوں نے حملہ کیا تو اس نے اپنے دفاع کیلئے اپنے سمہری جیسے تیز نوک دار سینگ کو ان کتوں کے خلاف استعمال کیا۔ یعنی اپنے سینگوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔

(۵۱) لِتَذُودَهُنَّ وَأَيقَنَتْ إِنْ لَمْ تَذُدْ   أَنْ قَدْ أَحَمَّ مِنَ الْحَتُوفِ حِمَامُهَا

ترجمہ: تاکہ وہ (بقرہ وحشیہ) ان (کتوں) کو دفع کرے اور اس کو اس امر کا پورا یقین ہو گیا تھا کہ اگر اس نے ان کو دفع نہ کیا تو (حیوانات کی) اچانک موتوں کے منجملہ اس کی موت قریب آ گئی ہے۔

حل عبارت: (لِتَذُودَهُنَّ) مصدر زُوْدٌ بمعنی دفع کرنا (اَحَمَّ) مصدر حَمَمًا بمعنی قریب ہونا۔ (حُتُوفٌ) حَتَفٌ کی جمع بمعنی موت (حِمَامٌ) مقررہ وقت، موت۔

تشریح: اس بقرہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کتوں کو سینگ کے ذریعہ دفع کرنے پر مجبور ہوئی۔

(۵۲) فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابِ فَضُرِّجَتْ   بِدَمٍ وَغُودِرَ فِي الْمَكَرِّ سَخَامُهَا

ترجمہ: تو ان میں سے کساب (کتیا) ہلاک ہو گئی اور خون میں میں لتھڑ گئی اور اس (کتاب) کا (نر) سخام (کتا) میدان میں (پچھڑا ہوا) چھوڑ دیا گیا۔

حل عبارت: (تَقَصَّدَ) ٹوٹ جانا، ہلاک ہو جانا (كَسَاب) کتیا کا نام ہے۔ (تَضَرَّج) خوب لت پت ہونا، اچھی طرح لتھڑنا۔ فَضُرِّجَتْ بِدَمٍ خون میں لتھڑ گئی۔ (غُودِر) مصدر غَدَرٌ سے چھوڑ دینا (مَكَرٌّ) میدان جنگ، میدان (سُخَام) نر کتے کا نام ہے۔

تشریح: اس بقرہ وحشیہ نے کتے کے اس جوڑے کو مار ڈالا۔

(۵۳) فَبِتِلْكَ إِذْ رَقَصَ اللَّوَامِعُ بِالضُّحَى   وَاَجتَابَ أَرْدِيَةَ السَّرَابِ إِكَامُهَا

ترجمہ: پس ایسی اونٹنی کے ذریعہ (سوار ہو کر) جب کہ چاشت کے وقت متصل بسرابِ صحرا متحرک (معلوم) ہوں اور ٹیلے

سراب کی چادر اوڑھ لیں۔

حلِ عبارت: (تِلْكَ) اشارہ اس ناقہ کی طرف ہے جس کا ذکر کافی پہلے گزر چکا (رَقَصَ) رَقَصَ، يَرْقُصُ، رَقْصًا سے بمعنی ناچنا، حرکت کرنا (لَوَامِعُ) لامِعٌ کی جمع ہے بمعنی چمکدار، چمکتا ہوا ریگستان، مراد اس سے چمکدار ریت ہے۔ (ضُحیٰ) چاشت کا وقت (اجْتَاب) باب افتعال سے بمعنی اوڑھنا (أَرْدِيَةٌ) رِداءُ کی جمع ہے بمعنی چادر، بالائی لباس جیسے عبا اور جبہ وغیرہ (السَّرَاب) وہ ریت جو دوپہر کو جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت سے پانی جیسی جیسی معلوم ہو۔ (إِكَامُ) و آكامُ و اَكَمٌ، اَكَمَةٌ کی جمع ہیں۔ بمعنی ٹیلہ۔

تشریح: یعنی میں اپنی ناقہ کے ذریعے تمام کام انجام دیتا ہوں اور ایسی سخت گرمی میں بھی جبکہ چمکتی دھوپ متحرک معلوم ہوتی ہے اس وقت بھی اس ناقہ پر سفر کرتا ہوں۔

(۵۴) أَقْضِي اللُّبَانَةَ، لاأُفَرِّطُ رِيبَةً أَوْ أَنْ يَلُومَ بِحَاجَةٍ لَوَّامُهَا

ترجمہ: میں حاجت پوری کر لیتا ہوں تہمت کے خوف سے یا اس خوف سے کہ ملامت گر ملامت کریں گے حاجت برآری میں کوتاہی نہیں کرتا۔

حلِ عبارت: (أَقْضى) قَضٰى يَقْضِي سے واحد متکلم بمعنی پوری کرنا۔ (لُبَانَةٌ) حاجت، ضرورت، جمع: لُبَانٌ (اُفَرِّطُ) فَرْطًا مصدر سے، کسی چیز میں کوتاہی کرنا۔ (الرِّيْبَةُ) گمان، شک، تہمت، جمع: رِيَبٌ (يَلُوْمُ) لَامَ يَلُوْم، لَوْمًا سے ملامت کرنا۔ (لَوَّامٌ) ملامت گر۔

تشریح: ناقہ کو بقرہ وحشیہ یا گورخرنی سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جب کبھی سفر درپیش ہوتا ہے اور کوئی ضرورت متعلق ہو جاتی ہے تو دوپہر کی شدید گرمی میں بھی سفر کر جاتا ہے کسی قسم کا خوف میرے لئے سفر سے مانع نہیں بنتا۔

(۵۵) أَوَلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوارُ بِأَنَّنِي وَصَّالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَّامُهَا

ترجمہ: کیا نوار (معشوقہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے علائق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔

حلِ عبارت: (نوار) معشوقہ کا نام (وِصَال) تعلق، ملاپ (العَقْدُ) جمع عُقُودٌ عہد، شادی یا کسی کام کا معاہدہ جس میں طرفین معاہدے کی شرائط کے پابند ہوتے ہیں۔ (حَبَائِلُ) حِبَالَةٌ کی جمع بمعنی، پھندا شکاری کا جال مراد معنی وعدہ (جَذَّامُ) جَذْمٌ سے صیغہ مبالغہ بہت توڑنے والا۔

تشریح: نوار قطع تعلق کر کے چلدی۔ شاید اسے خیال نہ تھا کہ میں بھی مستحق دوستی ہی کے تعلقات رکھتا ہوں ناقابل سے فوراً جدائی اختیار کر لیتا ہوں۔

(۵۶) تَـرَّاكُ أَمْـكِـنَـةٍ إذا لَـمْ أرْضَهَـا   أَوْيَعْتَلِقُ بَعْضَ النُّفُوسِ حِمَامُها

ترجمہ: جب کہ مجھے نہ بھائیں تو (پھر) مواضعِ (قیام) کو چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ بعض نفوس یعنی (مجھ سے) موت متعلق ہو جائے۔

حل عبارت: (تَرَّاكٌ) تَرْكٌ سے مبالغہ، بہت چھوڑنے والا (أَمْكِنَةٍ) مکان کی جمع ہے بمعنی جگہ، مواضع قیام، گنجائش (أَرْضُ) ازباب سَمِعَ سے مصدر رِضًا و رِضْوَانًا بمعنی پسند کرنا، قبول کرنا، (نُفُوسٌ) نَفسٌ کی جمع ہے بمعنی جان، روح، (حِمَامُ) و حُمَمُ، حُمَّةٌ کی جمع بمعنی ہر مقدر و فیصل شدہ چیز یعنی موت، حُمَّةُ الفراق یعنی جدائی۔

تشریح: یعنی جو قیام گاہ مجھے اچھی نہ لگے تو میں بلاتوقف اس کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن جب کسی جگہ مجھے موت آجائیگی تو پھر موت سے کوئی چارہ نہیں۔ وہ جگہ نہیں چھوڑ سکوں گا۔

(۵۷) بَـلْ أَنْـتِ لاتَـدْرِيـنَ كَـمْ مِـنْ لَيْلَةٍ   طَـلْـقٍ لَـذِيـذٍ لَهْـوُهـا ونِـدَامُهَـا

ترجمہ: بلکہ تو ہی (اے معشوقہ نوار) نہیں جانتی کہ بہت سی نرم گرم راتیں (گزری) ہیں جن کا کھیل کود اور شراب نوشی بہت پر لطف تھی۔

حل عبارت: (كَمْ) کتنا، کس مقدار میں، کتنی تعداد میں، یہ دو حرفی لفظ مبنی علی السکون ہے اس کے ذریعہ مبہم تعداد ومقدار معلوم یا بیان کی جاتی ہے۔ (طَلْقٍ) ای طلقٍ مِن اللّيَالِي: خوش گوار رات جس میں کوئی کلفت نہ ہو یعنی معتدل: جمع: طَوَالِقُ (لَذِيذٌ) ازباب فتح سے لَذَّ، يَلَذُّ، لَذَاذًا سے هُوَ لَذٌّ ولذِيذٌ بمعنی خوش ذائقہ، پُر لطف (لَهْوُ) کھیل کود، تفریح طبع (نِدَامُ) نَدْمُ کی جمع ہے بمعنی باہم مل بیٹھ کے جام نوشی کرنا، شراب پینا۔

تشریح: معشوقہ کی طرف التفات کرنے کے بعد معشوقہ پر اپنی بڑائی جتلاتا ہے۔

(۵۸) قَـدْ بِـتُّ سَـامِـرَهـا وَغَـايَةَ تَـاجِـرٍ   وَافَيْـتُ إِذْرُفِـعَـتْ وعَـزَّ مُدَامُها

ترجمہ: (اپنی خوش بیانی کی وجہ سے) ان راتوں میں قصہ گو رہا اور (شراب کے) تاجروں کے بہت سے جھنڈے ہیں کہ جب وہ بلند کئے گئے اور ان کی شراب گراں ہوگئی تو میں (شراب خریدنے کیلئے) ان کے پاس پہنچا۔

حل عبارت: (بِتُّ) بَاتَ، يَبِيتُ، بيتًا و بيَاتًا و مِبْتًا و مَبَاتًا و بيْتُوتَةٌ سے رات گزارنا (سَامِرُ) قصہ گو، رات کو باتیں کرنے والے، (الغَايَةُ) پرچم، جھنڈا، جمع غَايٌ و غَايَاتٌ (افَيْتُ) وَفْيٌ سے پہنچنا / پانا (رُفِعَتْ) صیغہ مجہول، بلند کئے گئے۔ (عَزَّ) گراں ہونا، شاق اور مشکل ہونا عَزَّ، يَعِز سے عَزَّ الشيُ کم یاب ہونا (مَدَام) شراب۔

تشریح: شراب کی بھٹی پر جھنڈا نصب کر دیا جاتا تھا۔ جس کو دیکھ کرے نوش خمار کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ شاعر اپنی خوش بیانی اور گرانی کے وقت شراب کی خریداری پر فخر کرتا ہے۔

(۵۹) أُغۡلِي السِّبَاءَ بِكُلِّ أَدۡكَنَ عَاتِقٍ أَوۡجَوۡنَةٍ قُدِحَتۡ وفُضَّ خِتَامُهَا

تَرۡجَمَہ: میں شراب کی خریداری کو ہر پرانے مشکیزہ (شراب کے) ذریعہ اس سیاہ مٹکے کے ذریعہ جس کی مہر توڑ دی گئی ہو اور اس میں پیالہ (شراب نکالنے کیلئے) ڈال دیا گیا ہو گراں کر دیتا ہوں۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (اُغۡلِی) صیغہ واحد متکلم، مصدر اغلآءُ، مہنگے داموں خریدنا۔ (سِبَاءُ) شراب (اُدۡکَنُ) دَکِنَ، یَدۡکَنُ، دَکَنًا و دُکۡنَةً سے هُو اَدۡکَنُ سیاہی مائل ہونا، مٹیالا ہونا۔ جمع: دُکۡنٌ (عَاتِقٌ) از باب ضَرَبَ سے عاتِقٌ، پرانا ہونا مصدر عَتۡقًا مراد پرانا مشکیزہ (جَوۡنَةٍ) پانی کا برتن جس پر روغن ملا ہوا ہو۔ مراد سیاہ مٹکا (قُدِحَتۡ) قَدَحُ پانی یا نبیذ پینے کا پیالہ جمع اَقۡداحٌ۔ اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس سے شراب نکالا جاتا ہے (فُضَّ) ای فُضَّ الخاتِمَ عَنِ الکتَاب بمعنی توڑنا مہریں توڑنا (خِتَامُ) مٹی یا لاکھ جس سے مہر لگائی جائے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "خِتَامُهٗ مِسۡكٌ" مہر۔

تَشۡرِیح: شراب کے مشکیزے اور خُم کے خُم خرید لیتا ہوں۔ لہٰذا شراب کی کمی کی وجہ سے دام چڑھ جاتے ہیں۔

(٦٠) وَصَبُوحِ صَافِيَةٍ وَجَذۡبِ كَرِيۡنَةٍ بِمُوَتَّرٍ تَأۡتَالُهُ إِبۡهَامُهَا

تَرۡجَمَہ: بہت سی صبح کی صاف۔ شرابیں ہیں (جن سے میں لطف اندوز ہوا) اور ایسے ستار کے ذریعہ مغنیہ کا بجانا کہ جس کی اصلاح اس کا انگوٹھا کرتا ہے (میں اس کو سن کر لطف اندوز ہوا)۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (الصَّبُوحُ) صبحکی شراب (الصَّافِی) خالص، بے آمیزش (جَذۡبُ) کھچاؤ، کشش، کھینچنا، (کَرِیۡنَةٌ) گانے والی لڑکی جمع کرائِنُ (مُوَتَّرَ) مصدر تَوۡتِیۡرٌ ستار پر تار لپیٹنا (تَاتَاله) اصلاح کرنا۔

تَشۡرِیح: یعنی میں صبح کی خالص شراب سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور شراب خالص کے ساتھ ساتھ گانے اور ناچنے والی لڑکیوں کا گانا سن کر بھی۔

(٦١) بَادَرۡتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحۡرَةٍ لِأَعَلَّ مِنۡهَا حِينَ هَبَّ نِيَامُهَا

تَرۡجَمَہ: میں نے صبح سویرے مرغوں کے بولنے سے قبل شراب کی خواہش پوری کر لی تا کہ جب سونے والے بیدار ہوں تو دوبارہ پی سکوں۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (بَادَرۡتُ) مصدر مُبَادَرَةٌ سے سبقت کرنا، جلدی کرنا، پہل کرنا (حاجَتُ) ضرورت، مراد ضرورت شراب (الدُّجَاجُ) دُجَاجَةُ کی جمع: مُرغی (السُّحۡرَةُ) رات کا اخیر اور فجر سے کچھ پہلے کا وقت، صبح کاذب (اَعَلُّ) عَلاًّ و عَلَلاً سے دوسری دفعہ یا لگا تار پینا (هَبَّ) هَبَّ، یَهُبُّ، هَبًّا و هُبُوبًا سے جاگنا، سو کر اٹھنا۔ (نِیَامٌ) نَوۡمًا سے بمعنی لیٹنا، سونا، اونگھنا۔

تَشۡرِیح: ایک مرتبہ شراب نوشی صبح سویرے کر لیتا ہوں تا کہ یارانِ جلسہ کے ہمراہ دوبارہ موقع مل سکے۔

(٦٢) وَغَدَاةِ رِيحٍ قَدْ وَزَعْتُ وَقِرَّةٍ قَدْ أَصْبَحَتْ بِيَدِ الشِّمَالِ زِمَامُهَا

ترجمہ: بہت سی ٹھنڈی اور ہوا والی صبح ہیں جن کی باگ ڈور شمالی ہوا کے ہاتھ میں ہوگئی تھی میں نے ان کو روکا۔

حل عبارت: (الغداۃُ) صبح، طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا وقت، جمع: غَدَوَاتِ (الرِّيحُ) چلتی ہوئی ہوا، تیز ہوا۔ جمع: رِيَاحٌ وارْوَاحٌ و ارْيَاحٌ (وَزَعْتُ) وَزْعًا سے، روکنا، منع کرنا (قِرَّةٌ) ٹھنڈک (بِيَدِالشِّمَال) شمالی ہوا۔ (زِمَام) باگ، لگام، مہار، نکیل، باگ ڈور، جمع: اَزِمَّةٌ

تشریح: ایام قحط میں جب کہ شمالی ہوا چلتی ہے جو عموماً بہت زیادہ سردی کا باعث ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے فقراء مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں اپنی سخاوت کے ذریعہ ان مصائب کو رفع کر دیتا ہوں۔

(٦٣) وَلَقَدْ حَمَيْتُ الحَيَّ تَحمِلُ شِكَّتِي فُرُطٌ وِشَاحِي إِذْ غَدَوْتُ لِجَامُهَا

ترجمہ: میں نے اس حال میں قبیلہ کی حمایت کی جب ایک ایسی تیز رو گھوڑی میری ہتھیار اٹھائے ہوئے تھی (میں اس پر سوار تھا) کہ جب صبح کو چلا تو اس کا لگام میرا ہار تھا (میرے گلے میں پڑا ہوا تھا)۔

حل عبارت: (حَمَيْتُ) ضَرَبَ سے مصدر حَمْيًا وَحِمَايَةً بمعنی حمایت کرنا، حفاظت کرنا، میں نے حمایت کی (تَحْمِلُ) حَمَلَ، يَحْمِلُ، حَمْلاً سے بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الشِّكَّةُ) جسم پر لگائے ہوئے یا اٹھائے ہوئے ہتھیار، جمع: شِكَكٌ (فَرَطُ) آگے بڑھنے والا، اس سے مراد تیز رفتار گھوڑی ہے۔ (وِشَاح) دولڑیوں کا جوہری ہار، جمع: وُشُحٌ (لِجَام) لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعے پر بولا جانے لگا۔ جو تسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جمع: الْجِمَة و لُجُمٌ و لُجْمٌ۔

تشریح: یعنی جب میں نے قبیلہ کی مدد کی تو میں ایسی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہو کر صبح کے وقت نکلا جبکہ اس گھوڑی کی لگام میرے گلے کا ہار تھی۔

(٦٤) فَعَلَوْتُ مُرْتَقِبًا عَلَى ذِي هَبْوَةٍ حَرَجٍ إِلَى أَعْلاَمِهِنَّ قَتَامُهَا

ترجمہ: تو میں (قبیلہ کی حفاظت کے لئے) ایک ایسے ٹیلہ پر چڑھا جو تنگ اور غبار آلود تھا۔ جس کا غبار ان کے جھنڈوں تک (اڑ رہا) تھا۔

حل عبارت: (عَلَوْتُ) متکلم، میں چڑھا (مُرْتَقَبًا) مَرْقَبٌ سے جمع مَرَاقِبُ نگرانی کی جگہ، اونچی جگہ جہاں سے نگرانی کی جائے، (هَبْوَةُ) گرد و غبار جمع: آهْبَاءٌ (خلاف قیاس) (حَرَجُ) انتہائی تنگ و سخت، قرآن پاک میں ہے۔ يَجْعَلُ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا (اَعْلاَمُ) عَلَمُ کی جمع: جھنڈا، پرچم (قَتَامُ) سیاہ غبار، سیاہ گرد۔

تشریح: یعنی میں نے اس اس قبیلے کی مدد کیلئے ایک غبار آلود تنگ اور بلند چوٹی پر بیٹھ کر دشمن پر نظر رکھی اور اس ٹیلے کا غبار اڑا کر

دشمن کے جھنڈوں تک پہنچ رہا تھا۔

(٦٥) حَتــى إذا أَلــقَــتْ يَـداً فــي كــافِـرٍ وَأَجَــنَّ عَــوْرَاتِ الثـغُــوْرِ ظَلاَمُهَـــا

ترجمہ: یہاں تک کہ سورج نے جب اپنے آپ کو تاریکی میں ڈال دیا (غروب ہوگیا) اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو ان کی تاریکی نے چھپالیا۔ (یعنی بالکل رات ہوگئی)۔

حل عبارت: (حَتَّی) تک، تا کہ، یہاں تک کہ، نیز، حرف جر انتہاء غایت کے لئے (اَلْقَتْ) اس کا فاعل محذوف شمس ہے یعنی سورج، چھپ گیا۔ (کَافِرُ) تاریک رات، رات کی تاریکی اور سیاہی، جمع کُفُوْرُ اور کَافِر، واحد کَفْرُ (أَجَنَّ) ای أَجَنَّ الشَّئُ، بمعنی چھپانا (عَوْرَات) عَوْرَةٌ کی جمع بمعنی ہر وہ مکان جس میں ایسا شگاف ہو کہ اس سے دشمن کے گھس آنے کا خوف ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔ "يَقُولُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَاهِىَ بِعَوْرَةٍ" وہ کہتے ہیں کہ ہمارے گھر شگاف دار ہیں حالانکہ وہ شگاف دار نہیں ہیں۔ خوفناک جگہ (الثُّغُوْرُ) سرحدات (ظَلَام) ظَلَمُ کی جمع ہے بمعنی اندھیرا، تاریکی۔

تشریح: یعنی جب رات مکمل طور پر چھا گئی اور دن کی روشنی رات کی تاریکی میں چھپ گئی اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو رات کی تاریکی نے چھپالیا تو (جواب اگلے شعر میں ہے)

(٦٦) أَسْهَـلتُ وَانْتَـصَـبَـتْ كَـجِـذْعِ مُنِيفَةٍ جَــرْدَاءَ يَـحـصَـرُ دُونَهَـا جُـرَّامُهَـا

ترجمہ: تو میں نیچے اترا اور میری گھوڑی اس پتوں سے ننگی بلند کھجور کے تنہ کی طرح سیدھی کھڑی ہوگئی جس کے پتے (یا پھل) توڑنے والے (اس کی لمبائی کی وجہ سے) تنگ دل ہوں۔

حل عبارت: (أَسْهَلَ) ہموار دسطح زمین میں آنا۔ (اِنْتَصَبَتْ) اِنْتِصَابٌ مصدر باب افتعال سے کھڑا ہونا (الجِذْعُ) کھجور کے درخت کا تنہ جمع: اَجْذَاعُ و جُذُوْعٌ (مُنِيْفُ) اونچا (الجَرْدَاءُ) اَجْرَدُ کی مؤنث ہے۔ بے بالوں کا آدمی، گنجا، سر منڈا، اس سے مراد پتوں سے ننگی کھجور، جمع: أجَارِد (يَحْصَرُ) حَصِرَ، يَحْصَرُ، حَصْرًا سے تنگ دل ہونا۔ (جُرَّام) پھل توڑنے والا۔

تشریح: غرض میں تمام دن قبیلہ کی حفاظت میں اس ٹیلہ پر مصروف رہا۔ جب بالکل شام ہوگئی اور سرحد کی گھاٹیاں چھپ گئیں تو ٹیلہ سے نیچے اتر آیا اور میری گھوڑی گردن بلند کر کے کھڑی ہوگئی۔

(٦٧) رَفَّعْتُهَــا طَـرْدَ النِّعَــامِ وَشَلَّــهُ حَتــى إذا سَـخِـنَتْ وَخَفَّ عِـظَـامُهَـا

ترجمہ: میں نے اس (گھوڑی) کو شتر مرغ جمع کرنے والی رفتار پر دوڑایا بلکہ اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ وہ جب گرم ہوگئی اور اس کی ہڈیاں ہلکی ہوگئیں۔

حل عبارت: (رَفَّعَ) ایسی دوڑ دوڑانا کہ ایک دوسرے سے زیادہ تیز ہو۔ خوب دوڑانا رَفَّعْتُ، میں نے دوڑایا۔

(طَرْدًا) طَرَدَ، يَطْرُدُ، طَرْدٌ مصدر بمعنی چو پاؤں کو ادھر ادھر سے اکٹھا کرنا (نَعَامٌ) ونَعَائِمُ نَعَامَةٌ کی جمع بمعنی شتر مرغ (مذکر و مؤنث) اب طَرْدَ نِعَام کا معنی ہوگا، شتر مرغ جمع کرنا۔ (شَلٌّ) ہنکانا (سَخُنَتْ) مصدر سُخُونٌ گرم ہونا۔

تشریح: جس طرح شتر مرغوں کو گھیرنے اور ایک جگہ اکٹھا کرنے کیلئے سواری کو جس تیز رفتاری سے دوڑایا جاتا ہے میں نے بھی اپنی گھوڑی کو اسی طرح دوڑایا، تیز دوڑنے کی وجہ سے جب وہ خوب گرم ہوگئی تو اس کی ہڈیاں ہلکی ہوگئیں۔ تو (جواب شرط اگلے شعر میں ہے)

(٦٨) قَلِقَتْ رِحالتُهَا وَأَسْبَلَ نَحرُها وَابْتَلَّ مِنْ زَبَدِ الحَمِيمِ حِزامُها

ترجمہ: اس کا چارجامہ ہلنے لگا اور اس کا سینہ تر ہوگیا اور پسینہ کے جھاگوں سے اس کا تنگ بھیگ گیا۔

حل عبارت: (قَلِقَتْ) قَلِقَ، يَقْلَقُ، قَلَقًا سے بمعنی ہلنا، کسی ایک جگہ قرار پذیر نہ ہونا، کسی ایک حال پر قائم نہ رہنا (الرِّحَالَةُ) زین، کی زین جس میں لکڑی نہ لگی ہو۔ جمع: رَحَائِلُ (أَسْبَلَ) إِسْبَالٌ مصدر سے آنسو بہانا، پانی گرانا، مراد تر ہونا (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، سینہ (الزَّبَدُ) ہر چیز کا جھاگ، جمع أَزْبَادٌ (الحَمِيمُ) پسینہ، قرآن پاک میں ہے۔ ”لَايَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا و غَسَّاقًا (الحِزَامُ) پٹی، پلنگ کی رسی وغیرہ، جمع حُزُمٌ۔

تشریح: مطلب نیچے اتر کر قبیلہ کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اسے اتنا دوڑایا کہ وہ پسینہ پسینہ ہوگئی اور کمر کی تری کی وجہ سے اس کا چارجامہ کمر پر نہ جما۔

(٦٩) تَرْقَى وتَطْعَنُ فِي العِنَانِ وَتَنْتَحِي وِرْدَ الحَمَامَةِ إِذْ أَجَدَّ حَمَامُهَا

ترجمہ: وہ گردن ابھار کر چلتی ہے۔ باگ کو جھٹکے دیتی ہیں۔ گردن موڑ کر اس طرح تیز چلتی ہے جس طرح کبوتری پانی پر اترتی ہے جب اس کا (نر) تیزی دکھا رہا ہو۔

حل عبارت: (تَرْقَى) مصدر رَقْيٌ سے گردن اٹھا کر بخوشی چلنا، گردن ابھار کر چلنا (تَطْعَنُ) طعنٌ مصدر سے بمعنی تیز چلنا، جو گھوڑا گردن جھکا کر بخوشی چلتا ہے اہل عرب اسے طَعْنَ الفَرَسُ فِي العِنَانِ کہتے ہیں۔ (العِنَانُ) لگام کی ڈوری جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، جمع: اَعِنَّةٌ (تَنْتَحِي) مصدر انتحاءٌ سے ایک پہلو پر جھک کر چلنا یعنی گردن مروڑ کر چلنا (حَمَامة) حَمَامٌ کا واحد، ایک کبوتر (نر اور مادہ دونوں کے لئے) جمع: حَمَائِمُ (أَجَدَّ) تیز چلنا، تیزی دکھانا۔

تشریح: گھوڑی کی تیز روی کو پیاسی کبوتری کی پرواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(٧٠) وكَثِيرَةٍ غُرَبَاؤُهَا مَجْهُولَةٍ تُرْجَى نَوَافِلُها ويُخشَى ذامُها

ترجمہ: بہت سے ایسے گھرانے ہیں جن کے مسافر (مہمان) ایک دوسرے سے ناواقف ہیں اور ان کے عطایا کی امید کی جاتی ہے اور ان کے عیب سے بچا جاتا ہے۔

حلِ عبارت: (غُـرَبـاءُ) غَـرِيـبُ کی جمع ہے بمعنی اجنبی، پردیسی، مسافر، نامانوس (مَـجْهُوْلِةٍ) نامعلوم، غیر معروف (نَوَافِلُ) نَافِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ، بخشش (ذَامُ) عیب۔

تشریح: ان گھرانوں سے بادشاہوں کے گھر مراد ہیں۔ اوران اشعار میں شاعر اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ربیع کو نعمان بن مندر شاہ عرب کے دربار میں پیش آیا تھا۔

(۷۱) غُـلْـبُ تَشَـذَّرُ بِـالذُّحُول كَـأنَّهـا　　　　جِـنُّ البَـدِيِّ رَوَاسِيًـا أَقْـدَامُهـا

ترجمہ: (وہ گھر والے) موٹی گردن کے شیر ہیں جو (بہادری کی وجہ سے) آپس میں ایک دوسرے کو اپنے کینوں سے ڈراتے ہیں گویا کہ وہ (مقام) بدی کے جن ہیں جو اپنے قدموں کو جمائے ہوئے ہیں (اور کسی طرح میدان سے نہیں ٹلتے)۔

حلِ عبارت: (غُلْبُ) اَغْلَبُ بمعنی موٹی گردن والا، شیر (تَشَذّر) باہم اختلاف کرنا۔ باب تَفَعُّلُ سے مصدر تشذُّرٌ بمعنی ڈرانا (ذُحُولٌ) و اَذْحَالٌ جمع ذَحْلُ کی بمعنی کینہ، بغض (بَدِيٌّ) جگہ کا نام ہے۔ (رَوَاسِيٌّ) راسِيَةٌ کی جمع: جما ہوا۔

تشریح: گویا کہ ان گھروں کے رہنے والے موٹی گردن کے شیر معلوم ہوتے ہیں باہمی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف مقام بدی کے جنوں کی طرح میدان میں ڈٹے رہتے ہیں۔

(۷۲) أَنْـكَـرْتُ بَـاطِـلَهـا وَبُؤتُ بِـحَقِّهـا　　　　عِـنْـدِي وَلَـمْ يَفْـخَـرْ عَـلَـيَّ كِـرَامُهـا

ترجمہ: میں نے اس (گھر) کے باطل (قول) کا انکار کر دیا اور جو میرے نزدیک اس کا حق تھا اس کا اقرار کرلیا تو مجھ پر اس گھر کے شرفاء فخر میں غالب نہ آئے۔

حلِ عبارت: (بُؤْتُ) مصدر بُوءٌ سے اقرار کرنا (كِرَامُ) كَرَمُ کی جمع: شریف لوگ۔

تشریح: یعنی جو بات میرے نزدیک حق تھی اُس بات کا اقرار کرتے ہوئے اس پر ڈٹا رہا اور جو ناحق تھی اس کا صاف انکار کیا۔ اس وجہ سے ان گھروں میں رہنے والے معززین مجھ پر غلبہ حاصل کرنے میں ناکام رہے اور میں ہی غالب رہا۔

(۷۳) وَجَـزُورِ أَيسَـارٍ دَعَـوْتُ لِـحَتْـفِهَـا　　　　بِـمَـغَـالِـقٍ مُتَشَـابِـهٍ أَجْسَـامُهَـا

ترجمہ: قمار بازوں کے (مناسب) بہت سے اونٹ ہیں جن کو ذبح کرنے کے لئے ایسے تیروں کے ذریعہ میں نے (یار واحباب کو) بلایا جن کے اجسام ہم شکل تھے۔

حلِ عبارت: (الجَزُورُ) قابل ذبح اونٹنی (لفظ مؤنث ہے) جمع: جَزَائِرُ و جُزُرٌ (اَيْسَارُ) جمع يَاسِرُ، جوئے میں تیر ڈالنے والا یا تیروں سے جوا کھیلنے والا، قمار باز (حَتْفُ) بمعنی موت جمع حُتُوفٌ۔ (مَغَالِق) مفرد مُغْلَقٌ بمعنی جوئے کے تیر (اَجْسَامُ) مفرد جِسْمٌ جس میں طول، عرض، اور عمق ہو۔

تشریح: اپنے اونٹوں کے ذبح کرنے پر فخر کرتا ہے۔ بمغالق الخ کا مطلب یہ ہے کہ تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کر کے ذبح

کرنے کے لئے ان میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

(۷۴) بَاءُ وا بِهِنَّ لِعَاقِرٍ أَوم مُطْفِلٍ   بُذِلَتْ لِجِيرَانِ الجَمِيعِ لِحَامُهَا

ترجمہ: میں ان تیروں کے ذریعہ بانجھ یا بچہ دار اونٹنی کے لئے بلاتا ہوں جس کا گوشت تمام ہمسایوں میں تقسیم کیا جائے۔

حل عبارت: (بَاءُ و) ای اَدْعُوْ میں بلاتا ہوں۔ (عَاقِرٌ) بانجھ عورت، جمع: عَوَاقِر (المُطْفِلُ) بچہ والی عورت یا جانور مادہ، جمع: مَطَافِل (بُذِلَتْ) بَذَلَ يَبْذُلُ بَذْلاً سے مجہول بمعنی تقسیم کرنا، خرچ کرنا (جِيْرَانٌ) و أجْوَارٌ، وجِيرَةٌ یہ جمع ہیں، جَارٌ کی بمعنی پڑوسی۔

تشریح: کم درجہ کی اونٹنی ذبح نہیں کرتا بلکہ بیش قیمت ذبح کرتا ہوں۔

(۷۵) فَالضَّيْفُ وَالجَارُ الجَنِيبُ كَأَنَّمَا   هَبَطَا تَبَالَةَ مُخْصِبًا أَهْضَامُهَا

ترجمہ: پس مہمان اور اجنبی پڑوسی (گوشت کی کثرت اور فراوانی کی وجہ سے) گویا کہ وادی تَبالہ میں جا اترے جس کے ٹیلے سرسبز ہیں۔

حل عبارت: (الجَنِيْبُ) پردیسی، جمع: جُنُبٌ (جَارُ الجنيب) کا معنی اجنبی پڑوسی۔ (هَبَطَا) هَبَطَ، يَهْبِطُ، هُبُوْطًا سے بمعنی اترنا، نیچے آنا (تَبَالَةَ) یمن کے ایک وادی یا شہر کا نام ہے (المُخْصِبُ) سرسبز و شاداب (أَهْضَامٌ) و هُضُوْمٌ، جمع هِضْمٌ کی بمعنی پست زمین وادی کا نچلا حصہ، مراد ٹیلہ۔

تشریح: ان پر رزق کی اتنی فراوانی ہوئی جیسے وادی تبالہ میں بسنے والوں پر۔

(۷۶) تَأْوِي إِلَى الأَطْنَابِ كُلُّ رَذِيَةٍ   مِثْلِ البَلِيَّةِ قَالِصٍ أَهْدَامُهَا

ترجمہ: (میرے یا میری قوم کے) خیموں کے طنابوں کی طرف ہر ایسی ضعیف (عورت) پناہ لیتی ہے جس کے پرانے کپڑے (بھی) بدن سے کوتاہ ہوں اور (قبر پر بندھی ہوئی) اونٹنی کی طرح (لاغر) ہو۔

حل عبارت: (تَأْوِی) پناہ لیتی ہے (اَطْنَابٌ) وَطِنَبَةٌ جمع: طُنُبٌ کی بمعنی خیمہ یا شامیانہ وغیرہ باندھنے کی رسی (رَذِيَةٍ) ای رَذِيَةُ النَّاقَةُ، اونٹنی میں چلنے کی طاقت بالکل ختم ہو جانا، زمین سے نہ اٹھا جانا لیکن یہاں ضعف اور کمزوری مراد ہے (البَلِيَّةُ) لاغر اونٹنی، مصیبت و آزمائش (قَالِصٌ) کوتاہ (اَهْدَامٌ) وهِدَامٌ، جمع، هِدْمٌ کی پیوند لگا ہوا پرانا کپڑا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی قوم کی غریب پروری کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری قوم غریب کی پرور ہے اور انتہائی کمزور، اور غریب لوگ ان کی پناہ میں آجاتے ہیں اور یہ بلا امتیاز سب کو اپنی پناہ میں لے لیتے ہیں جو ان کی بہت بڑی خوبی ہے۔

(۷۷) وَيُكَلِّلُونَ إِذَا الرِّيَاحُ تَنَاوَحَتْ   خُلُجًا تُمَدُّ شَوَارِعًا أَيْتَامُهَا

ترجمہ: جب ہوائیں بالمقابل چلیں (ایام قحط میں چوطرفی ہوائیں چلنے لگیں) تو وہ ایسے بڑے پیالوں کو (جو چھوٹی نہر کے

مانند ہی) اوپر تلے پر کر دیتے ہیں جن میں (کھانے کا) اضافہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ ان کے یتیم (بچے وسعت اور کھانے کی فراوانی کی وجہ سے گویا کہ) تیرتے ہیں۔

حلِ عبارت: (يُكَلِّلُوْنَ) تَكْلِيْلُ مصدر سے بمعنی تاج پہنانا، مراد یہ ہے کہ جب وہ پیالوں میں گوشت کے ٹکڑے تہ بہ تہ رکھتے ہیں تو وہ تاج کی طرح لگتے ہیں۔ (تَنَاوُحٌ) وہ ہوائیں جو ایک دوسرے کے مقابے میں چلیں یعنی چوطرفی ہوائیں (خُلُجًا) و خُلُجَان، جمع: خَلِيْجٌ کی بمعنی چھوٹی نہر جو بڑی دریا سے کاٹ کر نکالی جائے۔ مراد بڑے پیالے (تُمَدُّ) مصدر مُدٌّ سے بڑھنا یا بڑھانا، قرآن پاک میں ہے "وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ"۔ وہ سمندر جس کے پانی کو سات دریا بڑھاتے ہیں (شَوَارِعُ) شَارِعٌ کی جمع بمعنی تیرنے والا (اِيْتَامُ) مفرد، یتیم۔

تشریح: یہ کہ جب قحط سالی ہو تو میری قوم غریبوں اور مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی ہے اور ان کے کھانے کے برتن کو بوٹیوں سے ایسے بھر دیتے ہیں جیسے کہ انہیں تاج پہنایا گیا ہو۔ کھانے کی وسعت اور فراوانی کی وجہ سے ایسے شوق سے کھاتے ہیں گویا کہ وہ ان میں تیر رہے ہوں۔

(۷۸) إِنَّا إِذَا الْتَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ مِنَّا لِزَازُ عَظِيْمَةٍ جَشَّامُهَا

ترجمہ: جب جماعتیں میں (ایک جگہ جمع ہوں) تو ہمیشہ ہم میں سے بڑے کام کا ذمہ دار اور اس کی تکلیف برداشت کرنے والا ضرور رہے گا۔

حلِ عبارت: (مَجَامِعُ) مَجْمَعٌ کی جمع بمعنی، جمع ہونے یا جمع کرنے کی جگہ، مجلس، (لَمْ يَزَلْ) ہمیشہ رہے گا (لِزَازٌ) دروازہ کی چٹخنی، مراد ذمہ دار آدمی (الْعِظِيْمَةُ) مؤنث الْعَظِيْمُ کی بمعنی مصیبت، آفت، تکلیف، جمع عَظَائِمُ (جَشَّام) مشقت برداشت کرنے والا۔

تشریح: جب کبھی قبائل کا اجتماع ہوتا ہے تو وہاں ہمارا ایک سردار لازمی طور پر ہوتا ہے جو معاملات طے کرتا ہے۔

(۷۹) وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيْرَةَ حَقَّهَا وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوقِهَا هَضَّامُهَا

ترجمہ: (اور قبائل کے اجتماع کے وقت ہوا) ایسا سردار ضرور ہوتا ہے جو مال غنیمت تقسیم کرنے والا ہے جو قبیلہ کو اس کے حقوق دیتا ہے اور ایک ایسا با اختیار سردار ہے جو (ضرورت کے وقت) قبیلہ کے حقوق کی خاطر (اپنے) حقوق کو کم کر دیتا ہے (یا قبیلہ ہی کے حقوق کم کر دیتا ہے اور اس پر کوئی معترض نہیں ہو سکتا)۔

حلِ عبارت: (مُقَسِّمٌ) اسم فاعل تقسیم کرنے والا (الْعَشِيْرَةُ) قبیلہ، جمع: عَشَائِرُ (مُغَذْمِرٌ) صیغہ اسم فاعل، وہ سردار جو اپنی قوم کے ساتھ انصاف یا زیادتی کرنے کے معاملہ میں خود مختار ہو۔ (هَضَّام) هَضْمٌ بمعنی حقوق گھٹانا۔

تشریح: یعنی قبائل کے اجتماع کے وقت تقسیم حقوق کے لئے ایک سردار ضرور موجود ہوتا ہے۔ ایسا سردار جو تقسیم حقوق کے بارے میں مکمل طور پر با اختیار ہوتا ہے جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

(۸۰) فَضْلاً وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى   سَمْحٌ كَسُوبُ رَغَائِبٍ غَنَّامُهَا

ترجمہ: یہ سب کچھ بزرگی کی وجہ سے کرتا ہے اور (ہم میں سے) ایک ایسا صاحب کرم (رہتا ہے) جو سخاوت (کرنے) پر (لوگوں کی) مدد کرتا ہے۔ سخی عمدہ چیزیں کمانے والا اور ان کو غنیمت بنانے والا ہے۔

حل عبارت: (فَضَلاً) احسان وکرم، بزرگی (ذو کِرَمٍ) صاحب کرم (يُعِيْنُ) عَوْنًا مصدر سے مدد کرنا (النَّدَى) سخاوت وکرم، جمع: أَنْدَاءٌ و أَنْدِيَةٌ (السَّمْحُ) بمعنی سخی، فراخدل، (الْكُسُوبُ) والْكَسَابُ بمعنی بہت کمانے والا (رَغَائِبُ) جمع رَغِيْبٌ جمع: رَغِيْبٌ کی بمعنی بڑا عطیہ، عمدہ، بہت بخشش (غَنَّامُ) بکریوں کا چرواہا، یا نگراں مراد غنیمت بنانے والا۔

تشریح: یہ کہ ہم جو سردار مقرر کرتے ہیں وہ اپنی بزرگی اور سخاوت کی وجہ سے لوگوں کی عمدہ اور نفیس مال سے امداد کرتا ہے۔

(۸۱) مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ   وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا

ترجمہ: (یہ سردار) ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کر دیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔

حل عبارت: (مَعْشَرُ) ایک طرز کے لوگ، جماعت، گروہ، قرآن پاک میں ہے۔ يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ۔ جمع: مَعَاشِرُ (إِمَامُ) امام، قائد، پیشوا، سربراہ، جمع: أَئِمَّة۔

تشریح: اس سردار نے یہ تمام عمدہ افعال آباؤ اجداد سے سیکھے ہیں۔

(۸۲) لَا يَطْبَعُونَ وَلَا يَبُورُ فَعَالُهُمْ   إِذْ لَا يَمِيلُ مَعَ الْهَوَى أَحْلَامُهَا

ترجمہ: وہ اپنی آبرو خراب نہیں کرتے اور نہ ان کے کام فاسد ہوتے ہیں بلکہ ان کی عقول خواہشات نفسانی کے تابع نہیں ہوتیں۔

حل عبارت: (يَطْبَعُون) طَبِعَ، يَطْبَعُ طَبَعًا سے جمع مذکر بمعنی خراب کرنا، میلا ہونا۔ (يَبُوْرُ) مصدر بُوْرٌ سے فاسد ہونا۔ (الْهَوَى) خواہش نفس جمع أَهْوَاءُ (أَحْلَامُ) حِلْمُ کی جمع بمعنی عقل وخرد۔ قرآن پاک میں ہے، ”أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا۔“

تشریح: ہر کام عقل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ تو نہ ان کی آبرو پر کبھی دھبہ آتا ہے اور نہ ان کا کوئی کام خراب ہوتا ہے۔

(۸۳) فَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيكُ فَإِنَّمَا   قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَّامُهَا

ترجمہ: تو (اے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لئے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ جاننے والے نے تقسیم کیا ہے۔

حل عبارت: (اِقْنَعْ) صیغہ امر، قناعت کر/صبر کر (الْمَلِيْكُ) بادشاہ، جمع: مُلَكَاء۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے قَسَمَ الْمَلِيك خدائی تقسیم (خَلَائِقُ) خَلِيْقَة کی جمع بمعنی مخلوق خدا، خلق خدا، طبیعت، عادت، فطرت اور یہاں عادت مراد

ہے۔ (عَلاّمٌ) بڑا عالم، خوب واقف، بہت زیادہ جاننے والا۔

تشریح: اگر ہمیں اچھی عاتیں دی گئی ہیں اور تمہیں بُری۔ تو اس پر ہی صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ تقسیم کسی انجان کی نہیں ہے بلکہ دانائے راز نے یہ تقسیم کی ہے وہ ہر ایک کو سر ناپ کر ٹوپی عنایت کرتا ہے۔

(۸۴) وَإِذَا الأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِيْ مَعْشَرٍ   أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَّامُهَا

ترجمہ: جب اقوامِ (عالم) میں امانت تقسیم کی گئی تو امانت کے قسّام (ازل) نے ہمارا اکثر مکمل حصہ کا حامل بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں بہت زیادہ امین ہیں۔

حل عبارت: (اَوْفٰی) باب افعال مصدر ایفآءٌ سے پورا حق دینا (اَوْفَدَ) بڑھانا، زیادہ کرنا۔ (حَظٌّ) حصہ، نصیب، جمع: حُظُوْظٌ (قَسَّامٌ) بہت تقسیم کرنے والا۔ قسمتوں اور حصوں کا بنانے اور طے کرنیوالا۔

تشریح: قسام ازلی یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے امانت کا کثیر اور کامل حصہ دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ ہماری قوم کو عطا کیا۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں سب سے زیادہ امین ہیں۔

(۸۵) فَبَنَى لَنَا بَيْتًا رَفِيعًا سَمْكُهُ   فَسَمَا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلامُهَا

ترجمہ: خدا نے ہمارے (شرف و بزرگی کا) ایک ایسا مکان بنایا جس کی چھت بہت بلند ہے پس قبیلہ کے ادھیڑ عمر اور نو جوان اس کی طرف چڑھے۔

حل عبارت: (رَفِيْعٌ) بلند، بلند مقام (السَّمْكُ) چھت یا چھت کی موٹائی جمع: سُمُوك (سَمَا) سُمُوًّا و سَمَاءً ا، اونچا ہونا، بلند ہونا، چڑھنا (الكَهْلُ) ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی، جمع: كُهُوْلٌ (غُلَام) نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں۔ جمع: غِلْمَانٌ وغِلْمَةٌ

تشریح: خدا نے ہمیں بزرگی کا ایک بلند مکان عنایت فرما دیا ہے تو اب قوم کے افراد اس کی بلندی پر نظر آتے ہیں۔

(۸۶) وَهُمُ السُّعَاةُ إِذَا العَشِيرَةُ أُفْظِعَتْ   وَهُمُ فَوَارِسُهَا وَهُمْ حُكَّامُهَا

ترجمہ: جب قبیلہ کسی خطرناک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو وہی لوگ کوشاں ہیں اور وہی (جنگ کے وقت) شہسوار اور (جھگڑے نمٹانے کے وقت) حاکم ہوتے ہیں۔

حل عبارت: (سُعَاة) مفرد سَاعٍ سے کوشش کرنے والا (أُفْظِعَتْ) امر قبیح میں مبتلا کرنا، خطرناک مصیبت میں مبتلا کرنا۔ (فَوَارِسُ) فَارِسٌ کی جمع بمعنی گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہ سوار، مرد میدان۔

تشریح: غرض ہر طرح سے قبیلہ کے محافظ ونگراں وہی لوگ ہیں۔

(٨٧) وَهُمْ رَبِيعٌ لِلْمُجَاوِرِ فِيهِمُ وَالْمُرْمِلاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا

ترجمہ: وہی لوگ اپنے پڑوسیوں اور بیواؤں کے لئے جب (افلاس کی وجہ سے) ان کی عدّت دراز ہو جائے (اور کٹنی دوبھر ہو جائے) تو موسم ربیع (کا کام دیتے) ہیں۔

حل عبارت: (الرَّبِيعُ) موسم بہار، جمع: أَرْبِعَاء، وِرِبَاعٌ وأَرْبِعَةٌ (مُرْمِلاتٌ) أَرْمَلُ مصدر سے عورت کے خاوند کا مر جانا، بیوہ ہونا، یا مفرد مُرْمَلَةٌ بمعنی بیوہ/مصیبت زدہ عورت۔

تشریح: یعنی وہ قبیلہ کمزور، بیواؤں، ضعیف عورتوں اور اپنے پڑوسیوں کیلئے موسم ربیع کا کام دیتا ہے اس وقت جب ان کے طویل افلاس کے دن کاٹنا مشکل ہو جائے۔

(٨٨) وَهُمُ الْعَشِيرَةُ أَنْ يُبَطِّئَ حَاسِدٌ أَوْ أَنْ يَمِيلَ مَعَ الْعَدُوِّ لِئَامُهَا

ترجمہ: وہی قبیلہ کے مصلح اور مددگار ہوتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں حاسد امداد میں تاخیر نہ کرے یا قبیلہ کے کمینے دشمنوں سے میل جول نہ کر بیٹھیں۔

حل عبارت: (هُمُ العشيرَةُ) اصل میں هُمْ مُصْلِحُو تھا ضرورت شعری کے پیش نظر مضاف حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ (يُبَطِّئُ) تبْطِئُ مصدر معنی دیر کرنا۔ (لِئَام) مفرد لَئِيْمٌ۔ نالائق، کمینہ۔

تشریح: آپس کے اختلاف مٹا کر سب کو باہمی اعانت پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ قبیلے کے لوگ مصلح اور مددگار ہیں۔

عمرو بن کلثوم کے حالات اور شاعری کا مختصر جائزہ

پیدائش اور حالات زندگی

عمرو بن کلثوم بن مالک تغلبی نے جزیرہ فرات میں قبیلہ بنی تغلب کے معزز و باحسب لوگوں میں پرورش پائی، جوان ہونے پر وہ بڑے لوگوں کی طرح خوددار، غیور، بہادر اور فصیح و خوش گفتار ہو گیا، پندرہ برس کا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ اپنی قوم میں معزز اور قبیلہ کا سردار بن گیا۔ بسوس کی وجہ سے بکر و تغلب (کے دو خاندانوں) کے درمیان لڑائیاں ہوتی تھیں۔ ان لڑائیوں میں یہی روح رواں تھا، جس نے پوری مستعدی و جانبازی سے ان لڑائیوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ بالآخر دونوں قبیلوں نے متفقہ طور پر آل منذر کے شاہان حیرہ میں سے ایک بادشاہ عمرو بن ہند کے ہاتھ پر صلح کر لی، مگر یہ صلح کچھ زیادہ مدت تک باقی نہ رہی اور جلد ہی ان کے سرداروں میں پھوٹ پڑ گئی ان کی رگ حمیت پھڑکنے لگی، حتیٰ کہ انہوں نے عمر بن ہند کے دربار ہی میں جھگڑنا شروع کر دیا، قبیلہ بکر کا مشہور شاعر حارث بن حلزہ کھڑا ہوا، اور اپنا شہرہ آفاق معلقہ وہاں پڑھ کر سنایا جس کی وجہ سے بادشاہ کی نظر عنایت اس کی قوم کی طرف ہو گئی، حالانکہ پہلے وہ تغلبیوں کا طرفدار تھا، اس پر عمرو بن کلثوم بادشاہ سے ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے خاص درباریوں سے پوچھا، عرب میں کوئی ایسا شخص تم بتا سکتے ہو؟ ’’جس کی ماں میری خدمت کرنا ذلت و عار سمجھے۔ انہوں نے جواب دیا ’’عمرو بن کلثوم کی ماں لیلیٰ کے سوا ہمیں کوئی ایسی عورت نظر نہیں آتی، اس لئے کہ اس کا باپ مہلہل بن ربیعہ ہے، چچا کلیب وائل ہے، شوہر کلثوم بن عتاب عرب کا جوان مرد شہسوار ہے اور اس کا بیٹا عمرو بن کلثوم اپنی قوم کا مایہ ناز سردار ہے۔‘‘ اس پر عمرو بن ہند نے عمرو بن کلثوم کو بلوایا اور یہ کہلا بھیجا کہ میری ماں سے اپنی ماں کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلب کی معزز جماعت کے ساتھ اپنی ماں کو لیکر جزیرہ سے عمرو بن ہند کی ملاقات کیلئے پہنچا، بادشاہ نے فرات و حیرہ کے درمیان شامیانے تنوائے، اپنی حکومت کے امراء و رؤساء کو بھی بلوایا اور وہ سب وہاں جمع ہو گئے، ادھر عمرو بن ہند نے اپنی ماں کو سمجھا دیا تھا کہ آپ لیلیٰ بنت مہلہل سے کوئی کام کرنے کیلئے کہنا۔ جب لیلیٰ شامیانہ میں جا کر اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئی تو بادشاہ کی ماں نے اس سے کہا ’’وہ سینی مجھے اٹھا کر لا دو۔‘‘ لیلیٰ نے عزت و وقار برقرار رکھتے ہوئے کہا ’’جسے کوئی کام ہو وہ اپنا کام خود کر لے۔‘‘ جب بادشاہ کی ماں نے زیادہ اصرار کیا تو لیلیٰ چلائی، ’’ہائے میری ذلت!!‘‘ یہ آواز اس کے بیٹے نے سن لی اور وہ برافروختہ ہو کر اٹھا اور عمرو بن ہند (بادشاہ) کو وہیں بھرے دربار میں قتل کر دیا، پھر فوراً اپنی ماں کو لیکر جزیرہ واپس چلا گیا وہاں پہنچ کر اپنا مشہور قصیدہ کہا اس قصیدے کی ابتداء تغزل اور ذکرے سے کی، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کے ساتھ جو کچھ گزرا۔ اس کا بیان

ہے ساتھ ہی اپنی اور اپنی قوم کی عزت اور بڑائی کا فخریہ تذکرہ ہے، یہ قصیدہ مجلسوں میں کثرت سے پڑھا گیا اور زبان زد خاص و عام ہو گیا۔ خاص طور پر خاندان تغلب میں اس قصیدے کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور انہوں نے اسے خوب گایا، اور عوام میں پھیلایا۔ اس کی شہرت و مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ایک شاعر نے کہا ہے:

اُلهى اُبنى تغلب عن كل مكرمة
قصيدةُ قالَهَا عمرو بن كلثوم
يفاخرون بها مُذ كان اوّلهم
يَالِلرّجالِ لشعر غير مسئومٍ

عمرو بن کلثوم کے قصیدہ نے خاندان تغلب کو اس درجہ سرفراز کر دیا ہے کہ اب ان کو مزید کسی قسم کے کارنامے انجام دینے کی ضرورت نہیں ہے، اس قصیدہ کے ذریعے خاندان تغلب اپنے جد اعلیٰ پر فخر و ناز کرتے رہیں گے۔ اے لوگوں! دیکھو یہ ہے وہ شاعری جس سے کبھی دل برگشتہ اور سیر نہیں ہوتا۔ چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں اس کا انتقال ہوا۔

﴿ عمرو بن کلثوم کی شاعری ﴾

عمرو بن کلثوم برجستہ گو شاعر تھا اس کا طرز بیان اور مضمون نہایت پاکیزہ و بلند ہوتا ہے یہ کہ کم گو شاعر ہے اس نے شاعری کی بہت سی صنفوں میں طبع آزمائی نہیں کی، نہ اپنی فطری قابلیت کو آزاد چھوڑا، نہ اپنی خداداد طبیعت کے سامنے سر تسلیم خم کیا، اس کی شاعری کی کل کائنات ایک تو اس کا یہی مشہور معلقہ ہے باقی کچھ دوسرے قطعات ہیں، جن کا موضوع معلقہ کے موضوع سے ہٹا ہوا نہیں ہے۔

﴿۵﴾

اَلْمُعَلَّقَةُ الْخَامِسَةُ لِعَمْرِو بْنِ كُلْثُومِ التَّغْلِبِيْ

وقالَ عَمرُو بْنُ كلثُومٍ يَذْكرُ أيَّام بَني تغْلِبَ، ويَفْتَخِرُ بهِمْ: یہ معلقہ عمرو بن کلثوم تغلبی کا ہے۔

(۱) أَلا هُبِّي بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِينَا   وَلَا تُبْقِي خُمُورَ الْأَنْدَرِيْنَا

ترجمہ: ہاں (اے محبوبہ) بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالہ سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرابیں (غیر کیلئے) باقی نہ چھوڑ۔

حل عبارت: (أَلَا) حرف تنبیہ، جملہ کے شروع میں آتا ہے بمعنی خبردار، لیکن کبھی مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ (هُبِّی) صیغہ امر از هُبُوبٌ سے نیند سے بیدار ہونا۔ (الصَّحْنُ) بڑا پیالہ، جمع: اَصْحُنٌ و صِحَانٌ و صُحُونٌ (اِصْبَحِيْنَا) از باب فتح سے صیغہ امر واحد مؤنث بمعنی شراب پلا (خُمُوْرٌ) خَمَرٌ کی جمع: شراب (لفظ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی آتا ہے، ہر نشہ آور مشروب (اَنْدَرِيْن) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے کہتا ہے کہ اے محبوبہ نیند سے بیدار ہو اور ہمیں مقام اندرین کی شراب بڑے بڑے پیالوں میں پلا اور ساری شراب ہمیں ہی پلا دیں۔ غیروں کیلئے بچا کر نہ رکھ۔

(۲) مُشَعْشَعَةً كَأَنَّ الْحُصَّ فِيْهَا   إذا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِيْنَا

ترجمہ: پانی ملی ہوئی (شراب پلا) جب اس میں گرم پانی ملے تو گویا اس میں زعفران معلوم ہو۔

حل عبارت: (مُشَعْشَعَةُ) پانی ملی ہوئی شراب، (الحُصُّ) زعفران، سرخ رنگ کی ایک گھاس جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ جمع: حُصُوصٌ واَحْصَاصٌ (خَالَطَ) خَلْطًا مصدر سے ملانا، آمیزش کرنا۔ (سَخِيْنٌ) سَخَنًا مصدر سے گرم ہونا۔ هُوَ سَخِيْنٌ وهِيَ سَخِيْنَةٌ۔

تشریح: یہ ترجمہ تو اس وقت ہے جب کہ سخین بمعنے گرم ہو اور اگر سخینا صیغہ جمع متکلم ہو تو پھر ترجمہ یہ ہوگا: ''پانی ملی ہوئی شراب پلا گویا کہ اس میں زعفران ہے جب اس میں پانی ملتا ہے تو ہم سخی بن جاتے ہیں'' اور مال کے خرچ میں کوئی باک نہیں کرتے۔

(۳) تَجُوْرُ بِذِي اللُّبَانَةِ عَنْ هَوَاهُ   إذا مَا ذَاقَهَا حَتّٰى يَلِيْنَا

ترجمہ: جو صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنا سے غافل کر دے جب کہ وہ اسے (ذرا) چکھ لے حتیٰ کہ وہ نرم پڑ جائے (اور بخل

کی سختی اس سے یکسر دور ہو جائے)۔

حلِّ عبارت : (تَجُورُ) جَارَ، يَجُورُ، جَوْرًا سے غافل کر دینا، روک دینا (اللُّبَانَةُ) حاجت، ضرورت، خواہش، ذو اللبانہ، صاحب حاجت، حاجت والا جمع: لُبَانٌ (هَوَا) خواہش نفس، دلی تمنا جمع: اَهْوَآءُ (يَلِيْنُ) لِيْنٌ سے نرمی، نرم، ملائم۔

تشریح : یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی شراب پلا جسے پیتے ہی صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنّا سے غافل کر دے۔ جو اس شراب کو چکھتے ہی نرم پڑ جائے اور بخل کی سختی اس سے یکسر دور ہو جائے۔

(۴) تَرَى اللحِز الشَّحِيحَ إذَا أُمِرَّتْ   عَلَيْهِ لِمَالِهِ فِيهَا مُهِيْنَا

ترجمہ : (ایسی شراب) کہ بخیل کنجوس کے آگے اس کا دور آئے تو اے مخاطب! تو اس کو (شراب) کے بارے میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرتے دیکھے۔

حلِّ عبارت : (لَحِز) لَحِزَ، يَلْحَزُ، لَحْزًا سے کنجوس وبخیل ہونا، هُوَ لَحِزٌ ولَحْزٌ (الشَحِيْحُ) بخیل، کنجوس، حریص، جمع شِحَاحٌ واَشِحَّةٌ وَاَشِحَّاءُ قرآن پاک میں ہے "سَلَقُوْكُمْ بِاَلسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الخَيْرِ" (مُهِيْنًا) مال خرچ کرنا۔

تشریح : اس قدر لذیذ شراب پلا کہ بخیل انسان بھی اس کے لئے بے دریغ مال صرف کر ڈالے اور اس کی لذت اس کے مال کی قدر و قیمت کو ہیچ کر دے۔

(۵) صَبَنْتِ الكَأسَ عَنَّا اُمَّ عَمْرٍو   وَكَانَ الكَأْسُ مَجْرَاهَا اليَمِينَا

ترجمہ : اے امّ عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ دور داہنی جانب سے تھا۔

حلِّ عبارت : (صَبَن) از باب ضرب صَبْنًا مصدر سے روک دینا، پھیر دینا (الكَاسُ) پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو، جمع: اَكْؤُسٌ، وكُؤُوْسٌ (اُمّ عَمْرٍ) محبوبہ کا نام، اس پہلے حرف ندا محذوف ہے۔ (مَجْرَى) دور، کنارہ، دھارا۔ (اليَمِيْنَ) داہنا ہاتھ یا داہنی جانب، جمع: اَيْمَنٌ، اَيْمَانٌ۔

تشریح : اے امّ عمرو! شراب کا دور دائیں جانب سے چلانا تھا اور تو مجھے شراب سے محروم رکھنے کیلئے بائیں جانب سے چلایا حالانکہ میں دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا۔

(۶) وَمَا شَرُّ الثَلاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو   بِصَاحِبِكِ الَّذِي لَاتَصْبَحِيْنَا

ترجمہ : اے امّ عمرو! تیرا وہ دوست جس کو تو صبوحی نہیں پلاتی (یعنے میں) ان تینوں سے (جن کو تو شراب پلا رہی ہے) بدتر نہیں (تو پھر اس کے کوئی معنے نہیں کہ تو دوسروں کو پلائے اور میں منہ تکوں)

حلِّ عبارت : (الشَرُّ) فساد، فتنہ، خرابی، بداخلاقی، شرارت، جمع: شُرُوْرٌ (تَصْبَحِى) مصدر صَبَاحَةٌ سے بمعنی صبح کی

شراب پلانا۔ لَاتَصْحِیْنَا تو صبح کی شراب نہیں پلاتی۔

تشریح: اے امِّ عمرو! تو اپنے جس دوست کو شراب سے محروم کرنا چاہتی ہے وہ ان تینوں سے کم درجے کا نہیں ہے جن تینوں کو تو نے شراب پلائی یہ ان کے برابر کا ہے بلکہ ان سے اعلیٰ درجے کا ہے۔

(۷) وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ وَأُخْرَى فِي دِمَشْقَ وَقَاصِرِيْنَا

ترجمہ: بہت سے (شراب کے) پیالے میں نے بَعْلَبَكّ میں پئے اور بہت سے دمشق اور قاصرین میں۔

حل عبارت: (كَأْسٍ) وہ پیالا جو شراب سے بھرا ہوا ہو۔ (بَعْلَبَكٌّ) لبنان کا ایک شہر (دمشق اور قاصرین) دونوں شہروں کے نام ہیں۔

تشریح: میں پرانا مے خوار ہوں تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ یہاں محروم رہوں۔

(۸) وَإِنَّا سَوْفَ تُدْرِكُنَا الْمَنَايَا مُقَدَّرَةً لَّنَا وَ مُقَدَّرِيْنَا

ترجمہ: اور ہمیں عنقریب موتیں آدبائیں گی درآنحالیکہ وہ ہمارے لئے مقدر رہیں اور ہم ان کے لئے۔

حل عبارت: (سَوْف) بمعنی عنقریب بنی بر فتحہ فعل مضارع پر داخل ہو کر مستقبل کے لئے خاص کر دیتا ہے اور اس کے اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہیں ہوتا۔ (تُدْرِكُ) دَرَكَ، يَدْرُكُ سے مصدر دَرْكٌ، پالینا لاحق ہونا فعل مجہول۔ (مَنَايَا) مَنِيَّةٌ کی جمع بمعنی موت، فیصلہ (مُقَدَّرَة) فرض کردہ، تقدیر میں لکھا ہوا۔ مقدر میں ہونا قسمت میں ہونا۔

تشریح: تو پھر اس چند روزہ زندگی میں یہ بخل اور کشیدگی مناسب نہیں ہے۔ ذوقؔ:

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے

(۹) قِفِي قَبْلَ التَّفَرُّقِ يَا ظَعِيْنَا نُخَبِّرْكِ الْيَقِيْنَ وَتُخْبِرِيْنَا

ترجمہ: اے ہودج نشین (محبوبہ) جدائی سے پہلے (ذرا) ٹھہر تا کہ ہم تجھے یقینی باتوں کی خبر دیں (جن سے فراق کے بعد ہمیں دوچار ہونا ہے) اور تو ہمیں اپنے احوال بتلا۔

حل عبارت: (قِفِي) وَقَفَ، يَقِفُ، وُقُوْفًا سے صیغہ امر واحد مؤنث بمعنی ٹھہرنا، رکنا۔ (التَّفَرُّقًا) ہر ایک کا اپنی اپنی راہ لینا، جدا ہونا (ظَعِيْنَةٌ) پالکی میں بیٹھی ہوئی عورت، جمع: ظَعَائِن و ظُعُنٌ و اَظْعَانٌ

تشریح: یعنی اے محبوبہ اب ہم جدا ہو رہے ہیں اس لئے ایک دوسرے کو صحیح صحیح خبریں دیدیں۔ کیونکہ جدائی کے بعد ہمیں ان سے دوچار ہونا ہے۔

(۱۰) قِفِي نَسْأَلْكِ هَلْ أَحْدَثْتِ صَرْمًا   لِوَشْكِ البَيْنِ أَمْ خُنْتِ الْأَمِينَا

ترجمہ: ٹھہر کہ ہم تجھ سے دریافت کریں آیا تو نے قطع تعلق فراق کے قریب ہو جانے کی وجہ سے کیا یا ایک امانتدار (مجھ) سے (عہد محبت میں) خیانت کی۔

حل عبارت: (احْدَثَ) بمعنی ارتکاب کرنا۔ (صَرْمًا) کاٹنا، قطع تعلق کرنا (وَشْكُ) نزدیکی، قریب (البَيْنُ) جدائی، فاصلہ (خُنْتِ) خیانت کی (أَمِيْنُ) دیانتدار، امانتدار، قابل اعتماد، جمع: اُمَنَاءُ

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی محبوبہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اے محبوبہ یہ تو بتاتی جاؤ کہ مجھ سے قطع تعلق کی وجہ کیا ہے۔

(۱۱) بِيَوْمِ كَرِيهَةٍ ضَرْبًا وَطَعْنًا   أَقَرَّ بِهِ مَوَالِيكِ العُيُونَا

ترجمہ: (ہم تجھے) لڑائی کے دن (کی خبر دیں) جس میں ہم نے خوب تلوار بازی اور نیزہ بازی کی (جس کو دیکھ کر) تیرے چچازاد بھائیوں نے (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

حل عبارت: (الكَرِيهَةُ) مؤنث الكَرِيهِ بمعنی گھمسان کی لڑائی، جنگ یا جنگ کی شدت: جمع: كَرَائِهُ (ضَرْبًا) شمشیر زنی، تلوار چلانا (طعنًا) نیزہ زنی کرنا۔ نیزہ زنی میں مقابلہ کرنا (أقَرَّ) ٹھنڈک میں داخل ہونا (أَقَرّ العيون) آنکھ ٹھنڈی ہونا۔ (مَوَالِي) مَوْلَى کی جمع ہے بمعنی چچا یا چچازاد بھائی (عُيُونٌ) واَعْيُنٌ، عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ۔

تشریح: شاعر معشوقہ کو وہ جنگ یاد دلا کر احسان جتاتا ہے جس میں اس نے معشوقہ کے عزیز واقرباء کی مدد کی اور اس کی وجہ سے انہیں فتح اور کامرانی میسّر آئی۔

(۱۲) وَإِنَّ غَدًا وَإِنَّ اليَوْمَ رَهْنٌ   وَبَعْدَ غَدٍ بِمَا لَا تَعْلَمِينَا

ترجمہ: آج کا دن اور کل اور پرسوں ایسے واقعات کے ساتھ متعلق ہے جن سے تو واقف نہیں لہٰذا واقعات ماضی کی ہی خبر دیتا ہوں۔ (ہونے والے معاملات کا خدا ہی کو علم ہے)

حل عبارت: (غَدٌ) الغَدُ بمعنی کل آئندہ، مستقبل (رَهْنٌ) متعلق بمعنی مَرْهُوْنٌ

تشریح: یعنی اے محبوبہ! ہم تجھے آج کل اور پرسوں جو واقعات رونما ہوئے۔ آپ کو آگاہ کرتے ہیں جنہیں تو نہیں جانتی اور آنے والے معاملہ کا علم خدا ہی کو ہے۔

(۱۳) تُرِيكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى خَلَاءٍ   وَقَدْ أَمِنَتْ عُيُونَ الكَاشِحِينَا

ترجمہ: (محبوبہ) تجھے جب کہ تو خلوت میں اس کے پاس پہنچے اور وہ رقیبوں کی آنکھ سے محفوظ ہو دکھائے گی (تُرِيكَ کا مفعول دوسرے شعر میں مذکور ہے)۔

حل عبارت: (الخَلَاءُ) خلوت گاہ یا خالی جگہ جہاں کوئی نہ ہو۔ (الكَاشِحُ) شدید دشمن۔

تشریح : یعنی جب تو ایسے علیحدگی میں اس کے پاس پہنچے اور اس سے تنہائی میں ملے کہ وہ رقیبوں کی نظروں سے محفوظ ہو تو وہ تجھے دکھائے گی کیا دکھائے گی وہ اگلے شعر میں بیان ہوا ہے۔

(۱۴) ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ أَدْمَاءَ بِكْرٍ   هِجَانِ اللَّوْنِ لَمْ تَقْرَأْ جَنِيْنَا

ترجمہ : دراز گردن، سفید رنگ، نو جوان، ناقہ کے (سے) پر گوشت دو بازو (دکھائے گی) جو کہ خالص سفید رنگ ہے اور جس کے شکم میں کبھی بچہ نہیں رہا۔

حل عبارت : (ذِرَاعَيْ) تثنیہ، مفرد، ذراع، ہر جانور کا ہاتھ، گائے اور بکری کا ذراع، پنڈلی سے اوپر کا حصہ ہوتا ہے اونٹ کا اور دوسرے سُم والے جانوروں کا ذراع پنڈلی کے پتلے حصہ کے اوپر شروع ہوتا ہے۔ انسان کا ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک ہوتا ہے۔ ذراع مؤنث ہے اور کبھی مذکر کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ جمع: أَذْرُعٌ و ذُرْعَانٌ (العَيْطَلُ) دراز گردن والا'' اِمْرَأَةٌ عَيْطَلٌ'' دراز گردن والی حسین عورت (اَدْمَاءُ) مؤنث جمع اُدْمٌ بمعنی گندم گوں ہونا (البِكْرُ) کنوارا مرد، کنواری عورت (الهِجَانُ) خالص وعمدہ چیز، هِجَانُ اللَّوْن، خالص سفید رنگ جمع: هِجَانٌ و هُجُنٌ و هَجَائِنُ (لَمْ تَقْرَاءُ) مصدر قَرْءٌ جمع کرنا، حاملہ ہونا۔ الجَنِيْنُ پوشیدہ چیز، رحم مادر میں رہنے والا بچہ، جمع: أَجِنَّة و أَجْنُنٌ۔

تشریح : شاعر محبوبہ کا حلیہ بیان کرتا ہے اور اس کے پر گوشت بازوؤں کو ناقہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۱۵) وثَدْياً مِثْل حُقِ العَاجِ رَخْصاً   حَصَاناً مِنْ أَكُفِّ اللَّامِسِيْنَا

ترجمہ : اور پستان جو ہاتھی دانت کی ڈبیہ کی طرح نرم و نازک ہیں اور چھونے والے کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔

حل عبارت : (الثَدْیُ) پستان مرد اور عورت کا جمع: اُثْدٍ و ثُدِیٌّ ثَدْيًا، بڑے پستان والی عورت (الحُقُّ) ہاتھ دانت یا کانچ کی ڈبیا جمع اَحْقَاقٍ و حِقَاقٌ و حُقُوْقٌ (رَخْصًا) رَخاصَةً و رُخُوصَةً و رُخْصَانًا، نرم و نازک ہونا، تر و تازہ ہونا۔ هُوَ رَخْصٌ (حَصَانًا) حَصُنَ، يَحْصُنُ، حَصَانَةً، مضبوط و محفوظ ہونا۔ (اَكَفٌّ) و كُفُوفٌ جمع الكَفُّ کی بمعنی ہتھیلی (انگلیوں سمیت ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ (لَامَسَ) مُلَامَسَةً ولِمَاسًا، کسی کے بدن پر ہاتھ پھیرنا چھونا۔

تشریح : پستان کو گولائی اور صفائی میں ہاتھی دانت کی ڈبیہ سے تشبیہ دی لیکن اس تشبیہ سے مشبّہ میں سختی کا گمان پیدا ہوتا تھا۔ جس کو حصاً کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۶) وَمَتْنَيْ لَدْنَةٍ سَمَقَتْ وَطَالَتْ   رَوَادِفُهَا تَنُوءُ بِمَا وَلِيْنَا

ترجمہ : (محبوبہ) دراز لچکدار قد کی لچک (دکھائے گی) اس کے (بڑے بھاری) سرین مع ان اعضاء کے جو ان سے ملے ہوئے ہیں بمشقت اٹھتے ہیں۔

حل عبارت : (مَتْنَى) لچک (لَدْنَةٍ) مؤنث جمع لِدَانٌ بمعنی لچکدار ہونا۔ (سَمَقَتْ) سَمَقَ، يَسْمُقُ، سَمْقًا و

سَمُوْقًا سے بمعنی لمبا اور اونچا ہونا، دراز قد ہونا۔ (رَوَادِفُ) جمع رَادِفَةٌ کی بمعنی سرین، نحه ثانیه (تَنُوءُ) نُوْءٌ سے کوئی چیز مشقت سے اٹھانا (وَلِيَ) وَلْيًا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔

تَشْرِيح: معشوقہ کے دراز قد اور ثقل ارادف کی تعریف کرتا ہے۔

(۱۷) وَمَأْكَمَةً يَضِيقُ البَابُ عَنْهَا وكشحًا قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونَا

تَرْجَمَہ: اور ایسا سرین (دکھائے گی) جس کے گزرنے کے لئے دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اور ایسی کمر جس کی وجہ سے میں دیوانہ بن گیا ہوں۔

حَلِّ عِبَارَت: (مَأْكَمُ) والمَأْكِمُ بمعنی سرین، جمع: مَآكِمُ (الكَشْحُ) پہلو، کمر، جمع: كُشُوح (جُنِنْتُ) دیوانہ کر دیا گیا ہوں میں۔ جُنُونًا دیوانہ ہونا۔

تَشْرِيح: سرینوں کے پُر گوشت ہونے اور کمر کے حسین ہونے کو بیان کرتا ہے۔

(۱۸) وسَارِيَتَيْ بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ يَرِنُّ خَشَاشُ حَلْيِهِمَا رَنِينَا

تَرْجَمَہ: اور ہاتھی دانت یا سنگ مرمر کے دو ستون (پنڈلیوں) دکھائے گی جن کی پازیبوں کا کھپا ہوا ہونا ہلکی ہلکی آواز پیدا کرتا ہے یا جن کی پھنسی ہوئی پازیبیں ہلکی آواز پیدا کرتی ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (السَارِيَةُ) مفرد سَارِيَتَيْ تثنیہ، جمع: سوارٍ بمعنی ستون، کھمبا، پول، بانس (بَلَنْطُ) سنگ مرمر جیسا ایک پتھر، مراد ہاتھی دانت (الرُّخَامُ) سنگ مرمر، واحد، رُخَامَةٌ (خَشَاشُ) کسی چیز میں داخل ہونا، پھنسا ہوا ہونا۔ (حَلِيُّ) زیور اس سے مراد پازیب ہے، جمع: حُلِيٌّ (رَنِيْنٌ) آواز، ہلکی ہلکی آواز، جھنکار، گھنٹی کی آواز۔

تَشْرِيح: پنڈلیوں کے پُر گوشت ہونے کی وجہ سے پاؤں میں گھوم نہیں سکتی اس لئے آواز ہلکی نکلتی ہے۔

(۱۹) فَمَا وَجَدَتْ كَوَجْدِي أُمُّ سَقْبٍ أَضَلَّتْهُ فَرَجَّعَتِ الحَنِينَا

تَرْجَمَہ: (فراقِ محبوبہ کے وقت) میری طرح وہ اونٹنی بھی غمگین نہیں ہوتی جس نے اپنے بچہ کو گم کر دیا ہو اور درد بھری آواز بار بار نکالتی ہو (بلکہ میرا رنج و درد اس سے بھی سوا ہے)۔

حَلِّ عِبَارَت: وَجَدَتْ) وَجْدًا سے رنجیدہ ہونا، غمگین ہونا (سَقْبٌ) اونٹنی کا نوزائیدہ نر بچہ، جمع: اَسْقَبٌ وسُقُوْبٌ و سِقَابٌ و سُقْبَانٌ یہاں اُمّ سَقْبٍ یعنی اونٹنی مراد ہے۔ (رَجَّعَ) تَرْجِيعٌ سے آواز کو بار بار لوٹانا، آواز کو رُک رُک کر نکالنا (حَنِيْنٌ) تڑپ، درد، حد سے بڑھا ہوا شوق۔

تَشْرِيح: یعنی فراق محبوبہ کے وقت جو غم مجھے درپیش ہوتی ہے وہ اس اونٹنی کو بھی نہیں ہوتی جب اس کا بچہ گم ہو جائے حالانکہ جب اونٹنی کا بچہ گم ہو جائے تو وہ دردناک آواز سے روتی پھرتی ہے۔ شاعر اپنے غم کو اس سے سنگین قرار دیا ہے۔

(۲۰) وَلاَ شَمْطَاءُ لَم يَتْرُكْ شَقَاهَا   لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إلاَّ جَنِيْنَا

تَرْجَمَہ: (میری طرح) نہ وہ بوڑھی عورت غمگین ہوئی ہے جس کی بدبختی نے اس کے نو بچوں میں سے ہر ایک کو دفن کر کے چھوڑا۔

حَلِّ عِبَارَت: (شَمْطَاءُ) مؤنث جمع: شُمْطٌ بمعنی سیاہ سفید بالوں والا مراد بوڑھی عورت (شَقَاءُ) بدبختی، بدحالی (تِسْعَةُ) اس سے مراد نو بچے ہیں (جَنِيْنُ) وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو یا قبر میں ہو۔ کیونکہ جَنِيْن کا ایک معنی قبر بھی ہے اور ہر پوشیدہ چیز کو جنین کہتے ہیں۔ جمع: أجِنّةٌ و أَجْنُنٌ

تَشْرِیح: بوڑھاپے میں اولاد کا صدمہ سخت جانگسل ہوتا ہے جب کہ آئندہ اولاد کی امید بھی باقی نہیں رہتی۔

(۲۱) تَذَكَّرْتُ الصِّبا وَاشْتَقْتُ لَما   رَأَيْتُ حُمُولَهَا أُصُلاً حُدِيْنَا

تَرْجَمَہ: مجھے محبت کی یاد تازہ ہوئی اور میں (سخت) شوق میں مبتلا ہوا جب کہ میں نے محبوبہ کے اونٹوں کو دیکھا کہ وہ شام کے وقت ہنکائے جا رہے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (الصِّبا) صَبابَةُ سے بمعنی عشق ومحبت (حُمُوْل) اور أَحْمَالُ، حَمَلُ کی جمع بمعنی وہ اونٹ جس پر ہودج لگا ہوا ہو۔ (أُصُلاً) اَصِيْل کی جمع: أُصُلُ و آصَالُ و اَصَائِلُ بھی اَصِيلُ کی جمع ہیں بمعنی وقت شام۔ (حَدَىَ) حُدَاءً سے اونٹ کو ہنکانا اور حُدَىٰ ہو تو معنی (اونٹ کو ہکانیکا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔

تَشْرِیح: معشوقہ کی روانگی کی تیاری کو دیکھ کر جذبہ عشق فزوں ہوا اور آتش محبت میں اور اضافہ ہو گیا۔

(۲۲) فَأَعْرَضَتِ اليَمامَةُ وَاشْمَخَرَّتْ   كَأَسْيَافٍ بِأَيْدِي مُصْلِتِينَا

تَرْجَمَہ: پس یمامہ ظاہر ہوا اور اس طرح بلند ہوا جیسا کہ تلوار کھینچنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں۔

حَلِّ عِبَارَت: (أَعْرَضَتْ) عِرَضًا و عَرَاضَةً سے أَعْرَض الشيُ بمعنی ظاہر ہونا، سامنے آنا (اليَمَامَةُ) جگہ کا نام ہے۔ یا یَمَامَةُ فاختہ، جمع: یَمَامُ آتی ہے۔ (اشْمَخَرَّ) بہت اونچا ہونا (اَسْيَافُ) وَسُيُوف یہ جمع ہیں سَيْف کی بمعنی تلوار (مُصْلِت) تلواروں کو نیام سے کھینچنا۔

تَشْرِیح: یمامہ کے ظاہر ہونے کو میانوں میں سے کھینچی ہوئی تلواروں کے ظہور سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲۳) أَبَا هِنْدٍ فَلاَ تَعْجَلْ عَلَيْنَا   وَأَنْظِرْنَا نُخَبِّرْكَ اليَقِيْنَا

تَرْجَمَہ: اے ابو ہند! (عمرو بن ہند) ہم سے جلد بازی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تا کہ تجھے یقینی واقعات کی خبر دیں (جو ہمارے شرف وکرم پر دال ہیں اور وہ یہ کہ)

حَلِّ عِبَارَت: (اَبَا هِنْد) اس سے مراد عمر بن ہند ہیں (تَعْجَل) جلدی کرنا تیزی دکھانا (اَنْظَرَ) الشی مہلت دینا

(الیقینُ) بے شک وشبہ علم۔

تشریح: اے عمرو بن ھند! ہمارے ساتھ لڑائی جھگڑے میں جلد بازی سے کام نہ لے بلکہ ہمیں مہلت دینے میں تیرے لئے فائدہ ہے کیونکہ ہم تجھے ان یقینی واقعات سے آگاہ کرینگے جو کھرے اور سچے ہیں۔

(۲۴) بِأَنَّا نُورِدُ الرَّايَاتِ بِيضاً وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْراً قَدْرَوِينَا

ترجمہ: ہم جھنڈوں (نیزوں) کو (میدان جنگ میں) اس حال میں اتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور انہیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے خون سے) سرخ اور سیراب ہو چکتے ہیں۔

حل عبارت: (نُورِدُ) وُرُودٌ مصدر سے یا اِیْرَادٌ مصدر سے اونٹوں کو پانی پر اتارنا لیکن یہاں مطلق اتارنے کے معنی میں ہے (الرّایات) جھنڈا۔ مفرد رَایَةٌ (نَصْدِرُ) واپس کرنا، لوٹانا (حُمْرٌ) سرخ، سرخ رنگ جس سے رنگائی کی جاتی ہے۔ (الرَّوِیُ) مکمل سیرابی۔

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کے سینوں میں سفید نیزے اتارتے ہیں اور جب انہیں نکالتے ہیں تو خون سے لت پت ہوتے ہیں۔

(۲۵) وَأَيَّامٍ لَنَا غُرٍّ طِوال عَصَيْنَا المَلِكَ فِيهَا أَنَ نَدِينا

ترجمہ: اور ہماری بہت سی دراز اور مشہور لڑائیاں ہیں جن میں ہم نے بادشاہ کی نافرمانی تابعداری سے بچنے کے لئے کی۔

حل عبارت: (ایّام) یوم کی جمع بمعنی دن یہاں ایام العرب مراد ہے یعنی عربوں کی جنگیں (غَرٌّ) سفید پیشانی والا گھوڑا یہاں مشہور کے معنی میں ہے۔ (عَصَیْنَا) مَعْصِیَةً و عِصْیَانًا سے جمع متکلم، نافرمانی کرنا، حکم کی خلاف ورزی کرنا۔ (ندینا) دِینٌ بمعنی تابعداری۔ جمع اَدْیُنٌ و دُیُونٌ و اَدْیَانٌ

تشریح: ہم اس قدر دلیر و شجاع ہیں کہ اطاعت کو عین ذلت خیال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی خاطر بادشاہ کی نافرمانی کر ڈالتے ہیں۔

(۲۶) وَسَيِّدِ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَّجُوهُ بِتَاجِ المُلْكِ يَحْمِي الْمَحْجَرِينَا

ترجمہ: گروہوں کے بہت سے سردار کہ جن کے سر پر انہوں نے تاج شاہی رکھا اور جو پناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں۔

حل عبارت: (السَّیِّد) مالک، بادشاہ، آقا جس کے پاس غلام اور نوکر چاکر ہو۔ جمع سَادَةٌ و سَیَائِدُ (مَعْشَر) جماعت جس کے مشاغل واحوال ایک جیسے ہو جمع: مَعَاشِرُ (تَوَّجُوا) تَاجَ، یَتُوجُ، تَوْجًا سے تاج پہننا، تَوَّجُوهُ اس کو تاج پہنایا۔ (تَاجُ) تاج، سہرا جمع: تِیْجَانٌ و أَتْوَاجٌ (الْمُحْجَرِین) پریشان حال مراد پناہ گزین۔

تشریح: یعنی بہت گروہوں کے ایسے سردار ہیں جن کو تاج شاہی پہنایا گیا وہ ایسے سردار ہیں جو پناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں

تو (جواب اگلے شعر میں)

(۲۷) تَـرَكْـنَـا الـخَيْـلَ عـاكِـفَةً عَـلَيْـهِ   مُقَلَّدَةً أَعِـنَّتَهَـا صُـفُونـا

تَرجُمہ: ہم نے ان پر اپنے گھوڑوں کو لا کھڑا کیا۔ (ان کو مقہور اور ذلیل کر دیا) اس حال میں کہ ان کی باگیں ان کے گلوں میں ہار کی طرح پڑی ہیں اور وہ (ان کے پاس) تین ٹانگوں پر کھڑے ہیں۔

حلِّ عبارت: (الخَيْلُ) گھوڑے، گھڑسواروں کی جماعت، جمع: أَخْيَالٌ و خُيُولٌ (عَاكِفَةً) مصدر عُكُوفًا اور عَكْفًا باب نصر سے کس جگہ ٹھہرنا، کھڑا کرنا (مُقَلَّدَةً) ہار پہننے کی جگہ، (اَعِنَّةَ) عِنَانُ کی جمع ہے، لگام کی دوڑی جس سے جانور کو پکڑا جاتا ہے۔ لگام، مہار، باگ (صُفُونًا) صَفَنَ، يَصْفِنُ، صُفُونًا سے بمعنی گھوڑے کا تین ٹانگوں اور چوتھی ٹانگ کے صرف کھر پر کھڑا ہونا۔

تشریح: یعنی باوجود یہ کہ وہ لوگ بہت قبائل کے معزز سردار ہونے کے ہم نے ان پر اپنے گھوڑے اس طرح لا کھڑے کئے کہ وہ سردار ذلیل وخوار ہو گئے۔

(۲۸) وأَنْـزَلْـنَـا لبُيُـوتَ بِـذِي طُـلُـوحٍ   إلـى الشَّـامَـاتِ نَنْفِي الـمُـوْعِـدِينَـا

تَرجُمہ: ہم نے اپنے مکانات (مقام) ذی طلوح سے (کوہ) شامات تک جا بسائے درآنحالیکہ ہم دھمکی دینے والوں (اپنے دشمنوں) کو جلاوطن کر رہے تھے۔

حلِّ عبارت: (أَنْزَلْنَا) مصدر اِنْزَالُ سے اتارنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُّبَارَكًا۔ "اے پروردگار مجھے مبارک منزل پر اتار، یہاں بسانے کے معنی میں ہے۔ (بُيُوتُ) بَيْتُ کی جمع۔ گھر (ذِيْ طُلُوح) جگہ کا نام ہے۔ (شَامَات) بلاد شام (نَفِيٌّ) جلاوطن کیا ہوا، پھینکی ہوئی چیز۔ مصدر نَفْيٌ سے جلاوطن کرنا۔ (مَوْعِدِينا) دھمکی دینے والا یعنی عَدُوٌّ سے دشمن۔

تشریح: ان تمام مقامات پر ہم اپنی قوت اور زور کے بل پر قابض ہوئے اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مار بھگایا۔

(۲۹) وقَـدْ هَـرَّتْ كِـلابُ الـحَـيِّ مِنَّـا   وشَذَّبْنَـا قَتَادَةَ مَنْ يَلِيْنَا

تَرجُمہ: (چونکہ ہم نے عرصہ دراز تک جنگ کی اور کثرت سے اسلحہ پہنے جس کی وجہ سے ہماری ہیئت متغیّر ہوگئی اور قبیلہ کے کتے ہمیں نہ پہچان سکے تو) قبیلہ کے کتے ہماری وجہ سے بھڑک اٹھے اور ہم نے اپنے دشمنوں کے کیل کانٹے چھانٹ دیئے جو ہم سے قریب تھے (ان کو ہر طرح سے ذلیل وخوار کر دیا)۔

حلِّ عبارت: (هَـرَّتْ) هَرِيْرٌ مصدر سے کتے کا غرانا (شَذَّب) کاٹنا، چھانٹنا، چھیلنا، تراشنا، کاٹ تراش کر عمدہ بنانا۔ (قَتَادَة) قَتَادُ ایک سخت درخت جس کے کانٹے سوئی کی طرح ہوتے ہیں۔ یا کانٹوں والی کوئی بھی درخت یا مطلق کانٹا مراد ہے۔

(یَلِیْنَا) ہم سے قریب تھے۔

تشریح: یعنی ہمارے جو بھی دشمن ہمارے قریب آیا تو ہم نے اس کا سر اس کے تن سے اس طرح جدا کر دیا جیسے کانٹے دار درخت کے کانٹے چھانٹے جاتے ہیں۔

(۳۰) مَتَى نَنْقُلْ إِلَى قَوْمٍ رَحَانَا ۔۔۔ يَكُونُوا فِي اللِّقَاءِ لَهَا طَحِينَا

ترجمہ: جب ہم کسی قوم پر اپنی (جنگ کی) چکی چلاتے ہیں تو وہ لڑائی میں اس کا آٹا بن جاتی ہے۔

حل عبارت: (مَتَى) کب، جب بھی۔ ظرف ہے زمانہ، فعل کو دریافت کرنے کیلئے آتا ہے۔ (نَنْقُلُ) از باب نصر مصدر نَقْلاً سے چلانا (رَحَا) رَحِي بمعنی چکی، جمع أَرْحٍ و ارْحَاءٌ، ورُحِيٌّ و أَرْحِيَّةُ (اللِّقَاءُ) مڈبھیڑ، مقابلہ، لڑائی۔ (طَحِيْنٌ) پسا ہوا غلہ وغیرہ، آٹا۔

تشریح: ہمارے ہاتھ سے کسی قوم کا بچ نکلنا دشوار ہے۔ ہمیشہ ہمیں فتح اور دشمن کو شکست ہوتی ہے۔

(۳۱) يَكُونُ ثِفَالُهَا شَرْقِيَّ نَجْدٍ ۔۔۔ وَلُهْوَتُهَا قُضَاعَةَ أَجْمَعِينَا

ترجمہ: اس چکی کا سفرہ نجد کی شرقی جانب بنتی ہے اور اس کا گلہ (جو دانہ چکی میں پڑتا ہے) سارے بنو قضاعہ ہیں۔

حل عبارت: (ثِفَالُ) چکی کے نیچے والا چمڑا یا کپڑا جس پر آٹا گرتا ہے۔ اس کو سفرہ بھی کہتے ہیں، چکی کا نچلا پتھر، جمع: ثُفُلٌ (اللُّهْوَةُ) چکی کے منہ میں ڈالنے کا مٹھی بھر غلہ، جمع: لُهًا (قُضَاعَةٌ) قبیلہ کا نام ہے۔

تشریح: شاعر اس شعر میں جنگ کے پھیلاؤ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب جنگ کی چکی چلتی ہے تو نجد کی شرقی جانب اس کا سفرہ ہوتا ہے اور پورا قبیلہ بنو قضاعہ اس کا گلہ ہوتا ہے۔ یعنی جنگ مرنے والے اور نقصان اٹھانے والے بنو قضاعہ ہی ہیں۔

(۳۲) نَزَلْتُمْ مَنْزِلَ الْأَضْيَافِ مِنَّا ۔۔۔ فَأَعْجَلْنَا الْقِرَى أَنْ تَشْتُمُونَا

ترجمہ: تم ہمارے یہاں بطور مہمان آئے تو ہم نے اس خوف سے کہ تم کہیں (مہمانی میں تاخیر کی وجہ سے ہمیں) گالیاں نہ دو کھانے میں جلدی کی۔

حل عبارت: (مَنْزِلُ) بمعنی نزول، اترنا، انا (اَضْيَاف) و ضُيُوْف و ضِيَافَ و ضِيْفَان، یہ جمع ہیں ضَيْفُ کی بمعنی مہمان، ملاقاتی (الْقِرَى) بمعنی طعام ضیافت۔ (تَشْتُمُوْنا) شَتُمَ، يَشْتُمُ، شَتَامَةً سے بمعنی گالی دینا، کوسنا۔ اسی سے شَتْمٌ گالی گلوچ، دشنام۔

تشریح: جنگ کے میدان میں اترنے کو استہزاء مہمانداری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

(۳۳) قَرَيْنَاكُمْ فَعَجَّلْنَا قِرَاكُمْ ۔۔۔ قُبَيْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةً طَحُونَا

ترجمہ: ہم نے تمہاری ضیافت کی تو ہم نے صبح سے کچھ پہلے ہی تمہاری ضیافت کے طور پر ایک پتھر پھوڑ پیس ڈالنے والے

ہتھوڑے کو بعجلت پیش کیا۔

حلِ عبارت: (قَرَیٰ) ازباب سَمِعَ سے قَرَی الضیف بمعنی مہمان کی ضیافت کرنا۔ قَرَیْنَاء جمع متکلم ہم تمہاری ضیافت کی۔ (المِرْدَاۃُ) پتھر توڑنے کا مضبوط پتھر یا آلہ، جمع: المَرَادی (طَحُوْن) پیسنے والا ہتھوڑا، فوجیوں کا بھاری دستہ جو ہر چیز کو پیس ڈالے، پیسنے کا آلہ جمع: طَوَاحِیْنُ۔

تشریح: غرض صبح سے قبل ہی ہم نے تمہیں لڑائی کی مونگری سے پیس ڈالا۔

(۳۴) نَعُمُّ أُنَاسَنَا وَنَعِفُّ عَنْهُمْ   وَنَحْمِلُ عَنْهُمْ مَا حَمَّلُونَا

ترجمہ: ہم اپنے لوگوں پر اپنی عطا عام کر دیتے ہیں اور ان سے کچھ نہیں چاہتے اور وہ جو کچھ ہم پر (تاوان کا) بوجھ ڈالتے ہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔

حلِ عبارت: (نَعُمُّ) عَمَّ، يَعُمُّ، عُمُومًا سے جمع متکلم بمعنی عام کر دینا (أُنَاسُ) إِنْسُ کی جمع انسان (نَعِفُّ) مصدر عِفٌّ سے درگزر کرنا کچھ طلب نہیں کرتے اور اگر عِفَّةً و عَفَافًا ہو تو معنی ناپسندیدہ قول و فعل سے بچنا ہے۔

تشریح: یعنی ہم ایسے لوگ ہیں کہ اپنے تمام قبائل کو عطیات سے بھی نوازتے ہیں اور اگر ان پر ان کی جرائم کی وجہ سے کوئی تاوان وغیرہ ہو تو وہ بھی ادا کر دیتے ہیں۔

(۳۵) نُطَاعِنُ مَاتَرَاخَى النَّاسُ عَنَّا   وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا غُشِينَا

ترجمہ: لوگ جب تک ہم سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہیں تو ہم نیزہ بازی کرتے ہیں اور جب ہم ڈھانپ لئے جاتے ہیں (اور نیزہ بازی کرنے کا موقع نہیں رہتا) تو پھر تلوار بازی شروع کر دیتے ہیں۔

حلِ عبارت: (نُطَاعِنُ) باہم نیزہ زنی یا نیزہ بازی کرنا۔ (تَرَاخَى) ای تَرَاخَى مابَيْنَهُمَا۔ دو چیزوں کے درمیان دوری ہونا، دور ہونا، (نَضْرِب بالسُّيُوف) تلوار سے ایک دوسرے کو مارنا، یعنی تلوار بازی کرتے ہیں (غُشِيْنَا) غَشْیٌ مصدر سے ڈھانپنا۔ جو گھیرے میں آ جائے وہ ہر طرف سے ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

تشریح: یعنی دشمن اگر کچھ دور ہو تو نیزہ بازی کرتے ہیں اور اگر دشمن ہمارے قریب ہو تو اپنی تلواروں سے ان کا صفایا کر دیتے ہیں یعنی ہم نیزہ زنی اور شمشیر زنی دونوں میں مہارت رکھتے ہیں۔

(۳۶) بِسُمْرٍ مِنْ قَنَا الْخَطِّيِّ لُدْنٍ   ذَوَابِلَ أَوْ بِبِيضٍ يَخْتَلِينَا

ترجمہ: گندم گوں۔ لچک دار، خشک نیزوں کے ذریعہ جو خط کے بنے ہوئے نیزوں میں سے ہیں (ہم نیزہ بازی کرتے ہیں) اور ایسی چمک دار تلواروں کے ذریعہ جو (سبز گھاس کی طرح گردنوں کو) کاٹتی ہیں (تلوار بازی کرتے ہیں)۔

حلِ عبارت: (سُمْرٌ) اَسْمَرُ کی جمع ہے بمعنی گندمی رنگ کا نیزہ، سانولے رنگ کا (قَنَاً) مفرد قَنَاةٌ بمعنی نیزہ

(الخَطِّیُّ) مقام ''خط'' کا نیزہ (خط) بحرین کے ایک مقام کا نام ہے۔ جہاں نیزے بکتے تھے) (لُدْن) لچک دار (ذَوَابِلُ) و ذُبَّلُ، و ذُبُلُ وذَبلٌ یہ جمع ہیں ذَابِلٌ کی پتلا نیزہ، باریک مرجھایا ہوا یعنی خشک (بِیْضٌ) عمدہ چمکدار تلوار (یَخْتَلِیْنُ) مصدر اِخْتِلاَءٌ سے گھاس کاٹنا۔

تَشْرِیح: یعنی ہم لوگ اپنے دشمنوں کو میدان جنگ میں نیزوں اور تلواروں سے اس طرح کاٹتے ہیں جیسے سبز گھاس کاٹی جاتی ہے۔

(۳۷) كَأَنَّ جَمَاجِمَ الأَبْطَالِ فِيهَا   وُسُوقٌ بِالْأَمَاعِزِ يَرْتَمِيْنَا

تَرْجَمَہ: لڑائی میں بہادروں کی کھوپڑیاں گویا کہ (اونٹوں کے) بوجھ ہیں جو پتھریلی زمینوں میں گر رہے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (جَماجِمُ) و جُمْجُمٌ جمع ہیں۔ جُمْجُمَۃٌ کی بمعنی کھوپڑی (أَبْطَالُ) بَطَلٌ کی جمع بمعنی بہادر، ہیرو، شہ سوار (وُسُوْقٌ) و اَوْسُقٌ بوجھ، اونٹ یا گاڑی یا جہاز و کشتی پر لادا جانے والا بوجھ (سامان)۔ (اَمَاعِزِ) اَمْعَزُ کی جمع بمعنی پتھریلی سخت زمین (یَرْتَمِیْن) مصدر اِرْتِمَآءٌ سے بمعنی گرنا۔

تَشْرِیح: دشمنوں کے سروں کو کلانی میں اونٹوں کے بوجھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۳۸) نَشُقُّ بِهَا رُؤُوْسَ الْقَوْمِ شَقًّا   وَنَخْتَلِبُ الرِّقَابَ فَتَخْتَلِيْنَا

تَرْجَمَہ: تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کے سر خوب پھاڑتے ہیں اور بے دانت کی درانتی (تلوار) سے گردنوں کو کاٹتے ہیں تو وہ کٹ جاتی ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (نَشُقُّ) از باب نصر سے شَقًّا مصدر بمعنی پھاڑنا، چیرنا (نَخْتَلِبُ) خَلْبًا سے بمعنی پودے کو کاٹنا (رِقابُ) وَرُقُبُ، جمع ہیں رِقْبَۃٌ کی بمعنی گردن۔

تَشْرِیح: یعنی تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کی گردنوں پر وار کرتے چلے جاتے ہیں تو ان کے سر تن سے جدا ہوتے جاتے ہیں۔

(۳۹) وَإِنَّ الضِّغْنَ بَعْدَ الضِّغْنِ يَبْدُو   عَلَيْكَ وَيُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِيْنَا

تَرْجَمَہ: کینہ کے بعد کینہ (علامات کے ذریعہ) تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور پوشیدہ بیماری کو نکال دے گا (یعنی وہ محرک انتقام ہوگا جس سے دل کے داغ دھل جائیں گے)۔

حَلِّ عِبَارَت: (الضِّغْنُ) زبردست کینہ، سخت چھپی دشمنی قرآن پاک میں ہے ''فَیُحْفِکُمْ تَبْخَلُوْا وَ یُخْرِج اَضْغَانَکُمْ'' جمع: اَضْغَانٌ (یَبْدُوْ) بَدَا، یَبْدُوْ بُدُوًّا و بِدَاءً بمعنی ظاہر ہونا (دَاءَ) از باب فتح سے مصدر دَوْءًا و دَاءً و دَاءَۃً بیمار ہونا، ھُوَ دَاءٌ جمع: اَدْوَاءٌ (دَفِیْنٌ) چھپی ہوئی، داءٌ دَفِیْنٌ کا معنی چھپی ہوئی بیماری جس کی اذیت ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

تَشْرِیح: یعنی دشمنی چاہے جتنی بھی چھپی ہوئی ہو، کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو ہی جاتی ہے اور جب چھپی ہوئی دشمنی ظاہر ہو جائے تو

اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

(۴۰) ورِثْنَا الـمَـجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدٌّ   نُطَاعِنُ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا

تَرْجَمَہ: قبیلہ معد بن عدنان جانتا ہے کہ ہم بزرگی کے (اپنے بڑوں سے) وارث ہوئے ہیں ہم اس کے ورے (اس کی حفاظت کے لئے) نیزہ بازی کرتے ہیں تا کہ وہ (سب پر اچھی طرح) ظاہر ہو جائے۔

حَلِّ عِبارت: (وَرِثْنَا) وِرْثًا و وَرْثًا و اِرْثًا وِرثَةً و وِرَاثَةً بمعنی کسی کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہونا، اس کے مال کا مالک وحق دار ہونا۔ ھو وارِثٌ جمع: وَرَثَةٌ وَوُرَّاثٌ (المَجْدُ) شرافت وعظمت، بزرگی، جمع: اَمْجَادٌ (مَعُدٌ) سے مراد قبیلہ معد بن عدنان ہے (دُوْنَ) ظرف مکان منصوب، مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔ (يَبِيْنُ) بَانَ، يَبِيْنُ، بَيْنًا و بُيُونًا سے ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی قبیلہ معد بن عدنان کو اس بات کا علم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہمیں عظمت اور شرافت وراثت میں ملی ہے اور ہم اس کے مالک ہیں اس لئے ہم اپنی عظمت وشرافت کو بچانے کیلئے شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرتے ہیں تا کہ وہ سب پر ظاہر ہو جائے۔

(۴۱) ونَحْنُ إِذَا عِمَادُ الحَيِّ خَرَّتْ   عَنِ الأَحْفَاضِ نَمْنَعُ مَنْ يَلِينَا

تَرْجَمَہ: (خوف کے وقت) جب کہ (خیموں کے) ستون سامان پر گر پڑیں (عجلت سے خیمے اکھاڑے جاویں) تو ہم ان حضرات کو جو ہم سے قریب ہوتے ہیں (پڑوسیوں کی) حفاظت کرتے ہیں۔

حَلِّ عِبارت: (نَحْنُ) ہم (ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ وجمع ومذکر ومؤنث (۲) کبھی اپنی عظمت کے اظہار کے لئے واحد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ (عِمَادُ) ستون، سہارے کی چیز، کھمبا، جمع: عُمُدٌ (خَرَّتْ) خَرَّ، يَخِرُّ، خَرًّا و خَرِيْرًا و خُرُورًا سے بمعنی منہ کے بل گرنا، زمین پر گرنا، نیچے گرنا۔ (اَحْفَاضُ) و حِفَاضُ بمعنی گھر کا سامان، وہ سامان جو لادنے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ مفرد الحَفْضُ (نَمْنَعُ) مصدر مَنْعٌ سے بمعنی روکنا، یعنی سامان ان پر گرنے سے روکتے ہیں مطلب ان کی حفاظت کرتے ہیں (يَلِيْنُ) قریب ہونا۔

تَشْرِیح: شاعر یہاں بھی اپنی اور اپنی قوم کی بہادری کے اظہار کیلئے کہتا ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ خوف اور گھبراہٹ میں جب ہمارے دشمنوں میں افراتفری مچ جائے اور گھبراہٹ میں اپنے خیمے اکھیڑنے لگیں تو وہ ان کے مال ومتاع پر جا گرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی ہم ان کی مدد کرتے ہیں جو ہمارے قریب رہتے ہیں۔

(۴۲) نَجُذُّ رُؤُوسَهُمْ فِي غَيْرِ بِرٍّ   فَمَا يَدْرُونَ مَاذا يَتَّقُونَا

تَرْجَمَہ: نافرمانی (کے بارے) میں ہم ان (دشمنوں) کے سر قلم کرتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ کس طرح ہم سے بچیں۔

حَلِّ عِبارت: (نَجُذُّ) جَذَّ، يَجُذُّ، جَذًّا سے توڑنا، کاٹنا، جمع متکلم، ہم ان کے سر کاٹتے ہیں، سر قلم کرتے ہیں

هُوَ جَذِيذٌ و مَجْذُوذٌ، قرآن پاک میں ہے۔ ”عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ“ (بِرٌّ) بمعنی فرماں بردار، جمع: ابْرَارٌ (غیر بِرٍّ) کا معنی ہوگا نافرمان (يَتَّقُوْن) بچیں وہ، اخر میں الف اشباع کا ہے۔

تشریح: ہم ہر طرف سے انہیں گھیر لیتے ہیں اس لئے ان سے کوئی مُفر باقی نہیں رہتا۔

(۴۳) كَأَنَّ سُيُوفَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ مَخَارِيقٌ بِأَيْدِي لَاعِبِينَا

ترجمہ: ہماری تلواریں ان میں اور ہم میں گویا کہ کھیلنے والوں کے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں (یا کپڑے کے کوڑے) ہیں۔

حل عبارت: (مَخَارِيقُ) جمع مِخْرَاقٌ کی بمعنی تلوار وہ (لَاعِبُ) کھلاڑی کھیل کا ماہر، وہ کپڑا جس کو بٹ کر بچے ایک کھیل میں اس سے مارتے یا ڈراتے ہیں۔

تشریح: جس طرح کہ کھیلنے والے لکڑی کی تلواریں بے دھڑک چلاتے ہیں اسی طرح ہم میں تلواریں چلتی ہیں۔

(۴۴) كَأَنَّ ثِيَابَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ خُضِبْنَ بِأُرْجُوانٍ أَوطُلِينَا

ترجمہ: گویا کہ ہمارے کپڑے ان کے اور ہمارے خون سے رنگ ارغوانی میں ہلکے یا گہرے رنگ دیئے گئے ہیں۔

حل عبارت: (خُضِبْنَ) خِضَابٌ بمعنی گہرا رنگ، صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔ (أُرْجُوَانٌ) ارغوانی رنگ یعنی گہرا سرخ رنگ (طُلِيْن) ہلکا رنگ۔

تشریح: جہاں خون کے ہلکے دھبے پڑے ہیں ان پر ہلکا ارغوانی رنگ اور جہاں گہرا خون لگا ہے وہاں گاڑھا ارغوانی رنگ معلوم ہوتا ہے۔

(۴۵) إذا مَاعَيَّ بِالإسْنَافِ حَيٌّ مِنَ الهَوْلِ المُشَبَّهِ أنْ يَكُونَا

ترجمہ: جب کہ کوئی قوم قریب الوقوع خوف کی وجہ سے پیش قدمی سے عاجز ہو جائے (جواب ”اِذَا“ اگلے شعر میں ہے)۔

حل عبارت: (العِيٌّ) مفید مطلب کام سے عجز و بے بسی (اَسْنَاف) ای اَسْنَفَ الامر، مضبوط اور پختہ کرنا۔ (الهَوْلُ) خوف، گھبراہٹ جمع: اَهْوَال و هُؤُوْلٌ: (المُشَبَّهِ) تَشْبِيْهُ مصدر سے حاضر کر دینا۔

تشریح: یعنی جب کوئی قوم کسی ایسی خوف کی وجہ سے اپنے معاملات پر غور و فکر نہ کریں جو قریب الوقوع اور یقینی ہو تو (جواب اگلے شعر میں ہے)

(۴۶) نَصَبْنَا مِثْلَ رَهْوَةَ ذاتَ حَدٍّ مُحَافَظَةً وكُنَّا السَّابِقِينَا

ترجمہ: (جب لوگ گھبرا جاتے ہیں) تو ہم صاحب شوکت رہوہ (پہاڑ) جیسا لشکر (اپنے احساب کی) حفاظت کے لئے قائم کر دیتے ہیں اور ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔

حل عبارت: (نَصَبَ) از باب ضرب سے نصبًا، گاڑنا، کھڑا کرنا (الرَّهْوَةُ) وہ نشیبی جگہ جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہو۔ جمع:

رِهَـــاءُ۔ یہاں اس سے مراد ایک مخصوص پہاڑ ہے جس کا نام رھوۃ پہاڑ ہے (حَـدٍّ) شوکت ذَاتُ حَـدٍّ بمعنی صاحب شوکت (مُحَافَظَةً) حفاظت کرنا، خیال رکھنا۔ (سَابِقِيْن) مفرد سَابِقٌ، آگے رہنے والا۔

تشریح: تو ہم اپنی عزت وناموس کی حفاظت ایسے لشکر سے کراتے ہیں جو صاحب شوکت ودبدبہ ہے۔ اپنی لشکر کی مضبوطی کو رھوہ پہاڑ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴۷) بِشُبَّـــانٍ يَـــرَوْنَ الـــقَتْـــلَ مَـــجْـــدًا وَشِيْــبٍ فِــي الـحُــرُوْبِ مُــجَــرَّبِيْــنَــا

ترجمہ: (ہم سابق ہوتے ہیں) ایسے نوجوانوں کے ذریعہ جو قتل ہو جانے کو ہی بزرگی خیال کرتے ہیں اور ایسے بوڑھوں کے ذریعے جو لڑائیوں میں تجربہ کار ہیں۔

حل عبارت: (شُبَّانٌ) شَـابٌّ کی جمع بمعنی جوان لڑکا جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو، مؤنث شـابَّةٌ جمع شَوَابُّ (شِيْبٌ) اَشْيَبُ کی جمع بمعنی بوڑھا، سفید بالوں والا، جبلٌ اَشْيَبُ، برف سے ڈھکا ہوا سفید پہاڑ۔ (حُرُوب) حَرْبٌ کی جمع: لڑائی، جنگ (مُجَرِّبٌ) تجربہ کار، آزمودہ کار۔ (مُجَرَّب) آزمایا ہوا، تجربہ کرکے دیکھا ہوا۔

تشریح: یعنی ہم اپنی عظمت وشرافت کی حفاظت جس لشکر سے کرتے ہیں وہ لشکر بہادر نوجوانوں اور تجربہ کار اور جنگ آزمودہ بوڑھوں پر مشتمل ہے۔

(۴۸) حُـدَيَّـا الـنَّـاسِ كُـلِّهِـمْ جَـمِيـعًـا مُـقَـارَعَةً بَـنِيْـهِـمْ عَـنْ بَـنِيْـنَـا

ترجمہ: ہم تمام لوگوں سے اپنی بزرگی میں مقابلہ اور معارضہ کرتے ہیں اور ان پر غالب آتے ہیں اور ان کی اولاد کو اپنی اولاد سے دفع کرنے کے لئے تلواروں سے مارتے ہیں۔

حل عبارت: (حُدَيَّا) بروزن ثُرَيَّا بمعنی مقابلہ کرنا۔ (مُقارَعَةٌ) ٹکرانا/لڑانا۔

تشریح: ہم اپنی اولاد اور حریم کی حفاظت کے لئے ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور ہم ہر قوم کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسی بزرگی پیش کریں۔

(۴۹) فَـــأَمَّـــا يَـــوْمَ خَشْيَتِـــنَـــا عَـلَيْـهِـــمْ فَتُـــصْـبِـــحُ خَـيْـلُـــنَـــا عُـصَـبًـــا ثُـبِيْـنَـــا

ترجمہ: جس دن کو ہم ان (اپنی اولاد) پر (دشمنوں کا) خوف کرتے ہیں تو ہمارا لشکر جماعت در جماعت (حفاظت کے لئے) پھیل جاتا ہے۔

حل عبارت: (خَشْيَتَـنَـا) ہم ان پر خوف کرتے ہیں (الـخَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت مراد لشکر، جمع: أَخيـال و خُيُولٌ (عُصَبًا) جماعت گروہ در گروہ، جماعت در جماعت، مفرد عُصْبَةٌ (ثُبِيْن) ثُبة کی جمع: جماعت متفرقہ، پھیلا ہوا لشکر۔

تشریح: یعنی جس دن ہمیں یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں دشمن ہماری اولاد پر حملہ آور نہ ہو تو اس دن ہم جماعت اور جماعت ان کی

حفاظت کرتے ہیں۔

(۵۰) وَأَمَّا يَوْمَ لَا نَخْشَى عَلَيْهِمْ فَنُمْعِنُ غَارَةً مُتَلَبِّبِينَا

ترجمہ: لیکن جس روز ہمیں ان پر کوئی خوف نہیں ہوتا تو پھر ہم مسلح ہو کر غارتگری میں عجلت کرتے ہیں۔

حل عبارت: (نَخْشَى) از باب سمع سے خَشْيَةً مصدر سے خوف ہونا، ڈرتے رہنا (نُمْعِنُ) اِمْعَانٌ مصدر سے کسی چیز کی گہرائی میں اترنا (غارةً) غارتگری کرنا۔ (مُتَلَبِّبِينَ) تَلَبُّبٌ مصدر سے ہتھیار باندھنا/مسلح ہونا۔

تشریح: جس روز ہمیں اعداء کے حملہ کا خوف ہوتا ہے تو قبیلہ کی حفاظت میں مصروف ہوتے ہیں ورنہ پھر ہم خود پیش قدمی کر کے حملہ آور بنتے ہیں۔

(۵۱) بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ نَدُقُّ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحُزُونَا

ترجمہ: بنو جشم بن بکر کے ایک سردار کے ساتھ (ہم غارتگری کرتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نرم اور سخت زمینوں کو کچل ڈالتے ہیں۔

حل عبارت: (رَأْسٌ) سردار (بنو جشم بن بكر) ایک قبیلہ کا نام ہے۔ (نَدُقُّ) دَقَّ، يَدُقُّ، دَقًّا سے بمعنی کچل ڈالنا، پیسنا، چورہ کرنا، کوٹنا، توڑنا۔ (السُّهُولَةُ) نرمی، ہمواری، (حُزُونٌ) جمع حَزْنٌ کی بمعنی سخت زمین، سخت جگہ، اکھڑ مزاج آدمی۔

تشریح: نرم اور سخت زمینوں سے ضعیف اور قوی دشمن مراد ہیں۔ غرض ہم اپنے ہر دشمن کو اس سردار کی سرکردگی میں فنا کر ڈالتے ہیں۔

(۵۲) أَلَا لَا يَعْلَمِ الْأَقْوَامُ أَنَّا تَضَعْضَعْنَا وَأَنَّا قَدْ وَنِينَا

ترجمہ: سن لو! قومیں ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم ذلیل ہو گئے ہیں یا ہم (کچھ) سست پڑ گئے ہیں (نہیں نہیں بلکہ ہم میں وہی سابق عزت وقوت باقی ہے)

حل عبارت: (تَضَعْضَعَ) ذلیل ہونا اسی تَضَعْضَعَ الدهرُ زمانہ کا کسی کو ذلیل کرنا۔ (وَنِيَ) وَنْيًا و وُنِيًّا و وَنَاءً و وُنِيًّ سے سست ہونا، عاجز ہو جانا۔

تشریح: اس شعر میں شاعر یہ بتلانا چاہتا ہے کہ خبردار رہو ہم کسی حکمت عملی کے تحت کچھ سست پڑ گئے ہیں ہماری تواضع اور انکساری کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے بلکہ اب بھی ہم میں وہ سابقہ عزت و پھرتی باقی ہے۔

(۵۳) أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَا

ترجمہ: خبردار! ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔

حَلِّ عبارت: (یَجْهَلَنْ) مصدر جَهْلٌ بمعنی جہالت (اَحَدٌ) ایک، اکائی، اکیلا، اتوار، جمع: آحاد (عَلَیْنَا) عَلٰی حرف جر بمعنی پر یا اوپر، قریب کی جگہ پر (فَوْقَ) ظرف مکاں، بلندی وارتفاع کے بیان کیلئے، اضافت کی صورت میں منصوب ہوتا ہے۔

تشریح: جہالت کی جزا کو جہالت سے محض مشاکلت کی بنا پر تعبیر کر دیا ہے ورنہ وہ جہالت نہیں۔

(۵۴) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ نَكُونُ لِقَيْلِكُمْ فِيهَا قَطِينَا

ترجمہ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کونسی تمنا ہے کہ ہم تیرے اس گورنر کے خدام بن جائیں جو ہم پر مسلّط ہے۔

حَلِّ عبارت: (المَشِيئَةُ) ارادہ، مرادی معنی تَمنّا ہے (القَيْلُ) زمانہ جاہلیت میں ملوک یمن کا لقب، جمع: اَقْوَال وَاَقْيَالُ (قَطِيْنُ) نوکر چاکر، خدام ومصاحبین، (واحد، جمع دونوں کیلئے یا اس کی جمع قُطُنٌ ہے)۔

تشریح: باوجودیکہ ہم میں کچھ ضعف نہیں پیدا ہوا۔ پھر تیری یہ خواہش آخر کیوں ہے؟ یہ نہیں ہوسکتا بالکل ناممکن ہے۔

(۵۵) بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ تُطِيعُ بِنَا الوُشَاةَ وتَزْدَرِينَا

ترجمہ: اے عمرو بن ہند! یہ تیری کیا خواہش ہے کہ تو ہمارے بارے میں چغلخوروں کی تابعداری کرتا ہے اور ہماری تحقیر کرتا ہے (یعنی یہ طریقہ آخر کیا ہے؟ اور یہ طرزِ عمل تو نے کس لئے اختیار کر رکھا ہے جو سراسر غلط اور باطل ہے)۔

حَلِّ عبارت: (الوُشَاةُ) وَاشٌ کی جمع ہے بمعنی چغلخوری کرنا، جھوٹ کی خوب ملمع سازی کرنا۔ سلطان سے کسی کی شکایت کرنا۔ (تَزْدَرِی) مصدر اِزْدِرَاءٌ بمعنی حقیر جاننا، تحقیر کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ "وَلاَ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیَ اَعْیُنُکُمْ"۔

تشریح: یعنی اے عمرو بن ہند تو چغلخوروں کی بات مان کر ہماری تحقیر کیوں کرتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے اور یہ طرز عمل جو تو نے اختیار کر رکھا ہے یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔

(۵٦) تَهَدَّدنا وَأَوْعِدْنا رُوَيدًا مَتٰى كُنَّا لِأُمِّكَ مُقْتَوِينَا

ترجمہ: تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے ٹھہر جا۔ ہم کب تیری ماں کے خدام تھے (کہ تیری یہ دھمکیاں برداشت کریں اور یہ جھڑکیاں سہیں)۔

حَلِّ عبارت: (تَهَدَّدَ) تهدِيْدٌ سے ڈرانا، دھمکی دینا (تُوعِدُ) مصدر ايعَادٌ سے ڈرانا (رُوَيْدًا) اسم فعل بمعنی اَمْهِلْ رک جا، ٹھہر جا۔ (مَقْتَوِیٌّ) نوکر، خادم جمع: مَقَاتِيَةُ و مَقْتَوُوْنَ۔

تشریح: کیا ہم تیری ماں کے خادم ہیں جو تو ہمیں اس طرح دھمکیاں دے کے ڈراتا ہے اور یہ یاد رکھ ہم تیری دھمکیاں برداشت کرنے والے نہیں ہیں۔

(۵۷) فَإِنَّ قَنَاتَنَا يَا عَمْرُو أَعْيَتْ عَلَى الأَعداءِ قَبْلَكَ أَنْ تَلِينَا

ترجمہ: اے عمرو بن ہند! ہمارے نیزے (عزت) نے تیرے دور سے قبل (بھی) دشمنوں کے مقابلہ میں لچنے سے انکار کر دیا

ہے۔

حلِ عبارت: (القَنَاةُ) کھوکھلا نیزہ جمع: قَنَوَات، قَنًا (اَعْيَتْ) مصدر اِعْيَآءٌ اس کا صلہ علی آنے کی وجہ سے معنی، سخت، دشوار ہے۔ (يَلِيْنُ) لِيْنٌ مصدر سے بمعنی نرم ہونا۔

تشریح: ہم آج تک کسی شہنشاہ سے نہیں دبے ہماری عزت ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔

(۵۸) إذا عَضَّ الثِّقَافُ بِهَا اشْمَأَزَّتْ   وَوَلَّتْهُ عَشَوْزَنَةً زَبُوْنَا

ترجمہ: جب بانکھ (نیزہ سیدھا کرنے کا آلہ) اس کی گرفت کرتا ہے تو وہ سخت بن جاتا ہے اور اس کو وہ نیزہ اس حال میں پھیر دیتا ہے کہ سخت اور دفع کرنے والا ہوتا ہے۔

حلِ عبارت: (عَضَّ) عَضّ، يَعُضُّ، عَضًّا و عَضِيْضًا سے بمعنی مضبوطی سے تھامنا (الثِّقَافُ) نیزوں کو سیدھا کرنے کا اوزار یعنی آلہ۔ جمع: أَثْقِفَة و ثُقُفٌ (اشمَأَزَّتْ) مصدر اِشْمِئْزَازٌ، خوفزدہ ہونا/منقبض ہونا/اور کراہت کی وجہ سے نفرت کرنا۔ (وَاوْ) حالیہ (وَلَّتْ) منہ پھیر دینا۔ (عَشَوْزَنَةً) سخت (زَبُوْن) زَبْنًا سے دھکیلنا۔ دور کرنا، ہٹانا، دفع کرنا، کہتے ہیں زَبَنَتِ النَّاقَةُ وَلَدَها و حَالِبَها عَنْ ضِرْعِهَا۔ اونٹنی کا اپنے بچہ اور دودھ نکالنے والے کو لات مار کر تھن سے ہٹا دینا۔ زَبَنَ عَنْهُ الشيئَ، کسی سے کسی چیز کو دفع کرنا، الگ کرنا۔

تشریح: ہماری عزت کسی کے قابو میں نہیں آئی اور ہمیں کوئی رام نہیں کر سکا۔ جب کسی نے سخت گیری کی ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

(۵۹) عَشَوْزَنَةً إِذا انقَلَبَتْ أَرَنَّتْ   تَشُجُّ قَفَا الْمُثَقِّفِ وَالجَبِيْنَا

ترجمہ: (وہ نیزہ) سخت ہے جب دبایا جاتا ہے تو چڑ چڑاتا ہے اور سیدھا کرنے والے کی گدی اور پیشانی کو زخمی کر دیتا ہے۔

حلِ عبارت: (اِنْقَلَبَتْ) باب انفعال مصدر اِنْقِلَابٌ سے بمعنی پلٹنا، الٹنا اوندھا ہونا۔ (اُرَنّ) رَنَّ، يَرِنُّ، رَنِيْنًا بمعنی آواز نکالنا جیسے أَرَنَّتِ القَوسُ فِي انْبَاضِهَا، اَرَنَّتِ السحابة فِي رَعَدِها۔ ان مثالوں میں زور سے آواز نکالنے کے معنی ہیں۔ زور سے آواز نکالنا/ چڑ چڑانا (تَشُجُّ) از باب نَصَرَ يَنصُرُ مصدر شَجًّا سے زخمی کرنا۔ شَجَّ راسَهٗ، سر کو زخمی کرنا۔ وشَجّ وَجْهَهٗ وفيه، چہرہ کو زخمی کرنا (القَفَا) گدّی (گردن کا پچھلا حصہ مذکر و مؤنث، ہر چیز کا پچھلا حصہ، جمع: اَقْفَاءٌ و قُفِيٌّ (الجَبِيْنُ) پیشانی، جمع: أَجْبُنٌ و أَجْبِنةٌ وَجُبُنٌ۔

تشریح: جس نے ہمیں رام اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۰) فَهَلْ حُدِّثْتَ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرٍ   بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الْأَوَّلِيْنَا

ترجمہ: کیا تو نے (قبیلہ) جشم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹ (یا عہد شکنی کی) بات سنی (کہ تجھے ہم کو

تابع کرنے کا شوق پیدا ہوا)۔

حلِ عبارت: (جشم بن بکر) سے مراد قبیلہ جشم بن بکر ہے (النَقْصُ) کمی، خامی، عیب، فقدان، کھوٹ، گراوٹ (خُطُوْب) خَطَبٌ کی جمع ہے بمعنی حال، حالت قرآن پاک میں ہے۔ "قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُوْن" (اوّلِیْن) مفرد اوّلُ پہلا، سبقت لے جانے والا، متقدم، جمع: اَوَائِلُ و اَوّلُوْن۔

تشریح: کیا تجھے قبیلہ جسم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹی یا عہد شکنی کی بات پہنچی ہے کہ تیرا رویہ ان کے ساتھ ایسا گھٹیا ہے۔

(٦١) وَرِثْنَا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ أَبَاحَ لَنَا حُصُونَ الْمَجْدِ دِينَا

ترجمہ: ہمیں اس علقمہ بن سیف کی بزرگی ورثہ میں ملی جس نے بزرگی کے قلعے جراً ہمارے لئے مباح کر دیئے ہیں۔

حلِ عبارت: (مَجْدًا) شرافت وعظمت، بزرگی، عزت، جمع: اَمْجَادٌ (عَلْقَمَةَ بن سَيْفٍ) قبیلہ کا نام ہے (حُصُونٌ) و أَحْصَانٌ و حِصَنَةٌ: الحِصْنُ کی جمع بمعنی قلعہ، محفوظ مقام (دِيْنًا) زبردستی، جراً۔

تشریح: علقمہ اپنے ہمعصروں پر غالب آ کر بزرگی کا مالک بنا اور اس کی بزرگی وراثۃً ہمیں ملی اس لئے کہ ہم اس کے صحیح جانشین ہیں۔

(٦٢) وَرِثْتُ مُهَلْهِلاً وَالْخَيْرَ مِنْهُ زُهَيْرًا نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِيْنَا

ترجمہ: میں مہلہل اور اس سے بہتر زہیر کی بزرگی کا وارث بنا جو جمع کرنے والوں کے لئے بہترین سرمایہ (افتخار) ہے۔

حلِ عبارت: (مُهَلْهِلُ) یہ عمرو بن کلثوم کا نانا تھا (زُهَيْرًا) یہ زہیر نامی شخص اس کا دادا تھا۔ ان کی طرف اشارۃً ہے۔ (الذُّخْرُ) ذخیرہ جمع شدہ چیز، جمع: اَذْخَارٌ۔ (ذَاخِرٌ) ذخیرہ کنندہ۔

تشریح: یعنی نانا مہلہل اور دادا زہیر سے بزرگی اور شان وشوکت مجھے وراثت میں ملی ہے اور میرے وہ دونوں بزرگ صاحب فضیلت تھے۔

(٦٣) وَعَتَّابًا وَكُلْثُوْمًا جَمِيْعًا بِهِمْ نِلْنَا تُرَاثَ الْأَكْرَمِيْنَا

ترجمہ: اور (اپنے دادا) عتاب اور (اپنے باپ) کلثوم (کی میراث کا مالک بنا) انہی کے ذریعہ ہم نے شرفاء کی میراث پائی۔

حلِ عبارت: (عَتَّابًا) شاعر کا دادا (کلثوم) ان کا باپ (نِلْنَا) از باب نصر سے نَوْلاً پالینا (اَكْرَم) شُرَفاء

تشریح: ہم نے ان کے مآثر اور مفاخر کا احاطہ کیا لہٰذا ہمیں شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی۔

(۶۴) وَذَا الْبُرَةِ الَّذِي حُدِّثْتَ عَنْهُ بِهِ نُحْمَى وَنَحْمِي الْمُحْجَرِينَا

ترجمہ: اورذی البرہ جس کے بارے میں (بہادری کے کارنامے) تو نے سنے ہوں گے (اس کے ترکہ کے بھی ہم مالک ہیں) اسی کے ذریعہ ہم محفوظ ہیں اور غرباء کی حمایت کرتے ہیں۔

حل عبارت: (ذالبُرة) کعب بن زہیر کا لقب۔ (نُحْمٰی) مصدر حِمَایة: پہلا مجہول اور دوسرا معروف ہے معنی حفاظت، نگرانی (مُحْجَرِیْن) پناہ گزین، غُرَاباء

تشریح: اورذالبرہ کے بارے میں تو سنی ہی ہوگی کہ وہ کتنے باعظمت اور باکردار تھے ہم لوگ ان کے بھی وارث ہیں انہی کی وجہ سے لوگ ہماری حمایت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کی حمایت کرتے ہیں۔

(۶۵) وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كُلَيْبٌ فَأَيُّ الْمَجْدِ إِلَّا قَدْ وَلِينَا

ترجمہ: اور اس (ذوالبرہ) سے قبل (مفاخر میں) کوشاں (کُلَیب) ہم ہی میں سے تھا پس کوئی بزرگی نہیں کہ جس کے ہم وارث نہ ہوئے ہوں۔

حل عبارت: (السَّاعِی) مصدر سَعْیٌ کوشش کرنا۔ (کُلَیْبٌ) امرؤالقیس کا لقب کلیب تھا (فَاَیٌّ) اگرچہ استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں نفی کے معنی کو متضمن ہے۔

تشریح: کلیب عرب کے بہت ہی باعزت اور متکبر لوگوں میں سے تھا اس کا نام امرؤالقیس ہے چونکہ اس نے ایک کتے کا بچہ پال رکھا تھا اور جہاں تک اس کی آواز جاتی تھی اس کو یہ اپنا حمیٰ سمجھتا تھا اور لوگوں کو اس حصہ زمین میں تصرف کرنے سے روکتا تھا اس وجہ سے اس کا نام کلیب پڑ گیا تھا۔ اس کو جساس نے قتل کرڈالا تھا۔ جس کی بناء پر عرب کی مشہور لڑائی حرب بسوس رونما ہوئی۔

(۶۶) مَتَى نَعْقِدْ قَرِينَتَنَا بِحَبْلٍ تَجُذَّ الْحَبْلَ أَوْ تَقِصِ الْقَرِينَا

ترجمہ: جب ہم اپنی اونٹنی کا رسی کے ذریعہ (کسی دوسری اونٹنی) جوڑ پھانس دیتے ہیں تو وہ یا رسی کو توڑ ڈالتی ہے یا دوسری اونٹنی کو ہلاک کردیتی ہے۔

حل عبارت: (نَعْقِدْ) عَقْدًا مصدر سے گرہ لگانا (قُرَیْنٌ) وہ اونٹ جو دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہو۔ جمع: قُرَنَاءُ (الحَبْلُ) رسی، رسا، ڈوری، تلی۔ (تَجُذُّ) جَذَّ، یَجُذُّ، جَذًّا بمعنی توڑنا، کاٹنا (تقصِ) وَقْصًا سے گردن ٹوٹنا، یعنی ہلاک کردیتی ہے۔

تشریح: ہم جب بھی کسی قوم کے مقابلہ میں آئے تو وہ جنگ ختم ہوئی یا وہ قوم اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۶۷) وَنُوجَدُ نَحْنُ أَمْنَعَهُمْ ذِمَارًا وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَدُوا يَمِينَا

ترجمہ: ہم ہی تمام لوگوں میں ذمہ داری کے اعتبار سے فائق پائے جائیں گے۔ اور جب لوگ عہد کریں تو ہم ہی سب سے

زیادہ اس کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

حلِ عبارت: (أَمْنَعُهُمْ) مصدر مَنْعٌ سے روکنا/منع کرنا (الذِّمارُ) قابل حفاظت شئے جس کا دفاع لازم ہو۔ هوحَافِي الذِّمارِ۔ وہ اپنے گھر یا اپنی آبرو کا محافظ ہے۔ (عَقَدُوْا) عَقْدًا سے عہد و پیماں کرنا۔ (يَمِيْنٌ) حلف اٹھانا، یعنی پورا کرنا۔

تشریح: ہم تمام اقوام میں سب سے زیادہ عہد و پیمان کو نبھاتے ہیں کسی طرح عذر کو روا نہیں رکھتے۔

(٦٨) وَنحنُ غَداةَ أُوقِدَ في خَزَازَى   رَفَدْنا فَوْقَ رِفْدِ الرَّافِدِينا

ترجمہ: جس صبح کو (کوہِ) خزازی پر آگ روشن کی گئی تو ہم ہی نے تمام دینے والوں سے بڑھ کر اعانت کی۔

حلِ عبارت: (اُوْقِدَ) وَقْدًا و وقُوْدًا سے آگ جلنا۔ اِيْقادٌ سے آگ روشن کرنا (خَزَازَ) پہاڑ کا نام ہے (رَفَدْنا) رَفَدَ، يَرْفِدُ رَفْدًا و رِفادَةً بمعنی عطا کرنا اسی سے رِفْدٌ عطیہ، بخشش قرآنِ پاک میں ہے۔ "بِئْسَ الرِفْدُ المَرْفُوْدُ" برا ہے انعام میں دیا ہوا عطیہ، جمع: اَرْفادٌ و رُفُوْدٌ۔

تشریح: یعنی جب قبائل کے درمیان لڑائی ہوتی تو وہ خزازی پہاڑ پر آگ جلاتے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور ان کے مددگار ان کی مدد کیلئے پہنچ جاتے۔ شاعر کہتا ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی ہماری مدد اور حمایت دوسروں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

(٦٩) وَنحنُ الحَابِسُونَ بِذِي أُراطَى   تَسَفُّ الجِلَّةُ الخُورُ الدَّرِينا

ترجمہ: اور ہم نے ہی (مقام) ذی اُراط پر (اونٹوں کو) روکے رکھا (اور مصروف جنگ رہے) درآنحالیکہ موٹی تازی دودھیل اونٹنیاں پرانی خشک گھاس چبا رہی تھیں۔

حلِ عبارت: (حَابِسُون) اسم فاعل، مفرد حَابِس بمعنی روکنے والا، حراست میں رکھنے والا، جمع: حَوَابِس (ذِيْ اُرَاطُ) جگہ کا نام ہے۔ تَسَفُّ) سَفّ، يَسَفُّ، سَفًّا سے سوکھی گھاس چبانا، خشک گھاس چرنا (الجِلَّةُ) موٹی تازی مفرد جُلَالٌ یا جَلِيْلٌ (خُوْرٌ) جمع: خُوَّارَةٌ کی بمعنی بہت دودھ والی اور آسانی سے دوہے جانے والی اونٹنی (الدَّرِيْنُ) پرانی خشک چراگاہ کی سوکھی گھاس۔

تشریح: ہم نے اپنی قابل قدر اونٹنیوں کو بھی کوئی پرواہ نہ کی اور مصروف پیکار رہے۔

(٧٠) وَكُنَّا الأَيْمَنِيْنَ إذَا التَقَيْنَا   وَكَانَ الأَيْسَرُونَ بَنُو أَبِينا

ترجمہ: جب ہماری (لڑائی میں دشمنوں سے) مٹھ بھیڑ ہوئی تو ہم ہی داہنی جانب تھے اور بائیں جانب ہمارے بھائی تھے۔

حلِ عبارت: (أَيْمَنْ) و ايْمَانٌ و ايَامِنُ، جمع ہیں يَمِيْنٌ کے داہنا ہاتھ یا داہنی جانب (التَقَيْنا) تِلْقَاءٌ سے ایک

دوسرے کا آمنا سامنا ہونا، مڈبھیڑ ہونا (أَيْسَرُون) بائیں جانب، بائیں طرف جمع: يُسْرٌ۔

تشریح: ہم برابر لشکر کے میمنہ پر رہے اور ہمارے بھائی میسرہ پر۔

(۷۱) فَصَالُوا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِيهِمْ   وَصُلْنَا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِينَا

ترجمہ: توانہوں نے ان دشمنوں پر حملہ کیا جو ان سے ملے ہوئے تھے اور ہم نے ان پر حملہ کیا جو ہم سے قریب تھے۔

حل عبارت: (فَصَالُوا) صَالَ، يَصُوْل، صَوْلاً و صَوَلَانًا سے حملہ کرنا، کسی پر جست لگانا، (الصَّوْلَةُ) حملہ، جست ذُوصَوْكه، طاقتور بہادر۔ (يَلِيهِمْ) وَلْيًا سے قریب ہونا، ملا ہوا ہونا۔

تشریح: یعنی ہم اور ہمارے بھائیوں نے اپنے اپنے قریبی دشمنوں پر حملہ کیا۔

(۷۲) فَابُوا بِالنِّهَابِ وَبِالسَّبَايَا   وَأُبْنَا بِالْمُلُوكِ مُصَفَّدِينَا

ترجمہ: پس وہ اموال غنیمت اور قیدی لے کر لوٹے اور ہم بادشاہوں کو قید کر کے لائے (ہم نے علو ہمت کی وجہ سے مال کی کچھ پروا نہیں کی)۔

حل عبارت: (ابُوا) آبَ، يَؤُبُ، اَوْبًا وَاَوْبَةً وإِيَابًا سے لوٹنا۔ (نِهَاب) و نُهُوْبٌ جمع نَهْبٌ کی بمعنی مال غنیمت، لوٹی ہوئی چیز۔ (سَبَايَا) سَبْیٌ کی جمع ہے بمعنی قیدی (خاص طور پر عورت) (مُلُوك) و اَمْلَاكٌ، جمع: مَلِكُ کی بادشاہ، کسی قوم یا قبیلہ کا بااختیار حاکم، (مُصَفَّدِيْنَا) صَفْدًا سے ہتھکڑی لگانا اسی سے مُصَفَّدٌ ہتھکڑی لگا ہوا، قید کیا ہوا۔

تشریح: یعنی اس لڑائی میں پلڑا ہمارا بھاری رہا ہمارے بھائی مال غنیمت اور قیدی عورتوں کو لیکر لوٹے اور ہم نے سرداروں کو قیدی بنایا۔ ہم نے علو ہمت کی وجہ سے مال کی کچھ پروا نہیں کی۔

(۷۳) إِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرٍ إِلَيْكُمْ   أَلَمَّا تَعْرِفُوا مِنَّا الْيَقِينَا

ترجمہ: ہٹو اے بنی بکر ہٹو (ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو) کیا اب تک تم نے ہماری واقعی بہادری کو نہیں پہنچانا (کہ تم پھر ہمارے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہو)۔

حل عبارت: (إِلَيْكُمْ) اسم فعل بمعنی دور ہو جاؤ/ ہٹ جاؤ۔ (بنی بكر) قبیلہ کا نام ہے۔ (أَلَمَّا) میں ہمزہ استفہام کا ہے اور کمّا بمعنی لَمْ ہے۔

تشریح: اے بنی بکر! ہمارے ساتھ اتنی لڑائیاں آزمانے کے بعد بھی دوبارہ ہم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تم نے ابھی تک ہماری بہادری کو نہیں پہچانا؟

(۷۴) أَلَمَّا تَعْلَمُوا مِنَّا وَمِنْكُمْ   كَتَائِبَ يَطَّعِنَّ وَيَرْتَمِينَا

ترجمہ: کیا تم نے اپنے اور ہمارے لشکروں کو اب تک نہیں جانا جو نیزہ بازی اور تیر اندازی کرتے تھے (نہیں بلکہ تم کو اچھی

طرح ہمارے لشکر کی قوت کا علم ہوگیا ہے پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے)۔

حلِ عبارت: (كَتَائِب) كَتِيْبَةُ کی جمع بمعنی فوج، فوج کا بڑا دستہ بٹالین جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں، سرایا، "كَتَبَ الكَتَائِبَ"، فوجی دستے تیار کرنا (يَطْعَنَّ) نیزہ بازی کرنا۔ (یرتَمِيْنُ) اِرْتِمَاءٌ مصدر سے تیراندازی کرنا۔

تشریح: اس شعر میں بھی اپنے لشکر کی نیزہ بازی اور تیراندازی کو بیان کرتے ہوئے قبیلہ بنی بکر سے کہتا ہے جب تمہیں ہمارے لشکر کی قوت کا علم بخوبی ہوگیا ہے، پھر تمہاری یہ جرأت بیوقوفی ہے۔

(۷۵) عَلَيْنَا البَيْض وَاليَلَبُ اليَمَانِي   وَأَسْيَافٌ يَقُمْنَ وَيَنْحَنِينَا

ترجمہ: اور ہمارے اوپر (سروں پر) خود (بدنوں پر) یمنی زرہیں اور (ہاتھوں میں) ایسی تلواریں تھیں جو سیدھی کی جاتی تھیں اور (بوقت ضرب) ٹیڑھی ہوجاتی تھیں (یا مارتے وقت ٹیڑھی پڑ جاتی تھیں اور پھر بدستور سیدھی ہوجاتی تھیں)۔

حلِ عبارت: (بيضٌ) بَيْضَةُ کی جمع ہے بمعنی خود (يَلَبُ) چمڑے کی ڈھال، کھال مراد زرہیں (اَسْيَافٌ) و سُيُوْفٌ جمع سَيْفُ کی بمعنی تلوار (يَقُمْنَ) قَامَ، يَقُوْمُ، قَوْمًا وقِيامًا و قَوْمَةً سے صیغہ جمع مؤنث غائب بمعنی سیدھا ہونا، کھڑا ہونا۔ (يَنْحَنِيْنَا) از باب ضَرَبَ سے حَنْيًا و حِنَايَةً بمعنی موڑنا اور اِنْحِنَاءٌ مصدر سے بمعنی ٹیڑا ہونا۔

تشریح: یعنی ہمارے لشکر کے پاس سامان جنگ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(۷۶) عَلَيْنَا كُلُّ سَابِغَةٍ دِلَاصٍ   تَرَى فَوْقَ النِّطَاقِ لَهَا غُضُونا

ترجمہ: ہمارے بدنوں پر ایسی وسیع چمکدار زرہیں تھیں (کہ ان کی کشادگی اور فراخی کی وجہ سے) تو پٹکہ پر ان کی شکنیں دیکھے گا۔

حلِ عبارت: (السَّابِغَة) زرہ، جمع: سَوَابِغ (دِلَاصٌ) جمع دِلَصٌ کی بمعنی چکنا ملائم اور چمکدار (النِّطَاق) کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پٹکا (غُضُون) غَضَنُ کی جمع بمعنی شکن۔

تشریح: یعنی ہماری کمر پر ایسی چوڑی اور چمکدار زرہیں ہیں جنہیں مسلسل پٹکوں پر باندھنے کی وجہ سے پٹکوں میں شکنیں نمودار ہو گئی ہیں۔

(۷۷) إذا وُضِعَتْ عَنِ الأَبْطَالِ يوْمًا   رَأَيْتَ لَهَا جُلُودَ القَومِ جُوْنَا

ترجمہ: جب کسی دن بہادروں (کے بدن) سے وہ (زرہیں) اتاری جائیں (تو ہر وقت ان کو پہنے رہنے کی وجہ سے) تو قوم (کے بدن) کی کھالوں کو سیاہ پائے گا۔

حلِ عبارت: (وُضِعَتْ) مجہول، وَضْعًا و مَوْضُوعًا سے رکھنا، اتارنا (ابْطَالٌ) جمع بَطَلُ کی بمعنی بہادر، بَطَلُ الحريه مجاہد آزادی (جُلُوْد) وأَجْلاد جمع جِلْدُ کی بمعنی کھال، چمڑا، جلد (جُوْنُ) جَان، يَجُوْنُ، جَوْنًا وجُوْنَةَ سے کالا ہونا،

جُونٌ بمعنی کالا، سفید، روشنی، تاریکی، جمع جُوْنٌ

تشریح: یعنی زرہوں کو مسلسل پہننے کی وجہ سے ہمارے جسم کی کھال سیاہ ہو چکی ہیں۔

(۷۸) كَأَنَّ مُتُونَهُنَّ مُتُونُ غُدْرٍ تُصَفِّقُهَا الرِّيَاحُ إِذَا جَرَيْنَا

ترجمہ: ان (بہادروں) کی پشتیں (زرہیں پہنے ہوئے) گویا ان حوضوں کی بالائی سطح ہے کہ جن سے ہوائیں چلتے ہوئے ٹکرائیں۔

حل عبارت: (مُتُون اور مِتَان) مَتَنٌ کی جمع ہیں بمعنی، کمر، پیٹھ، پشت (مذکر مؤنث دونوں کیلئے) دوسرے مُتُون سے مراد بالائی سطح ہے۔ (غُدُرٍ) وغُدْرَانٌ غَدِيْرٌ کی جمع بمعنی حوض کچا تالاب، جوہڑ (وہ پانی جو سیلاب کے بعد کسی جگہ اکٹھا ہو جاتا ہو۔ (تُصَفِّقُ) باب تفعیل مصدر تَصْفِيْقٌ سے بمعنی حرکت دینا (رِيَاح) وارْوَاحُ وارْيَاحُ بمعنی چلتی ہوئی ہوائیں، تیز ہوائیں، مفرد رِيْحٌ (مؤنث) ہے۔

تشریح: بہادروں کی پشتوں کو حوضوں کی بالائی سطح سے تشبیہ دے کر ان شکنوں کو جو درع کی وسعت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں پانی کی پٹاروں سے تشبیہ دی ہے۔

(۷۹) وَتَحْمِلُنَا غَدَاةَ الرَّوْعِ جُرْدٌ عُرِفْنَ لَنَا نَقَائِذَ وَافْتُلِيْنَا

ترجمہ: لڑائی کی صبح کو ہمیں ایسے کم و باریک بالوں والے گھوڑے (اپنی پشتوں پر) اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں جو ہمارے مشہور گھوڑے ہیں اور وہ (دشمنوں کے غلبہ کے بعد ان کے ہاتھوں سے) چھڑائے گئے ہیں (ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور دشمنوں کو نہ لے جانے دیا) اور ان کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے (بچپن سے ہم نے ان کو پرورش کیا ہے)۔

حل عبارت: (تَحْمِلُ) حَمَلَ، يَحْمِلُ، حَمْلاً بوجھ اٹھانا، بچہ کا عورت کے پیٹ میں ہونا۔ (الرَّوْعُ) جنگ، لڑائی، "غَدَاةُ الروعِ" لڑائی کی صبح (جُرْدٌ) اَجْرَدُ کی جمع: بمعنی وہ گھوڑا جس کے بدن پر بہت کم بال ہوں اور یہ گھوڑے کی خوبی میں شمار ہوتی ہے۔ (نَقَائِذُ) نَقِيْذُ کی جمع ہے بمعنی دشمن کے قبضہ سے چھڑایا ہوا مال۔ فَرَسٌ نَقَذٌ، کسی کے پاس سے لیا ہوا گھوڑا۔ (اُفْتُلِيْنُ) مصدر اِفْتِلَاءٌ باب افتعال سے دودھ چھڑانا، پرورش کرنا۔

تشریح: یعنی جب ہم میدان جنگ میں اترتے ہیں تو ایسے گھوڑوں پر جو کم و باریک بالوں والے ہیں جنہیں ہم نے دشمنوں سے چھین کر ان کی پرورش کی ہے۔

(۸۰) وَرَدْنَ دَوَارِعًا وَخَرَجْنَ شُعْثًا كَأَمْثَالِ الرَّصَائِعِ قَدْ بَلِيْنَا

ترجمہ: وہ گھوڑے پاکھر پہنے ہوئے (میدان جنگ میں) اترے اور بال بکھرے ہوئے اور لگام کی گرہوں کی مانند کہنہ اور خستہ ہو کر (میدان سے) نکلے (چونکہ میدان میں انہیں بہت زیادہ تگ و دو کرنی پڑی)۔

حلِ عبارت: (وَرَدْنَ) وُرُودًا بمعنی آنا، اترنا (دَوَارِعًا) مفرد دَارِعٌ بمعنی زرہ پوش، گھوڑے کی زرہ کو پاکھر کہا جاتا ہے۔ (شُعْثًا) پراگندہ حال، بالوں کا بکھرا، ہوا اور غبار آلود ہونا۔ (رَصَائِعُ) لگام کی گرہ، مفرد: رَصِيعَةٌ (بَلِيْنُ) بلًى و بَلَاءً سے بوسیدہ ہونا، خستہ حال ہونا۔

تشریح: یعنی وہ گھوڑے ایسی حالت میں میدان میں اترے جو کہ تازہ دم اور پاکھر پہنے ہوئے تھے اور میدان جنگ میں بہت زیادہ تگ ودو کی وجہ سے پراگندہ بال اور لگام کی گرہوں کی طرح کہنہ اور خستہ حال نکلے۔

(۸۱) ورِثْنَاهُنَّ عَنْ آبَاءِ صِدْقٍ وَنُوْرِثُهَا إذا مُتْنا بَنِيْنَا

ترجمہ: وہ گھوڑے ہمیں اپنے صادق العمل آباء کے ورثہ میں ملے ہیں اور ہم جب مریں گے تو اپنی اولاد کو ان کا وارث بنا دیں گے۔

حلِ عبارت: (آباءِ صِدْقٍ) ایسے آباؤ اجداد جو قول وعمل کے اعتبار سے سچے تھے۔ (مُتْنَا) ہم مریں گے (بَنِيْن) بَنُون اَبناءُ۔ ابن کی جمع بمعنی اولاد، بیٹا۔

تشریح: یہ ہمارے خاندانی گھوڑے ہیں ہم کبھی انہیں دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیں گے۔

(۸۲) عَلَى آثَارِنَا بِيضٌ حِسَانٌ نُحَاذِرُ أَنْ تُقَسَّمَ أَوْتَهُونَا

ترجمہ: ہمارے پیچھے (میدان جنگ میں) خوب صورت حسین عورتیں ہیں جن کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں) تقسیم کرلی جائیں یا ذلیل ہوں۔ (لہٰذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں)۔

حلِ عبارت: (آثارِ) آثرٌ کی جمع بمعنی پیچھے، نشان، اثر، (بِيْضٌ) بِيْضَةٌ کی جمع بمعنی باعصمت گوری عورت (حِسَانٌ) جمع حَسَنٌ کی بمعنی حسین، خوبصورت اور (حِسَانٌ مذکر ومؤنث دونوں کے لئے جمع ہے) (نُحَاذِرُ) حَذْرٌ مصدر سے ڈرنا، اندیشہ ہونا (تهُوْنُ) هَوْنٌ مصدر سے ذلیل ہونا۔

تشریح: یعنی جب ہم میدان جنگ میں دشمن کے مقابلے کے لئے نکل جاتے ہیں تو ہماری عورتیں پیچھے رہ جاتی ہیں ہمیں ان کی حفاظت کا بھی خیال رہتا ہے لہٰذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں۔

(۸۳) أَخَذْنَ عَلَى بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا إذَا لَاقَوْا كَتَائِبَ مُعْلَمِينَا

ترجمہ: جنہوں نے اپنے شوہروں سے عہد لیا کہ جب وہ (دشمنوں کے) لشکروں سے اس حال میں ملاقی ہوں کہ ان کے نشانہائے امتیاز لگے ہوئے ہوں (تو وہ میدان جنگ میں پامردی دکھائیں، بھاگیں نہیں)۔

حلِ عبارت: (بُعُولٌ) وبِعَالٌ و بُعُولة، جمع: بَعْلٌ کی بمعنی شوہر، بیوی دونوں پر بولا جاتا ہے (كَتَائِبُ) كتُبَةٌ کی جمع

بمعنی لشکر (مُعْلَمُ) نشان راہ، نشانہائے امتیاز۔

تشریح: یعنی جس طرح ہم بہادر اور دلیر ہیں اسی طرح ہماری عورتیں بھی بہادر اور دلیر ہیں۔

(۸۴) لَيَسْتَلِبُنَّ أَفْرَاساً وَبِيْضاً وَأَسْرٰی فِي الْحَدِيْدِ مُقَرَّنِيْنَا

ترجمہ: کہ وہ (شوہر دشمنوں کے) گھوڑوں اور خودوں (یا منجھی ہوئی تلواروں) اور رسیوں (یا بیڑیوں) میں با یکدیگر بستہ قیدیوں کو ضرور چھینیں گے۔

حل عبارت: (یَسْلُبُنّ) سَلَبَ، یَسْلُبُ، سَلْبًا سے بمعنی زبردستی لینا، چھیننا۔ (أَفْرَاسًا) و فُرُوسٌ۔ گھوڑا، گھوڑی (مذکر ومؤنث) مفرد فَرَسٌ (بیضًا) خودوں، مفرد بَیْضَۃ ایک خود (أُسَرَاء) اَسَارٰی اُسَارٰی، جمع اَسِیْرٌ کی بمعنی قیدی، جنگی قیدی (الحَدِیْدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ (مُقَرَّنِیْنُ) مصدر تَقْرِیْنٌ سے ملا کر باندھنا۔

تشریح: یعنی انہوں نے ہم سے اس بات کا بھی عہد لیا ہے کہ جب ہم میدان جنگ جیت کر لوٹیں تو دشمنوں کے ساز و سامان اور ان کے تمام قیدیوں سمیت لوٹیں۔

(۸۵) تَرَانَا بَارِزِيْنَ وَكُلُّ حَيٍّ قَدِ اتَّخَذُوا مَخَافَتَنَا قَرِيْنَا

ترجمہ: تو ہمیں کھلے میدان میں نکلتا دیکھے گا (کیونکہ ہمیں کسی کا ڈر گھروں میں نہیں گھساتا) اور ہر قبیلہ نے ہمارے (حملہ کے) خوف سے (دوسرے قبیلہ کو) ساتھی (حلیف) بنا رکھا ہے۔

حل عبارت: (بَارِزِیْن) تَبْرِیْزًا مصدر سے کھلی جگہ میں آنا، کھلے میدان میں مقابلہ کے لئے آنا (القَرِیْنُ) ساتھی، مصاحب جمع قُرَنَاءُ۔

تشریح: شاعر اس شعر میں بھی اپنی بہادری کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ایسے بہادر لوگ ہیں کہ جب ہمیں کسی سے لڑنا ہو تو دوسرے قبیلوں کی طرح ہم کسی کو حلیف نہیں بناتے۔

(۸٦) إِذَا مَا رُحْنَ يَمْشِيْنَ الْهُوَيْنٰی كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُوْنُ الشَّارِبِيْنَا

ترجمہ: جب وہ (عورتیں جو جنگ میں ہمارے پیچھے ہیں) چلتی ہیں تو نہایت نزاکت سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شراب نوشوں کی (بوقت رفتار) کمریں لچکتی ہیں۔ (اسی طرح ان کی کمریں لچکتی ہیں)۔

حل عبارت: (رُحْنَ) رَوَاحًا سے بمعنی شام کے وقت چلنا، بلا قید وقت چلنا یا آنا، (الهُوَيْنى) باوقار چال، نزاکت سے چلنا، هی تمشی الهُوَیْنی، وہ خراماں خراماں چلتی ہے۔ (اضْطَرَبت) لچکتی ہیں (مُتُون) مَتن کی جمع کمر (شَارِبٌ) اسم فاعل، پینے والا، مراد شراب پینے والے۔

تشریح: یعنی میدان جنگ میں وہ حسین عورتیں ہمارے پیچھے ناز و انداز سے چلتی ہیں جیسا کہ مست شرابی شراب پینے کے بعد

چلتا ہے۔

(۸۷) يَقُتْنَ جِيَادَنَا ويَقُلْنَ لَسْتُمْ　　　بُعُولَتَنَا اِذَا لَمْ تَمْنَعُونَا

تَرجُمَہ: وہ بنی جشم بن بکر کی ہودج نشین عورتیں ہیں جنہوں نے حسن کے ساتھ بھلائی اور دین کو (اپنے اندر) جمع کرلیا ہے۔

حَلِّ عِبارت: (يَقُتْنَ) قُوْتٌ مصدر سے کھانا دینا، چارہ دینا، وہ چارہ دیتی ہیں۔ (جِيَادٌ) جمع جَوَادُ کی بمعنی عمدہ نسل کا گھوڑا (بُعُول) بَعَل کی جمع بمعنی شوہر، بیوی۔

تَشرِیح: یعنی ہماری عورتیں جہاں ہماری سواریوں کو چارہ وغیرہ ڈالتی ہیں وہاں یہ بات بھی کہتی ہیں کہ جب تک تم دشمنوں سے ہماری حفاظت کرتے رہو تم ہمارے شوہر ہو۔ جس دن تم لوگ ہماری حفاظت نہ کرسکے تو تمہیں شوہر ہونے کا حق حاصل نہیں۔ یعنی ہمیں غیرت دلا کر غلبہ پر برانگیختہ کرتی ہیں۔

(۸۸) ظَعَائِنَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بنِ بَكْرٍ　　　خَلَطْنَ بِمِيْسَمٍ حَسَباً وَدِيْنَا

تَرجُمَہ: وہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں ”تم ہمارے شوہر نہیں اگر ہمیں (دشمنوں کی) دستبرد سے نہ بچاؤ۔“

حَلِّ عِبارت: (ظَعَائِنُ) ظَعْنَةٌ کی جمع بمعنی ہودج نشین عورتیں (بنی جشم بکر بن) قبیلہ کا نام ہے (خَلَطْنَ) خَلَطَ، يَخْلِطُ، خَلْطًا سے بمعنی ملانا، آمیزش کرنا۔ (مِيْسَم) حسن و جمال، (حَسْبًا) خاندانی شرافت والا ہونا۔

تَشرِیح: یعنی وہ عورتیں ظاہری حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باطنی حسن سے بھی مکمل طور پر مزین ہیں۔

(۸۹) وَمَامَنَعَ الظَّعائِنَ مِثلُ ضَرْبٍ　　　تَرَى مِنهُ السَّوَاعِدَ كَالْقُلِيْنَا

تَرجُمَہ: عورتوں کی حفاظت اس تلوار بازی کی طرح کسی چیز نے نہیں کی جس کی وجہ سے تو (دشمنوں کی) کلائیاں گلیوں کی طرح (کٹ کٹ کر گرتا) دیکھے۔

حَلِّ عِبارت: (ضَرْبُ) مار، چوٹ، پٹائی مراد تلوار بازی، شمشیر زنی جمع اَضرَابٌ و اَضْرَبٌ و ضُرُوْبٌ (سَوَاعِدُ) کلائی، بازو (مذکر ہے) مفرد سَاعِدُ کہتے ہیں ”شَدَّاللّٰه عَلَى سَاعِدِكَ“ اللہ تمہاری مدد کرے۔ (قُلِيْنُ) قُلَةٌ کی جمع ہے بمعنی گلی۔ یعنی بچوں کا گلی ڈنڈا کھیلنا (قَلَّ الصَبِيُّ العُلَّةَ او الكرةَ گلی ڈنڈا یا گیند بلا کھیلنا۔

تَشرِیح: یعنی جس طرح گلی ڈنڈا کھیلتے وقت گلی اچھلتی اور زمین پر کٹ کر گرتی ہے۔ ہم نے اسی طرح اپنے تلواروں سے دشمنوں کی کلائیاں کاٹ کر اپنی عورتوں کی حفاظت کی۔

(۹۰) كَأَنَّا والسُّيُوفُ مُسَلَّلاتٌ　　　وَلَدْنَا النَّاسَ طُرًّا أَجْمَعِيْنَا

تَرجُمَہ: جب تلواریں سونتی ہوئی ہوں تو (ہم اس طرح قبائل کی حفاظت کرتے ہیں) گویا ہم نے تمام (قبائل کے) لوگوں کو جنا

ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (سُیُوف) سَیف کی جمع تلوار (مُسَلَّلَاتٌ) سَلْتًا، سونتنا، مُسَلَّلات سُتی ہوئی ہونا۔ (وَلَدَ) وِلادًا و وِلادَةً سے حاملہ کا بچہ جننا، ولادت ہونا (طُرًّا) طُرٌّ کی جمع بمعنی جماعت، گروہ (أجْمَعِيْن) أجْمَعُ کی جمع بمعنی سب سار، عموم کی تاکید کے لئے جیسے جاءَ القوم أَجْمَعَهُم لوگ سب کے سب آئے۔

تَشْرِیح: جس طرح باپ اپنی اولاد کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتا ہے اسی طرح ہم قبائل کی عین جنگ میں حفاظت کرتے ہیں۔

(۹۱) يُدَهْدُوْنَ الرُّؤُوسَ كَمَا تُدَهْدِي   حَزَاوِرَةٌ بِأَبْطَحِهَا الْكُرِيْنَا

تَرْجَمَہ: وہ (دشمنوں کے) سروں کو (کاٹ کر) اس طرح لڑھکاتے ہیں جس طرح قوی زور آور لڑکے پست اور وسیع زمین میں گیندوں کو۔

حَلِّ عِبَارَت: (دَهْدَو) دَهْدَاةً مصدر سے لڑھکانا (حَزَاوِرَة) حَزْوَرٌ کی جمع ہے، طاقتور نوجوان لڑکا۔ (أَبْطَحُ) پست اور کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو، جمع: ابَاطِح (كُرَى) كُرَةُ اللَّعِبُ۔ گیند جس سے کھیلا جائے مفرد كُرَةٌ

تَشْرِیح: یعنی جس طرح بہادر اور طاقتور لڑکے وسیع زمین میں گیندوں کو اچھالتے ہیں اسی طرح ہم اپنے دشمنوں کے سروں کو کاٹ کر اچھالتے ہیں۔ یہاں بھی اپنی بہادری کا اظہار مقصود ہے۔

(۹۲) وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ   إِذَا قُبَبٌ بِأَبْطَحِهَا بُنِيْنَا

تَرْجَمَہ: معد بن عدنان کے تمام قبائل نے جب کہ ان کے قبے وسیع زمینوں پر نصب کئے گئے یہ جان لیا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الْقَبَائِلُ) القبيلَةُ کی جمع: ہے ایک باپ ایک دادا کی اولاد، قبیلہ، خاندان، کنبہ (مَعَدٌّ) قبیلہ معد بن عدنان مراد ہے۔ (قُبَبٌ) قِبَابٌ، جمع: قُبَّةٌ کی بمعنی گنبد، چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو۔ (بُنِينَ) بنائے گئے ہیں یا نصب کئے گئے ہیں۔ بِنَاءٌ و بُنْيَانًا مصدر سے۔

تَشْرِیح: اس شعر کے ذریعے شاعر یہ کہتا ہے کہ ہماری بہادری اور عظمت کو معدن بن عدنان کے تمام قبائل جانتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

(۹۳) بِأَنَّا الْمُطْعِمُوْنَ إِذَا قَدَرْنَا   وَأَنَّا الْمُهْلِكُوْنَ اذا ابْتُلِيْنَا

تَرْجَمَہ: کہ ہم ہی قدرت کے وقت (محتاجوں کو) کھانا کھلانے والے ہیں اور جب (دشمنوں کے ساتھ) مبتلا کر دیئے جائیں تو ہم ہی (دشمنوں کو) ہلاک کرنے والے ہیں۔

حلِّ عبارت : (قَدَرْنَا) مصدر قَدْرٌ سے قدر ومنزلت، صاحب استطاعت ہونا (ابْتُلِيْنا) اِبْتِلآءٌ مصدر سے آزمائش/ مبتلا ہونا۔

تشریح : یعنی ہم لوگ جہاں اپنے دشمنوں سے انتقام لینے پر قادر ہیں تو ہم سخاوت کے میدان میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔ ہم محتاجوں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

(٩٤) وَأَنَّا الْمَانِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا   وَأَنَّا النَّازِلُوْنَ بِحَيْثُ شِئْنَا

ترجمہ : اور ہم ہی ہیں کہ جس چیز کو چاہیں روک دیں اور ہم ہی ہیں کہ جہاں چاہیں اتر پڑیں (کوئی کسی حالت میں ہمارا مزاحم نہیں ہم اپنے افعال میں آزاد ومختار ہیں)

حلِّ عبارت : (المانِعُون) مصدر مَنْعٌ، روکنے والا (نَازِلُوْن) نُزُولٌ مصدر سے اترنے والے۔

تشریح : یعنی ہم لوگ اپنے افعال میں آزاد ومختار ہیں جہاں چاہیں اتریں جس کو چاہیں روک دیں۔ ہمیں کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہیں

(٩٥) وَأَنَّا التَّارِكُوْنَ إِذَا سَخِطْنَا   وَأَنَّا الآخِذُونَ اذا رَضِيْنَا

ترجمہ : اور ہم ہی (اپنے معتوب کے ہدایا کو) ترک کر دیتے ہیں جب ناخوش ہوتے ہیں اور جب خوش ہوتے ہیں تو ہم ہی (عطایا) لینے والے ہیں۔

حلِّ عبارت : (تَارِكُوْنَ) تَرْكٌ مصدر سے چھوڑنے والے (سَخِطْنَا) سَخَطًا و سُخْطًا سے کسی سے ناراض ہونا (اٰخِذُوْن) اَخَذَ، يَأْخُذُ، اَخْذًا و تَأَخَاذًا و مَأخَذًا سے لینے والے۔ (رَضِيْنا) ہم خوش ہوتے ہیں۔

تشریح : یعنی جب ہم کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو ان کے تحائف کو رد کر دیتے ہیں اور جب کسی سے راضی ہوتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں۔

(٩٦) وَأَنَّا الْعَاصِمُونَ اذا أُطِعْنَا   وَأَنَّا الْعَارِمُونَ إِذَا عُصِيْنَا

ترجمہ : ہم ہی (اپنے پڑوسیوں کو ذلت سے) بچانے والے ہیں جب کہ ہماری اطاعت کی جائے اور ہم ہی سخت گرفت کرتے ہیں جب کہ ہماری نافرمانی کی جائے۔

حلِّ عبارت : (عَاصِمُونَ) عَصْمٌ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا (عارِمُون) سخت گرفت کرنے والے۔

تشریح : ہماری خودمختاری کا یہ عالم ہے کہ جو ہماری اطاعت کرتے ہیں چاہے پڑوسی ہی کیوں نہ ہو تو ہم اس کی حفاظت کو اپنے اوپر لازم کر دیتے ہیں اور نافرمانوں کو سخت سزا دیتے ہیں۔

(۹۷) ونَشْرَبُ إنْ وَرَدْنَا المَاءَ صَفْوًا   وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِراً وطِيْنَا

تَرجَمَہ: ہم اگر (گھاٹ پر) اترتے ہیں تو صاف ستھرا پانی پیتے ہیں اور دوسرے گدلا پانی اور کیچڑ پیتے ہیں۔

حَلِّ عِبَارت: (وَرَدْنَا) مصدر وُرُوْدٌ سے بمعنی اترنا (صَفْوًا) از باب نصر سے صَفْوًا و صَفَاءً بمعنی صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا "صَفَا المَاءُ و نَحْوہ۔" پانی وغیرہ کا گادوغیرہ سے صاف ہونا (كَدِرًا) كَدِرَ، يَكْدَرُ، كَدَرًا سے كَدِرَ المَاءُ۔ گدلا ہونا۔ كَدُرَ، يَكْدُرُ، كَدَارَةً و كُدُورَةً سے گدلا ہونا۔ (طِيْنٌ) کیچڑ، گارا (پانی ڈال کر مٹی کا بنایا ہوا مسالا۔

تَشرِیح: ہم سردار ہیں ہر اچھی چیز کے مالک بن جاتے ہیں ارو دوسرے لوگ بچے کھچے کے مالک ہوتے ہیں۔

(۹۸) أَلَا أَبْلِغْ بَنِي الطَّمَّاحِ عَنَّا   وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وجَدْتُمُونَا

تَرجَمَہ: اے (مخاطب) بنی طماح اور (قبیلہ) دعمی کو ہمارا پیغام پہنچادے کہ تم نے ہمیں (لڑائی میں) کیسا پایا (بہادر یا نامرد)

حَلِّ عِبَارت: (بنی طُمَّاح) سے مراد قبیلہ بنی اسد اور (دُعْمِی) سے مراد بنی ربیعہ کا قبیلہ ہے۔

تَشرِیح: اے مخاطب! وہ قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ بنی ربیعہ بھی ہماری بہادری اور شجاعت کو پہچانتے ہیں۔

(۹۹) إِذَامَا المَلْكُ سَامَ النَّاسَ خَسفًا   أَبَيْنَا أَنْ نُقِرَّ الذلَّ فِيْنَا

تَرجَمَہ: جب بادشاہ، لوگوں کو ذلّت میں مبتلا کرتا ہے تو ہم اس سے انکار کر دیتے ہیں کہ ذلت کو ہم اپنے (لوگوں) میں قرار پکڑنے دیں یا ہم اپنے اندر ذلّت کو عزّت تصوّر کریں۔

حَلِّ عِبَارت: (سَامَ) ای سام النَّاسَ نحْوَہٗ، سَوْمٌ مصدر سے کسی کے ساتھ ذلت وحقارت کا برتاؤ کرنا۔ (خَسْفًا) خَسَفَ، يَخْسِفُ خَسْفًا سے ذلیل کرنا۔ (نُقِرُّ) قَرَّ يَقِرُّ، قَرًّا، و قَرَارًا و قُرُوْرًا بمعنی قرار پانا۔

تَشرِیح: ہم ذلت اور خواری کے قبول سے انکار کر دیتے اور اطاعت قبول نہیں کرتے۔

(۱۰۰) مَلَأْنَا البَرَّ حَتى ضَاقَ عَنَّا   ومَاءَ البَحْرِ نَمْلَؤُهُ سَفِيْنَا

تَرجَمَہ: ہم نے اپنے گھروں سے خشکی کو پُر کر دیا حتیٰ کہ اس میں ہماری گنجائش نہ رہی اور ہم دریا کو کشتیوں سے بھر دیتے ہیں۔

حَلِّ عِبَارت: (مَلأنَا) مَلَأَ، يَمْلأُ، مَلْئًا سے ہم نے بھر دیا، پُر کر دیا۔ (ضَاقَ) ضَيْقٌ مصدر سے تنگ ہونا (سَفِيْنٌ) و سُفُنٌ و سَفائِنُ جمع سَفِينَةٌ کی بمعنی کشتی۔

تَشرِیح: اس شعر میں بھی شاعر اپنی بہادری کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جہاں خشک زمین پر ہمارا حکم چلتا ہے تو دریاؤں پر بھی ہمارا تسلط ہے۔

(۱۰۱) إِذا بَلَغَ الفِطَامَ لَنا صَبِيٌّ   تَخِرُّ لَهُ الجَبَابِرُ سَاجِدِيْنَا

ترجمہ: جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچتا ہے (دو ڈھائی سال کا ہو جاتا ہے) تو (دوسری اقوام کے) متکبر (سردار) اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے سرنگوں ہوتے ہیں۔

حل عبارت: (الفِطَام) دودھ چھڑائی، دودھ چھڑانے کا عمل یا زمانہ (تَخِرُّ) گر جاتے ہیں (جَبَابِر) جَبَّارٌ کی جمع بمعنی سرکش بادشاہ، مغرور و متکبّر بادشاہ۔

تشریح: یعنی تمام قبائل عرب پر ہمارا ایسا دبدبہ ہے کہ قبائل کے بڑے بڑے متکبر اور سرکش بھی ہمارے بچوں کے حکم کی تعمیل کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ ہمارے رعب اور خوف کی وجہ سے ہے۔

تمت المعلقة الخامسة لعمرو بن كلثوم

عنترۃ عبسی کی حالات زندگی اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

یہ ابوالمغلس عنترہ بن شداد عبسی ہے اس کا باپ شریف النسل تھا اور ماں زَبِیبہ نامی ایک حبشن تھی، اس کا شمار عرب کی بدنسلوں اور غیر عربوں میں ہوتا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تو اس کے باپ نے جاہلی دستور کے مطابق اپنی لونڈی کے پیٹ کے بچہ کو اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ خود یہ لڑکا بھی اپنی غلامی سے متنفر و بیزار رہا۔ اس نے جنگی تربیت حاصل کی، سپہ گری اور شہسواری کی خوب مشق کر لی اور ایک دن بالآخر وہ مرد میدان اور سالار لشکر ہو گیا، ایک مرتبہ عرب کے کچھ قبیلوں نے بنی عبس پر حملہ کر دیا اور ان کے اونٹ لے بھاگے، عبسیوں نے ان حملہ آوروں کا تعاقب کیا عنترہ بھی ان میں شریک تھا۔ اس کے باپ نے کہا ”اے عنترہ آگے بڑھو اور حملہ کرو۔“ باپ کے غلام بنائے رکھنے کی وجہ سے وہ جلا ہوا تو تھا ہی، فوراً جواب دیا ”غلام حملہ کرنے میں ہوشیار نہیں ہوتا، وہ دودھ دوہنا اور تھن باندھنا خوب جانتا ہے۔“ باپ نے کہا ”حملہ کر! تو آزاد ہے۔“ یہ سننا تھا وہ دشمن پر ٹوٹ پڑا اور جی توڑ کر لڑا، حملہ آوروں کو شکست ہوئی، لوٹے ہوئے اونٹ ان سے واپس لے لئے گئے۔ تب اس کے باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کر لیا۔ اسی دن سے اس کا نام مشہور ہوتا چلا گیا، حتیٰ کہ بہادری، پیش قدمی اور بے باکی و جرأت میں وہ ضرب المثل بن گیا۔ اپنی بہادری اور ناموری کی جو معقول توجیہ اس نے کی ہے۔ اسے یہاں بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا ”کیا آپ سب سے زیادہ دلیر و بہادر ہیں؟“ اس نے جواب دیا ”نہیں“ اس نے پوچھا ”تو پھر یہ بات لوگوں میں کیوں مشہور ہو گئی؟“ اس نے کہا ”میں جب آگے بڑھنے میں مصلحت دیکھتا تو پیش قدمی کرتا اور جب پیچھے ہٹنے میں احتیاط اور ہوشیاری دیکھتا تو پیچھے ہٹ جاتا اس جگہ کبھی نہ گھستا جہاں داخل ہو جانے کے بعد واپسی کا راستہ نظر نہ آتا ہو، بزدل اور کمزور کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھتا اور پوری طاقت سے اس پر وار کرتا جسے دیکھ کر بہادر کے اوسان خطا ہو جاتے پھر پلٹ کر اس بہادر کو بھی مار ڈالتا۔“

داحس غبراء کی مشہور لڑائی میں عنترہ نے نہایت عمدگی سے عبس کے فوجی دستوں کی سالاری کے فرائض انجام دیئے اور سرداری کے بلند مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے بڑی عمر پائی بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کمزور اور کھال لٹک گئی تھی، تقریباً 615ء میں قتل کیا گیا۔

عنترہ عبسی کی شاعری

غلامی کے دوران میں نہ تو اس کے اچھے شعر منقول ہیں نہ بُرے، اس لئے کہ غلامی دل پر زنگ چڑھاتی اور آتش جذبات کو سرد کرتی ہے۔ مگر جب باپ نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کرلیا، حملہ میں فتح حاصل ہوئی اور عبلہ کی محبت نے اس کے دل میں ہلچل مچادی تو شاعری کا طوفان اس کے سینہ میں موجیں مارنے لگا اور وہ نہایت عمدہ و پرجوش شعر کہنے لگا اس کی شاعری میں تشبیب وتغزل کی چاشنی اور سنجیدہ فخر کی آمیزش ہے، لیکن اس کی شاعری کا بیشتر حصہ مصنوعی ہے جسے اس کی شاعری سے بجز اس کی کوئی نسبت نہیں کہ وہ طرز بیان اور موضوع میں اس کے اشعار سے ملتا جلتا ہے اس کی خالص اور غیر مخلوط شاعری میں اس کا وہ شاہکار معلقہ ہے جس سے اس نے اپنی شاعری کا سکہ جمانے اور اپنی فصاحت کی دھاک بٹھانے کیلئے نظم کیا تھا۔ اس کے متعلق ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ عبس خاندان کے ایک فرد نے اس سے بدکلامی کی۔ ماں کی طرف بدنسل اور سیاہ ہونے کا طعنہ دیا۔ عنترہ نے اس سے کہا ”میں جنگ میں حصہ لیتا ہوں مجھے مال غنیمت میں سے پورا حصہ دیا جاتا ہے، دست سوال بڑھانا ناپسند کرتا ہوں، اپنے مال سے سخاوت کرتا ہوں، اہم مواقع پر آگے بڑھایا جاتا ہوں۔“ بدکلامی کرنے والے نے کہا ”میں تجھ سے بہتر شاعر ہوں۔“ عنترہ نے کہا ”یہ بھی جلدی تم کو معلوم ہو جائیگا۔“ پھر صبح ہی لوگوں کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ ”مُذَہَّبَہ“ پیش کیا جس نے اس کے حریف کا منہ بند کر کے اس کی بڑی بات کو نیچا کر دکھایا۔

﴿٦﴾

اَلْمُعَلَّقَةُ السَّادِسَةُ لِعَنتَرَة

وقَالَ عَنْتَرةُ بنُ شَدَّادٍ العَبْسيّ: یہ قصیدہ عنترہ بن شداد عبسی کا ہے۔

(١) هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِن مُتَرَدَّمِ   أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ؟

ترجمہ: کیا شعراء (قدیم) نے کوئی قابل اصلاح جگہ چھوڑی ہے؟ (جس پر طبع آزمائی کی جائے یعنی کوئی جگہ باقی نہیں چھوڑی، پھر اس کلام سے اضراب کر کے دوسرا مضمون شروع کرتا ہے) کیا شک و وہم کے بعد تو نے (معشوقہ کے) گھر کو پہچان لیا۔

حل عبارت: (غادَرَ) مُغادَرَةً وغِدَارًا بمعنی چھوڑنا (شُعَرَاءُ) شاعِرُ کی جمع شعر کہنے والا (المُتَرَدَّمُ) پیوند یا رفو کی جگہ، درست کیا جانے والا۔

تشریح: اگر مصرعہ ثانی میں اَمْ سے بَلْ کے معنے لئے جائیں اور هَلْ بمعنی قَدْ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا "بلکہ تو نے گھر کو یقیناً شک کے بعد شناخت کرلیا" تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں مناسبت ہو جاتی ہے۔ گو شعر کہنے کی گنجائش نہ تھی لیکن چونکہ معشوقہ کے گھر کی شناخت ہوئی تو طبیعت شعر گوئی پر مجبور ہوگئی۔

(٢) يَادَارَ عَبْلَةَ بِالجِوَاءِ تَكَلَّمِي   وَعِمِي صَبَاحًا دارَ عَبْلَةَ وَاسْلَمِي

ترجمہ: اے (معشوقہ) عبلہ کے گھر جو (مقام) جواء میں واقع ہے بول (اور محبوبہ کا حال بتا) اے عبلہ کے گھر! خدا کرے تو صبح کے وقت خوش اور سالم رہے۔

حل عبارت: (عَبلَه) محبوبہ کا نام (جواءُ) جگہ کا نام (عِمِی) اِنعمی تھا الف اور نون بطور تخفیف کے حذف کر دیا بمعنی خوش وخرم رہ۔ (اَسْلَمِی) سَلَمٌ سے بمعنی سالم رہنا۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کے گھر کو ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے حفاظت کیلئے دعا دیتا ہے۔ کیونکہ ڈاکو عام طور پر صبح کے وقت گھروں کو لوٹتے تھے۔ اس لئے صباحا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(٣) فَوَقَفْتُ فيها نَاقَتِي وَكَأَنَّهَا   فَدَنٌ لِأَقْضِيَ حَاجَةَ المُتَلَوِّمِ

ترجمہ: میں نے اس (گھر) میں اپنی اونٹنی ٹھہرائی تاکہ میں ٹھہرنے والے کی (یعنی اپنی) حاجت کو (آہ و بکا کے ذریعہ) پورا

کروں اور وہ اونٹنی (جسامت وضخامت میں) گویا کہ ایک قلعہ تھی۔

حَلِّ عِبَارَت: (وَقَفْتُ) وُقُوفًا سے بمعنی ٹھہرنا، واحد متکلم میں نے ٹھہرائی (ناقَةٌ) اونٹنی (فَدَنٌ) محل، قلعہ، جمع: اَفْدَانٌ (المُتَلَوِّمُ) بمعنی اپنی ضرورت کی تکمیل کا منتظر یعنی ٹھہرنے والا۔

تَشرِیح: شاعر اس شعر میں اپنے محبوبہ کے مکان میں ٹھہرنے اور اپنی اونٹنی کی مضبوطی اور جسامت کو بیان کیا ہے۔

(۴) وَتَحُلُّ عَبْلَةُ بِالجِوَاءِ وَأَهْلُنَا بِالحَزْنِ فَالصَّمَّانِ فَالمُتَثَلَّمِ

تَرجَمَہ: عبلہ (محبوبہ) جواء (مقام) میں ٹھہرتی ہے اور ہمارے اہل حزن پھر صمان پھر متثلم میں ٹھہرے ہوئے ہیں (تو اب اتنی بعد مسافت کے بعد ملاقات کیسے نصیب ہو)۔

حَلِّ عِبَارَت: (تَحُلُّ) حُلُولاً سے بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔ یَحُلُّ ٹھہرتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے "أَوْتَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ دارِهِمْ" (حَزَن اور ثَمَّان اور متثلم) جگہوں کے نام ہیں۔

تَشرِیح: میری محبوبہ مقام جواء میں قیام پذیر ہے اور ہمارے لوگ حزن، صمان اور متثلم میں تو پھر عبلہ سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔

(۵) حُيِّيتَ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهُ أَقْوَى وَأَقْفَرَ بَعْدَ أُمِّ الهَيْثَمِ

تَرجَمَہ: اے (محبوبہ کے گھر کے) ٹیلے! تو سلامت رہے (یا تجھے ہمارا سلام پہنچایا جائے) جو قدیم زمانہ کا ہے (یا جس کو اپنے اہل سے ملے عرصہ گزر گیا) اور جو کہ ام الہیثم (عبلہ) کے (سفر کے) بعد خالی اور ویران ہو گیا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (حُيِّيتَ) از باب تفعیل، مصدر تَحِيَّةٌ بمعنی سالم رہنا/ باقی رکھنا (الطَّلَلُ) کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار ونشانات (اَقْوى) خالی ہو جانا (اَقْفَرُ) بیابان/ ویران۔ (اُمِّ الهَيْثَمِ) عبلہ کی کنیت۔

تَشرِیح: یعنی اپنی محبوبہ کے گھر کے بچے کھچے نشانات کی سلامتی کی دعا کر کے شاعر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶) حَلَّتْ بِأَرْضِ الزَّائِرِينَ فَأَصْبَحَتْ عَسِراً عَلَيَّ طِلابُكِ ابْنَةَ مَخْرَمِ

تَرجَمَہ: (محبوبہ) شیر صفت دشمنوں کی زمین میں جا بسی تو اب اے مخرم کی بیٹی! تیری طلب میرے اوپر دوبھر ہو گئی۔

حَلِّ عِبَارَت: (حَلَّتْ) ضَرَبَ سے واحد مؤنث غائب بمعنی جا بسی (زائِرین) زائرٌ کی جمع مصدر زَئِیرٌ بمعنی شیر دل دشمن (عَسِرًا) عَسِرَ، يَعْسَرُ، عَسْرًا سے بمعنی دشوار ہونا، مشکل ہونا۔ قرآن پاک میں ہے۔ "مُهْطِعِينَ اِلَى الدّاعِ يَقُولُ الكَافِرُونَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ" (طِلابُ) بمعنی مطلوب (همزه) حرف ندا ہے (بنة مَخْرَمِ) مخرم کی بیٹی مراد عبلة ہے۔

تَشرِیح: یعنی اے مخرم کی بیٹی یعنی اے میری محبوبہ تو ایسی دشمنوں کے سرزمین میں قیام پذیر ہوئی جو بہادر ہیں تو اب تجھ سے ملنا انتہائی دشوار اور ناممکن ہے۔

(۷) عُلِّقْتُهَا عَرَضًا وَأَقْتُلُ قَوْمَهَا   زَعْمًا لَعَمْرُ أَبِيكَ لَيْسَ بِمَزْعَمِ

ترجمہ: میں بدونِ قصد وارادہ اس پر فریفتہ ہوگیا اور (وصال کے) لالچ میں میں اس کی قوم کو قتل کرتا ہوں۔ قسم تیری زندگانی کی یہ طمع ولالچ کا مقام نہیں (کیونکہ اس طرح سے اس کا وصال میسّر نہیں آسکتا)۔

حلِ عبارت: (عُلِّقْتُ) تَعَلُّقٌ مصدر سے کسی سے محبت کرنا، اس پر فریفتہ ہونا (عَرَضًا) یونہی، اتفاقاً، بے سوچے، جیسے جآءَ هٰذا الرَّأيُ عَرَضًا عُلِّقْتُهَا عَرْضًا۔ اتفاقی طور پر وہ سامنے آگئی تو اس پر میرا دل آگیا۔ (زَعْمُ) زَعِمَ، يَزْعَمُ، زَعَمًا و زُعْمًا لالچ کرنا، لالچی ہونا (مَزْعَمِ) لالچ کی چیز، جمع مَزَاعِمُ۔

تشریح: یہ کہ میں تجھ سے ملاقات کیلئے تیری قوم سے لڑتا تھا لیکن میری یہ سوچ درست نہیں ہے۔

(۸) وَلَقَدْ نَزَلْتِ فَلاَ تَظُنِّي غَيْرَهُ   مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْمُحِبِّ الْمُكْرَمِ

ترجمہ: (اے عبلہ) تو نے میرے دل میں عزیز دوست کی جگہ لے لی (اگرچہ تیری قوم سے میری عداوت سہی) تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بدگمانی نہ کر۔

حلِ عبارت: (نَزَلْتِ) نَزَلَ، يَنْزِلُ، نُزُوْلاً سے واحد مؤنث حاضر اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ (ظَنّ) گمان کرنا ظَنَّ، يَظُنُّ، ظَنًّا سے کسی بات کا علم ہونا، گمان ہونا، خیال کرنا (مُحِبُّ المكرم) مہربان، شریف، عزیز دوست۔

تشریح: یعنی اے عبلہ! میرا تجھ سے محبت ایسی ہے جیسے دو دستوں کے درمیان ہوتی ہے لہٰذا تو اس معاملے میں مجھ سے بدگمانی نہ کر۔

(۹) كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ أَهْلُهَا   بِعُنَيْزَتَيْنِ وأَهْلُنَا بِالْغَيْلَمِ

ترجمہ: اب ملاقات کیسے ممکن ہے جب کہ ایام ربیع میں اس کے خاندان والے (مقام) عنیزتین میں مقیم ہیں اور ہمارا خاندان غیلم میں اقامت گزیں ہے۔

حلِ عبارت: (تَرَبَّعَ) ایام ربیع یعنی موسم بہار کے دن الرَّبِيْعُ مصدر سے موسم بہار، جمع أَرْبِعَاء ورِبَاعٌ و أَرْبِعَة (عنیزتین) جگہ کا نام ہے (غَيْلَمِ) جگہ کا نام ہے۔

تشریح: جب کہ دونوں خاندانوں کی اقامتگاہوں میں اس قدر فاصلہ ہے تو اب دیدار ووصال میسر ہونا بظاہر ناممکن ہے۔

(۱۰) إِنْ كُنْتِ أَزْمَعْتِ الْفِرَاقَ فَإِنَّمَا   زُمَّتْ رِكَابُكُمْ بِلَيْلٍ مُظْلَمِ

ترجمہ: اگر تو نے جدائی کا پختہ ارادہ کرلیا ہے (تو میرے لئے) یہ چیز کوئی غیر متوقع نہیں کیونکہ (جب) تاریک رات میں تمہاری سواریوں کے نکیلیں ڈال گئیں تھیں (اسی وقت میں سمجھ گیا تھا کہ اب تم آمادہ سفر ہو)۔

حلِ عبارت: (أَزْمَعْتِ) از افعال مصدر اِزْمَاعٌ بمعنی پختہ ارادہ کرنا (زُمَّتْ) فعل ماضی مجہول مصدر زِمَامٌ بمعنی لگام

ڈالنا/نکیل ڈالنا (رِكَابُ) سواری کا اونٹ، وہ اونٹ جس پر بوجھ لدا ہوا ہو مطلق سواری کو بھی رکاب کہتے ہیں، جمع: رُكُبٌ (لَيْلٌ مُظلِمٌ) اندھیری رات۔

تشریح: یہ ترجمہ اس وقت ہوگا جب کہ اِنْ شرطیہ ہو۔ اگر اس کو حرف تاکید مانا جائے تو پھر ترجمہ یہ ہوگا۔ تو نے یقیناً فراق کی ٹھان لی ہے اس لئے کہ شب تاریک میں تمہاری سواریوں کے نکیلیں ڈال دی گئی ہیں۔

(۱۱) مَا رَاعَنِي إِلَّا حَمُولَةُ أَهْلِهَا وَسطَ الدِّيَارِ تَسَفُّ حَبَّ الخِمْخِمِ

ترجمہ: مجھے محبوبہ کے خاندان کے بار برداری کے اونٹوں نے ہی خوفزدہ کردیا درآنحالیکہ وہ پڑاؤ کے درمیان خوب کلاں چبا رہے تھے۔

حل عبارت: (رَاعِنِیْ) رَاعَ، يَرُوْعُ، رَوْعًا سے ڈرنا، گھبرانا راعنی،، مجھے خوف زدہ کردیا (حَمُولَةَ) بار بردار اونٹ (دَيَّارٌ) کہتے ہیں "مابالدّار دیّارٌ": گھر میں کوئی نہیں ہے پڑاؤ، ٹھہرنے کی جگہ (تَسَفُّ) سَفًّا بمعنی کھانا/ پھانکنا (حَبٌّ) حَبَّةٌ کی جمع بمعنی دانہ (خِمْخِمُ) ایک خاردار گھاس۔ جس کو خوب کلاں کہتے ہیں۔

تشریح: اونٹوں کو خوب کلاں کھاتا دیکھ کر میں یہ سمجھ گیا تھا کہ اب کارواں آمادہ سفر ہے اور محبوبہ سے فراق ہوجائے گا۔

(۱۲) فِيهَا اثْنَتَانِ وأَرْبَعُونَ حَلُوبَةً سُودًا كَخَافِيَةِ الغُرَابِ الأَسْحَمِ

ترجمہ: ان اونٹوں میں بیالیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جو سیاہ کوے کے پوشیدہ رہنے والے پروں کی طرح سیاہ تھیں۔

حل عبارت: (حَلُوْبٌ) الحَلُوبَةُ (واحد جمع دونوں کے لئے) دودھ والی اونٹنی یا بکری۔ جمع: حَلَائِبُ و حُلُبٌ (سُودٌ) بمعنی سیاہی کالی۔ السَّوْدَاءُ کی جمع ہے (الخَافِيَةِ) پوشیدہ چیز، پرندے کے چار پروں میں سے ایک پر جو بازو سمیٹنے کے وقت چھپ جاتا ہے (جمع)، خَوَافٍ (اَسْحَمِ) سحِمَ، يَسْحَمُ، سَحْمًا و سُحَامًا و سُحْمَةً بمعنی کالا ہونا سیاہ ہونا، ھوا سحم، جمع سُحْمٌ

تشریح: قبیلہ محبوبہ کے صاحب ثروت ہونے کو بیان کرتا ہے اور سوداً کخافِيَةِ الغراب سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اونٹنیاں نہایت تیز رو ہیں محبوبہ کو بہت جلد جدا کردیں گی۔

(۱۳) إِذْ تَسْتَبِيكَ بِذِي غُرُوبٍ وَاضِحٍ عَذْبٍ مُقَبَّلُهُ لَذِيذِ المَطْعَمِ

ترجمہ: اس وقت کو یاد کر جب کہ محبوبہ تجھے ایسے دانتوں کے ذریعے اسیر (محبت) بنا رہی تھی جو باریک و چمکدار تھے اور جن کی بوسہ گاہ (دہن) نہایت شیریں اور جن کا لعاب دہن نہایت لطف بخش تھا۔

حل عبارت: (تَسْتَبِیْ) باب افتعال مصدر اسْتِبَاءٌ سے بمعنی قیدی بنانا/ سَبْیٌ مصدر از باب ضرب یضرب سے قید کرنا، گرفتار کرنا، اسی سے السَّبِیُّ بمعنی قیدی جمع سَبَايَا (غُرُوْبٌ) غَرْبٌ کی جمع بمعنی دھار، نوک ذِیْ غُروب سے مراد دھاری

داردانت (وَاضِحٌ) وَضْحٌ کی جمع بمعنی چمکدار ہونا، سفید ہونا (العَذْبُ) میٹھا، شیریں، جمع: عِذَابٌ و عِذُوْبٌ (مُقَبَّلَ) بوسہ لینے کی جگہ، بوسہ گاہ (مُطْعَمُ) کھانا، کھانے کا ہوٹل لیکن یہاں اس سے مراد لعاب دہن ہے۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے شاعر اپنی محبوبہ کی مسکراہٹ اور دانتوں کی چمک اور خوبصورتی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بلاشبہ محبوبہ کی بوسہ گاہ یعنی ہونٹ اور لعاب دہن بہت ہی شیریں ہے۔

(۱۴) وكَانَّ فَارَةَ تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ   سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إلَيْكَ مِنَ الفَمِ

ترجمہ: گویا کہ حسینہ (محبوبہ) کے پاس تاجر عطر کا نافہ مشک ہے جس کی مہک دانتوں کے کھلنے سے پہلے ہی دہن (معشوقہ) سے تیری طرف پہنچ گئی ہے۔

حلِ عبارت: (الفَارَةُ) مشک کی خوشبو، مشک دان (قَسِيْمَةُ) قَسْمَةٌ بمعنی عطر فروش کی صندوقچی (سَبَقَتْ) سَبْقًا سے بمعنی کسی شی کی طرف کسی سے آگے بڑھنا (عَوَارِض) عَارِضٌ کی جمع ہے بمعنی دانتوں کی کچلی۔ (الفَمُ) منہ، دہانہ جمع: اَفْمَامٌ

تشریح: محبوبہ ابھی تبسم ریز بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دہن سے نہایت معطر خوشبو مہکنے لگی۔

(۱۵) أَوْ رَوْضَةً اُنُفًا تَضَمَّنَ نِبْتَهَا   غَيْثٌ قَلِيلُ الدِّمْنِ لَيْسَ بِمُعْلَمِ

ترجمہ: یا (محبوبہ کے پاس) ایک اچھوتا سبزہ زار ہے جس کی گھاس کا ذمہ دار ایک ابر کثیر المطر بن گیا ہے۔ (لہٰذا وہ ہمیشہ شاداب رہے گا) جس میں گندگی قطعاً نہیں (جس سے اس کی فضا خراب ہو) اور نہ اس پر پیروں کے نشانات لگے ہیں (جس سے اس کی سرسبزی میں فرق آئے)۔

حلِ عبارت: (الرَّوْضَةُ) خوبصورت باغ، شاداب زمین، جمع: رَوْضٌ و رِيَاضٌ (اُنُفًا) جدید، تازہ، جسے ابھی استعمال نہ کیا ہو۔ (نَبْتَ) نباتٌ سے گھاس، پودا، سبزہ، جمع: نَبَاتَات (الغَيْثُ) بارش جمع اَغْيَاثٌ و غُيُوْثٌ (الدِّمْنُ) بمعنی غلاظت، گندگی، کھاد۔ (المَعْلَمُ) نشان راہ جمع مَعَالِمُ۔

تشریح: یعنی اپنی محبوبہ کو ایک خوبصورت سبزہ زار سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جس میں کسی جانور کے قدموں کے نشانات نہیں ہیں جس سے اس کے سرسبزی میں فرق آئے اور وہ سبزہ زار ہر طرح کی گندگی اور خرابی سے پاک ہے۔

(۱۶) جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ بِكْرٍ حُرَّةٍ   فَتَرَكْنَ كلَّ قَرارَةٍ الدِّرْهَمِ

ترجمہ: اس گھاس پر ایسے کثیر المطر ابر نے پانی برسایا کہ جس میں اولا بجلی نہ تھی یہاں تک کہ اس نے (سبزہ زار کے) ہر گھڑے کو درہم کی طرح (چمکدار) بنا دیا۔

حلِ عبارت: (جَادَتْ) جُوْدَةٌ مصدر سے جَادَ المَطَرُ الارض، زمین پر خوب پانی برسنا، بارش برسنا (بِكْرٍ) وہ بادل جو پانی سے پر ہو (حُرَّةٌ) ای سَحَابَةٌ حُرَّةٌ: بہت برسنے والا بادل (القَرَارَةُ) گہرائی، پانی ٹھہرنے کی نشیبی جگہ، نشیبی باغ جمع قَرَارٌ

تشریح: پانی سے پر گڑھے کو درہم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۱۷) سَحًّا وَتسْكَابًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ   يَجْرِي عَلَيْهَا المَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمِ

ترجمہ: اس ابر نے برابر اس پر بارش برسائی۔ تو ہر شام کو اس پر اس قدر پانی بہتا ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔

حل عبارت: (سَحًّا) از باب نَصَر يَنْصُر سے لگاتار خوب پانی برسانا۔ (تَسْكَابًا) السَّكْبُ سے لگاتار بارش، لگاتار برسنے والا (عَشِيَّةٌ) العَشِيُّ جمع: عُشَايا بمعنی، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی تک کا وقت (تَصَرَّم) بالکل کٹ جانا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

تشریح: اس شعر میں کثرت بارش کو بیان کیا ہے۔

(۱۸) وَخَلا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ   غَرِداً كَفِعْلِ الشَّارِبِ المُتَرَنِّمِ

ترجمہ: اور مکھیاں اس میں خلوت گزیں ہوئیں تو وہ ٹلنے میں نہیں آتیں۔ اس حال میں کہ وہ گنگنانے والے شرابی کی طرح زمزمہ سرائی کرتی ہیں۔

حل عبارت: (خَلاَ) خُلُوٌّ وخَلْوَةً و خُلُوًّا و خَلاَءً سے کسی کے ساتھ خلوت میں ہونا۔ (الذُّبابُ) مکھی، بھڑ جمع اَذِبَّة و ذِبَّانٌ (بارِحٍ) اسم فاعل از باب سمِعَ سے ہٹنے والا، الگ ہونے والا (غَرِدًا) غَرِدَ، يَغْرَدُ، غَرَدًا سے گانا گانا، نغمہ سرائی کرنا، پرندے کا چہچہانا (مُتَرَنِّم) ترنم سے پڑھنا، سُر پیدا کرنا۔

تشریح: یعنی اس سبزہ زار میں شہد کی مکھیاں گنگنانے والے مست شرابی کی طرح بھنبھنا رہی ہیں اور اڑ، پھر رہی ہیں۔

(۱۹) هَزِجًا يَحُكُّ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ   قَدْحَ المُكِبِّ عَلَى الزِّنَادِ الأَجذَم

ترجمہ: وہ مکھیاں گاتی ہیں اس حال میں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح رگڑتی ہیں جس طرح کے چقماق پر اوندھا پڑا ہوا اور انگلیاں کٹا ہوا انسان (چقماق رگڑتا ہے)۔

حل عبارت: (هَزِجًا) هَزِجُ از باب سَمِعَ سے ترنم سے گانا، لے سے پڑھنا۔ (يَحُكُّ) حَكًّا سے بمعنی رگڑنا، (مُكِبّ) از باب نَصَر سے مُكِبٌّ بمعنی اوندھا ہونا، منہ کے بل گرا ہوا (الزِّنَادُ) چقماق جس کو رگڑ کر آگ نکالی جائے (جَذَمُ) جَذِمَ، يَجْذَمُ، جَذَمًا، ہاتھ کٹ جانا، آدمی کا کٹی ہوئی انگلیوں والا ہونا۔ هو أَجذَمُ، جمع: جُذْمٌ

تشریح: یعنی چقماق رگڑنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے مکھیوں کے بھنبھنانے کو اس آواز سے تشبیہ دے کر ان مکھیوں کی کثرت کو بیان کیا ہے۔

(۲۰) تُمْسِي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ   وَأَبِيتُ فَوْقَ سَرَاةِ أَدْهَمَ مُلْجَمِ

ترجمہ: (عبلہ) صبح و شام کو گدگدے بستر پر گزارتی ہے اور میں تمام شب لگام لگائے ہوئے ادہم گھوڑے کی پشت پر

گزارتا ہوں۔

حلِ عبارت: (الحَشِيَّةُ) گدا، روئی کی گدی جس کو عورت اپنے سرین پر اس لئے باندھتی ہے کہ وہ بڑا نظر آئے جمع حَشَایا۔ لیکن یہاں گدا ہی مراد ہے (أَبِيْتُ) بَاتَ، يَبِيْتُ بَيْتًا و بَيَاتًا و مَبِيْتًا و مَبَاتًا و بَيْتُوْتَةً سے رات گزارنا (سَرَاةِ) ہر چیز کا بالائی حصہ (ادْهَمِ) سیاہ گھوڑا، ادْهَمَّ الفَرَسُ گھوڑے کا سیاہ ہونا (مُلْجَمُ) لگام لگایا ہوا۔

تشریح: یعنی میری محبوبہ ساری رات آرام دہ اور نرم بستر پر سو کر رات گزارتی ہے اور میں ساری رات گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سفر کرتا ہوں۔

(۲۱) وحَشِيَّتي سَرْجٌ عَلى عَبْلِ الشَّوى　　نَهْدٍ مَرَاكِلُهُ نَبيلِ المَحْزِمِ

ترجمہ: میرا نرم بستر زین ہے جو مضبوط ہاتھ پیر کے گھوڑے پر (کسی ہوئی) ہے جس کے ایڑ لگانے کی جگہ ابھری ہوئی ہے اور تنگ کھینچنے کی جگہ اونچی ہے۔

حلِ عبارت: (حَشِيَّةُ) گدا، مراد نرم بستر (السَّرْجُ) زین، جمع: سُرُوجٌ (عَبْلُ) موٹے بازوؤں اور بھاری پیروں والا گھوڑا جمع: عِبَالُ (الشوَى) ہاتھ پیر، عَبْلُ الشوى، مضبوط ہاتھ پیر والا گھوڑا۔ (النَّهْدُ) بلند شے، ابھری ہوئی چیز، پستان، جمع: نُهُودٌ (مَرَاكِلُ) مَرْكَلُ کی جمع بمعنی جانور کو ایڑ لگانے کی جگہ (نَبِيلُ) اونچا، شریف، معزز، جمع: نُبَلاءُ (مَحْزَمُ) پٹی کسنے کی جگہ

تشریح: یعنی میں محنتی اور جفاکش ہوں ہر وقت مضبوط اور قوی گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہوں جو میرا بستر ہے۔

(۲۲) هَلْ تُبْلِغَنِّي دارَها شَدَنِيَّةٌ　　لُعِنَتْ بمَحْرُومِ الشَّرابِ مُصَرَّمِ

ترجمہ: کاش! مجھے محبوبہ کے گھر تک موضع شدن کی وہ اونٹنی پہنچادے جس کو دودھ نہ دینے کی بد دعا ہو اور منقطع اللبن ہو۔

حلِ عبارت: (شَدَنِيَّةُ) شَدَنی: جگہ کا نام ہے جہاں کی اونٹنیاں عمدہ شمار کی جاتی ہیں (لُعِنَتْ) بھلائی سے محروم ہونا لَعْنًا مصدر سے فعل ماضی مجہول لعنت کی گئی ہو، مراد بد دعا ہو (شَرَابُ) بمعنی پینے کی چیز مراد دودھ (مُصَرَّمُ) منقطع اللبن، جس کا دودھ ختم ہو گیا ہو۔

تشریح: لُعِنَتْ الخ کی شرط اس بنا پر لگائی گئی ہے کہ ایسی ناقہ قوی ہوگی۔

(۲۳) خَطّارَةٌ غِبَّ السُّرى زَيَّافَةٌ　　تَطِسُ الإكامَ بوَخْدِ خُفٍّ مِيْثَمِ

ترجمہ: تمام شب چلنے کے بعد (بھی) دم ہلا کر (نشاط سے) اپنے آپ کو بنا کر چلے اور روندنے والے پیر کے ذریعہ ریت کے ٹیلوں کو مسل ڈالے۔

حلِ عبارت: (خَطَّارَةٌ) از باب ضَرَبَ سے مصدر خَطْرٌ بمعنی دم ہلانا اور خَطَّارَةُ: اونٹوں کا باڑا۔ (غِبُّ) بمعنی کبھی

کبھار جمع: اَغْبابٌ پیچھے/ بعد (السُّرٰی) پوری رات کا سفر (مذکر مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) (زَيَّافَةٌ) مصدر زُيُوفًا سے جھومتے ہوئے اور اتراتے ہوئے چلنا۔ (تَطِسُ) مصدر وَطْسٌ سے مسلنا، کچلنا (إِكَام) واَكَمٌ و آكَام جمع أَكْمَةٌ کی بمعنی ریت کا ٹیلہ (وَخْدُ) اونٹ کا لمبا قدم جمع وُخُودٌ (خُفٌّ) ٹاپ، قدم، جمع: خِفَافٌ و أَخْفَافٌ (مِيثَمِ) روندنے والے خُفٌّ مِيثَمٌ، روندنے والے پیر۔

تشریح: یعنی وہ اونٹنی ساری رات مسلسل چلنے کے باوجود نہیں تھکتی بلکہ ناز و انداز سے چلتی ہے اور اپنے روندنے والے پیروں کے ذریعے ریت کے ٹیلوں کو روندتی اور مسلتی چلی جاتی ہے۔

(۲۴) وكأنَّما تَطِسُ الإِكامَ عَشِيَّةً بقَرِيبِ بَيْنَ الْمُنْسِمَيْنِ مُصَلَّمِ

ترجمہ: شام کے وقت ٹیلوں کو مسلتے ہوئے گویا کہ کن کٹے شتر مرغ کی سی تیز روی کے ساتھ چلتی ہے جس کے پیروں کا فاصلہ کم ہے۔

حل عبارت: (تَطِسُ) مصدر وَطَسٌ سے کچلنا/ مسلنا، روندنا (البَيْنُ) جدائی، فاصلہ (المَنسِمُ) اونٹ یا شتر مرغ کے پاؤں (المُصَلَّمُ) کن کٹا۔

تشریح: ناقہ کو سرعت رفتار میں شتر مرغ سے تشبیہ دی گئی ہے اور آئندہ اشعار میں مشبہ بہ کے اوصاف ذکر کرتا ہے۔

(۲۵) تأوي لهُ قُلُصُ النَّعامِ كمَا أوَتْ حِزَقٌ يَمانِيَةٌ لأعْجَمَ طِمْطِمِ

ترجمہ: نوجوان شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے پاس اس طرح آتی ہیں جس طرح عجمی توتلے (چرواہے) کی طرف یمنی اونٹوں کی جماعتیں۔

حل عبارت: (قُلُصٌ) مفرد قَلُوصٌ بمعنی قریب البلوغ مادہ شتر مرغ (أَوَتْ) اَوٰی، يَأْوِی، پناہ لینا (حِزَقٌ) حِزقَةٌ کی جمع بمعنی جماعت، آدمیوں اور جانوروں کا گروہ (الأَعْجَمُ) گونگا، بے زبان، غیر عربی جمع: اَعَاجِمُ و اَعْجَمُونَ (طِمْطِمٌ) توتلا، لکنت والا۔

تشریح: شتر مرغ کو سیاہی میں حبشی چرواہے سے اور شتر مرغیوں کو یمنی اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور چونکہ شتر مرغ کے لئے گویائی نہیں اس وجہ سے چرواہے کی طمطم صفت لائی گئی۔

(۲۶) يَتْبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وكأنَّهُ حِدْجٌ عَلَى نَعْشٍ لهُنَّ مُخَيَّمِ

ترجمہ: وہ شتر مرغیاں اس شتر مرغ کے بلند سر کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور گویا کہ وہ (شتر مرغ) یا اس کا سر ایک ہودج ہے ان کی بلند جگہ پر بشکل خیمہ۔

حل عبارت: (القُلَّةُ) بلند حصہ جمع قُلَلٌ و قِلَالٌ قُلَّةُ رَأْسٍ، سر کی بلندی (حِدَجُ) کجاوہ، ہودج، ڈولی جمع حُدُوجُ

وحُدُجٌ (مُخَيَّمِ) خیمہ کی شکل کیا گیا۔

تشریح : یعنی شتر مرغ کے بلند سر کو ہودج سے تشبیہ دی ہے۔

(۲۷) صَعْلٍ يَعُودُ بذِي العشَيرَةِ بيْضَهُ كالعَبْدِ ذِي الفَرْوِ الطَّوِيْلِ الأَصْلَمِ

ترجمہ : وہ شتر مرغ چھوٹے سر کا ہے جو (مقام، ذی العشیر ہ میں اپنے انڈوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ بوچے لمبی پوستین والے غلام کی طرح ہے۔

حل عبارت : (صَعْلٍ) وہ شتر مرغ جس کا سر چھوٹا ہو (ذِی العُشَيْرَة) صمان پہاڑ کے قریب ایک جگہ کا نام (ذی الفُرْو) فُرْو پوستین (اَصْلَمِ) صَلْمٌ مصدر سے بمعنی جس کے کان جڑ سے کٹے ہوں۔

تشریح : شتر مرغ کو سیاہی اور بازوؤں کی درازی کی وجہ سے اس غلام سے تشبیہ دی گئی جو طویل پوستین پہنے ہوئے ہو۔

(۲۸) شَرِبَتْ بِمَاءِ الدُّحْرُضَيْنِ فَأَصْبَحَتْ زَوْراءَ تَنْفِرُ عَنْ حِيَاضِ الدَّيلَمِ

ترجمہ : اس ناقہ نے دحرض اور وسیع (دو مشہور چشموں) کا پانی پیا ہے تو اب وہ روگردانی کرتی ہے اور دیلم (ہمارے دشمنوں) کے حوضوں سے نفرت کرتی ہے اور ان کا پانی پینا پسند نہیں کرتی۔

حل عبارت : (دُحْرُضَيْنِ) یہ دُحْرض کا تثنیہ ہے دحرض اور وسیع دو چشمے جو ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں اور وہی دونوں چشمے مراد ہیں اور شاعر نے تغلیباً وسیع کو دحرض کے تابع کرتے ہوئے دُحْرُضَيْن کہہ دیا، جیسے سورج اور چاند کے بارے میں کہا جاتا ہے قمرین اَوقمران یا مغرب اور عشاء کے بارے میں عشائین کہہ دیتے ہیں (زوراءُ) دور دراز مراد روگردانی (تَنْفِرُ) نُفُورًا مصدر سے نفرت کرنا (حِياض) و حِيْضَانُ وأَحْوَاض جمع: حَوْضٌ کی بمعنی حوض یعنی پانی جمع ہونے کی جگہ (الدَّيْلَمُ) دیلمی لوگ جو آذربائیجان کے قرب وجوار میں رہتے تھے۔ اور یہاں کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی۔

تشریح : یعنی جس طرح دیلم کے لوگوں کو عربوں سے عداوت تھی اسی طرح میری اونٹنی کو بھی میری دشمنوں سے اس قدر نفرت ہے کہ ان کے حوضوں کا پانی بھی پینے کیلئے تیار نہیں۔

(۲۹) وَكَأَنَّما تَنْأى بجانِبِ دَفِّهَا الْوَحْشِيِّ مِنْ هَزِجِ العَشِيِّ مُؤَوَّمِ

ترجمہ : (وہ ناقہ کوڑے کی آواز یا نشاط کی وجہ سے اس طرح اپنے پہلو کو بچاتی چلتی ہے) گویا کہ وہ بدہیئت بڑے سر والے شام کو بولنے والے بلّے کی آواز سے اپنی دائیں جانب کو دور کرتی ہے۔

حل عبارت : (تَنَأَّى) از باب فتح مصدر نَأْيٌ هُوْنِيٌ ونِيٌّ بمعنی دور ہونا (الدَّفُّ) ہر چیز کا پہلو یا چہرہ، جمع: دُفُوْفٌ (الوحْشِيّ) وَحْشٌ کا واحد بمعنی ہر چیز کا دایاں پہلو (هَزِجُ) گلا پڑی ہوئی آواز، یا آواز (عَشِيّ) شام کے وقت، هَزِجُ العشی: کا معنی ہوگا، شام کو بولنے والے، شام کے وقت آواز نکالنا (مُؤَوَّمِ) بدشکل/موٹے سر والی۔

تشریح: یعنی جب شام کے وقت کوئی خوفناک بلا کھاتے ہوئے غراتا ہے۔ تو اس آواز سے اونٹ بہت ڈرتا ہے اسی طرح میری اونٹنی بھی کوڑے کی آواز سے خوف زدہ ہوکر اپنے پہلو کو بچاتی ہے۔

(۳۰) هِـرٌّ جَـنِـيـبٍ كُـلَّـمَـا عَـطَـفَـتْ لَـهُ غَـضْـبَـى اتَّـقَـاهَـا بِـالْـيَـدَيْـنِ وَبِـالْـفَـمِ

ترجمہ: وہ بلاّ اس کے پہلو میں ہے جب کبھی وہ ناقہ غضبناک ہوکر اس کی طرف مڑتی ہے تو وہ اس ناقہ سے اپنے دونوں ہاتھوں اور منہ کے ذریعہ بچتا ہے (پنجوں سے نوچتا ہے اور منہ سے کاٹتا ہے تاکہ ناقہ اس کو ستا نہ سکے)۔

حل عبارت: (الهِرُّ) نر بلی، جمع: هِـرَرَةٌ مادہ هِـرَّةٌ جمع هِـرَرٌ (جَنِيبٌ) جَنْبٌ بمعنی پہلو، جمع جُـنُـوبٌ وأَجْنَابٌ (عَطَفَتْ) عَطَفَ، يَعْطِفُ، عَطْفًا و عُطُوفًا سے بمعنی مڑنا، جھکنا (غَضْبٰی) اَغْضَبُ کا مؤنث بمعنی شدید غصہ (اِتَّقَا) مصدر اِتْقَاءٌ سے بمعنی بچنا۔

تشریح: یعنی جب وہ اونٹنی غضبناک ہوکر اس بلاّ پر حملہ آور ہوتی ہے تو وہ بلاّ پنجوں اور منہ سے اپنا بچاؤ کرتا ہے۔

(۳۱) بَـرَكَـتْ عَـلَـى جَـنْـبِ الـرِّدَاعِ كَـأَنَّـمَـا بَـرَكَـتْ عَـلَـى قَـصَـبٍ أَجَـشَّ مُـهَـضَّـمِ

ترجمہ: وہ چشمہ رداع کے کنارہ پر گویا ایک پھٹے ہوئے موٹی آواز کے بانس پر بیٹھی۔

حل عبارت: (بَـرَكَـتْ) بَـرَكَ، يَبْـرُكُ، بُـرُوكًـا و تَبْـرَاكًـا سے بمعنی اونٹ کا بیٹھنا (الـرِّداع) چشمہ کا نام ہے (قَـصَـبُ) قَـصَبَةٌ کی جمع ہے بمعنی بانس، ہر وہ نبات جس کا تنا پتلا کھوکھلا اور گانٹھ دار ہو۔ (أَجَـشٌّ) موٹی اور بیٹھی ہوئی آواز (مُهَضَّمُ) کھوکھلا بانس جس میں سوراخ کیے گئے ہوں۔

تشریح: تعب و مشقت کے بعد ناقہ کے بیٹھنے کی آواز کو یا چشمہ کے کنارے پر خشک مٹی پر بیٹھنے کی وجہ سے مٹی کے ٹوٹنے کی آواز کو جھوجرے ٹوٹے ہوئے بانس کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

(۳۲) وَكَـأَنَّ رُبًّـا أَوْ كُـحَـيْـلًا مُـعْـقَـدًا حَـشَّ الـوَقُـودُ بِـهِ جَـوَانِـبَ قُـمْـقُـمِ

ترجمہ: گویا کہ (تیل کی) کیٹھ یا گاڑھا تارکول جس کو (پیتل کی) شیشی کے اطراف میں ڈال کر اس کے نیچے آگ روشن کر دی گئی ہو، (اس کا پسینہ ہے)۔

حل عبارت: (رُبًّا) تلچھٹ، وہ میل جو شربت وغیرہ کی بوتل میں نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ جمع: رُبُوبٌ و رِبَابٌ (كُحَيْلًا) تارکول، رقیق کالا پٹرول جو اونٹوں کو ملا جاتا ہے۔ (مُعْقَدًا) جما ہوا/گاڑھا (حَـشَّ) حَـشَّ، يَحُشُّ، حَشًّـا سے آگ جلانا (وَقُودُ) ایندھن (القُمْقُمُ) تانبے یا چاندی کی بوتل، پانی گرم کرنے کے لئے تانبے کا چھوٹے منہ کا گھڑا، جمع: قَمَاقِمُ۔

تشریح: یہ ترجمہ تو اس صورت میں ہے جب کہ كَـأَنَّ کی خبر محذوف مانی جائے اور اگر ینباع کو خبر بنایا جائے تو اس شعر کا ترجمہ دوسرے شعر کے ترجمہ کے ساتھ ملا لیا جائے۔

(۳۳) يَنْبَاعُ مِنْ ذِفْرَىٰ غَضُوبٍ جَسْرَةٍ   زَيَّافَةٍ مِثْلَ الفَنِيقِ المُكْدَمِ

ترجمہ: ایسے کڑوے مزاج کی قوی سانڈنی کی کنپٹی سے بہتا ہے جو اکڑ کر چلتی ہے اور جو (بحالت مستی) زخمی سانڈ کی طرح ہے۔

حل عبارت: (يَنْبَاعُ) مصدر اِنْبِيَاعُ سے بمعنی بہنا از باب انفعال (ذِفْرىٰ) کان کے پیچھے کی ابھری ہوئی ہڈی، کنپٹی، جمع: ذَفَارَىٰ وہ ہڈیاں دو ہوتی ہیں۔ هُمَا ذِفْرِيَانِ (غَضُوبُ) بہت تیز مزاج (الجَسْرَةُ) ڈیل ڈول کی عورت، قوی اور مضبوط اونٹنی (زَيَافَةٍ) ذَافَ، يَزِيفُ، زَيْفًا و زُيُوْفًا سے جھومتے ہوتے اور اتراتے ہوئے چلنا، مٹک کر چلنا (الفَنِيْقُ) سانڈ اونٹ، جمع: فُنُقٌ (مُكَدَّم) دانت سے کاٹا ہوا، زخمی۔

تشریح: اگر کانّ کی خبر ینباع ہے تو ینباع کی ضمیر اسم کانّ کی طرف راجع ہے اور اگر خبر محذوف ہے تو ضمیر اس کی طرف راجع ہے۔

(۳۴) إنْ تُغْدِفِي دُوْنِيَ الْقِنَاعَ فَإنَّنِي   طَبٌّ بِأخْذِ الفَارِسِ المُسْتَلْئِمِ

ترجمہ: اگر تو مجھ سے برقعہ کے ذریعہ چھپے (تو بے فائدہ ہے) اس لئے کہ میں درع پوش شہسوار کے پکڑنے میں (بھی) ماہر ہوں (لہٰذا تو بچ کر کہاں جا سکتی ہے یا جب کہ میں اس قدر بہادر ہو تو مجھ سے نفرت مناسب نہیں)۔

حل عبارت: (تُغْدِفِ) اَغْدَفٌ مصدر سے چہرے پر نقاب لٹکانا (دُوْنِی) میری وجہ سے (القِنَاعُ) اوڑھنی، دوپٹا، نقاب، جمع: قُنُعٌ و اَقْنِعَةٌ (الطَّبُّ) ماہر و ہوشیار، مہارت و ہوشیاری (الفَارِسُ) گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہ سوار، جمع: فَوَارِس (المُسْتَلْئِمُ) زرہ پوش۔

تشریح: یعنی اے محبوبہ! تو مجھ سے منہ چھپا کے کہا جاتی ہے میں تو زرہ پوش شہسوار کے پکڑنے میں بھی ماہر ہوں یا تو نفرت کی وجہ سے مجھ سے منہ چھپاتی ہے تو یہ بھی مناسب نہیں ہے۔

(۳۵) اَثْنِيْ عَلَيَّ بِمَا عَلِمْتِ فَإنَّنِي   سَمْحٌ مُخَالَقَتِي إذَا لَمْ أُظْلَمِ

ترجمہ: جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے۔ اس کے ذریعہ میری تعریف کر اس لئے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جائے (اور میرے حقوق غصب نہ ہوں) تو میرا حسن سلوک نہایت بہتر ہے۔

حل عبارت: (اَثْنِی) مصدر اثناءٌ سے میری تعریف کر (السَّمْحُ) فراخ دل، نرمی (مُخَالِقَتِی) میرا حسن سلوک۔

تشریح: یعنی میری محبوبہ مجھ سے نفرت نہ کر بلکہ میری بھلائیوں کے بارے میں جو کچھ معلومات تیرے پاس ہیں تو اس کے ذریعے میری تعریف کر۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ جب مجھ پر زیادتی نہ کی جائے تو میں ہر ایک کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

(۳۶) وإذا ظُلِمْتُ فَإنَّ ظُلْمِي بَاسِلٌ مُرٌّ مَذاقَتُهُ كَطَعْمِ العَلْقَمِ

تَرْجَمَہ: اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو پھر میرا ظلم نہایت سخت ہے جس کا مزہ حنظل کے مزے کی طرح نہایت تلخ ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (البَاسِلُ) سخت، جری، بہادر جمع: بُسْلٌ و بَوَاسِلُ (المُرُّ) کڑوا، تلخ، جمع: اَمْرَارٌ (مُذَاقَتُہٗ) ذَاق، يَذُوقُ، ذوقًا و ذَوَقَانًا سے ذائقہ، مزہ (عَلْقَمُ) ہر کڑوی چیز جیسے اندرائن، حنظل۔

تَشْرِیح: یعنی میں اپنے اوپر زیادتی اور ظلم کرنے والے کے حق میں سخت ترش مزاج اور نہایت کڑوا آدمی ہوں۔

(۳۷) ولَقَدْ شَرِبْتُ مِنَ المُدامَةِ بَعْدَمَا رَكَدَ الهواجِرُ بالمَشُوفِ المُعْلَمِ

تَرْجَمَہ: جب کہ دوپہر کی گرمیاں جم گئیں تو میں نے شفاف دینار کے ذریعہ خوب شراب نوشی کی۔

حَلِّ عِبَارَت: (مُدامَۃُ) شراب (رَكَدَ) رَكَدَ، يَرْكُدُ، رُكُودًا بمعنی جمنا، ٹھہرنا، حرکت بند ہونا۔ (هَوَاجِرُ) هَجَرٌ کی جمع بمعنی دوپہر کی سخت گرمیاں (مَشُوفُ) شفاف، مزین و آراستہ (مُعْلَمِ) مہر لگایا ہوا، مراد چاندنی۔

تَشْرِیح: عرب قمار بازی اور شراب نوشی پر فخر کرتے ہیں اور ان کو آثارِ سخاوت میں سے شمار کرتے ہیں۔

(۳۸) بزُجاجَةٍ صَفْراءَ ذَاتِ أَسِرَّةٍ قُرِنَتْ بِأزْهَرَ فِي الشِّمالِ مُفَدَّم

تَرْجَمَہ: (میں نے) زرد رنگ دھاریدار پیمانہ سے (شراب پی) جو ایسی سفید صراحی سے ملایا گیا تھا جس کے منہ پر صافی بندھی ہوئی تھی اور وہ بائیں ہاتھ میں تھی۔

حَلِّ عِبَارَت: (الزُّجَاجَۃُ) بوتل یا شیشی، شیشہ کا برتن، قرآن پاک میں ہے۔ "مَثَلُ نُورِہٖ كَمِشْكوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ، المِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ (صَفْراءُ) زرد رنگ، جمع: صُفْرٌ (مذکر) اَصْفَرُ (قُرِنَتْ) از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ سے قَرْنًا مصدر باندھنا، ملانا (أَزْهَرُ چمک دار و صاف رنگ، سفید و صاف رنگ (مُفَدَّمُ) مٹکے، برتن جن کے منہ بندھے ہوئے ہوں۔

تَشْرِیح: داہنے ہاتھ میں میں زرد رنگ کا پیمانہ تھا اور بائیں ہاتھ میں سفید صراحی۔ اس طرح میں پیمانہ کو بار بار پُر کرتا تھا اور شراب نوشی کرتا تھا۔

(۳۹) فَإذَا شَرِبْتُ فَإنَّنِي مُستَهْلِكٌ مَالي وعِرْضِي وَافِرٌ لَمْ يُكْلَمِ

تَرْجَمَہ: پس جب میں شراب پی لیتا ہوں تو اپنے مال کو لٹاتا ہوں اور میری آبرو بہت زیادہ ہوتی ہے جس پر کوئی زد نہیں آتی۔

حَلِّ عِبَارَت: (مُسْتَهْلِك) مال کو لٹانے والا، خرچ کرنے والا (وَافِرٌ) مصدر وُفُورٌ اضافہ ہونا (لَمْ) يُكَلَّمْ) زخمی نہیں ہوئی۔

تَشْرِیح: مجھے شراب نوشی بھی بھلائی کی رغبت دلاتی ہے اور میں برائی سے دور رہتا ہوں۔

(۴۰) وَإِذا صَحَوْتُ فمَا أُقَصِّرُ عَنْ نَدى وكمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِي وتكَرُّمِي

ترجمہ: اور میں جب نشہ سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (اے محبوبہ!) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے اخلاق اور شرافت (ہر حالت میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

حل عبارت: (صَحَوْتُ) از باب نَصَرَ سے صَحْوًا مصدر بمعنی جاگنا، بیدار ہونا، ہوش میں آنا۔ (اُقَصِّرُ) میں کمی نہیں کرتا۔ (النَّدٰی) سخاوت، جمع: اَنْدَاءٌ و اَنْدِيَةٌ (شَمَائِلُ) شِمَالٌ کی جمع بمعنی عادت۔

تشریح: یعنی اس بات کو تو اچھی طرح جانتی ہے کہ میرے اندر جتنی بھی اچھی عادتیں ہیں وہ ہر حالت میں برقرار رہتی ہیں یعنی میری شراب نوشی میرے لئے مضر نہیں۔

(۴۱) وَحَلِيْلِ غَانِيَةٍ تَرَكْتُ مُجَدَّلاً تَمْكُو فَرِيصَتُهُ كَشِدْقِ الأَعْلَمِ

ترجمہ: نازنین خوبرو عورتوں کے بہت سے شوہروں کو میں نے زمین پر پچھاڑ کر اس حال میں چھوڑا کہ اُکے شانہ کا گوشت ہونٹ کٹے شخص کی باچھ کی طرح آواز کرتا تھا۔

حل عبارت: (الحَلِيْلُ) حَلِيْلُ الرجُلِ بیوی حَلِيْلُ المَرْأَة خاوند جمع: أَحِلَّاءُ (الغَانِيَةُ) پیکر حسن و جمال جو زیب و زینت سے بے نیاز ہو، جمع: غَوَانٍ (مُجَدَّلاً) پچھاڑے ہوئے تَمْكُوا مصدر مُكَاءُ سے آواز نکالنا (الفَرِيْصَةُ) مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت جو خوف کے وقت حرکت کرنے لگتا ہے یہ دونوں طرف ہوتا ہے جنہیں فَرِيْصَتَان کہتے ہیں۔ جمع فَرِيْصٌ (الشِّدْقُ) باچھ، جبڑا، جمع: اَشْدَاقٌ و شُدُوْقٌ (اَعْلَمِ) جس کا اوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہو۔

تشریح: خون بہنے کی آواز کو ہونٹ کٹے کی باچھ سے نکلنے والی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۴۲) سَبَقَتْ يَدَايَ لَهُ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ ورَشَاشِ نَافِذَةٍ كَلَوْنِ العَنْدَمِ

ترجمہ: میرے دونوں ہاتھوں نے (اس غانیہ کے شوہر کے لئے) ایک پھرتیلے زخم کیساتھ جلد بازی کی اور دوسرے آر پار زخم کے چھینٹوں کے ساتھ جو دم الاخوین کے رنگ کی طرح تھے۔

حل عبارت: (طَعْنَةٍ) ایک حملہ، ایک چھینٹا جمع طُعُنٌ (رَشَاشٍ) رَشَاشَةٌ کی جمع ہے بمعنی چھینٹیں (نَافِذَةٌ) نیزے کی آر پار ضرب، اس سے مراد آر پار زخم، (العَنْدَمُ) دم الاخوَيْن

تشریح: میں نے نہایت عجلت کے ساتھ اس کے دو کاری زخم رسید کر دیئے۔

(۴۳) هَلاَّ سَأَلْتِ الْخَيْلَ يَابْنَةَ مَالِكٍ إِنْ كُنْتِ جاهِلةً بِمَالَمْ تَعْلَمِي

ترجمہ: اے مالک کی بیٹی! (محبوبہ عبلہ) اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے تو بے خبر ہے (ان) لشکریوں سے کیوں نہیں دریافت کر لئے (جو میدان میں موجود تھے)۔

حلِّ عبارت: (الخَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکری، جمع أَخْيَالٌ و خُيُوْلٌ (بنة مَالِك) سے مراد عبلة جو شاعر کی محبوبہ ہے (جاهِلَة) بے خبر۔

تشریح: یعنی میدان جنگ میں جو لوگ موجود تھے ان سے میری بہادری اور شجاعت کے بارے میں تو دریافت کرلیا ہوتا تو اے محبوبہ تو بے خبر نہ رہتی۔

(۴۴) إِذْ لا أَزالُ عَلٰى رِحَالَةِ سَابِحٍ   نَهْدٍ تَعَاوَرُهُ الكُمَاةُ مُكَّلمِ

ترجمہ: جب کہ میں برابر ایک ایسے قوی ہیکل تیز رو گھوڑے کی زین پر جما ہوا تھا جس پر اسلحہ بند پے در پے حملہ آور ہو رہے اور وہ زخمی ہو چکا تھا (یعنی باوجود دشمنوں کے نرغہ کے میں اس پر جما رہا اور قطعاً ہراساں نہ ہوا)۔

حلِّ عبارت: (الرِّحَالةُ) زین، جمع: رَحَائِلُ (السَّابِحُ) تیراک تیرتا ہوا، مراد تیز رو (النَّهْدُ) طاقتور اور قوی ہیکل گھوڑا، جمع: نُهُودٌ (تَعَاوَرُوا) کسی چیز کو باہم لینا، پے در پے لینا (الكُمَّاةُ) الكَمِيُّ، ہتھیار بند، زرہ پوش، بہادر جمع: اَكْمَاءُ (مُكَلِّم) زخمی

تشریح: باوجود میرا گھوڑا زخمی ہونے کے میں دشمنوں کے نرغہ میں اس پر جما رہا اور قطعاً ہراساں نہ ہوا۔

(۴۵) طَوْرًا يُجَرَّدُ لِلطِّعَانِ و تَارَةً   يَأْوِي إِلٰى حَصَدِ القَسِيِّ عَرَمْرَمِ

ترجمہ: کبھی وہ گھوڑا (دشمنوں سے) نیزہ بازی کے لئے (دوستوں کی صف سے) نکالا جاتا تھا اور کبھی ایسے لشکر کی طرف لوٹ آتا تھا جو کڑی کمانوں والا اور کثیر ہے (یعنی اپنا لشکر)۔

حلِّ عبارت: (طَوْرٌ) دفعہ (جیسے ایک دفعہ یا دو دفعہ) کبھی، (کبھی ایسا کبھی ویسا) جمع: اَطْوارٌ قرآن پاک میں ہے، "وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوارًا" (يُجرَّدُ) نکالا جاتا (طِعَانٌ) نیزہ زنی (یاوی) متوجہ ہوتا ہے (حَصَدَ) مستحکم/مضبوط (عَرَمْرَمِ) لشکر کثیر۔

تشریح: یہ ترجمہ زوزنی کے بیان کے مطابق ہے، دوسری شروح سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰی حصد القسی الخ دشمنوں کے لشکر کا بیان ہے تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں دشمنوں پر حملہ آور ہونے کا بیان ہوگا۔

(۴۶) يُخْبِرْكِ مَنْ شَهِدَ الوَقِيعَةَ أَنَّنِي   أَغْشَى الوَغَى وَأَعِفُّ عِنْدَ المَغْنَمِ

ترجمہ: جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے تجھے بتلا دیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں رہتا ہوں۔

حلِّ عبارت: (الوَقِيْعَةُ) لڑائی میں مڈبھیڑ تصادم، حملہ (اَغْشٰى) عشيانٌ مصدر سے ڈھانپ لینا/ چھا جانا (الوغى) جنگ، ہنگامہ خیز جنگ، لڑائی۔ (اَعِفُّ) دامن کشاں یا پاکدامن رہتا ہوں۔ عِفَّةٌ مصدر سے پاک دامن ہونا۔ (المَغْنَمُ):

الغَنِيْمَةُ، جمع: مَغَانِمُ کی الغنیمَةُ کی جمع غَنَائِمُ ہے بمعنی جنگ میں حاصل کیا ہوا مال، مال مفت۔

تشریح: یعنی میں ایسا جنگجو ہوں کہ لڑائی کے میدان میں میرا مقصد اظہار شجاعت ہوتا ہے نہ کہ حصول غنیمت۔

(۴۷) وَمُدَجَّجٍ كَرِهَ الكُمَاةُ نِزَالَهُ   لامُمْعِنٍ هَرَبًا ولامُسْتَسْلِمِ

ترجمہ: بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہادران کے مقابلہ سے (خوف وہراس کی وجہ سے) بچتے ہیں، نہ وہ (میدان حرب سے) بھاگنے میں جلد باز ہیں اور نہ (مقابلہ سے) عاجز۔

حل عبارت: (المُدَجَّجُ) مکمل طور پر پرہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس (الكَمَاةُ) بہادر (النِّزَالُ) روبرو، لڑائی، میدانی مقابلہ (مُمْعِنُ) مصدر اِمْعَانٌ بمعنی غور فکر کرنا، سوچنا (هَـرَبًا) عاجز، بھاگنا (مُسْتَسِلِمُ) مصدر اِسْتِسْلَامٌ باب اِسْتِفْعَالٌ سے تابعداری کرنا۔

تشریح: یعنی بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہت سے بہادران کے خوف وہراس کی وجہ سے ان کے مقابلے سے بچتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں بلکہ میں ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہوں اور بھاگنے کی نہیں سوچتا۔

(۴۸) جَادَتْ لَهُ كَفِّي بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ   بِمُثَقَّفٍ صَدْقِ الْكُعُوْبِ مُقَوَّمِ

ترجمہ: میرے ہاتھ نے سیدھے گٹھیلے پوروں کے نیزے کے ذریعے بعجلت ایک زخم اس کے رسید کیا۔

حل عبارت: (مُثَقَّفِ) برابر کیا ہوا۔ (كَعُوْبٌ) وكِعَابٌ جمع كَعْبٌ کی ہر دو ہڈیوں کا جوڑ۔ (مُقَوَّمُ) سیدھا کیا ہوا۔

تشریح: نیزے کے زخم کو جود وعطا سے تعبیر کرنا علی سبیل الاستہزاء ہے۔

(۴۹) فَشَكَكْتُ بِالرُّمْحِ الأَصَمِّ ثِيَابَهُ   لَيْسَ الكَرِيمُ عَلَى القَنَا بِمُحَرَّمِ

ترجمہ: میں نے ٹھوس نیزے سے اس کا دل چھید دیا۔ (گو وہ کتنا بڑا سردار سہی لیکن) شریف آدمی نیزے پر حرام تو نہیں ہے۔ (کہ نیزہ اس کو نہ ستا سکے)۔

حل عبارت: (فَشَكَكْتُ) شَكٌّ مصدر سے چپک جانا، چپکا دیا، چھید دیا۔ (الرُّمْحُ) نیزہ (وہ ڈنڈا جس کی سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے)، جمع: رِمَاحٌ (اَصَمٌّ) ٹھوس اور سخت ہونا۔ (ثِيَابَهٗ) مفرد ثوبٌ، مراد مقتول (قَنَا) کھوکھلا نیزہ۔

تشریح: یعنی میں نے ٹھوس نیزے کے ذریعے مقتول کو پرو دیا، چونکہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ قبیلے کا سردار اور شریف آدمی تھا۔ وہ مقابلے سے نہیں گھرایا۔

(۵۰) فتَرَكْتُهُ جَزَرَ السِّبَاعِ يَنُشْنَهُ   يَقْضَمْنَ حُسْنَ بَنَانِهِ والمِعْصَمِ

ترجمہ: میں نے اسے ان درندوں کی خوراک بنا دیا جو اسے نوچتے تھے اور اس کی خوب صورت انگلیوں اور پہنچے کو اگلے دانتوں سے چباتے تھے۔

حلِ عبارت: (الجَزَرُ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں، وہ ٹکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہوں۔ (السِّبَاعُ) واَسْبُعٌ و سُبُوعٌ جمع السبُعُ کی بمعنی درندہ (یَنُشْنَهُ) وہ اسے نوچتے تھے (یَقْضَمْنَ) البَنَانُ) انگلیوں کے پوروے (المِعْصَمُ) کلائی جمع مَعَاصِمُ۔

تشریح: یعنی میں اس مقتول کو بطور خوراک درندوں کے لئے ڈال دیا جو اس کی خوبصورت انگلیوں اور کلائیوں کو چباتے تھے۔

(٥١) وَمِشَكِّ سَابِغَةٍ هَتَكْتُ فُرُوْجَهَا بِالسيفِ عَنْ حَامِي الحَقِيْقَةِ مُعْلَمِ

ترجمہ: بہت سی مکمل، گھنے حلقوں والی زرہ ہیں جن کے حلقوں کو تلوار کے ذریعہ ایسے سردار (کے بدن) سے پھاڑ کر پھینک دیا جو نشان زدہ اور غیرت مند تھے۔

حلِ عبارت: (واؤ) بمعنی رُبَّ (مِشَكُ) چمڑے کا باریک تسمہ جس سے سلائی کی جائے، اس سے مراد مضبوط حلقے (السَّابِغَة) زرہ، جمع سَوَابِغُ (هَتَكْتُ) هَتْكًا سے پردہ چاک کرنا، بےنقاب کرنا (الفُرُوْجُ) فَرْجُ کی جمع بمعنی شگاف پھٹن، (حَامِيَ الحقيقة) غیرت مند/ بہادر۔

تشریح: میں نے اس کی زرہ کاٹ ڈالی اور اس پر حملہ آور ہوا۔

(٥٢) رَبِذٍ يَدَاهُ بِالْقَدَاحِ إِذَا شَتَا هَتَّاكِ غَايَاتِ التِّجَارِ مُلَوَّمِ

ترجمہ: جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہو تو اس کے ہاتھ جوئے کے تیروں کو نہایت سرعت سے چلاتے ہیں (تا کہ جوا کھیل کر غرباء کی امداد کرے اور اس بلا کا مے نوش ہے کہ) شراب کے تاجروں کے جھنڈے گرا دے (ساری شراب پی کر ختم کر دے) اور فضول خرچی میں لوگ اس کو بہت ملامت کرتے ہیں۔

حلِ عبارت: (رَبِذٍ) سریع الحرکت، کام میں پھرتیلا۔ (القِدَاحِ) اَقْدَاحُ و اَقْدُحُ جمع قِدْحُ کی جوئے کا تیر، بے پر اور بلا پھل کا تیر (هَتَك) هَتْكٌ مصدر سے توڑنا (غايات) غايَةٌ کی جمع بمعنی جھنڈا۔ (مُلَوَّمُ) از باب تفعیل اسم مفعول بمعنی ملامت کیا ہوا۔

تشریح: یعنی میرا ممدوح ایسا فضول خرچ ہے کہ شراب کی جتنی بھی دکانیں ہیں تمام دکانوں سے ساری شراب خریدتا ہے بلا قسم کا شرابی ہے اور لوگ اس کی فضول خرچی پر اسے ملامت کرتے ہیں۔

(٥٣) لما رَآني قَدْ نَزَلْتُ أُرِيْدُهُ أَبْدَى نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تبَسُّمِ

ترجمہ: جب اس (مرد شجاع) نے دیکھا کہ میں (گھوڑے سے) اس کے (قتل کے) ارادہ سے اتر پڑا تو اس نے بدون تبسم کے اپنے دانت نکال دیئے۔

حلِ عبارت: (نَزَلْتُ) مصدر نَزُولٌ، اترنا، مراد لڑائی کے لئے تیار ہونا (ابَدٰی) اِبْدَآءٌ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا

(نوَاجذِ) دانت، کچلیاں۔

تشریح: یعنی جب میں اس سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا تو غایت خوف وہراس کی وجہ سے وہ گڑگڑانے لگا۔

(۵۴) عَهْدِي بِــهِ مَــدَّ الــنَّهــارِ كَــأَنَّـمَــا   خُـضِــبَ الْبُـنَـانُ وَرَأْسُــهُ بِـالْـعِـظْـلِمِ

ترجمہ: دن بھر میری اس سے مٹھ بھیڑ رہی تو گویا کہ اس کی انگلیوں کے پوروے اور سر وسمہ کے ساتھ رنگ دیا گیا تھا۔

حلِ عبارت: (عَهْدِی) میری ملاقات، عَهْدُ مصدر جب اس کا صلہ یا آجائے تو ملاقات کا معنی دیتا ہے۔ (مَدَّ النَّهَارِ) بمعنی دن کی روشنی پھیلنا، دن چڑھنا، دن بھر (خُضِب) فعل ماضی مجہول از خُضْبًا و خُضُوبًا سے رنگ دار ہونا، رنگین ہونا۔ (البنانُ) پوروے (عِظْلِمُ) نیل یا اسی کا پودا، وسمہ

تشریح: اس کے سر پر اور انگلیوں پر تیغ زنی کی وجہ سے خون جمع کر وسمہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(۵۵) فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ   بِمُهَنَّدٍ صَافِي الْحَدِيْدَةِ مِخْذَمِ

ترجمہ: پس میں نے اس کے نیزہ مارا۔ پھر میں اوپر کی جانب سے ایک ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوا جو خالص لوہے کی تھی اور بہت زیادہ براں تھی۔

حلِ عبارت: (فَطَعَنْتُهُ بالرُّمْحِ) پس میں نے اس کو نیزے سے مارا یا میں نے اس کو نیزہ مارا۔ (مُهَنَّدٌ) ہندوستانی لوہے کی بنی ہوئی تلوار۔ (الصَّافِی) خالص، بے غبار، بے آمیزش، پاک صاف (الحَدِیْدُ) لوہا، لوہے کی سلاخ، جمع: حَدَائِدُ (المِخْذَم) تیز تلوار سیف قاطع، جمع: مَخَاذِمُ۔

تشریح: یعنی پہلے اس کو نیزہ مارا اور پھر ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا اور وہ تلوار خالص لوہے کی ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ بھاری تھی۔

(۵۶) بَطَلٍ كَــأَنَّ ثِيَــابَــهُ فِي سَرْحَةٍ   يُــحْـذَى نِعَالَ السِّبْتِ لَيْــسَ بِتَوْءَمِ

ترجمہ: وہ ایسا بہادر ہے (اس کے تناور ہونے کی وجہ سے) گویا کہ اس کے کپڑے بڑے تنہ والے درخت پر ہیں۔ نرمی کا جوتہ پہنایا جاتا ہے (سردار ہے) (ماں کے پیٹ سے) جوڑواں نہیں (پیدا ہوا) یعنی بہت قوی ہے۔

حلِ عبارت: (البَطَلُ) بہادر، سورما، ہیرو، شہ سوار، ممتاز کھلاڑی۔ (سَرْحَةٌ) لمبے اور بڑے درخت، جمع: سَرْحٌ (یُحْذِی) حِذَاءٌ مصدر سے احتذ الحذاء بمعنی جوتا پہننا، الحِذَاءُ جوتا (السِّبْتُ) صاف کی ہوئی یا رنگی ہوئی کھال، (النِّعَالُ السِّبْنِیَّةُ، صاف رنگے ہوئے چمڑے کے جوتے، مراد نرمی کے جوتے (التَّوْءَمُ) جوڑواں بچہ جمع: تَوَائِمُ و تُؤَامُ۔

تشریح: یعنی جس آدمی کو میں قتل کیا وہ اتنا طویل قامت ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ اس کے کپڑے کسی اونچے درخت کو پہنا دیئے گئے ہیں مالدار ہونے کی وجہ سے نرم جوتے پہنتا ہے۔ بہت بہادر ہے۔

(۵۷) يَاشَاةَ مَاقَنَصٍ لِمَنْ حَلَّتْ لَهُ　　حَرُمَتْ عَلَيَّ وَلَيْتَهَا لَمْ تَحْرُمِ

ترجمہ: اے لوگو! اس شخص کی شکار کردہ بکری (عبلہ) کو دیکھو جس کے لئے وہ حلال ہو (اور اس کے حسن پر تعجب کرو) مجھ پر حرام ہوگئی۔ اے کاش وہ مجھ پر حرام نہ ہوتی (یعنی میرے اور اس کے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو میرا اس سے وصال ممکن تھا)۔

حل عبارت: (یاء) حرف ندا کا منادیٰ محذوف ہے (شَاۃَ) بمعنی بکری، ہرنی، دنبی، یہ فعل محذوف اُنْظُرُوا کا مفعول ہے مراد اس سے شاعر کی محبوبہ عبلہ ہے۔ (القَنَصُ) شکار کیا جانے والا پرندہ یا جانور (لَيْتَ) کاش حرف تمنی، عام طور پر ناممکن الحصول شے کی تمنا کے لئے آتا ہے۔

تشریح: یعنی میری محبوبہ عبلہ اور میرے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو اس محبوبہ سے وصاف ممکن تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

(۵۸) فَبَعَثْتُ جَارِيَتِي فَقُلْتُ لَهَا اِذْهَبِيْ　　فَتَجَسَّسِي أَخْبَارَهَا لِيَ وَاعْلَمِي

ترجمہ: پس میں نے اپنی خادمہ کو بھیجا اور اس سے کہا کہ جا اور اس کے حالات کی میری خاطر تفتیش کر اور خوب واقفیت حاصل کر (پس وہ گئی اور تمام حالات سے باخبر ہوکر لوٹی)۔

حل عبارت: (بَعَثْتُ) بَعَثَ، يَبْعَثُ، بَعْثًا و بِعْثَةً سے بھیجنا، وفد بھیجنا، (الجَارِيَةُ) باندی، نوکرانی، خادمہ، جمع: جَوَار (تَجَسَّسَ) تفتیش کرنا، سراغ لگانا۔

تشریح: یعنی عبلہ کی حالت کو معلوم کرنے کے لئے اپنی خادمہ کو بھیجنا اس عبلہ سے بے پناہ محبت کی وجہ سے تھی کہ میں کسی طرح بھی عبلہ سے رابطہ کرسکوں۔

(۵۹) قَالَتْ: رَأَيْتُ مِنَ الأَعَادِي غِرَّةً　　وَالشَّاةُ مُمْكِنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمِ

ترجمہ: (واپس آکر) خادمہ نے کہا میں نے دشمنوں کی جانب سے غفلت دیکھی ہے اور وہ بکری (عبلہ) اسی شخص کو حاصل ہوسکتی ہے جو تیرانداز ہو (اور جسارت سے کام لے)۔

حل عبارت: (اَعَادٍ) جمع الجمع، جمع: عِدًى اور اَعْدَاءٌ مفرد عَدُوٌّ بمعنی دشمن (مذکر و مؤنث دونوں کیلئے) (الغِرَّةُ) غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، جمع: غِرَرٌ (الشَّاةُ) بکری مراد عبلہ (مُمْكِنَةٌ) آسان حاصل ہونا۔ (مُرْتَمٌ) تیرانداز۔

تشریح: یعنی خادمہ نے واپس آکر مجھے اکسایا اس بات پر کہ تیرے دشمن غفلت میں اور دشمنوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر عبلہ کو شکار کرنا بہت آسان ہے۔

(۶۰) وكَأَنَّمَا التَفَتَتْ بِجِيدِ جَدَايَةٍ　　رَشَاءٍ مِنَ الغِزْلَانِ حُرٍّ أَرْثَمِ

ترجمہ: (شاعر اس کے بعد اپنی ملاقات کی کیفیت کو بیان کرتا ہے) اس (محبوبہ) نے گویا کہ اس آہو بچہ کی گردن کے ساتھ

التفاف فرمایا جو ہرنوں میں سے چلنے پر قادر ہو گیا ہو اور سفید رنگ ہو جس کی ناک اور ہونٹوں پر سفید دھبہ ہو۔

حلِ عبارت: (جِيْدٌ) گردن، گردن کا اگلا حصہ، جمع: أَجْيَادٌ و جُيُوْدٌ (جِدَايَةٍ) ہرن کا چھ ماہ کا بچہ جو توانا ہو گیا ہو، نر اور مادہ دونوں کیلئے جمع: جَدَايَا (الرَّشَاءُ) ہرن کا بچہ جب کہ وہ ہرنی کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے جمع: أَرْشَاءٌ (غِزْلَانٌ) و غِزْلَةٌ جمع غَزَالٌ کی بمعنی ہرن (الحُرُّ) خالص ہر قسم کی آمیزش سے پاک، مراد خالص سفیدی (أَرْثَمِ) صیغہ صفت ناک اور ہونٹ پر سفیدی ہونا۔

تشریح: معشوقہ نے جب التفات کیا تو اس کی گردن اس آہو بچہ کی گردن کی طرح خوب صورت معلوم ہوتی تھی جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو۔

(٦١) نُبِّئْتُ عَمْراً غَيْرَ شَاكِرِ نِعْمَتِي وَالْكُفْرُ مَخْبَثَةٌ لِنَفْسِ الْمُنْعِمِ

ترجمہ: مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ عمرو میرے انعامات کا شکر گزار نہیں اور ناسپاسی انعام کرنے والے کے نفس کے لئے سبب خباثت بن جاتی ہے (یعنی پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے)۔

حلِ عبارت: (نُبِّئْتُ) مجھے بتایا گیا ہے (كُفْرُ) ناشکری (مَخْبَثَةً) بخل، باعث خباثت۔

تشریح: یعنی عمرو میرے بے شمار احسانات کے باوجود ان سے انکاری ہے جب احسان کرنے والے کی احسان کی ناشکری کی جائے تو پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے۔

(٦٢) وَلَقَدْ حَفِظْتُ وَصَاةَ عَمِّي فِي الْوَغٰى إِذْ تَقْلِصُ الشَّفَتَانِ عَنْ وَضَحِ الْفَمِ

ترجمہ: (شجاعت و دلیری کے متعلق) میں نے اپنے چچا کی وصیت کو میدان جنگ میں اس وقت (بھی) یاد رکھا جب کہ (بہادروں کے) ہونٹ (خوف کی وجہ سے) دانتوں سے سکڑ گئے (اور دانت کھل گئے، یعنی گھبراہٹ کے وقت بھی میں نے دلیری سے کام لیا)۔

حلِ عبارت: (حَفِظْتُ) حَفِظَ، يَحْفَظُ، حِفْظًا سے محفوظ رکھنا (وَصَاةَ) الوَصِيَّة بمعنی وصیت، نصیحت، ہدایت، جمع: وَصَايَا (الوَغىٰ) لڑائی، میدان جنگ (تَقْلِصُ) قَلَصَ، يَقْلِصُ، قُلُوْصًا سے بمعنی سکڑنا، ملنا یعنی ہونٹ دانتوں سے سکڑ کر ہٹ گئے۔ (وَضَحُ) سفیدی، ہر چیز کی سفیدی جمع: أَوْضَاحٌ۔

تشریح: یعنی میں نے شجاعت اور دلیری کے متعلق اپنے چچا کی وصیت کو میدان جنگ میں اس وقت بھی یاد رکھا جبکہ بڑے بڑے بہادروں کے ہونٹ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے خشک ہو گئے۔

(٦٣) فِي حَوْمَةِ الْحَرْبِ الَّتِي لَا تَشْتَكِي غَمَرَاتِهَا الْأَبْطَالُ غَيْرَ تَغَمْغُمِ

ترجمہ: (میں نے چچا کی وصیت) لڑائی کے ایسے شدید دور میں (یاد رکھی) کہ جس کے شدائد کی شکایت سوائے گنگنانے کے

بہادر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی ایسی سخت جنگ میں کہ بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان بھی ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

حَلِّ عِبَارَت: (حَوْمَةِ الحَرْبِ) لڑائی کی شدت، معرکہ کارزار (غَمَرَات) وَغِمَارٌ وغُمَرٌ، جمع: الغَمْرَةُ کی بمعنی سختی، مصیبت، شدائد (أَبْطَالُ) بَطَلٌ کی جمع: بہادر مرد میدان (الغَمْغَمَةُ) لڑائی جنگ بازوں کا شور، جمع: غَمَاغِمُ۔

تَشْرِیح: یعنی میں نے اپنے چچا کی وصیت لڑائی کے ایسے شدید دور میں یاد رکھی کہ بڑے سے بڑے مرد میدان بھی ان شدائد کی شکایت سوائے گنگانے کے نہیں کر سکتے یعنی بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان ان واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

(۶۴) إِذْ يَتَّقُونَ بِيَ الأَسِنَّةَ لَمْ أَخِمْ عَنْهَا وَلٰكِنِّي تَضَايَقَ مُقْدَمِي

تَرْجَمَہ: جب کہ وہ (بنو عبس) میرے ذریعہ نیزوں سے بچ رہے تھے (یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا) تو میں نے بزدلی نہیں دکھائی (ہاں) لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔

حَلِّ عِبَارَت: (اسنّة) مفرد سِنَانٌ بمعنی نیزہ (لَمْ اَخِمْ) مصدر خَيْمٌ بمعنی پیچھے ہٹنا/ بزدل ہونا (تَضَايِقُ) مادہ (ضَيْقٌ) بمعنی تنگی (مُقْدَمِي) میرا آگے بڑھنا۔

تَشْرِیح: یعنی میں نے اپنے چچا کے وصیت پر عمل کرتے ہوئے ایسی دلیری سے کام لیا کہ میری بہادری کی وجہ سے قبیلہ بنو عبس نیزوں سے محفوظ رہے یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقع نہ ملا۔

(۶۵) لَمَّا رَأَيْتُ الْقَوْمَ أَقْبَلَ جَمْعُهُمْ يَتَذَامَرُونَ كَرَرْتُ غَيْرَ مُذَمَّمِ

تَرْجَمَہ: جب میں نے دیکھا کہ دشمنوں کی تمام جماعت ایک دوسرے کو بھڑکاتی ہوئی (ہم پر) ٹوٹ پڑی تو میں نے ایسی حالت میں حملہ کیا کہ میں مستحق مذمت نہ تھا۔ (یعنی خوب داد شجاعت دی)۔

حَلِّ عِبَارَت: (اَقْبَل) متوجہ ہونا، اس سے مراد حملے کا ارادہ کرنا۔ (يَتَذَامَرُون) تَذَامُرٌ مصدر سے ایک دوسرے کو برانگیختہ کرنا، بھڑکانا۔ (كَرَرْتُ) كَرَّ يَكِرُّ، كَرِيْرًا سے حملہ کرنا۔ علی العدُوّ دشمن پر حملہ کرنا۔ (مُذَمَّمِ) مذمت کیا ہوا، مستحق مذمت۔

تَشْرِیح: یعنی جب دشمنوں نے ہمارے خلاف متحدہ محاذ بنا کر ہم پر حملہ کرنا چاہا تو میں خوب داد شجاعت دیتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑا کہ جس کی سب تعریف کرنے لگے۔

(۶۶) يَدْعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الأَدْهَمِ

تَرْجَمَہ: بنو عبس عنترہ کہہ کر (مجھے) اس حال میں (امداد کے لئے) پکارتے تھے کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادہم کے سینہ میں کوئیں کی رسیوں کی طرح (آ جا رہے) تھے۔

حَلِّ عِبَارَت: (عَنتَر) شاعر کا نام (رِمَاح) رُمْحٌ کی جمع بمعنی نیزہ (اَشْطَانُ) الشَّطَنُ کی جمع بمعنی ڈول کی رسی یا جانور کو باندھنے کی رسی (اللَّبَانُ) دونوں پستانوں کے درمیان سینہ کا حصہ۔

تَشْرِیح: یعنی میں اس حال بنوعبس کی پکار کا جواب دلیری سے دیا ہے کہ نیزے میرے گھوڑے کے سینہ میں کوئیں کی رسیوں کی طرح آجارہے تھے۔

(٦٧) مَازِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ   وَلُبَانِهِ حَتّٰى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

تَرْجَمَہ: میں برابر اس (ادہم) کے میانہ گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہوگیا۔

حَلِّ عِبَارَت: (اَرْمِيهِمْ) رَمَاءٌ سے بڑھنا۔ اَرْمِيهِمْ میں ان کی طرف بڑھاتا رہا۔ (الثُّغْرَةُ) رخنہ، شگاف، درہ، درمیانی حصہ، جمع: ثُغَرٌ (النَّحْرُ) سینہ کا بالائی حصہ، گردن (لَلبَانُ) سینہ (تَسَرْبَلَ) کرتا پہننا، مرادی معنی لت پت ہونا "تَسَرْبَلَ بالدم" بمعنی خون میں لت پت ہوگیا۔

تَشْرِیح: یعنی میں نے اپنے گھوڑے ادہم کو برابر دشمنوں کی طرف بڑھاتا رہا اور ان پر تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے جوابی حملے سے میرا گھوڑا خون سے لت پت ہوگیا۔

(٦٨) فَازْوَرَّ مِنْ وَقْعِ القَنَا بِلُبَانِهِ   وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ

تَرْجَمَہ: پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے ہنہنا کر اور آنسو کے ذریعہ مجھ سے شکایت کی۔

حَلِّ عِبَارَت: ازْوَرَّ ہٹنا، منحرف ہونا (عَبْرَةِ) ایک آنسو، جمع: عِبَرٌ (تَحَمْحَمِ) ای تحَمْحَمَ الفَرَسُ بمعنی ہنہنانا۔

تَشْرِیح: یعنی میرے گھوڑے پر مسلسل نیزے پڑنے کی وجہ سے میدان سے ہٹا اس کے آنسو نکل آئے اور ہنہنانے لگا۔ گویا کہ وہ اپنے آنسوؤں اور ہنہنا کر مجھ سے شکایات کر رہا تھا۔

(٦٩) لَوْكَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اِشْتَكیٰ   وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الكَلَامَ مُكَلِّمِي

تَرْجَمَہ: اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شکایت کرتا اور اگر گفتگو کرنی جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔

حَلِّ عِبَارَت: (الْمُحَاوِرَةُ) گفتگو، بات چیت، بحث ومباحثہ، مکالمہ (اشتکیٰ) شکایت کرتا۔ (مُكَلِّمُ) صیغہ اسم فاعل از باب تفعیل بمعنی گفتگو کرنے والا۔

تَشْرِیح: زبان حال سے اس کی شکایت اس بناء پر تھی کہ وہ زبان قال سے گفتگو کرنی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ ضرور زبان سے اپنی شکایات بیان کرتا۔

(۷۰) وَلَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا   قِيلُ الفَوَارِسِ: وَيْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ

ترجمہ: میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ (یا بیماری) کو شہسواروں کے اس قول سے زائل کر دیا کہ اے کمبخت کے مارے عنترہ آگے بڑھ۔

حل عبارت: (شَفَى) از باب ضَرَب سے شِفَاءً بمعنی شفا دینا۔ (سُقَمُ) السقَمُ والسَقْمُ، والسَقَامُ بمعنی بیماری (وَيْك) تیرا برا ہو۔ (أَقْدَم) آگے بڑھ۔

تشریح: چونکہ تمام اصحاب کو میرے اوپر اعتماد تھا اس لئے سب نے مجھ ہی سے امداد کی التجاء کی، اس وجہ سے دل کے داغ دھل گئے اور میں بہت خوش ہوا۔

(۷۱) وَالخَيْلُ تَقْتَحِمُ الخَبَارَ عَوَابِساً   مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَيْظَمِ

ترجمہ: اس حال میں کہ گھوڑے ترش رو ہو کر نرم زمین میں داخل ہو رہے تھے اور وہ دراز قد گھوڑیوں اور کم بال والے طویل گھوڑوں میں منقسم تھے۔

حل عبارت: (الخَيْلُ) گھوڑے، جمع: أَخْيَالٌ وخُيُولٌ (تَقْتَحِمُ) مصدر اِقْتِحَامُ از باب افتعال سے، داخل ہونا (الخَبَارُ) نرم زمین جس میں جانور کے پیر دھنس جائیں (عَوَابِسُ) عِبّاسُ بہت ترش رو، وہ شخص جس کے پیشانی پر شکن پڑے رہتے ہیں۔ (شَيْظَمَةٍ) دراز قامت گھوڑی (اَجْرَدُ) وہ گھوڑا جس کے بدن پر کم بال ہو (شَيْظَمُ) دراز قد گھوڑا۔

تشریح: گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی اس کے باوجود طویل قامت گھوڑے اور گھوڑیاں نرم زمین پر ترش روئی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔

(۷۲) ذُلُلٌ رِكَابِيْ حَيْثُ شِئْتُ مُشَايِعِيْ   قَلْبِيْ وَأَحْفِزُهُ بِأَمْرٍ مُبْرَمِ

ترجمہ: میری سواریاں تابعدار ہیں میں جہاں چاہوں (لے جاؤں) میری عقل میری معین و مددگار ہے اور میں اس کو رائے محکم کے ساتھ چلاتا ہوں۔ (عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں)۔

حل عبارت: (ذُلُلٌ) ذَلُولُ کی جمع، بمعنی فرماں بردار، تابعدار (رِكَابُ) سواری، سواری کا اونٹ، جمع: رُكُبٌ ورَكَائِبُ (مُشَايِعُ) بمعنی ہمراہی، ساتھی، رفیق (مُبْرَمُ) مضبوط و مستحکم، قطعی۔

تشریح: یعنی میری سواریاں تابعدار ہیں جہاں چاہتا ہوں جاتی ہیں۔ میری عقل میری معین و مددگار ہے۔ عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں۔

(۷۳) وَلَقَدْ خَشِيتُ بِأَنْ أَمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ   لِلحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَى ابْنَيْ ضَمْضَمِ

ترجمہ: بخدا مجھے محض اس کا ڈر ہے کہ میں مر جاؤں اور ضمضم کے دو بیٹوں (حصین و ہرم) پر لڑائی کی چکی اچھی طرح نہ

گھوے۔

حلِ عبارت: (خَشِيْتُ) خَشِيَ، يَخْشٰى، خَشْيَةً بمعنی ڈرتے رہنا (ابنی ضمضم) ضمضم کے دو بیٹے مراد حصین اور ہرم ہیں۔

تشریح: (میرا دل جب ہی ٹھنڈا ہوگا جب دل کھول کر ان سے بدلہ لے لوں گا)

(۷۴) الشَّاتِمَيْ عِرْضِي ولَمْ أَشْتُمْهُمَا وَالنَّاذِرَيْنِ إِذَا لَمْ الْقَهُمَا دَمِيْ

ترجمہ: دونوں میری آبروریزی کرنے والے ہیں حالانکہ میں نے کبھی انہیں گالی (جو بہادری کے شیوہ کے منافی ہے) نہیں دی اور جب میں ان سے نہیں ملتا (غائب ہوتا ہوں) تو وہ میرے خون کی منّتیں مانتے ہیں (اور جب سامنے آتا ہوں تو میرا کچھ بھی نہیں بنا سکتے)۔

حلِ عبارت: (شَاتِمٌ) بدزبان، دشنام طراز (أَشْتُمْهُمَا) میں نے انہیں گالی نہیں دی (نَاذِرٌ) ندر ماننے والا۔

تشریح: یعنی وہ میرے خلاف ہر قسم کے بڑے حربے استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔

(۷۵) إِنْ يَفْعَلاً فَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَاهُمَا جَزَرَ السِّبَاعِ وَكُلِّ نَسْرٍ قَشْعَمِ

ترجمہ: اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں (تو کوئی تعجب نہیں) اس لئے کہ میں نے ان کے باپ کو (مار کر) درندوں اور ہر بڈھے گدھ کی خوراک بنا کر چھوڑا ہے۔

حلِ عبارت: (جَزَرَ السِّبَاعِ) وہ گوشت جسے درندے کھاتے ہیں (۲) وہ ٹکڑے جو پرندوں اور درندوں کے کھانے کیلئے چھوڑ دیئے گئے ہوں (النَّسْرُ) گدھ (قَشْعَمٌ) ہر بڑی اور پرانی یا عمر رسیدہ چیز۔

تشریح: اگر وہ دونوں میری برائی کرتے ہیں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے آخر میں نے ان کے باپ کو قتل کر کے درندوں اور گدھوں کی خوراک بنا دیا ہے۔

(۷) حارث بن حلّزہ کے حالات اور شاعری

﴿پیدائش اور حالات زندگی﴾

ساتویں معلقہ کے شاعر کا پورا نام ابو ظلیم حارث بن حلزہ یشکری بکری ہے۔ شاعر کو خاندان بکر میں وہی مرتبہ و مقام حاصل تھا جو عمرو بن کلثوم کو بنی تغلب میں۔ اس کی شہرت کا باعث وہ مشہور قصیدہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے وہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے فی البدیہ کہا تھا، تا کہ اس کے ذریعے بادشاہ کی ہمدردی و تائید اسے حاصل ہو جائے اور ان الزامات کا ازالہ بھی ہو جائے جو اس کی قوم پر لگائے گئے تھے۔ اس قصیدہ کے کہنے کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی بکر و بنی تغلب کے قبیلوں نے عمرو بن ہند کے سامنے ہتھیار ڈال کر یہ طے کیا کہ وہ دونوں قبیلوں سے ضمانتیں لیکر مظلوم کو ظالم سے حق دلائے۔ اس موقع پر دونوں قبیلے ایک دوسرے پر الزامات اور تہمتیں لگانے لگے۔ ''الزامات کی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ نے تغلب کے ایک قافلہ کو اپنے کسی کام کے لئے روانہ کیا تھا اور وہ قافلہ تباہ ہو گیا، تغلبی کہتے ہیں کہ ہمارے آدمی قبیلہ بکر کے گھاٹ پر اترے تھے جہاں سے ان کو بکر کے لوگوں نے بھگا کر جنگل میں پہنچا دیا اور وہ پیاسے مر گئے، بکر قبیلہ کے لوگوں نے کہا کہ ہم نے ان کو پانی پلایا اور ان کو راہ پر لگا دیا تھا، لیکن وہ راستہ بھٹک گئے اور تباہ ہو گئے۔'' تغلب قبیلہ نے قبیلہ بکر پر غداری کا الزام لگایا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ فریقین بادشاہ کے سامنے زبانی جھگڑے سے بڑھ کر ہاتھا پائی پر اتر آئے اور بادشاہ تغلبیوں کی طرف مائل تھا، اس جانب داری نے شاعر کے جذبات کو ابھارا، جو اس مجلس میں حاضر تھا، ایک دم وہ کھڑا ہوا اور اس نے برجستہ اپنا قصیدہ سنانا شروع کر دیا، اس وقت وہ اپنی کمان سے ٹیک لگائے ہوئے تھا، کہتے ہیں کہ جوش غضب میں وہ اس قدر بے خود ہو گیا تھا کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا اور اسے احساس تک نہ ہوا قصیدے میں اس نے بادشاہ کی مدح اس عمدگی سے بیان کی کہ اسے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے قبیلے کا طرفدار بنا لیا، اور اس کے دل میں قبیلہ بکر کے اس وقت کے سردار نعمان بن ہرم کی جلد بازی سے جو کینہ پیدا ہو چکا تھا اسے بھی فرو کر دیا۔ حارث نے بڑی لمبی عمر پائی حتیٰ کہ اصمعی کا خیال ہے کہ اس قصیدے کو سناتے وقت وہ ایک سو پینتیس (135) برس کا تھا۔

﴿حارث بن حلّزہ کی شاعری﴾

اس کا پورا کلام اس معلقہ کے علاوہ چند قطعات ہیں جن سے نہ تو اس کی ناموری کا سبب معلوم ہوتا ہے نہ اس کے طبقے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اس کی مثال اس بارے میں طرفہ اور عمرو بن کلثوم کی سی ہے۔ اس کا لمبا قصیدہ، سلامت اور نیرنگی مضامین کی بناء پر خوب مقبول ہوا۔ بالخصوص ایک ہی جگہ پر اس قدر طویل قصیدہ برجستہ کہے جانے کی وجہ سے

بہت پسند کیا گیا۔ ابوعمرو شیبانی کا تو کہنا ہے کہ اگر وہ اس قصیدے کو ایک برس میں بھی کہتا تب بھی قابل ملامت نہ ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کوڑھ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے حارث نے یہ قصیدہ پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر سنایا تھا لیکن بادشاہ نے اس کی عزت افزائی اور شاعری کی داد دیتے ہوئے حکم دیا کہ درمیان سے پردہ اٹھا دیا جائے اس قصیدے کی ابتداء اس نے تغزل سے کی ہے بعد ازاں اپنی اونٹنی کی تعریف کی، پھر تغلبیوں کو ان لڑائیوں کا طعنہ دیا جن میں خاندان بکران پر غالب رہا۔ عرب کے قابل ذکر واقعات بھی بیان کئے ہیں، پھر بادشاہ عمرو بن ہند کی مدح کی ہے اور آخر میں بادشاہ کے سامنے اپنی قوم کی بڑائی اور اس کے بلند کارناموں کا فخریہ ذکر کیا ہے۔

﴿۷﴾

اَلْمُعَلَّقَةُ السَّابِعَةُ لِلْحَارِثِ

وقَال الحَارِثُ بْنُ حِلّزَةَ اليَشْكَرِيُّ: یہ قصیدہ حارث بن حلزہ یشکری بکری کا ہے۔

(۱) آذَنَتْنَا بِبَيْنِهَا أَسْمَاءُ رُبَّ ثَاوٍ يُمَلُّ مِنْهُ الثَّوَاءُ

تَرجُمہ: (محبوبہ) اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے (لیکن محبوبہ اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں بلکہ اس کی اقامت تو باعث راحت وسکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے)۔

حَلِّ عِبَارت: (آذَنَتْنَا) اِيْذَانٌ مصدر سے باخبر کرنا، خبر دینا (بَيْن) جدائی (رُبَّ) حرف جر جو حرف نکرہ کو مجرور کرتا ہے اور زائد حرف کے حکم میں ہوتا ہے کسی لفظ سے متعلق نہیں ہوتا۔ (ثَاوِی) مقیم، میزبان، مؤنث، ثَاوِيَةٌ (يُمَلُّ) ازباب سَمِعَ مصدر مَلَلاً و مَلَالاً و مَلَالَةً سے بمعنی کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آجانا، رنج پہنچنا (الثَوَاءُ) ازباب ضَرَبَ مصدر ثَوَاءٌ وثُوِيًّا سے ٹھہرنا، قیام کرنا۔ قرآن پاک میں ہے۔ "وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنا ولٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ۔

تَشرِیح: یعنی میری محبوبہ اسماء نے اپنے کوچ کر جانے کی خبر خود دی کیونکہ بہت سے مقیم ایسے ہیں کہ ان کی زیادہ اقامت کی وجہ سے رنج پہنچتا ہے۔ لیکن اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے بلکہ اس کی اقامت تو باعث راحت وسکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے۔

(۲) بَعْدَ عَهْدٍ لَنَا بِبُرْقَةِ شَمَّاءَ فَأَدْنَى دِيَارَهَا الْخَلْصَاءُ

تَرجُمہ: (محبوبہ نے جدائی کی خبر) اس ملاقات کے بعد دی جو (مقام) شماء کی پتھریلی زمین میں ہوئی جس کے قریب ترین مکانات میں سے (مقام) خلصاء ہے۔

حَلِّ عِبَارت: (بُرْقَةُ) البرقاءُ بمعنی سخت زمین جس میں پتھر، ریت اور مٹی ملے ہوئے ہو۔ جمع: بَرَاقِي (شَمَاء) جگہ کا نام ہے۔ (أَدْنَى) دَنَا، يَدْنُوْ، دُنُوًّا و دَنَاوَةً سے نزدیک ہونا، قریب آنا۔ هُوَدَانٍ جمع: دُنَاةٌ (خَلْصَاءُ) جگہ کا نام ہے۔

تَشرِیح: باوجودیکہ ایک عرصہ دراز تک ان مقاماتِ مذکور میں محبوبہ سے ملاقات رہی لیکن پھر بھی اس نے کوئی پروا نہیں کی اور مجھ کو چھوڑ کر چلی گئی۔

(۳) فَالْمُحَيَّاةُ فَالصِّفَاحُ فَأَعْنَاقُ   فِتَاقٍ فَعَاذِبٌ فَالْوَفَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) محیاۃ میں پھر (کوہ) صفا میں پھر (کوہِ) فتاق کی چوٹیوں پر، پھر (مقام) عاذب پھر (مقام) وفاء۔

حلِ عبارت: (محیّاۃ، صَفَاح) دونوں جگہوں کے نام ہیں (اَعْنَاقٌ) عُنُق کی جمع بمعنی ہر چیز کا بالائی حصہ مراد اس سے چوٹی ہے۔ (فِتَاق اور عَاذِبٌ اور وَفَاءُ) تینوں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں اسماء سے شاعر کی ملاقات ہوئی۔

تشریح: یعنی شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ اسماء سے مقامات مذکورہ میں ہوتی رہی۔

(۴) فَرِيَاضُ الْقَطَا فَأَوْدِيَةُ الشُّرْ   بُبِ فَالشُّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاءُ

ترجمہ: پھر (مقام) ریاض القطا پھر شربُب کی وادیوں میں، پھر (مقام) الشُعْبَتَان وَابْلَا میں ہوئی۔

حلِ عبارت: (رِيَاضُ الْقَطَا و شُرْبُبُ وشَعْبَتَان وابْلاَ) چاروں جگہوں کے نام ہیں۔ جہاں شاعر کی ملاقات ان کی محبوبہ سے ہوئی تھی۔

تشریح: مذکورہ مقامات بھی وہی ہیں جہاں شاعر کی ملاقات ان کے محبوبہ سے ہوتی رہی۔

(۵) لَا أَرَى مَنْ عَهِدْتُ فِيْهَا فَأَبْكِي   الْيَوْمَ دَلْهًا وَمَا يُحِيْرُ الْبُكَاءُ

ترجمہ: میں اس محبوبہ (اسماء) کو نہیں دیکھتا جس سے ان مقامات (مذکورہ) میں ملاقات ہوئی تھی پس آج شدت غم و رنج میں رو رہا ہوں اور کیا رونا کوئی چیز واپس دلاسکتا ہے؟ (ہرگز نہیں بلکہ اب واویلا بالکل غیر نافع اور بے سود ہے)۔

حلِ عبارت: (عَهِدْتُ) ملاقات کرنا۔ عَهْدٌ مصدر سے (ابْكِي) بَكَى، يَبْكِي، بُكًى و بُكَاءً بمعنی رونا۔ (دَلْهًا) غم یا عشق وغیرہ کی وجہ سے کھوئے ہوئے دل والا ہونا، دیوانہ ہو جانا، محبت یا عشق کا کسی کو وارفتہ کر دینا۔ (يُحِيْرُ) اِحَارَةٌ سے واپس لانا۔

تشریح: شاعر اپنی محبوبہ کو یاد کر کے اور جن مقامات میں ان سے ملاقات ہوتی رہی تھی یاد کر کے رو رہا ہے اور پھر خود ہی اپنے زخمی دل کو دلاسا دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اب رونے اور واویلا کرنے سے کیا فائدہ۔ اب محبوبہ سے دوبارہ ملاقات ناممکن ہے۔

(۶) وَبِعَيْنَيْكَ أَوْقَدَتْ هِنْدُ النَّا   رَأَصِيْلاً تُلْوِيْ بِهَا الْعَلْيَاءُ

ترجمہ: اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے شام کے وقت آگ روشن کی جس کو پہاڑ کی چوٹی ابھار رہی تھی۔

حلِ عبارت: (أَوْقَدَتْ) اِيْقَادٌ مصدر سے روشن کرنا، جلانا۔ (اَصِيْلاً) شام کے وقت (تُلْوِى) اِلْوَاءٌ مصدر سے ابھارنا، اشارہ کرنا۔ (عَلْيَاءُ) پہاڑ کی چوٹی۔

تشریح: یعنی تیرے دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے پہاڑ کی چوٹی پر آگ روشن کر کے میری وہاں موجودگی کا اشارہ دیا۔

(۷) فَتَنَوَّرْتُ نَارَهَا مِنْ بَعِيْدٍ   بِخَزَازَى هَيْهَاتَ مِنْهُ الصِّلَاءُ

ترجمہ: پس تو نے اس (ہند کی) آگ کو (کوہ) خزازی پر دور سے دیکھا اور اس آگ سے تاپنا (یا وہ شعلہ) تجھ سے بہت دور تھا۔

حلِ عبارت: (تَنَوَّرْتُ) ای تَنَوَّرَ النَّارُ بمعنی دور سے آگ کو غور کر کے دیکھنا، باب تَفَعُّل سے (خَزَازَی) پہاڑی کا نام ہے۔ (هَيْهَاتُ) اسم فعل بمعنی بَعُدَ، دور، وعدم امکان، قرآن پاک میں ہے "هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ۔" (الصِّلَاءُ) آگ تاپنا۔

تشریح: تو اس آگ سے متمتع نہ ہوسکا کیونکہ وہ تیری قسمت میں ہی نہ تھی۔

(۸) أَوْقَدَتْهَا بَينَ العَقِيقِ فَشَخْصَيْنِ   بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الضِّيَاءُ

ترجمہ: اس (محبوبہ) نے (مقام) عقیق وشخصین کے درمیان خوشبودار لکڑی سے اس آگ کو اس طرح روشن کیا جس طرح صبح کی روشنی چمکتی ہے۔

حلِ عبارت: (عَقِيق اور شَخْصَيْن) جگہوں کے نام ہیں (العُودُ) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے۔ جمع: اَعْوادٌ وعِيْدَانٌ (يَلُوحُ) لَاحَ، يَلُوحُ، لَوْحًا سے چمکنا، واضح اور منکشف ہونا، جھلملانا، (الضِّيَاءُ) ضَوْءٌ سے روشنی، صبح کی روشنی۔

تشریح: یعنی مقام عقیق اور شخصین کے درمیان ایسی آگ روشن کی گویا کہ صبح کی روشنی نمودار ہوئی۔

(۹) غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَسْتَعِينُ عَلَى الهَمِّ   إِذَا خَفَّ بِالثَّوِيِّ النَّجَاءُ

ترجمہ: لیکن (باوجود اس عشق وفریفتگی کے) میں اس وقت جب کہ (شدائد اقامت کی وجہ سے) مقیم پر سفر آسان ہو جائے مصائب کے خلاف (اس ناقہ سے جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں) مدد چاہتا ہوں (اور وقت کو ٹالنے کے لئے سفر کر جاتا ہوں)۔

حلِ عبارت: (أَسْتَعِينُ) اِسْتِعَانَةٌ سے مدد چاہنا (الهَمُّ) رنج، غم، فکر، مصائب، تکالیف، دشواری، مشکلات، جمع: هُمُومٌ (ثوی) مقیم (النَّجَاءُ) بمعنی تیز رفتار اونٹنی، مراد سفر۔

تشریح: یعنی باوجود اس عشق وفریفتگی کے جب اقامت دشوار ہوگئی تو پھر میرے لئے سفر آسان ہوگیا۔ جیسے شدائد اقامت کی وجہ سے مقیم پر سفر آسان ہو جاتا ہے اس لئے میں نے ایسی اونٹنی کے ذریعے کوچ کا مکمل ارادہ کر لیا جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں۔

(۱۰) بِزَفُوفٍ كَأَنَّهَا هِقْلَةٌ   أُمُّ رِئَالٍ دَوِّيَّةٌ سَقْفَاءُ

ترجمہ: ایک ایسی تیز رو ناقہ کے ذریعہ جو (تیز روی میں) گویا کہ ایک طویل کبڑی کمر والی اور بچوں والی جنگلی مادہ شتر مرغ

ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الزَّفُوْف) تیز رفتار اونٹنی (هِقْلَةٌ) مادہ شتر مرغ (هِقْلٌ) نر شتر مرغ (أُمُّ رِئَالٍ) بچوں والی (دَوِّيَّةٌ) جنگل بیابان، مراد جنگل کی پروردہ (سَقْفَاءُ) شتر مرغ کا ٹیڑھی گردن والا ہونا جمع: سُقُفٌ۔

تشریح: شاعر اس شعر میں اس اونٹنی کی اوصاف بیان کرتے ہوئے اس کو تیز رفتاری میں ایسی مادہ شتر مرغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو اچھی نسل طویل القامت اور جھکی ہوئی کمر والی اور جنگل کی کھلی فضا میں پلی ہوئی ہو۔

(۱۱) آنَسَتْ نَبْأَةً وَأَفْزَعَهَا الْقُنَّاص عَصْراً وَقَدْ دَنَا الإِمْسَاءُ

ترجمہ: (ایسی مادہ شتر مرغ) جس نے (ایک قسم کی) کھسکھساہٹ سنی اور (جس کو) شام کے وقت جب کہ شب میں داخل ہونے کا وقت قریب تھا شکاریوں نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہو۔

حَلِّ عِبَارَت: (آنَسَتْ) اِیْنَاسًا مصدر سے بمعنی سننا، اس نے سنی (نَبْأَةً) کھسکھساہٹ/آہٹ (قُنَّاصٌ) قَانِصٌ کی جمع بمعنی شکاری (عَصْرًا) شام کو/عصر کے وقت (مَسَاءُ) نصف شب تک، وقت، جمع أَمْسِيَةٌ

تشریح: ان اوصاف سے بہت زیادہ تیز رفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے شتر مرغ ایک تو پہلے ہی کافی تیز رفتار اور متوحش ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اوصاف بھی اس میں موجود ہوں تو اس کی تیز روی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

(۱۲) فَتَرَى خَلْفَهَا مِنَ الرَّجْعِ وَالْوَقْعِ مَنِيناً كَأَنَّهُ أَهْبَاءُ

ترجمہ: پس تو (اے مخاطب) اس ناقہ کے پیچھے تیز روی اور وسعت گامی کی وجہ سے باریک ذرّات کو مثل غبار (اڑتا) دیکھے گا۔

حَلِّ عِبَارَت: (الرَّجْع) وسعت قدم، (وَقْعِ) آہٹ، قدموں کی چاپ، مراد تیز روی، (مَنِيْنًا) کمزور، باریک (اَهْبَاءُ) هَبْوَةٌ کی جمع بمعنی گرد غبار، ذرہ خاک۔

تشریح: یعنی اے مخاطب! اس ناقہ کے پیچھے اس کی تیز رفتاری اور چوڑے قدموں کی وجہ سے ایسا غبار اڑتا ہوا نظر آتا ہے جیسے کسی سوراخ میں مٹی کے ذرات چمکے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(۱۳) وَطِرَاقاً مِنْ خَلْفِهِنَّ طِرَاقٌ سَاقِطَاتٌ أَلْوَتْ بِهَا الصَّحْرَاءُ

ترجمہ: نعل کے ایسے ٹکڑے (تو دیکھے گا) جن کے پیچھے اور ٹکڑے گرے ہوئے ہوں گے جنہیں جنگل (میں تیز روی) نے فاسد بنا دیا ہے۔

حَلِّ عِبَارَت: (الطِّرَاقُ) چمڑے کا ٹکڑا دوسرے چمڑے پر رکھا ہوا، جوتے کا پیوند (سَاقِطَاتٌ) گرے ہوئے (أَلْوَتْ) فاسد بنا دیا ہے (الصَّحْرَاءُ) بیابان، جنگل جمع: (الصَّحَارِی)

تشریح: ناقہ کی تیز روی کی وجہ سے اس کے نعل کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

(۱۴) أَتَلَهَّى بِهَا الْهَوَاجِرَ إِذْ كُلُّ   ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عَمْيَاءُ

ترجمہ: میں اس ناقہ سے دوپہر میں کھیل کودتا ہوں جب کہ (گرمی کی وجہ سے) ہر صاحب عزم وارادہ قبر پر بندھی ہوئی اندھی اونٹنی (کی طرح درماندہ گھر میں پڑا ہوا) ہو۔

حل عبارت: (أتَلَهَّى) باب تفَعَّلٌ مصدر تَلَهّیٌ سے کسی چیز سے کھیلنا۔ (هَوَاجِرُ) وهَاجِرَاتٌ، جمع: هَاجِرَةٌ کی بمعنی دوپہر کی گرمی (ابن هَمٍّ) صاحب عزم وارادہ (بَلِيَّةٌ) وہ اونٹنی جو اس دور کے جہلاء مردے کی قبر پر اس لئے باندھتے تھے کہ یہ مردہ قیامت کے دن اس پر سوار ہوگا اس اونٹنی کو گھاس، پانی وغیرہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ اسی طرح وہ اونٹنی مرجاتی تھی۔ جسے اسی مردے کے پہلو میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ (عُمْيَاءُ) اندھی۔

تشریح: اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوپہر کی سخت گرمی میں تیز رفتار ناقہ کے ذریعہ سفر کرنے کو مذاق اور کھیل سمجھتا ہوں۔

(۱۵) وَأَتَانَا مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْأَنْبَاءِ   خَطْبٌ نُعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ

ترجمہ: ہمارے اوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے وہ مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقت اور تکلیف میں مبتلا کر دیے گئے۔

حل عبارت: (أتَانَا) آتَى، يَأتِي، اتْيَا واِتْيَانًا سے بمعنی انا (حَوَادِثُ) حَادثة کی جمع ہے بمعنی واقعہ، سانحہ، مصیبت، واردات۔ (انْبَاءُ) خبریں (الخَطْبُ) پریشانی، حادثہ، مصیبت، جمع: (خُطُوبُ)، (نُسَاءُ) سُوْءٌ سے بمعنی تکلیف واذیت۔

تشریح: شاعر اپنے اوپر آنے والے مصائب اور تکالیف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حوادثات زمانہ اور پریشان کن خبروں سے ہمیں انتہائی دکھ پہنچا ہے اور ہم سخت پریشان اور رنجیدہ ہیں۔

(۱۶) إِنَّ إِخْوَانَنَا الْأَرَاقِمَ يَغْلُونَ   عَلَيْنَا فِي قِيلِهِمْ إِحْفَاءُ

ترجمہ: ہمارے اراقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں (بے جا) مبالغہ ہوتا ہے) وہ خواہ مخواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر تہمتیں تراش رہے ہیں)۔

حل عبارت: (اَرَاقِمُ) قبیلہ کا نام (يَغْلُوْن) غُلُوًّا و غَلَاءٌ سے زیادتی کرنا، حد سے زیادہ ہوجانا، بڑھ جانا، تجاوز کرنا (قِيْلِ) بات، قول، لفظی تکرار (إحْفَاءُ) مبالغہ۔

تشریح: یعنی قبیلہ اَراقم والے ہمارے بھائی ہونے کے باوجود ہم پر ہر معاملے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں اور مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے ہمیں مجرم گردان رہے ہیں۔

(۱۷) يَخْلِطُونَ الْبَرِيءَ مِنَّا بِذِي الذَّنْبِ وَلَا يَنْفَعُ الْخَلِيَّ الْخَلَاءُ

ترجمہ: وہ (اراقم) ہم میں سے بری کو گنہگار کے شامل حال کر رہے ہیں اور (طرفہ یہ کہ) بری کو برات بھی کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہے (یعنی وہ کسی طرح ہمارے برأت کو تسلیم نہیں کرتے)

حلِ عبارت: (يَخْلِطُوْنَ) خَلَطَ، يَخْلِطُ خَلْطًا سے ملانا، آمیزش کرنا (الْبَرِيُّ) بری، بے گناہ (الذَّنْبُ) گناہ، جرم، غلطی (خَلِيٌّ) بے فکر و بے غم۔

تشریح: یعنی ہمارے اراقم اتنے ناانصاف ہیں کہ قصوروار اور بے قصور میں فرق نہیں کرتے۔

(۱۸) زَعَمُوْا أَنَّ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعَيْرَ مُوَالٍ لَنَا وَأَنَّا الْوَلَاءُ

ترجمہ: ان (اراقم) نے یہ خیال رکھا ہے کہ جو بھی غیر کو مارے وہ ہمارا حلیف ہے اور ہم اس کے (اسی بناء پر وہ دوسروں کے الزام میں ہمیں ماخوذ کرتے ہیں)۔

حلِ عبارت: (زَعَمُوْا) زَعَمَ، يَزْعُمُ، زَعْمًا گمان کرنا، خیال کرنا، (الْعَيْرُ) گدھا، گورخر، مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں اس عَيْرُ سے مراد لوگ ہیں اس قبیلہ کے (مَوَالٍ) مَوْلیٰ کی جمع بمعنی ابن عم، رشتہ دار، مددگار، مراد حلیف (وَلَاءُ) بمعنی مدد کرنا۔

تشریح: اُن کی سوچ اس قدر محدود ہے کہ جو بھی اُن کے مخالفین کی سرزنش کر دے تو یہ اسے اپنا خیر خواہ اور اپنا حلیف سمجھ لیتے ہیں۔

(۱۹) أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ بِلَيْلٍ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ

ترجمہ: انہوں نے شام کے وقت پختہ ارادہ کیا۔ پس جب انہوں نے صبح کی (تو ارادے کی تکمیل سے پہلے ہی) شور و غل ہونا شروع ہو گیا۔

حلِ عبارت: (أَجْمَعُوا) جمع ہوئے ہیں مصدر اِجْمَاعٌ سے پکا ارادہ کرنا (أَصْبَحُوا) صبح کی (الضَّوْضَاءُ) الضَّوْضَیٰ بمعنی شور و غل، ہنگامہ، چیخ و پکار۔

تشریح: یعنی اراقیم رات کے وقت ہمیں قتل کر دینے کے ارادے سے اپنا تمام لشکر جمع کیا اور کوچ کا ارادہ کر دیا۔ لیکن صبح کے وقت اتنا شور و غل تھا کہ اس شور و غل کی وجہ سے اپنا ارادہ پورا نہ کر سکے۔ شور کی وجہ اگلے شعر میں۔

(۲۰) مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مُجِيبٍ وَمِنْ تَصْهَالِ خَيْلٍ خِلَالَ ذَاكَ رُغَاءُ

ترجمہ: یہ (شور و غل) پکارنے والے، جواب دینے والے اور گھوڑوں کے ہنہنانے کا تھا اور گھوڑوں کے ہنہنانے کے درمیان اونٹوں کا بلبلانا بھی تھا۔

حَلِّ عبارت: (مُنَادٍ) مُنَاداةٌ سے پکارنے والا (مُجِیْبٌ) جواب دینے والا (تَصْهَالٌ) الصُّهَالُ و الصَّهِیْلُ بمعنی گھوڑے کے ہنہنانیکی آواز (خَیْلٌ) گھوڑا (خِلَالٌ) دو چیزوں کے بیچ کی کشادگی، جمع: أَخِلَّةٌ (الرُّغَاءُ) اونٹ کی بلبلاہٹ، اونٹ کی آواز۔

تشریح: وہ اراقم جب ہمارے قتل کے ارادے سے صبح کو آئے تو لوگوں کے پکارنے، گھوڑوں کے ہنہنانے اور اونٹوں کے بلبلانے سے ایک شور وغل برپا تھا اس لئے وہ گھبرا گئے اور اپنے ارادے کی تکمیل کئے بغیر واپس چلے گئے۔ باقی لشکر کی جمعیت اور تیاری کا صرف دو شعروں میں اس قدر سماں باندھ دینا شاعر کا کمال ہے اور علماء نقد شعر نے اس مضمون کو اس قدر کم الفاظ میں ادا کر دینے پر بہت زیادہ شاعر کی تعریف کی ہے۔

(۲۱) أَیُّهَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا   عِنْدَ عَمْرٍو وهَلْ لِذَاكَ بقَاءُ

ترجمہ: اے (عمرو بن کلثوم!) چغلخور اور ہماری جانب سے عمرو بن ہند (بادشاہ) کے پاس جا کر بات بنانے والے! کیا اس (چغلخوری) کے لئے بقا ہو سکتی ہے؟ (ہرگز نہیں، بادشاہ جب تحقیق حال کرلے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائیگا)۔

حَلِّ عبارت: (النَّاطِقُ) بولنے والا مرادی معنی چغلخوری ہے۔ (مُرَقِّشُ) مصدر ترقِیشٌ سے ایسا جھوٹ جو سچ معلوم ہو۔

تشریح: اے عمرو بن کلثوم! تو ہمارے بارے میں بادشاہ عمرو بن ہند کے پاس جا کر بات بناتے ہو جسے وہ سچ سمجھتا ہے کیا اس چغلخوری کیلئے بقا ہو سکتی ہے جب اس بات کی تحقیق ہوگی تو تیرا سارا کذب بیانی کا پول کھل جائیگا۔

(۲۲) لا تَخَلْنَا عَلَى غَرَاتِكَ إِنَّا   قَبْلُ مَا قَدْوَشَى بِنَا الأَعْدَاءُ

ترجمہ: باوجود یہ کہ تو نے عمرو بن ہند کو ہماری طرف سے بھڑکایا ہے پھر بھی ہمیں عاجز نہ خیال کر۔ اس لئے کہ بسا اوقات (اس سے قبل بھی) دشمنوں نے ہماری چغلیاں کھائی ہیں۔ (اور ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

حَلِّ عبارت: (غَرَات) اَغْرَاءٌ سے بمعنی کسی شئی کی رغبت دلانا، اکسانا، بھڑکانا (وَشَی) وَشْیًا و وِشَایَةً سے سلطان سے کسی کی شکایت کرنا (اَعْدَاءُ) و عِدًی جمع: عَدُوٌّ کی بمعنی دشمن (مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لئے)۔

تشریح: یعنی تو نے بادشاہ کو ہمارے خلاف بھڑکایا ہے لیکن اس کی کوئی پروا نہیں اس سے قبل بھی ہمارے دشمن ہماری شکایتیں کر چکے ہیں اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔

(۲۳) فَبَقِینَا عَلَى الشَّنَاءَةِ تَنْمِیْنَا   حُصُوْنٌ وعِزَّةٌ قَعْسَاءُ

ترجمہ: پھر بھی ہم اس حالت پر قائم رہے کہ ہم کو (ہمارے) قلعے اور (ہماری) متکبر عزت دشمنوں سے بغض رکھنے میں بڑھاتی رہی (تو آج تیری اس حرکت سے ہم ذلیل نہیں ہو سکتے)۔

حَلِّ عِبَارَت: (الشَّنَاءَةُ) سخت بغض ودشمنی (تَنْمِي) بڑھاتی رہی از باب نَمَاءٌ سے بڑھنا (حُصُوْنٌ) و أَحْصَانٌ وحِصَنَةٌ، جمع: حِصْنٌ کی بمعنی قلعہ، محفوظ مقام (العِزَّةُ) طاقت وغلبہ، بڑائی، غیرت وحمیت، قرآن پاک میں ہے۔ ''وإذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ العِزَّةُ بِالإثْمِ'' جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو اس کی بڑائی اور حمیت اسے گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے۔ (قَعْسَاءُ) مونث أقْعَسُ جمع: قُعْسٌ بمعنی باعزت ہونا، مضبوط ہونا۔

تَشْرِیح: یعنی بہت سے چغلخوروں نے ہمارے خلاف سازش کی بڑی کوشش کی لیکن ان کی سازش سے ہماری مضبوط و مستحکم عزت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

(۲۴) قَبْلَ مَا اليَوْمِ بَيَّضَتْ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهَا تَغَيُّظٌ وَإِبَاءُ

تَرْجَمَہ: آج سے پہلے بھی جب کہ اس (ہماری عزت) نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا اور خیرہ کر دیا تھا اس میں (دشمنوں پر اظہار) غضب اور ہیکڑ پن تھا۔

حَلِّ عِبَارَت: (بَيَّضَ) بینائی ختم ہو جانا تَبْيِيضٌ مصدر سے اندھا کرنا (عُيُونٌ) عَيْنٌ کی جمع بمعنی آنکھ (تَغَيُّظُ) غَيَّظٌ بمعنی غصہ سے بھڑکانا اِغْتَاظٌ سے غصہ سے بھڑکنا (إِبَاءُ) والإبَاءَةُ خودداری، بڑائی، ہیکڑ پن اسی کو کہتے ہیں۔

تَشْرِیح: ہم آج تک کسی سے نہیں دبے جو بھی ہمارے مقابلہ میں آیا وہ ہمارا مورد عتاب وغضب ہوا۔

(۲۵) فَكَأَنَّ المَنُونَ تَرْدِي بِنَا أَرْ عَنَ جَوْنًا يَنْجَابُ عَنْهُ العَمَاءُ

تَرْجَمَہ: زمانہ جو ہم پر مصائب ڈھا رہا ہے تو گویا وہ ایک ایسے سیاہ بلند پہاڑ (کی مانند لشکر) پر مصائب ڈھا رہا ہے جس کی بلندی کی وجہ سے بادل پھٹ جاتے ہیں۔

حَلِّ عِبَارَت: (المَنُونَ) بمعنی زمانہ، موت (تَرْدِي) رَدْيٌ مصدر سے بمعنی صدمہ پہنچانا (أَرْعَنٌ) ای جبلٌ أرْعَنٌ بمعنی ابھرواں بلند کناروں والا پہاڑ، بلند چوٹیوں والا پہاڑ (جَوْنُ) کالا، سرخی مائل سیاہ جمع: جُوْنٌ (يَنْجَابُ) مصدر اِنْجِيَابُ سے پھٹ جانا (عَمَاءُ) بادل۔

تَشْرِیح: ہم ایک مضبوط بلند پہاڑ کی طرح ہیں لہٰذا زمانہ کے مصائب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(۲۶) مُكْفَهِرًّا عَلَى الحَوَادِثِ لاتَرْ نُوهُ لِلدَّهْرِ مُؤْيِدٌ صَمَّاءُ

تَرْجَمَہ: (ایسا بلند پہاڑ جو حوادث زمانہ سے مرعوب ہونے کے بجائے) حوادثات پر خشمگیں ہے زمانہ کی سخت سے سخت مصیبت بھی اس کو ضعیف نہیں بنا سکتی۔

حَلِّ عِبَارَت: (المُكْفَهِرُّ) تیوری چڑھا ہوا، ترش رو، (تَرْنُو) رَنُوٌّ سے مشتق ہے بمعنی مرغوب ہونا، کمزور بنانا (دَهْرٌ) زمانہ دراز، جمع: أدْهُرٌ و دُهُورٌ (مُؤْيِدُ) سخت، پختہ سنگین معاملہ (الصَّمَّاءُ) بڑی مصیبت، سخت زمین

تشریح: یعنی وہ ایسی بلند چوٹی ہے کہ اس کو بڑے سے بڑے حوادثات زمانہ مرغوب نہیں کر سکے۔

(۲۷) إِرَمِيٌّ بِمِثْلِهِ جَالَتِ الخَيْلُ   وَتَأْبَى لِخَصْمِهَا الأَجْلاَءُ

ترجمہ: وہ (عمرو بن ہند بادشاہ) ارم بن سام کی نسل کا ہے اس ہی جیسے بادشاہ کے ساتھ گھوڑے دوڑے ہیں اور اس بات سے انکار کردیتے ہیں کہ دشمن کی وجہ سے (اپنے وطن چھوڑ کر) جلاوطن ہوں۔

حل عبارت: (إِرَمِـي) ارم بن شام کی طرف منسوب ہے اسی طرح اس کے شاہی خاندان سے ہونیکا اظہار کیا ہے۔ (جَالَتْ) جَوْلٌ، جَوَلَانٌ سے بمعنی دوڑنا (تَأبٰی) إِبَآءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا۔ (الخَصْمُ) مقابل، مخالف، حریف، فریق، دشمن (اَجْلَاءُ) جُلَاءً و جَلُوًا سے جلاوطن ہونا۔

تشریح: یعنی عمرو بن ہند بادشاہ ارم بن سام کی اولاد میں سے ہے یعنی خاندانی ہے اور خاندانی آدمی کے ساتھ گھوڑے بھی دوڑنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور دشمن کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے کیلئے ہرگز تیار نہیں۔

(۲۸) مَلِكٌ مُقْسِطٌ، وَأَفْضَلُ مَنْ يَمْشِي،   وَمِنْ دُونِ مَا لَدَيْهِ الثَّنَاءُ

ترجمہ: وہ ایک منصف بادشاہ ہے اور تمام لوگوں میں بہتر وافضل ہے اور تعریف اس کے صفات کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

حل عبارت: (المُقْسِطُ) بمعنی انصاف پرور (اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے) عادل (أَفْضَلُ) ممتاز، بہت باکمال، جمع: تصحیح اَفْضَلُون (مؤنث) فُضلٰی، جمع: فُضَلٌ و فُضْلِيَاتٌ (مَنْ يَمْشِي) جو چلتا ہے مراد لوگ۔ (الثَّنَاءُ) تعریف، مدح، شکریہ، جمع: أَثْنِيَةٌ

تشریح: یعنی وہ ایسا بادشاہ ہے جو انصاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور تمام لوگوں سے افضل ہے اور اس میں اس قدر فضائل و کمالات ہیں کہ ہر تعریف اس کی فضائل وکمالات کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

(۲۹) أَيُّمَا خُطَّةٍ أَرَدْتُمْ فَأَدُّو   هَا إِلَيْنَا تَشْفَى بِهَا الأَمْلَآءُ

ترجمہ: تم جونسا معاملہ چاہو ہمارے سپرد کردو (ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کردیں گے کہ) اس سے تمام جماعتوں کے شکوک و شبہات جاتے رہیں گے (اور تمام جماعتیں اس کو بخوشی منظور کرلیں گی۔ پس یہ ہماری انتہائی دانائی اور سیادت کی کافی دلیل ہے)۔

حل عبارت: (اَیُّ) کون، کونسا، جونسا بھی (خُطَّةٌ) فیصلہ/ معاملہ (تَشفٰی) مصدر شِفَآءٌ، زائل کرنا (الْأَمْلَآءُ) مفرد مَلأٌ بمعنی شریف آدمی۔

تشریح: تم جونسا معاملہ ہو ہمارے سامنے پیش کردو۔ ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کردیں گے کہ تمام لوگوں کے شکوک وشبہات دور ہو جائینگے۔ اور یہ ہم جیسے دانا لوگ ہی کرسکتے ہیں۔

(۳۰) إنْ نَبَشْتُمْ مَا بَيْنَ مِلْحَةَ فَالصَّا   قِبِ فِيهِ الْأَمْوَاتُ وَالْأَحْيَاءُ

ترجمہ: اگرتم اس زمین کی کھود کرید کرو گے جو (مقام) ملحہ اور صاقب کے درمیان ہے تو اس میں کچھ مردے (تمہاری قوم کے مقتولین جن کا خوں بہا نہیں لیا گیا) اور کچھ زندہ (ہماری قوم کے وہ مقتول جن کا بدلہ لے لیا گیا ہے) ملیں گے۔

حل عبارت: (نَبَشْتُمْ) نَبَشَ، يَنْبُشُ، نَبْشًا سے کچھ نکالنے کے لئے کوئی چیز کریدنا یا کھودنا (مَلْحَه اور صَاقِب) جگہوں کے نام ہیں (اَمْوَاتُ) جمع مَوْتٌ کی موت، فنا، ہلاکت، زوال۔

تشریح: اقوام عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ جن مقتولین کا خون بہا لے لیا جائے وہ زندہ ہیں اور جن کا خون بہا نہ لیا جائے وہ مردہ۔ اسی کو بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ مقام ملحہ اور صاقب کے درمیان کچھ مدفون تمہاری قوم کے جن کا خون بہا نہیں لیا گیا اور کچھ مدفون ہماری زندہ جن کے خون کا بدلہ لے لیا گیا ہے۔

(۳۱) أَوْ نَقَشْتُمْ فَالنَّقْشُ يَجْشَمُهُ النَّاسُ   وَفِيهِ الْإِسْقَامُ وَالْإِبْرَآءُ

ترجمہ: یا اگرتم نکتہ چینی کرو گے "پس نکتہ چینی سے لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں۔" تو اس میں کچھ اچھائیاں ہیں۔ (جو ہم سے وابستہ ہیں) اور کچھ برائیاں ہیں (جو تم سے متعلق ہیں)۔

حل عبارت: (نَقَشْتُمْ) نَقَشَ، يَنْقُشُ، نَقْشًا سے بمعنی تحقیق و تفتیش، نکتہ چینی (يَجْشَمُ) جُشْمٌ مصدر سے بمعنی تکلیف اٹھانا (إِسْقَامُ) بفتح الهمزة سَقْمٌ کی جمع: بیماریاں اگر بکسر الہمزہ ہو تو معنی ہوگا بیمار کرنا، مراد برائیاں (إِبْرَاءُ) اگر بُرْءٌ کی جمع ہو تو معنی صحت اور اگر بُرْءٌ مصدر سے ہو تو معنی تندرست کرنا ہوگا۔

تشریح: یعنی اگر تم اس معاملے کی تحقیق و تفتیش کرو گے تو تمہیں خاصی تکلیف ہوگی کیونکہ اس میں جتنے بھی برائیاں ہیں وہ سب تمہارے متعلق ہیں۔ اچھائیوں کا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

(۳۲) أَوْ سَكَتُّمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ أَغْمَضَ   عَيْنًا فِي جَفْنِهَا الْأَقْذَاءُ

ترجمہ: یا اگر تم ہمارے ساتھ خاموشی برتو گے (اور ہمیں نہ چھیڑو گے) تو ہم بھی اس آدمی کی طرح ہو جائینگے جس کی آنکھ کے پپوٹے میں تنکا ہو اور اس نے آنکھ بند کر لی ہو۔

حل عبارت: أَغْمَضَ) مصدر اِغْمَاضٌ سے جان بوجھ کر آنکھیں بند کرنا، چشم پوشی کرنا۔ (جَفْنُ) پلک، پپوٹے جمع اَجْفُنُ و أَجْفَانٌ و جُفُونٌ (بالائی اور تحتانی) (اَقْذَاءٌ) وقُذِيٌّ جمع قَذٰی کی بمعنی، تنکا یا ذرہ جو آنکھ میں گر جائے۔

تشریح: ہم بھی خاموش ہو جائیں گے اور اپنے دل کے غبار کو کچھ دنوں کے لئے قابو میں رکھیں گے۔

(۳۳) أَوْ مَنَعْتُمْ مَا تُسْأَلُونَ فَمَنْ حُدِّ   ثْتُمُوهُ لَهُ عَلَيْنَا الْعَلاءُ؟

ترجمہ: اور اگر تم اس (صلح) سے انکار کرو گے جس کی تم سے خواہش کی گئی ہے تو (لڑائی میں ہمارا کچھ نہیں بگڑتا اس لئے کہ)

وہ کون ہے جس کے متعلق تم نے سنا ہو کہ اسے ہم پر برتری وفوقیت حاصل ہے۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (مَنَعْتُمْ) انکار کیا تو نے (مَاتَسْأَلُوْن) جو چیز تم سے مانگی گئی۔ (عَلَاءُ) فوقیت، بلندی، برتری۔

تَشۡرِیح: یعنی ہم نے صلح کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے اب تم پر ہے آمادگی ظاہر کرو یا انکار۔ اگر انکار کرو گے تو ہمیں تم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم پر برتری وفوقیت کسی کو حاصل نہیں ہے۔

(۳۴) هَلْ عَلِمْتُمْ أَيَّامَ يُنْتَهَبُ النَّاسُ ‏ ‏ غِوَارًا لِكُلِّ حَيٍّ عُوَاءُ

تَرۡجَمَہ: یقیناً تم نے (ہماری بہادری کا حال) ان ایام میں جان لیا ہے جب کہ قبائل میں عام غارتگری پھیل گئی تھی اور ہر قبیلہ چیخ وپکار کر رہا تھا۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (هَلْ) بمعنی قد استعمال ہوا ہے، تحقیق (يُنْتَهَبُ) اِنْتِهَابٌ مصدر سے لوٹنا، غارتگری کرنا۔ (غِوَارًا) غَاوَرَ الْقَومُ مُغَاوَرَةً وغِوَارًا بمعنی ایک دوسرے پر حملہ کرنا، یورش کرنا، دھاوا بولنا (حَيٌّ) حملہ، قبیلہ، جمع: أَحْيَاءٌ (عُوَاءُ) کتوں کے بھونکنے کی آواز، چیخ وپکار۔

تَشۡرِیح: یعنی ہماری جرأت وبہادری کا حال تم نے اس وقت بھی دیکھ لیا تھا جب مختلف قبائل ایک دوسرے کے خلاف لوٹ مار کر رہی تھیں اور ہر طرف چیخ وپکار ہو رہی تھی۔

(۳۵) إِذْ رَفَعْنَا الْجِمَالَ مَنْ سَعَفِ الْبَحْرَيْنِ ‏ ‏ سَيْراً حَتّٰى نَهَاهَا الْحِسَاءُ

تَرۡجَمَہ: (اس زمانہ میں) جب کہ ہم نے بحرین کے نخلستان سے اپنے اونٹوں کو بڑھایا یہاں تک کہ انہیں (مقام) حساء نے روکا (وہ وہاں ٹھہرے اور ہم تمام سرکش قبائل کو دباتے چلے گئے)۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (رَفَعْنَا) از باب فتح، رَفْعًا، سے بڑھنا (الْجِمَالُ) وجُمْلٌ وأَجْمَالٌ و أَجْمُلُ و جِمَالَةُ، جمع: جَمَلُ بمعنی اونٹ بڑا، دو کوہان والے کو بھی جمل کہتے ہیں۔ (السَّعَفُ) کھجور کی شاخ اور اس کا پتا، یہاں اس سے مراد نخلستان ہے۔ جمع: سُعُوْفٌ (سَيْرًا) کسی کے نقش قدم پر چلنا (حِسَاءُ) ایک مقام کا نام ہے۔

تَشۡرِیح: یعنی ہم اپنے اونٹوں کو بحرین کے نخلستان سے مقام حساء تک لے آئے۔ کسی کو ہم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور ان کو مقام حساء میں ٹھہرا کر ہم تمام سرکش قبائل کو دبانے چلے گئے۔

(۳٦) ثُمَّ مِلْنَا عَلٰى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا ‏ ‏ وَفِينَا بَنَاتُ قَوْمٍ إِمَاءُ

تَرۡجَمَہ: پھر ہم تمیم بن مُرّہ پر پل پڑے تو حرام مہینوں میں اس حال میں داخل ہوئے کہ بنی مُرّ کی لڑکیاں ہم میں باندیاں تھیں۔

حَلِّ عِبَارَتْ: (مِلْنَا) مِيْلٌ مصدر سے متوجہ ہونا/قصد کرنا۔ مراد حملہ کرنا۔ (تَمِيمٌ) سے تمیم بن مُرّہ مراد ہے (أُحْرَم)

حرام والے مہینے یعنی ذو القعدہ، ذو الحجہ، محرم اور رجب یہ چار مہینے "الشھر الحرام" کہلاتے ہیں۔ ان مہینوں میں جنگ وجدل حرام ہے۔ شاعر کہتا ہے ہم نے ان مہینوں میں بھی جنگ وجدال کئے ہیں۔ (إمَاءُ) و آمٍ جمع اَمَةُ کی بمعنی باندی۔

تشریح: ہم نے ان پر فتح پائی اور ان کی لڑکیوں کو قید کر کے ہم نے اپنی باندیاں بنالیں۔

(۳۷) لَايُقِيمُ العَزِيزُ بِالْبَلَدِ السَّهْلِ   ولَا يَنْفَعُ الذَّلِيلَ النَّجَاءُ

ترجمہ: (اس حال میں کہ) عزت مند آمی کھلے میدان میں (بجز قلعوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نافع نہ تھا۔

حل عبارت: (يُقِيمُ) مصدر قومًا و قِيامًا و قَوْمَةً سے بمعنی ٹھہر جانا (العَزِيزُ) غالب اور طاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو۔ عزت مند، معزز (السَّهْلُ) نرم اور ہموار زمین، کشادہ اور مسطح زمین، جمع: سُهُوْلٌ (ذَلِيْلُ) بے وقعت بے عزت، ذلیل وحقیر، کمزور، جمع: اَذِلَّةٌ (النَّجَاةُ) چھٹکارا، فرار۔

تشریح: غرض ایک عام شر وفساد تھا جس سے نہ شریف بچ سکتا تھا اور نہ رذیل۔

(۳۸) لَيْسَ يُنْجِيَ الَّذِي يُوَائِلُ مِنَّا   رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ

ترجمہ: جو شخص ہم سے (بچ کر) بھاگیگا اس کو نہ پہاڑ کی چوٹی بچاسکتی ہے اور نہ سخت پتھریلی زمین (جو جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا)۔

حل عبارت: (يُوَالُ) مُوَالَةٌ مصدر سے بمعنی بھاگنا (الطَّوْدُ) بمعنی بلند اور زبردست پہاڑ، پہاڑی سلسلہ، کوہستان، جمع: اَطْوَادٌ وطِوَدَةٌ (الحَرَّةُ) کالے پتھر والی زمین جو جلی ہوئی دکھائی دے۔ جمع: حِرَارٌ (رَجْلَاءُ) سخت زمین۔

تشریح: یعنی جو بھی شخص ہم سے بچ کر بھاگنے کی کوشش کرے گا اس کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا۔

(۳۹) مَلِكٌ اَضْرَعُ الْبَرِيَّةَ لَا يُوْجَدُ   فِيْهَا لِمَا لَدَيْهِ كِفَاءُ

ترجمہ: وہ (عمرو بن ہند) ایسا بادشاہ ہے جس نے تمام مخلوق کو عاجز وذلیل بنادیا ہے جو قوت و بہادری اس میں ہے اس کی نظیر تمام مخلوق میں نہیں ہے۔

حل عبارت: (أَضْرَع اِضْرَاعٌ مصدر سے بمعنی عاجز وذلیل بنانا۔ (البَرِيَّة) مخلوق، جمع: بَرَايا (الكِفَاءُ) مماثل، برابر لَاكِفاءَ لَهُ، اس کا کوئی برابر کا نہیں۔

تشریح: یعنی بادشاہ عمرو بن ہند بہادر اور طاقتور بادشاہ ہے قوت و بہادری میں تمام مخلوق میں کوئی اس کا ہم پلہ نہیں۔ تمام لوگ اس کے تابع اور اس کے سامنے عاجز ہیں۔

(۴۰) كَتَكَالِيفِ قَوْمِنا إذْ غزَا الْمُنْذِرُ   هَلْ نَحْنُ لابْنِ هِنْدٍ رِعَاءُ؟

ترجمہ: (کیا تم نے اس وقت ہماری قوم کی طرح تکالیف برداشت کیں؟ جب کہ منذر نے لڑائی لڑی اور کیا ہم عمرو بن ہند کے چرواہے ہیں؟

حلِ عبارت: (غَزَا) غَزْوًا و غَزْوانًا سے بمعنی لڑنا، لڑنے کے لئے جانا (رِعَاءُ) چرواہا۔

تشریح: ہرگز نہیں بلکہ محض دوستانہ ہمدردی کی بناء پر ہم نے امداد کی اور منذر کا ساتھ دیا۔ تم نے اس وقت غداری کی جس کی وجہ سے تم اچھی طرح قتل کئے گئے۔

(۴۱) مَا أَصَابُوا مِنْ تَغْلَبِيّ فَمُطْلُولٌ   عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَفَاءُ

ترجمہ: جس تغلبی کو انہوں نے مارا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا (گویا ایسا ہوا کہ) جب اس کو قتل کیا گیا تو اس پر مٹی ڈال دی گئی (تمہیں محض اسی غداری کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی)۔

حلِ عبارت: (مَا) موصولہ بمعنی مَنْ (آصَابُوا) قتل کیا انہوں نے (الْمَطْلُولُ) طَلِيْلُ بمعنی بلا قصاص چھوڑا ہوا خون، جمع: اَطِلَّةُ وطُلُلٌ وطِلَّةٌ وطَلَائِلُ، م)۔ (اُصِيْبَ) اِصَابَةٌ سے بمعنی پہنچانا۔ (العَفَاءُ) مٹی، زوال، ہلاکت۔

تشریح: یعنی جب تغلبی کو انہوں نے قتل کیا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا۔ یعنی تمہیں محض اس غداری کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی۔

(۴۲) إِذْ أَحَلَّ الْعَلْيَاءَ قُبَّةَ مَيْسُونَ   فَأَدْنَى دِيَارَهَا الْعَوْصَاءُ

ترجمہ: اس (عمرو بن ہند) نے میسون کا ڈولہ علیاء میں لا اتارا پھر (مقام) عوصاء میں جو (بادشاہ کے لحاظ سے) اس کے قریب ترین مقامات سے تھا۔

حلِ عبارت: (اَحَلَّ) قیام کرایا، یعنی اتارا (عُلْيَاءَ) جگہ کا نام ہے (الْقُبَّةُ) چھوٹا خیمہ یا شامیانہ جو اوپر سے گول ہو، ڈولا، جمع: قِبَابٌ و قُبَبٌ (مَيْسُون) لڑکی کا نام ہے (عَوْصَاءُ) مقام کا نام ہے۔

تشریح: تو اس وقت ہم نے بھی عمرو بن ہند کا ساتھ دے کر مصائب برداشت کئے۔

(۴۳) فَتَأَوَّتْ لَهُ قَرَاضِبَةٌ مِنْ   كُلِّ حَيٍّ كَأَنَّهُمْ أَلْقَاءُ

ترجمہ: پس اس (عمرو بن ہند کی مدد) کیلئے ہر قبیلہ سے بہادر ڈاکو جمع ہو گئے۔ (جو چستی و چالاکی میں) شاہینوں کی طرح تھے۔

حلِ عبارت: (تَأَوَّتْ) تَأَوُّ مصدر سے جمع ہونا۔ (قَرَاضِبَةٌ) قِرْضَابُ کی جمع ہے بمعنی چور، ڈاکو۔ (أَلْقَاءُ) ولِقَاءُ جمع لَقْوَةٌ کی بمعنی تیز رو اور پھرتیلا عقاب۔

تشریح: یعنی ہر قبیلہ سے ایسے ڈاکو جو چستی و چالاکی میں شاہینوں جیسے تھے عمرو بن ہند کی مدد کے لئے اور اس کا ساتھ دینے کیلئے جمع ہو گئے۔

(۴۴) فَهَدَاهُمْ بِالأَسْوَدَيْنِ وَأَمْرُ اللّٰهِ بَلْغٌ تَشْفَى بِهِ الأَشْقِيَاءُ

ترجمہ: پس (عمرو بن ہند نے) پانی اور کھجور (کا توشہ) ہمراہ لے کر ان کی قیادت کی اور خدائی حکم نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بدبختوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

حل عبارت: (اَسْوَدَيْن) اَسْوَدَان بمعنی پانی اور کھجور، پانی اور دودھ، سانپ اور بچھو، سیاہ پتھریلی زمین اور رات۔ لیکن یہاں مراد پانی اور کھجور ہیں۔ (بَلْغٌ) نافذ (تَشْفٰی) نقصان پہنچانا (اَشْقِيَاءُ) شَقِيٌّ کی جمع ہے بمعنی بدبخت، ناکام و نامراد، اللہ کے دشمن۔

تشریح: پس بادشاہ نے بنی غسان کے مقابلے میں ان کو زادِ راہ دے کر بھیجا، حکم خداوندی نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بدبختوں ہی کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴۵) إِذْ تَمَنَّوْنَهُمْ غُرُورًا فَسَاقَتْهُمْ إِلَيْكُمْ أُمْنِيَّةٌ أَشْرَاءُ

ترجمہ: جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں ان لوگوں کے آنے اور لڑنے کی امید لگائے ہوئے تھے تو تمہاری متکبر تمنا نے انہیں تمہاری طرف کھینچ بلایا (اور انہوں نے تم پر خون ریز حملہ کر کے تمہیں ذلیل و خوار کر دیا)۔

حل عبارت: (تَمَنَّوْنَ) مصدر تَمَنٌّ سے امید لگانا، آرزو کرنا (الغُرُوْرُ) دھوکہ کا ذریعہ، دنیا اور اس کی زوال پذیر دولت۔ (سَاقَتْ) لانا، چلانا۔ (اُمْنِيَّةُ) تمنا، آرزو، خواہش، جمع: مُنًی (أَشْرَاءُ) الشَّرٰی کی جمع ہے بمعنی پہاڑ، بہادر اور جانباز لیکن یہاں مرادی معنی متکبر ہیں۔

تشریح: یعنی جب تم اپنی شان و شوکت کے گھمنڈ میں ان کے آنے کی امید لگائے بیٹھے تھے تو تمہارا متکبرانہ تمنا انہیں تمہاری طرف کھینچ لائی اور انہوں نے تم پر ایسا خون ریز حملہ کر دیا کہ تم ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔

(۴۶) لَمْ يَغُرُّوكُمْ غُرُورًا وَلَكِنْ رَفَّعَ الآلُ شَخْصَهُمْ وَالضُّحَاءُ

ترجمہ: انہوں نے تمہیں دھوکا نہیں دیا (اچانک حملہ آور نہیں ہوئے) بلکہ سراب اور وقت چاشت نے ان کے (نقش) جسم کو ابھار رکھا تھا (خوب اچھی طرح تم ان کو چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے)۔

حل عبارت: (لَمْ يَغُرُّوكُمْ) انہوں نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا۔ (رَفَّعَ) مصدر رَفْعٌ بمعنی اٹھانا، نمایاں کرنا (اَلُ) سراب (الشخصُ) ہر نمایاں اور بلند جسم (الضُحَآءَ) چاشت کا وقت۔

تشریح: یعنی انہوں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا بلکہ دن کی روشنی میں وہ سراب کی طرح نظر آ رہے تھے اور تم اچھی طرح ان کو

چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

(۴۷) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا عِنْدَ عَمْرٍو وهَلْ لِذاكَ انْتِهَاءُ؟

ترجمہ: اے باتیں بنانے والے اور عمرو بن ہند کے پاس جا کر ہماری چغلیاں کھانے والے (عمرو بن کلثوم!) کیا اس کی کوئی انتہا بھی ہے (تو کب تک چغلخوری سے کام لیتا رہے گا)۔

حلِ عبارت: (ناطِقُ) بولنے والا، باتیں بنانے والا (مُبَلِّغُ) تَبْلِيْغُ مصدر سے کسی کے پاس خبر وغیرہ پہنچانے والا۔

تشریح: اس شعر میں اس چغلخوری کا ذکر ہے جو عمرو بن کلثوم نے بادشاہ عمرو بن ہند کے سامنے کیا تھا۔

(۴۸) مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيرِ آيَاتٌ ثَلاثٌ فِي كُلِّهِنَّ الْقَضَاءُ

ترجمہ: عمرو بن ہند ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس ہماری بھلائی کی تین دلیلیں ہیں (جن سے وہ واقف ہے اور) جن میں ہمارے لئے فیصلہ ہے (کہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور تم بدخواہ یا ہم تم سے افضل و بہتر ہیں)۔

حلِ عبارت: (آيَاتٌ) آیت کی جمع: بمعنی نشانی (الْقَضَاءُ) الْقَضِيةُ فیصلہ، مقدمہ، جمع: قَضَايا۔

تشریح: یعنی ہم عمرو بن ہند کے خیر خواہ ہیں اور ہم نے ان کے ساتھ بھلائیاں کی ہیں اور وہ ان سے واقف بھی ہے لہٰذا اے مخالفین تم ہماری شکایتیں کرتے پھرو ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔

(۴۹) آيَةٌ شَارِقُ الشَّقِيقَةِ إِذْ جَاءَت مَعَدٌّ لِكُلِّ حَيٍّ لِوَاءُ

ترجمہ: ایک دلیل شقیقہ کے شرقی جانب میں ہے جب کہ سب جمع ہو کر (عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے کے لئے) آئے اور ہر قبیلہ کا ایک (مستقل) جھنڈا تھا۔

حلِ عبارت: (آيَةُ) علامت، نشانی، دلیل، جمع: آیٌ و آيَاتٌ (شَارِقُ) مشرقی گوشہ، جمع: شُرُقٌ (الشَقِيْقَةُ) گاؤں کا نام ہے۔ (لِوَاءُ) جھنڈا، پرچم۔

تشریح: یعنی ہماری ایک دلیل تو شقیقہ کی لڑائی کا دن ہے ہم نے ان کی مدد کی جبکہ دیگر قبائل اپنے اپنے جھنڈے اٹھائے عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے آئے تھے۔

(۵۰) حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلْئِمِيْنَ بِكَبْشٍ قَرَظِيٍّ كَأَنَّهُ عَبْلاءُ

ترجمہ: قیس کے اردگرد (آکر جمع ہوئے) درآں حالیکہ وہ سب زرہ پوش تھے ایک ایسے یمنی سردار (قیس) کے بل پر جو سخت پتھر (یا ٹیلہ) کی طرح تھا۔

حلِ عبارت: (حَوْلَ قَيْسٍ) قیس کے اردگرد، قیس سے قیس بن معدیکرب مراد ہے۔ (مُسْتَلْئِمِيْنَ) مصدر اِسْتِلْئَامٌ باب استفعال سے بمعنی ہتھیار بند ہونا۔ (كَبْشٌ) قوم کا سردار، جمع: اَكْبَاشٌ و كِبَاشٌ و كُبُوشٌ (قَرَظِيٍّ) یمنی شخص کو کہتے

ہیں۔ (عَبْلَاءُ) سخت اور سفید چٹان، پتھر۔

تشریح: یعنی وہ لوگ ذرہ پوش ہوکر ایک ایسے سردار کے معیت میں جو مضبوطی میں پتھر جیسا تھا قیس کے گرداگرد جمع ہوگئے۔

(۵۱) وَصَتِيتٍ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا تَنْهَاهُ إِلَّا مُبْيَضَّةٌ رَعْلَاءُ

ترجمہ: (دوسری دلیل یہ ہے کہ) شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سی جماعتیں ہیں جن کو (حملہ آوری سے) کثیر سفید زرہوں والا لشکر ہی روک سکتا تھا۔

حل عبارت: (الصَّتِيتُ) گروہ، بھیڑ، مجمع (العواتِكَ) شریف، اونچی ذات کا یہاں مراد شریف مائیں، مفرد: عَاتِكُ (مُبْيَضَةُ) مصدر ابياضٌ سے سفید ہونا لیکن یہاں مرادی معنی سفید زرہوں والی (رَعْلَاءُ) الرَّعْلَةُ بمعنی ہراول دستہ، لشکر، پیش رو جماعت، اس کی جمع: رِعَالٌ آتی ہے۔

تشریح: پچھلے شعر میں عمرو بن ہند کے ساتھ جو تین بھلائیوں کا ذکر کیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سے گروہ ان پر حملہ آور ہوئے کہ ان کے حملہ کو روکنے کیلئے ایسی لشکر کی ضرورت تھی جو سفید زرہوں والا اور چمکدار خودوں والا ہو اور ایسی لشکر ہماری ہی تھی۔

(۵۲) فَرَدَدْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ

ترجمہ: پس ہم نے انہیں ایسے نیزے مار کر ہٹا دیا (جن کے زخموں سے خون اس طرح بہتا تھا) جس طرح مشکیزے کے دہانے سے پانی نکلتا ہے۔

حل عبارت: (رَدَدْنَا) رَدَّ، يَرُدُّ، رَدًّا وتَرْدادًا ورِدَّةً سے بمعنی روکنا، ہٹانا (طَعْنٌ) نیزہ زنی، خنجر زنی (الخُرْبَةُ) ہر گول اور کشادہ سوراخ کہتے ہیں۔ "في أُذنه أو سِقَائه او أديمَة خُرْبَةٌ" اس کے کان یا اس کے مشکیزہ یا اس کی کھال میں سوراخ ہے۔ (المُزَادُ) مُزَادَةٌ کی جمع بمعنی مشکیزہ۔

تشریح: یعنی ہم نے ان دشمنوں کے خلاف خوب نیزہ زنی کرتے ہوئے ان کو ایسا زخم دیا۔ جس طرح مشکیزے کے سوراخ سے پانی بہتا ہے اسی طرح ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۵۳) وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَى حَزْمِ ثَهْلَانَ شِلَالاً وَدُمِّيَ الْأَنْسَآءُ

ترجمہ: اور ہم نے انہیں متفرق کر کے ثہلان کی چوٹی پر چڑھا دیا اس حال میں کہ ان کی رانوں کی رگیں خون دے رہی تھیں۔

حل عبارت: (حَزْمِ) پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک یعنی چوٹی، جمع: حُزُومُ (ثَهْلَانُ) چوٹی کا نام ہے۔ (الشِّلَالُ) متفرق ساتھی، بکھرے ہوئے لوگ۔ (دُمِّيَ) مصدر دُمْيَةٌ بمعنی خون آلود ہونا (أُنْسَآءُ) ٹانگ کے نچلے حصہ کی رگ۔

تشریح: بھاگتے ہوئے چونکہ ان پر نیزوں کے وار ہوئے اس لئے ان کی رانوں سے خون بہنے لگا۔

(۵۴) وَجَبَهْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا تُنْهَزُ فِي جَمَّةِ الطَّوِيِّ الدِّلَاءُ

ترجمہ: ہم نے انہیں اس طرح نیزہ مارکرلوٹا دیا جس طرح پختہ کنویں کے گہرے پانی میں ڈول ہلائے جاتے ہیں۔

حل عبارت: (جَبَهْنَا) جَبْهَةٌ مصدر سے بمعنی سختی سے پیش آنا جَبَهَ، يَجْبَهُ، جَبْهًا سے بری طرح پیش آنا، ضرورت سے روک دینا۔ (تُنْهَزُ) مجہول نَهَزَ، يَنْهَزُ، نَهْزًا سے نَهَزَ بالدَّلْوِ فِي البئرِ۔ ڈول کو پانی بھرنے کے لئے کنویں میں ڈال کر ہلانا۔ (الجُمَّةُ) پانی کی بڑی مقدار، گہرا پانی، جمع: جُمَمٌ وجِمَامٌ (الطَّوِيُّ) مِنْ دَارِ كَنَوَارٍ یعنی پختہ کنواں، جمع: اَطْوَاءٌ (دِلَاءُ) دَلْوٌ کی جمع: ڈول، بالٹی (مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے)۔

تشریح: ہم نے ان کے ساتھ اس طرح نیزہ بازی کی کہ نیزہ مارکر پھر اس کو بدن میں گھمادیتے تھے تاکہ اس کا زخم کاری اور وسیع ہوجائے۔

(۵۵) وفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلِمَ اللّٰهُ وَمَا إِنْ لِلْحَائِنِيْنَ دِمَاءُ

ترجمہ: ہم نے ان کے ساتھ ایک (ہولناک) کام کیا جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے (ہم نے ان کو خوب قتل کیا) اس حالت میں کہ مقتولین کا خون بہانہیں دیا گیا (لہٰذا ان مقتولین کے خون بالکل ہدر گئے)۔

حل عبارت: (فَعَلْنَا) مصدر فِعْلٌ سے جب با کے صلہ کے مستعمل ہوتو معنی بری طرح پیش آنے کے ہوتا ہے۔ (حَائِنِيْن) حَائِنُ کی جمع بمعنی ہلاک ہونے والا۔ (دِمَاءُ) دَمٌ کی جمع بمعنی خون یہاں مراد خون بہا ہے۔

تشریح: یعنی ہم نے ان پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن جب وہ ہم پر حملہ آور ہوئے تو ہم ان کے ساتھ وہ ہولناک کام کیا جو خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور ہم نے انہیں اچھی طرح قتل کیا۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں ان کا خون بہانہیں ہوتا۔

(۵۶) ثُمَّ حُجْرًا أَعْنِي ابْنَ أُمِّ قَطَامٍ وَلَهُ فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ

ترجمہ: پھر حجر یعنی ام قطام کا بیٹا (ہم سے برسر پیکار رہا) اور اس کیساتھ (ہتھیاروں کے زنگار کی وجہ سے) سبز فارسی لشکر تھا (جو اس کی مدد پر تھا)۔

حل عبارت: (حِجْرًا) سے مراد امرءالقیس کا باپ حجر بن حارث ہے۔ (اُمّ قطام) یہ اُمِّ قُطام بنت سمہ ہے جو مشہور شاعر امرءالقیس کی دادی ہے۔ (فَارِسِيَّة خَضْرَاءُ) سبز فارسی لشکر۔

تشریح: پھر حجر یعنی ام قطام کا بیٹا ہم سے لڑنے کیلئے آیا، جس کو سبز فارسی لشکر کی مدد حاصل تھی۔

(۵۷) أَسَدٌ فِي اللِّقَاءِ وَرْدٌ هَمُوسٌ وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَّرَتْ غَبْرَاءُ

ترجمہ: وہ (حجر) لڑائی میں (شجاعت اور بہادری کے اعتبار سے) گلابی رنگ کا شیر تھا جس کے پیر چلنے میں چٹختے ہوں اور اگر قحط پڑجائے تو وہ (غرباء کی نفع رسانی میں) موسم ربیع تھا۔

حلِ عبارت: (اَسَدٌ) شیر (نر اور مادہ دونوں کیلئے) جمع آسَادُو اُسُودُ واُسُدٌ واُسْدٌ (اللِقَاءُ) مڈبھیڑ، جنگ (وَرْدُ) گلاب گلاب کا پھول۔ اس کا واحد وَرْدَةٌ ہے گلابی رنگ۔ جمع: وُرُدٌ ووِرادُ، اب "اَسَدٌ وردٌ" کا معنی ہوگا گلابی رنگ کا شیر (هَمُوسٌ) دبے پاؤں چلنے والا شیر، وہ شیر جس کے چلنے سے کچھ آہٹ سنائی دے۔ (شَمَّرَتْ) تَشْمِيرٌ مصدر سے بمعنی دامن چڑھانا/ چھاجانا (الغَبْرَآءُ) قحط کا سال۔

تشریح: اس شعر میں حجر کی باوجود مخالفت کے تعریف کی گئی تا کہ مقابل کی بہادری سے اپنی شجاعت ظاہر ہو سکے۔

(۵۸) وَفَكَكْنَا غُلَّ امْرِئِ القَيْسِ عَنْه   بَعْدَ مَاطَالَ حَبْسُهُ وَالعَنَاءُ

ترجمہ: اور ہم نے امرؤالقیس سے اس کے طوق کو (جو بحالت قید اس کی گردن میں تھا) اتار پھینکا اس کے بعد کہ اس کی قید و مشقت دراز ہوگئی تھی (وہ ایک عرصہ سے اعداء کے ہاتھوں قید و بند کی مشقتیں جھیل رہا تھا۔

حلِ عبارت: (فَكَكْنَا) فكَ، يفُكُّ، فكًّا سے کھولنا، الگ کرنا، چھڑانا (الغُلُّ) گلے میں پڑا ہوا لوہے کا طوق، جمع: اَغْلَالٌ (الحَبْسُ) قید، رکاوٹ، جمع: حُبُوسٌ (العَنَاءُ) کلفت، مشقت، تکان۔

تشریح: یعنی امرؤالقیس کے اوپر جو مشکل وقت تھا اس مشکل وقت میں ہم ہی اس کے کام آئے۔

(۵۹) وَمَعَ الجَوْنِ جَوْنِ آلِ بَنِي الأَوْسِ   عَنُودٌ كَأَنَّهَا دَفْوَاءُ

ترجمہ: اور بنی اوس کے جون (نامی شخص) کے ساتھ ایک زیادہ برسنے والا ابر (کثیر لشکر) تھا جو (تیز روی میں) باز کی طرح تھا۔

حلِ عبارت: (جُوْنُ) ایک شخص کا نام ہے جو معدیکرب کا چچازاد بھائی تھا۔ (بني اَوْس) قبیلہ کا نام ہے۔ (عَنُودٌ) موسلادھار برسنے والا بادل۔ اس کی جمع عُنُدٌ آتی ہے (دَفْوَاءُ) بمعنی لمبی گردن والی عمدہ نسل کی اونٹنی۔ یہاں اس سے مراد باز ہے۔

تشریح: یعنی جون نامی شخص غالباً وہ بادشاد تھا بہت زیادہ برسنے والے بادوں کی طرح کثیر لشکر جو تیز روی میں باز کی طرح لپک کر اپنے حلیفوں کی مدد کے لئے پہنچا۔

(۶۰) مَاجَزِعْنَا تَحْتَ العَجَاجَةِ إِذْ   وَلَّوْا شِلَالاً وَإِذْ تَلَظَّى الصِّلاءُ

ترجمہ: ہم (لڑائی کے) غبار کے نیچے نہیں گھبرائے جب کہ وہ متفرق ہو کر پشت پھیر کر بھاگے اور (لڑائی کی) آگ بھڑک اٹھی۔

حلِ عبارت: (جَزِعْنَا) جَزِعَ، يَجْزَعُ، جَزَعًا و جُزُوْعًا سے کسی آفت و تکلیف سے گھبرا جانا، گھبرا جانا (عَجَاجَةٌ) گرد و غبار، دھواں جمع: عَجَاجُ (شِلَالاً) متفرق (تَلَظّٰى) بھڑکی (صِلاءُ) آگ، ایندھن۔

تشریح: یعنی ہم اس وقت بھی نہیں گھبرائے جب لڑائی کے میدان میں غبار کے نیچے تھے جبکہ بہت سے لوگ متفرق ہوکر بھاگ رہے تھے ہم اس وقت بھی پوری بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے۔

(٦١) وَأَقَدْنَاهُ رَبَّ غَسَّانَ بِالْمُنْذِرِ كَرْهًا إِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ

ترجمہ: (ہماری بھلائی کی تیسری دلیل یہ ہے کہ) ہم نے غسان کے بادشاہ کو منذر کے بدلہ میں جبراً مار ڈالا جب کہ خون برابر نہیں کیے جا رہے تھے (اور لوگ قصاص لینے سے عاجز تھے)۔

حل عبارت: (اَقَدْنَاه) مصدر إِقَادَةٌ سے مقتول کے بدلے قاتل کو قتل کرنا۔ (رَبَّ غَسَّان) غسان کا بادشاہ، رَبَّ کا استعمال غیر اللہ کے لئے بلا اضافت نہیں ہوتا۔ (كُرْهًا يا كَرْهًا) جبراً، مجبوراً، بادل ناخواستہ (تُكَالُ) مصدر كَيْلٌ سے بمعنی ناپ، مراد بدلہ لینا ہے۔ (الدِمَاءُ) خون بہا۔

تشریح: یعنی ہماری عمرو بن ہند کے ساتھ خیر خواہی کی تیسری نشانی یہ ہے کہ ہم نے منذر کے بدلے غسان کے بادشاہ کو جبراً قتل کر ڈالا خون برابر نہیں کیے جا رہے تھے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بدلہ لینے سے عاجز تھے۔

(٦٢) وَأَتَيْنَاهُمْ بِتِسْعَةِ أَمْلَاكٍ كِرَامٍ أَسْلَابُهُمْ أَغْلَاءُ

ترجمہ: اور ہم نے منذر اور اس کے قبیلہ کو (حجر کی اولاد میں سے) نو شہزادے پکڑ کر لا دیئے جو شریف تھے اور جن کا غارت کردہ سامان بہت قیمتی تھا۔

حل عبارت: (اَمْلَاك) و مُلُوكٌ جمع مَلِكُ کے بمعنی بادشاہ، یہاں مراد بادشاہ زادہ یعنی شہزادے ہیں۔ (كِرَامٍ) معزز (اَسْلَابٌ) جمع سَلْبٌ کی بمعنی لوٹ کا مال، چھینا ہوا سامان (أَغْلَاءُ) قیمتی۔

تشریح: یعنی ہم نے بنی حجر کے نو معزز شہزادے قصاص میں بنو منذر کو پکڑا دیئے جن کے پاس قیمتی ساز و سامان بھی تھا۔

(٦٣) وَوَلَدْنَا عَمْرَو بْنَ اُمِّ اُنَاسٍ مِنْ قَرِيبٍ لَمَّا أَتَانَا الْحِبَاءُ

ترجمہ: اور ہم نے امّ ایاس کے بیٹے عمرو (بادشاہ کے ماموں) کو حال ہی میں جنا جب کہ ہمارے پاس مہر آ گیا (لہٰذا ہم بادشاہ کے ننہال ہیں)۔

حل عبارت: (عَمرو) ام ایاس کا بیٹا، بادشاہ کے ماموں ہیں (حِبَاءُ) بمعنی عطیہ مراد حق مہر۔

تشریح:

(٦٤) مِثْلُهَا تُخْرِجُ النَّصِيحَةَ لِلقَوْمِ فَلَاةٌ مِنْ دُونِهَا أَفْلَاءُ

ترجمہ: اس جیسی رشتہ داری قوم کے خلوص کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک تعلق ہے جس کے ورے اور بہت سے تعلقات ہیں۔

حل عبارت: (مِثْلُهَا) میں ھا ضمیر قرابة کی طرف راجع ہے (النَّصِيحَةُ) بمعنی اخلاص، ہمدردی جمع: نَصَائِحُ

(الفُلاةُ) بیابان (ایسا ویرانہ، جنگل جہاں دور دور تک سبزہ اور پانی نہ ہو) جمع: فَلاً و فَلَوَاتٌ (آفْلاءُ) جنگلات یعنی تعلقات۔

تشریح: یعنی ہمارے درمیان انتہائی قریبی رشتہ داری ہے جو خلوص پر مبنی ہے ایسی قرابت جس سے جنگل سے بھی وسیع قرابتیں وابستہ ہیں۔

(٦٥) فَـأَتْـرُكُـوْا الـطَّيْـخَ وَالتَّعَـاشِي وَإِمَّـا   تَتَـعَـاشَـوْا فَـفِـي التَّعَـاشِي الـدَّاءُ

ترجمہ: پس (اے بنی تغلب) تم تکبر اور ظلم کو ترک کر دو اور اگر تم بتکلف اندھے بنو گے تو پھر اس میں بیماری ہے (جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی)۔

حل عبارت: (طِيْخُ) تکبر و غرور (تعَدی) ظلم (تعَاشِی) بے تکلف، اندھے بننا۔ (دَآءُ) بیماری، مرض۔

تشریح: یعنی اے بنی تغلب! تم بے جا ظلم و ستم اور متکبرانہ رویہ چھوڑ دو۔ یہ ظلم و ستم اور تکبر ایسی بیماری ہے جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔

(٦٦) وَاذْكُـرُوا حِـلْفَ ذِي الْـمَجَـازِ وَمَـاقُدِّ   مَ فِـيـــهِ الـعُهُـوْدُ وَالْـكُـفَلاءُ

ترجمہ: سوق ذی المجاز کی قسم اور ان عہدوں اور کفیلوں کو یاد کرو جو اس میں پیش کئے گئے تھے (اور بدعہدی نہ کرو)۔

حل عبارت: (حِـلْفُ) حا کے کسرہ کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ، گٹھ جوڑ آتا ہے اور اس کی جمع أحْلَافٌ ہے اور حا کے فتحہ کے ساتھ ہو تو معنی معاہدہ کے ساتھ قسم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (ذِی الـمَجَاز) جگہ کا نام ہے (عُهـودٌ) عهدٌ کی جمع بمعنی معاہدہ (كُفَلاَء) كَفِيلٌ کی جمع بمعنی ضامن ہے۔

تشریح: اس شعر کے ذریعے اس عہد و پیما کو یاد دلانا مقصود ہے جو مقام ذی المجاز میں مخالفین نے باہمی طور پر نہ لڑنے کا کیا تھا۔

(٦٧) حَـذَرَ الـجَـوْرِ وَالتَّـعَـدِّي وَهَـلْ   يَـنْـقُـضُ مَـا فِي الْـمَهَـارِقِ الأَهْـوَاءُ

ترجمہ: (جو عہود) ظلم و زیادتی کے ڈر کی وجہ سے (پیش کئے گئے تھے) اور کیا (تمہاری) نفسانی خواہشات اس تحریر کو کم کر سکتی ہے جو دستاویزوں میں (لکھی ہوئی) ہے (ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی)۔

حل عبارت: (حَذَرَ) حَذَرًا سے ڈرنا اور بچنا (الجَورُ) ظلم و زیادتی، جمع: جَوْرَةٌ و جُورَةٌ (التَعَدِّی) زیادتی (مَهَارِقُ) مُهْرَق کی جمع بمعنی تحریر، دستاویز (أهْوَاءَ) هَوَىٰ کی جمع ہے بمعنی نفسانی خواہش۔

تشریح: یعنی جو عہد نامے ظلم و تعدی سے بچنے کیلئے لکھے گئے تھے۔ کیا ذاتی خواہشات کیلئے ان کو توڑنا چاہتے ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علیٰ حالہ باقی رہے گی۔

(٦٨) وَاعْـلَـمُـوْا أَنَّـنَـا وَإِيَّـاكُـمْ فِـيْـمَـا   اشْـتَـرَطْـنَـا يَـوْمَ اخْـتَـلَـفْـنَـا سَـوَاءُ

ترجمہ: اور اس بات کو خوب جان لو کہ ہم اور تم ان شرائط میں جو حلف کے دن قرار پائی تھیں بالکل برابر ہیں (ہم پر کوئی زیادہ

پابندی نہیں اور اگر ہمیں ان کا ایفاء لازم ہے تو تم پر بھی ان کو پورا کرنا ضروری ہے)

حلِ عبارت: (اشتَرَطْنَا) ہم نے شرطیں طے کی تھیں (اِخْتَلَفْنَا) جب ہم نے آپس میں اختلاف کیا تھا۔ (السَّوَاءُ) برابر، ہموار مانند، جمع: اَسْوَاءٌ۔

تشریح: ان کی پابندی ہم دونوں پر لازم ہے۔ یعنی جن شرائط و قیود کی بنا پر ہمارے درمیان معاہدہ ہوا تھا۔

(٦٩) عَنَنًا بَاطِلاً وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ   عَنْ حَجْرَةِ الرَّبِيضِ الظِّبَاءُ

ترجمہ: تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ بکریوں کے باڑے کے (صدقہ کے) عوض میں ہرنیاں ذبح کر دی جاتی ہیں (حالانکہ منت بکری کی تھی اسی طرح تم دوسروں کی بلا ہمارے ذمہ ڈالتے ہو)۔

حلِ عبارت: (عَنَنًا) آڑے آنا، اعتراض کرنا (بَاطِلاً) بے بنیاد، بے حقیقت (تُعْتَرُ) ذبح کر دی جاتی ہے۔ (الحُجْرَةُ) جانوروں کا باڑہ، گھر کا زیرین کمرہ، جمع: حُجَرٌ (الرَّبِيضُ) چرواہوں سمیت باڑے موجود بکریاں اور چوپائے یہاں صرف بکریاں مراد ہیں (ظِبَاءُ) ظَبْيَة کی جمع بمعنی ہرنی۔

تشریح: یعنی تم لوگ بلا وجہ ہم پر اعتراض اور ظلم کرتے ہو حالانکہ تمہیں اعتراض تو دوسروں پر کرنی چاہئے یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص نذر تو بکریاں ذبح کرنے کی مانے اور چھری ہرنوں کی گردن پر چلا دے۔

(۷۰) أَعَلَيْنَا جُنَاحُ كِنْدَةَ أَنْ   يَغْنَمَ غَازِيهِمُ وَمِنَّا الْجَزَاءُ

ترجمہ: کیا بنی کندہ کا یہ گناہ کہ ان کا غازی (تم سے) غنیمت (چھین) لے جائے، ہمارے سر ہے اور کیا اس کا بدلہ ہماری طرف سے ہونا چاہئے۔

حلِ عبارت: (الجُنَاحُ) گناہ، جرم (كِنْدَةَ) ثور بن عقیر نامی شخص کا لقب ہے غالباً یا بنی کندہ قبیلہ کا نام ہے۔ (يَغْنَمُ) غنیمت لے جائے (الجَزَاء) بدلہ، ثواب، سزا۔

تشریح: تم ان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے اور ہم پر اس کا غصہ اتارتے ہو۔

(۷۱) أَمْ عَلَيْنَا جَرَّا إِيَادٍ كَمَا نِيطَ   بِجَوْزِ الْمُحَمَّلِ الأَعْبَاءُ

ترجمہ: کیا ایاد کا گناہ بھی ہم پر ہے؟ یہ تمہارا بہتان ایسا ہی ناقابل برداشت ہے جیسا کہ لدے ہوئے اونٹ کے (کمر کے) وسط پر اور بوجھ رکھ دیئے جائیں (یعنی یہ مصیبت پر مصیبت ہے)۔

حلِ عبارت: (جرَّا) جَرَى بمعنی جنابت، گناہ (إِيَادُ) ایک آدمی کا نام ہے۔ (نِيطُ) النَّوْطُ، سے جانور پر لدے ہوئے دو جانب کے وزنوں کے ساتھ درمیان کا زائد بوجھ، جمع: أَنْوَاطٌ و نِيَاطٌ (جَوْزُ) کسی چیز کا درمیانی حصہ، بیچ، وسط۔ (المُحَمَّلُ) بوجھل، لدا ہوا، بھاری، وہ اونٹ جس پر سامان لادا گیا ہو (اَعْبَاءُ) بوجھ، سامان۔

تشریح: یعنی ایاد کے گناہ کا الزام ہم پر ڈال کر ہمیں نا قابل برداشت بوجھ اٹھانے پر مجبور کر رہے ہو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک اونٹ سامان سے لدا ہوا اس پر مزید سامان لاد دیا جائے یعنی ایک کے بعد دوسرا الزام ہم پر لگا دیا جاتا ہے۔

(۷۲) لَيْسَ مِنَّا الْمُضَرِّبُوْنَ وَلَا قَيْسٌ وَلَا جَنْدَلٌ وَلَا الْحَذَّاءُ

ترجمہ: پٹنے والے یا پیٹنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ قیس و جندل وحذّاء ہم میں سے ہیں۔

حل عبارت: (الْمُضَرِّبُون) ضَرْبٌ سے مارنا، پیٹنا، یا تو مزید فیہ سے اسم فاعل ہے معنی ہونگے، پیٹنے والے یا اسم مفعول ہو تو معنی پٹنے والے ہونگے۔ (قَیس اور جَنْدَلُ اور حِذّا) تینوں یا تو قبائل کے نام ہیں یا افراد کے نام۔

تشریح: مضربون اگر بصیغہ مفعول ہے تو بنی تغلب کو عار دلانا مقصود ہے اور اگر بصیغہ فاعل ہے تو اپنی براءت کرنا اور ان کو عار دلانا مقصود ہے۔

(۷۳) أَمْ جَنَايَا بَنِي عَتِيقٍ فَإِنَّا مِنْكُمْ إِنْ غَدَرْتُمْ لَبَرَاءُ

ترجمہ: کیا بنی عتیق کے گناہ ہمارے ذمہ ہیں؟ پس اگر تم غدر کرو گے تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں (ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں)۔

حل عبارت: (جَنَايا) جِنَايَةُ کی جمع ہے بمعنی قابل سزا جرم، گناہ، قصور، خطا۔ (بَنِي عَتِيقُ) قبیلہ کا نام ہے۔ (اِن غَدَرْتُمْ) اگر تم غدر کرو گے، یعنی دھوکہ دینا۔ غدّاری کرنا، بے وفائی کرنا۔

تشریح: یعنی بنی عتیق کے گناہ کا بھی ہمیں ذمہ دار ٹھہراتے ہو۔ دوسروں کے گناہ ہمارے سر تھوپتے رہتے ہو لیکن اگر تم نے ہم سے غداری کی۔ تو تمہاری ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ہم تمام غداروں سے بیزار ہیں۔

(۷۴) وَثَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِهِمْ رِمَاحٌ صُدُورُهُنَّ الْقَضَاءُ

ترجمہ: بنو تمیم کے اسّی بہادروں نے (تم سے جنگ کی) جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے جن کی بھالیں موت تھیں (تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

حل عبارت: (تمیمٍ) سے مراد قبیلہ بنو تمیم ہے (رِمَاحٌ) رُمْحٌ کی جمع، بمعنی نیزہ۔ (صُدُورٌ) صَدْرٌ کی جمع ہے بمعنی ہر چیز کا سامنے والا حصہ، پہلا اور ابتدائی حصہ، جیسے صَدْرُ الکِتاب صدر الرِمَاح یعنی نیزوں کی بھالیں، بھال، نوک (الْقَضَاءُ) فیصلہ، حکم، خداوندی، موت جمع: اَقْضِيَةٌ

تشریح: شاعر اپنے مخالف قبیلہ کے لوگوں کو وہ حملہ یاد دلا رہا ہے جو بنو تمیم کے اسّی جوانوں نے ان پر کی تھی۔

(۷۵) تَرَكُوْهُمْ مُلَحَّبِيْنَ وَآبُوا بِنِهَابٍ يُصِمُّ مِنْهَا الْحُدَاءُ

ترجمہ: ان اسی بہادروں نے ان لوگوں کو (جن پر وہ چڑھ کر گئے تھے) ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑا اور ایسے اموال غنیمت

(اونٹ) لے کر لوٹے کہ جن کی حدی خوانی بہرا بنائے دیتی تھی (یعنی وہ اونٹ اور ان کے حدی خوان بہت کثیر تعداد میں تھے)۔

حَلِّ عِبارت: (مُلَحَّبِينَ) تَلْحِيبُ مصدر از باب تفعیل سے بمعنی ٹکڑے کرنا (آبُوْا) آبَ، يَأبِى، آيْبًا و اِيَابًا و ايْبَةً و اِيْبَةً سے لوٹنا (نِهَابٌ) و نُهُوبٌ جمع: نَهْبٌ کی بمعنی مال غنیمت، لوٹی ہوئی چیز (يُصِمُّ) بہرا بنا دیتی ہے (حِدَاءُ) حدی خوانی، اونٹوں کے ہانکنے کا گیت۔

تَشْرِیح: یعنی شاعر اس شعر میں ان اسّی بہادروں کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے۔

(٧٦) أَمْ عَلَيْنَا جَرّاً حَنِيفَةَ أَوْمَا   جَمَعَتْ مِنْ مُحَارِبٍ غَبْرَاءُ

تَرْجَمَہ: کیا بنوحنیفہ اور ان بنو محارب کا گناہ جن کو (مقام) غبراء نے اپنے اندر جمع کیا تھا ہم پر ہے (اس کا بدلہ کیا تم ہم سے لینا چاہتے ہو؟)۔

حَلِّ عِبارت: (جرًّا) بمعنی گناہ، جنایت (حَنِيْفَه اور مَحارِبُ) سے مراد قبیلہ بنوحنیفۃ اور قبیلہ بنو محارب ہے (غَبْرَا) مقام عبرا، جگہ کا نام ہے۔

تَشْرِیح: یعنی دوسروں کے گناہ اور جرائم ہمارے کھاتے میں ڈال کر ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہو۔

(٧٧) أَمْ عَلَيْنَا جَرًّا قُضَاعَةَ أَمْ لَيْسَ   عَلَيْنَا فِيمَا جَنَوْا أَنْدَاءُ

تَرْجَمَہ: کیا قضاء کا گناہ (کہ انہوں نے تمہیں لوٹا) ہم پر ہے؟ نہیں بلکہ جو کچھ انہوں نے کیا ہم اس میں ذرا ملوث نہیں۔

حَلِّ عِبارت: (قُضَاعَة) بنوقضاعہ قبیلہ کا نام ہے۔ (أَنْدَاءُ) نَدًى کی جمع: تری، آلودگی۔

تَشْرِیح: یعنی بنی قضاعہ نے تمہیں لوٹا۔ وہ الزام بھی ہم پر ڈال دیا۔ لیکن یہ یاد رکھو اس لوٹ مار میں ہم ذرا بھی ملوث نہیں۔

(٧٨) ثُمَّ جَاؤُوْا يَسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرْ   جِعَ لَهُمْ شَامَةٌ وَلَا زَهْرَاءُ

تَرْجَمَہ: (جب قضاء کے لوگ ان کا مال لوٹ کر لے چلے تو) پھر وہ (تغلب) ان سے اپنا مال واپس لینے آئے لیکن ان کے لئے نہ سیاہ اونٹنی واپس ہوئی نہ سفید (یعنی اپنا کوئی مال ان سے واپس نہ لے سکے)۔

حَلِّ عِبارت: (يَسْتَرْجِعُون) مصدر اِسْتِرْجَاع باب استفعال سے لوٹانا (شَامَةُ) کالی اونٹنی (زَهْرَاء) سفید اونٹنی۔

تَشْرِیح: یعنی بنی قضاعہ سے اپنے لوٹے ہوئے واپس لینے کیلئے گئے تو انہوں نے انہیں کچھ بھی واپس نہیں کیا اور یہ ان سے کچھ بھی واپس نہ لے سکے۔

(٧٩) لَمْ يُحِلُّوا بَنِي رِزَاحٍ بِبَرْقَاءِ   نِطَاعٍ لَهُمْ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ

تَرْجَمَہ: انہوں نے بنی رزاح کو (مقام) نطاح کی پتھریلی زمین میں ایسے حال میں نہیں اتارا کہ وہ (بنی رزاح) ان کے لئے بددعاء کر سکتے بلکہ ان کو جان سے مار کر چھوڑا۔

حلِ عبارت: (يُحِلُّوْا) اِحْلَالٌ مصدر سے بمعنی بسانا/اتارنا (بَنِی رَزَاحُ) قبیلہ کا نام ہے۔ (بُرْقَاءُ) جمع: بَرَاقِی بمعنی سخت پتھریلی زمین (نُطَاح) جگہ کا نام۔

تشریح: یعنی ان لٹیروں نے بنی رزاح کو لوٹنے کے بعد ان کو جان سے مار دیا۔ اور ان میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا۔

(۸۰) ثُمَّ فَاءُوْا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْرِ   وَلَايَبْرُدُ الْغَلِيلُ الْمَاءُ

ترجمہ: پھر ان سے ایک ایسی مصیبت لے کر واپس ہوئے جو کمر توڑ دینے والی تھی اور اپنی (کینہ کی) سوزش اندرونی کو نہیں بجھاتا ہے (پس یہ بنی تغلب حسد وکینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے)۔

حلِ عبارت: (فَاءُوْ) فَيْئٌ مصدر سے بمعنی لوٹنا/واپس ہونا (قَاصِمَةُ) قَصْمٌ مصدر سے، توڑنا (الظّهر) کمر، پیٹھ (يَبْرُدُ) از باب نَصَرَ سے بَرْدًا و بُرُوْدًا، ٹھنڈا ہونا۔ (غَلِيْلُ) شدت کی پیاس، پیاس کی شدت، جمع: غَلَائِلُ

تشریح: یعنی بنی تعلب حسد وکینہ کی آگ میں جلتے رہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔

(۸۱) ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِذَاكَ مَعَ الْغَلَّاقِ   لَا رَأْفَةٌ وَلَا إِبْقَاءُ

ترجمہ: پھر اس کے بعد غلاق کے ساتھ ایک لشکر (تم پر چڑھ آیا) جس میں شفقت کا مادہ تھا اور نہ رحم کا (لہٰذا اس نے بے دردی سے تم کو مارا)۔

حلِ عبارت: (خَيْلُ) گھوڑے سواروں کی جماعت، لشکر، جمع: اَخْيَالٌ و خُيُوْلٌ (غَلّاقٌ) ایک شخص یا قبیلہ کا نام ہے (رَأْفَةٌ) مہربانی، شفقت، رحم۔ اِبْقَاءُ) رحم کرنا، شفقت کرنا، ابقی سے۔

تشریح: پھر قبیلہ غلاق نے تم پر لشکر کشی کی ایسی بے دردی سے تم پر حملہ ہوا اور تمہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

(۸۲) وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيْدُ عَلَى يَوْمِ   الْحِيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ

ترجمہ: وہ (عمرو بن ہند) مالک ہے اور حیارین کی جنگ کا گواہ ہے (جس میں ہم کو فتحمندی نصیب ہوئی تھی) جب کہ بڑا کٹھن وقت تھا۔

حلِ عبارت: (الرَّبُّ) مالک (الشَّهِيْدُ) گواہ (يَوْمُ) بمعنی دن لیکن یہاں دن سے مراد لڑائی کے خاص دن ہے۔ (حِيَارَيْن) جگہ کا نام ہے۔ (البَلَاءُ) آزمائش، مصیبت، کٹھن۔

﴿ختم شد﴾